نقطہ آرام اور چین کے دایرے کا سکندر ثانی سلطنت کے
قاعدون کا بانی * ابیات * ابو الغازی وہ شاہ عالی مقام *
زمانے نے دی جس کو اپنی لگام * ہی جمشید سا مرتبے مین وہ
شاہ * خدا کا ہی سایہ جہان کی پناہ * قدردانی سے اُسکی سب
کو ہی چین * شہنشاہ عالم کا سلطان حسین * اللہ اُسکی
سلطنت کا سایہ روز قیامت تک خلق اللہ پر قایم و دایم رکھے *
اور اولاد نیک بخت اور نام آور اُس پادشاہ کی کہ
ہر ایک آسمان دولت اور جہانداری کا ستارہ ہی * اور
اخلاق نیک اور اوصاف پسندیدہ سے آراستہ اور خدا
کا سنوارا ہی * اور رحمت عالی سب کی طرف خوبی اور
بزرگی کے مایل اور متوجہ رہتی ہی * بیت * نیک خُلقی سے
اپنی ہر ایک نے * گھیرا عالم کو آفتاب کی طرح * خصوصاً
شہزادۂ عالمیان موتی انمول شہریاری اور جہانداری
کی درج کے * روشن ستارے بزرگی اور سرداری
کے برج کے * بلند کرنے والے نشان دین و دولت کے
روشن کرنے والے شمع ملک و ملت کے * ابیات *
ہی قوی طالع اور غالب پادشاہ تاج و تخت * باغ دنیا مین

وہ ہر گا پھول کا جیسے درخت * سرکشون کے ماتھے پر داغ غلامی دے دیا * صاحب لشکر جو آیا سامنے لے ہی لیا *

خلاصہ سلاطین عظیم الشان کے اور یادگار بادشاہان عالی مقدار کے * قطعہ * شاہ ابو المحسن مددی جسنے مارک اور مال کو * سورج اُسکا مرتبہ یہہ دیکھہ کر خادم ہوا * سہسوار ایسا چڑھا دشمن پر جب لڑنے کو وہ * اباق ایام اُسکے واسطے گھوڑا اپنا * بس کہ تھا فرمان دل پر سب نشان نسبت صفی * آج اُسکے نام کو درجہ بزرگی کا ملا * حق تعالی اُنکی زندگی کی کشتی کو سلطنت کے دریا میں جاری رکھے * شور اُنکے انصاف و عدالت کا ادنا اعلا کے کان میں پہنچا * اور شہرہ اُنکے خُلق اور خوبیون کا تمام دنیا میں پھیلا * مصرع * جدھر کو کان رکھو اُسکا وصف ہوتے سُنو * اِن سب خوبیون کے دصفون میں باعث سرافرازی اور نیک نامی دنیا کا اور سبب نیک بختی اور بزرگی عقبا کا یہہ ہی کہ شب و روز دل و جان سے رضامندی اور خوشنودی بادشاہ ظل اللہ کی منظور رکھتے ہیں * اِتفاقاً ایک بار یون اتفاق ہوا کہ جہان پناہ کا مزاج کبہی حرکت کے واقع ہونے سے برہم ہوا * لہذا شاہزادہ

عالیقدر کے دل میں نہایت رعب و وسواس پیدا ہوا اِس
واردات ناگہانی سے فیمابین حجاب آ گیا * ظاہر میں ایسی
کدورت کی صفائی نہایت بعید معلوم ہوتی تھی کہ اِس
عرصے میں فرمان طلب کا حضور پرنور سے صادر ہوا * باوجودیکہ
اکثر ملازم اور مُشیر مانع ہوتے بارکہ خوف و ہراس دلواتے
لیکن شاہزادۂ عالمیان نے کسو کی صلاح نمانی اُنکے کہنے کو
چ پادر ہوا جان کر بے خطرہ و بیم دارالملک مرو سے کہ ہمیشہ
ہاں مقام رکھتے تھے کوچ فرمایا * اور منزل بمنزل جاتے جاتے
تھوڑے دنوں میں پہنچ کر ملازمت کی اور بادشاہ کے تخت کے
پایہ کو بوسہ دیا اور سعادت دونوں جہان کی حاصل کی * رضامندی
پر والد بزرگوار کی کہ موافق فرمان برداری خدا کے ہی عمل
کیا * ازبس کہ بہت مدت تلک جدا رہنا ہوا تھا اِس
یوسف ثانی کے دیکھنے سے چشم اُس یعقوب کنعانی کی
روشن ہوئی * اور پادشاہ کی قدمبوسی سے شاہزادے کو
موجب سربلندی کا ہوا سب کے دلوں کو خوشی اور چین
ہو گیا * اور ہر ایک نے مبارکبادی کی نذریں گذرانیں * قطعہ *
ایسد کے فضل سے جو شہزادے کے * آنے سے پڑی شہر میں

شادی کی غل * تب باغ مراد سب کے ہر سبز ہوئے * غنچے بھی دلون کے ہو گئے پھول کے گل * جب شاہزادے نے اِس صورت سے اپنے ہم چشمون اور اقرباؤں سے امتیاز پایا * اور جہان پناہ نے نہایت توجہہ و لطف فرمایا دوست شاد دشمن پامال ہوے * شاہزادے کا بول بالا اور بدخواہوں کا منہہ کالا ہوا * اہل دربار شفقت و عنایت قبلۂ عالم کی اور فرمان برداری شہزادے کی دیکھہ کر اور رعایا بر ایا سنکر خوش و خرم ہوے * اور اِس شعور و لیاقت پر تحسین و آفرین کرنے لگے *

قطعہ * دعا کا تیر جو صاحب دلون کے دل سے چلا * ہزار شکر اجابت کے تودے میں وہ لگا * سبھونکے دل پہ تو چھا گئی تھی شام مایوسی * پر اُنکے دولت و اقبال سے یہہ دن دیکھا * ادنا اعلا شاد ہو کر دعائین دینے لگے * عجب طرح کا سکھہ سب کے دلونکو ہو گیا * اور اِس خوشی کی خبرین چارون طرف دوڑ گئین * اکثر بزرگون نے واسطے ادا کرنے شکر و ثنا کے پادشاہزادے کے پاس جانے کا ارادہ کیا * یہہ فقیر حقیر حسین واعظ کاشفی بھی قصد حضور پر نور کا کر کے جا پہنچا * اور سعادت دست بوسی کی حاصل کی * اور بعد عرض کرنے دعا کے دیکھا کہ فضائے الٰہی سے خرمی اور بشاشت

شاہزادے کے چہرۂ مبارک سے ظاہر اور ہویدا ہی * یہہ ارادہ
کیا کہ دعاگویون اور دولتخواہون کی طرح تھوڑا سا احوال
خوشخلقی اور نیک خصلتی اُس ذات بابرکات کا لکھے
تو ورق روزگار پر یادگار رہے * اور دستورالعمل پادشاہونکی
اولاد اور وارثان تخت و تاج کا ہو * اِس واسطے اِس رسالے کو
کہ اخلاق محسنی نام رکھا لکھنا شروع کیا * خدا توفیق دے کہ
بخوبی تمام ہو * پہلے بطور تمہید کے عرض کرتا ہون کہ خلقت انسان
کی فی الحقیقت طبیعت حیوانی رکھتی ہی * یعنے اِنکو باہم اُلفت
اور موافقت ضرور ہی * لیکن خواہش اور خصلت ہر ایک کی مختلف
پیدا ہوئی ہی * کسو کی طبیعت کچھ چاہتی ہی اور کسو کا دل کچھ مانگتا
ہی * پس اُنکے درمیان کچھ قاعدہ چاہیے کہ اُس دستور پر آپس مین
زندگی بسر کرین اور کسو پر ظلم نہو سب باہم خوش رہین * سو اُس
قانون کا نام شریعت ہی کہ اُس کا حکم موافق وحی الٰہی کے
ہی اور اُسکے رواج دینے والے کا نام پیغمبر ہی * پس جب
رسول کوئی قاعدہ مقرر کرے تو اُسکی حمایت اور حفاظت کے
لئے ایک شخص ایسا چاہیے کہ اُسے زور و قوت دے اور کسو کو
اُسکی حد سے قدم باہر نرکھنے دے * ویسے شخص کو پادشاہ

کہتے ہیں * پس درجہ پادشاہت کا حامی و حافظ اور پیروی کرنیوالا نبوت کا ہی * کیون کہ نبی حاکم شریعت کا ہی اور سلطان نگاہبان اور رزکھوالا * چنانچہ دانا کہہ گئے ہیں کہ ملک اور دین توام ہیں * ابیات * شاہی و پیغمبری کو جان یون * ایک انگوٹھی کے دو تھیوسے ہون جون * قول یہہ اُن کا ہی جو آزاد ہین * شاہی و پیغمبری ہم زاد ہین * اِسی خاطر حق سبحانہٗ تعالی نے اپنی طاعت کے بعد پیغمبر کی اِطاعت کو حکم کیا * اور اُن دونوکے پیچھے فرمان برداری سلاطین اور ملوک اولوالامر کی فرمائی * پس پادشاہ کو واجب ہی کہ قول و فعل مین صاحب شریعت ہو تو شرع محمدی کی حدود کو بموجب شرایط کے بجالاوے اور جاری کرے * اور یہہ بھی لازم ہی کہ اپنے دل مین خوب تامل اور غور کرے کہ خداے کریم نے اِسکے حق مین کیسا احسان کیا ہی کہ اپنے بندون پر حاکم اور فرمان روا بنا کر سب سے زیادہ عزت و حرمت بخشی * اور سلطنت کا تخت عنایت کرکے چھتر مختاری کا اِسکے سر پر پھرا ہی * اور مالک امر و نہی کا بنایا جو چاہے سو کرتا ہی * کوئی اُسکا ہاتھ پکڑنے والا نہین * پس اِس نعمت بے حد کے شکر انے مین لایق

ہی کہ اپنی ذات کو صفات پسندیدہ سے آراستہ اور مزیّب کرے اور وے چالیس صفتین ہین کہ پادشاہونکو درکار اور ضرور ہین اور انکی رعایت واجب اور لازم * ان چالیسون مین بعضی صفتین ایسی ہین کہ خدا اور پادشاہ کے درمیان کام آتی ہین * اور بعضی پادشاہ مین اور خلق اللہ مین جاری ہین * اب یہہ چالیس صفتین چالیس باب مین لاتا ہون اور حکایتین اور روایتین ہر باب مین موافق مضمون و مدعا کے جو اسوقت زبان یاری دیتی ہی لکھتا ہون * لیکن خدا کے فضل کی مدد اور اعانت چاہئے * پہلا باب عبادت مین * دوسرا باب اخلاص مین * تیسرا باب دعا مین * چوتھا باب شکر مین * پانچوان باب صبر مین * چھٹا باب رضا مین * ساتوان باب توکل مین * آٹھوان باب حیا مین * نوان باب غضب مین * دسوان باب ادب مین * گیارہوان باب علوے ہمت مین * بارہوان باب عزم مین * تیرہوان باب جدّ و جہد مین * چودہوان باب ثبات استقامت مین * پندرہوان باب عدالت مین * سولہوان باب عفو مین * سترہوان باب حلم مین * اٹھارہوان باب خلق و رفق مین * انیسوان باب شفقت و مرحمت مین *

بیسوان باب خیرات و مبرات مین ❊ اکیسوان باب سخا و احسان مین ❊ بائیسوان باب تواضع و احترام مین ❊ تئیسوان باب امانت و دیانت مین ❊ چوبیسوان باب وفاء عہد مین ❊ پچیسوان باب صدق و راستی مین ❊ چھبیسوان باب انجاح حاجات مین ❊ ستائیسوان باب تانی و تامل مین ❊ اٹھائیسوان باب مشورت و تدبیر مین ❊ انتیسوان باب حزم و دوراندیشی مین ❊ تیسوان باب شجاعت مین ❊ اکتیسوان باب غیرت مین ❊ بتیسوان باب سیاست مین ❊ تین تیسوان باب تیقظ و آگاہی مین ❊ چونتیسوان باب فراست مین ❊ پینتیسوان باب کتمان اسرار مین ❊ چھتیسوان باب اغتنام فرصت مین ❊ سینتیسوان باب رعایت حقوق مین ❊ اٹھتیسوان باب صحبت اخیار مین ❊ انتالیسوان باب دفع اشرار مین ❊ چالیسوان باب تربیت خدم و حشم مین ❊ پہلا باب عبادت مین یعنے خدا کی بندگی کرنے مین ❊ ایسا خدا کہ پاک اور برتر ہی لیکن ساتھہ ادا کرنے فرض اور واجب کے اور ترک کرنا بدی اور حرام کا اور محکوم ہونا اُسکے حکم کا اور نکرنا اُسکو جو اُسنے منع کیا ہی اور تابع ہونا اور پیروی کرنی سنت حضرت رسالت پناہ کی

اور یہہ یقین جانا چاہیے کہ بندگی حق سبحانہٗ تعالی کی دنیا مین سبب سلامتی اور رہنمائی کا ہی* اور عاقبت مین وسیلہ مخلصی اور رہائی کا* بیت* دنیا مین نیک بختی کی پونجی ہی بندگی* اور عاقبت مین زیب بزرگی ہی بندگی* پس بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی زندگانی کے صفحہ کو نقش عبادت سے آراستہ کرے تو خداوند تعالی اپنی توجہہ سے دو نو جہان مین جو اُسکو چاہیے اور اُسکے لایق ہو عنایت کرے* اور فرمان برداری خدا کی موافق اپنی حکم رانی کے لازم پہچانے* دن کو انصاف و عدل اور سلطنت کا کام کرے اور رات کو بندگی اور عبادت مین تمام کرے*

* روایت* کہتے ہین کہ حضرت امیر المومنین مرتضی علی علیہ السلام کو جب خلافت ظاہری ہوئی یعنے نبی کی مسند پر بیٹھے ہمیشہ دن کو خلق اللہ کے کاروبار مین مشغول رہتے اور رات کو بندگی خالق کی بجالاتے* اصحابون نے عرض کی کہ ای سردار مومنون کے اِتنی محنت اپنے اوپر کیون روا رکھتے ہو کہ نہ دن کو آرام فرماتے ہو اور نہ رات کو ذرا چین سے سو جاتے ہو* آپ نے فرمایا کہ اگر روز کو آسایش کرون تو رعیت خراب و تباہ ہو اور جو شب کو استراحت کرون تو کل روز حشر مین میں،،

حیران و پریشان رہون اور خدا کو کیا جواب دون * اِس لیے
دن کو آدمیون کا کام کرتا ہون اور رات کو خدا کے کام مین
مشغول رہتا ہون * حکایت * ہرات کے کسو پادشاہ نے شاہ
سبحان سے التماس کیا کہ مجکو کچھ نصیحت کرو * فرمایا اگر دنیا مین
رستگاری اور عقبا مین مرتبہ اور نجات چاہتا ہی تو رات
کو خدا کی درگاہ مین فقیر ہو کر اپنی حاجت مانگ اور دن کو
پادشاہ بن کر دربار عام کر بیٹھ اور محتاجون کی حاجت بر لا
* قطعہ * بندے خدا کے جب تیرے محکوم سب ہوے * تو بھی
خدا کی بندگی اور حکم اُسکا کر * جو پادشاہ خدمت حق مین بہت
ہی چُست * خدمت مین اُسکی خلق بھی باندھیگی سب کمر *
اور خو رعیت کی پادشاہ کی خو کے تابع ہی اور آدمیون کا
دین پادشاہونکے دین کے موافق * پس جس وقت پادشاہ
خواہش طاعت اور بندگی کی رکھے رعیت بھی اُسی کام مین
رغبت اور دلدہی کرین اور ثواب رعیت کی عبادت کا بھی
پادشاہ کے نام لکھا جاے * دوسرا باب اِخلاص مین * یعنے اپنے
دل کو خدا ے برتر کے ساتھہ راست و درست رکھے * بیت *
بندگی یہہ نہین جو خاک پہ ماتھے کو گھسے * صدق و اِخلاص سے تو

چاہئے سجدے کو کرے * اِخلاص کا بڑا درجہ ہی اور مخلصون کا بلند مرتبہ * بیت * جو کوئی اِخلاص مین رکھے قدم * وقت کا عیسی ہی جو مارے ہی دم * حکایت * کہتے ہین کہ کسو خلیفۂ مصر کے حکم سے ایک بے ادب کو سیاست گاہ مین کھڑا کر کے فراشی کوڑے مار رہے تھے * اُس شخص نے عین مار کھانے کی حالت مین بد زبانی شروع کی اور خلیفہ کو بے تحاشہ گالیان دینے لگا * سلطان نے فرمایا اِسکی تعزیر سے ہاتھہ اُٹھاؤ اور اِسکو آزاد کرو * ایک خواص نے اِلتماس کیا ای جہان پناہ جس وقت مین کہ ادب دینا اِس نڈر بے حیا کو زیادہ لازم تھا سبب بخشش اور رہائی کا کیا ہوا * خلیفہ نے کہا مین اُسکو موافق حکم خدا کے تنبیہہ کرتا تھا * جب اُسنے میرے تئین نالایق اور بد کہا میرا دل رنجیدہ اور دق ہوا * اِس واسطے مین نے نچاہا کہ خدا کے کام مین اپنی غرض نفسانی کو شامل کرون کیونکہ یہہ بات اِخلاص کی راہ سے دور ہی * اور جو حاکم صاحب غرض ہووے ثواب کی نعمت سے بے نصیب اور مہجور ہی * ابیات * اُسکی باتون سے مجھے غصہ چڑھا * کار حق مین مطلب اپنا مل گیا * خواہش دل جسکے تئین منظور ہی * پھر تو کیا اخلاص کا مذکور ہی * کام جو اخلاص

ہو وے جدا ٭ ترک ہی اُس کام کا سب سے بھلا ٭ تیسرا باب
دعا مین ٭ یعنے درگاہ الٰہی مین عاجزی اور غریبی اپنی عرض کرے ٭
اور دل کی مراد اور آرزو کریم کارساز سے کہ اُسکے فضل و
کرم کو حد و نہایت نہین مانگے ٭ کہ حق تعالیٰ نے وعدہ کیا ہی کہ اے
بندو تم دعا مانگو مین قبول کرون ٭ پس جس طالع مند اور
صاحب دولت کو کنجی دعا کی ہاتھہ لگی اُسکی کوئی مشکل اٹکی
نہین رہتی ٭ اور اُسکے سامنے ہمیشہ دروازہ قبولیت کا کھلا
رہتا ہی ٭ پر دعا کی دو قسم ہین ایک تو اپنی منفعت کی خاطر
دوسری ردّ بلا کے واسطے ٭ خصوص پادشاہون کو ان دونون
صورتون سے تخلصی نہین ناچار ضرور رہین ٭ لیکن جو دعا نفع کے لیے
ہی اُس سے آراستگی اور مضبوطی سلطنت کی ہی ٭
ہر طرح ایسی دعا کو زاری و نیاز سے درگاہ غنی بے نیاز سے
مانگا کرے ٭ تو خوشی خاطر سے تخت سلطنت پر قائم اور برقرار
رہے ٭ بیت ٭ مسند دولت پہ کب بیٹھے گا وہ ہو کر خوشی ٭ جس نے
اپنی خو نکی ہو بندگی اور عاجزی ٭ اور دوسری جو دفع ضرر کے لیے
ہی وہ غلبہ دشمن کا یا اور بلائین جیسے غم و فکر یا دُکھہ بیماری کا
تو یہہ بھی سوا ے گریہ و زاری اور دعا کے دفع نہین ہوتی ٭ چنانچہ

مولوی روم مثنوی مین فرماتے ہین * ابیات * تو اگر چاہے بلا سے جان بچے * جان و دل سے عاجزی کی جنس لے * عاجزی کے مرتبے ہین حق کے یہان * مول زاری کا جو وہان ہی سو کہان * عاجزی کے ساتھہ زہ تو خوش رہے * رویا کر تو دل سے تو ہنستا رہے * خوب ہی وہ آنکھہ جو رویا کرے * ہی بھلا وہ دل جو جلتا ہی رہے * بعد ماہر رونے کے ہمکو ہی خوشی * عاقبت اندیشی ہی سب سے بھلی *

روایت ہی کہ دعا پادشاہ عادل کی قبول ہوتی ہی * جو پیر دعا کا کہ پادشاہ منصف کہان اعتقاد مین رکھہ کر نیت درست سے چھوڑتے یقین ہی کہ نشانۂ قبولیت اور تودۂ اجابت پر پہنچے *

حکایت کہتے ہین کہ مسلمانون کے کسی شہر مین کئی شبانہ روز یکسان مینہہ برسا * ایسی جھڑی لگی کہ وہان کے باشندون کو کاروبار دنیاوی کرنا مشکل پڑا * راہ آمد و شد کی مسدود ہوئی * حویلیان اور مکان ڈھہنے لگے * سب کے جی مین خطرہ پیدا ہوا * نجومی اور جوتکھی کہتے تھے کہ ستارون کی گردش سے یون بچار مین ٹھہرتا ہی کہ تمام یہہ شہر پانی کی طوفان سے غرق ہو جاویگا * یہہ سُنکر اور بھی وہان کے رئیس اور ساکن اعلا ادنا غنی غریب نے حواس کھوئے * اور جان و

ہاں سے ہاتھ دھوئے ٭ رونے پیٹنے اور توبہ دھاڑ مچانے لگے ٭ جب
نہایت بے قرار ہوئے جمع ہوکر سلطان کے روبرو گئے ٭ اور
احوال اپنی مایوسی کا عرض کیا ٭ پادشاہ بڑا عادل اور نیک
خصلت اور خدا ترس تھا ٭ شہر والون کو بہت سی تسلی
دلاسا دیکر کہنے لگا ٭ خدا کے کرم و فضل پر نظر رکھو وہ کریم ہی آخر
رحم کریگا ٭ یہہ کہہ کر اُنہین تو رخصت کیا اور آپ اُسی وقت
اُٹھکر خلوت مین گئے اور خاک پر پیشانی رکھکر نہایت عاجزی
سے خدا کی جناب مین دعا مانگنے لگے ٭ کہ بار خدایا تمام خلق اللہ متفق
ہوکر کہتی ہی کہ یہہ شہر پانی سے ڈوبیگا ٭ تو قادر ہی اُنکے خیال
کو باطل کر اور اپنی قدرت سے برخلاف اُسکے جو اُنکے دھیان مین
سما ہی ظاہر کر ٭ وہین بادل پھٹ کر سورج نکل آیا
دھوپ چھٹک گئی مینہہ برسنا موقوف ہوا ٭ پس یہہ دلیل
روشن ہی کہ جس پادشاہ کا اعتقاد درست ہو اور رعیت
کے حق مین اُسکی نیت نیک ہو ٭ وہ جو دعا اپنے واسطے یا خلق
اللہ کے لئے مانگے مقرر جناب الٰہی مین قبول پڑے ٭ قطعہ ٭
جس خدا نے کہ کرم سے تجکو ٭ سلطنت کا ہی دیا تخت و کلاہ ٭
مانگے جو کچھ سو اُسی سے تو مانگ ٭ دیویگا تجکو جو کچھ ہی تیری چاہ ٭

چوتھا باب شکر مین * یعنے سراہنا نعمت دینے والے کو موافق اُسکی بخشش و انعام کے * پس نعمت سلطنت کی سب نعمتون مین بزرگ ہی * پادشاہ کو چاہیے کہ ہر دم شکر اِس نعمت عظمی کا دل و جان اور دست و زبان بلکہ ہر ایک عضو سے ادا کیا کرے * لیکن شکر دل کا یہہ ہی کہ منعم حقیقی کو پہنچانے اور جانے کہ جو نعمت مجھے پہنچی ہی اُسکے کرم بے حد اور فضل بے نہایت سے ہی * اور شکر زبان کا یہہ ہی کہ ہمیشہ خدا کی یاد مین رہے * اور کلمہ الحمد للہ کا بہت کہے کہ اِس کلمہ کے ورد کرنے سے شکر نعمت کا ادا ہوتا ہی * اور شکر اعضا کا یہہ ہی کہ قوت سب اعضا کی خالق کی فرمان برداری مین صرف کرے * اور جس عضو سے جو طاعت علاقہ رکھتی ہی بجا لاوے * اور اُسکو اُس مین مشغول رکھے * مثلا طاعت آنکھہ کی یہہ ہی بلکہ خلق الہی کو نظر عبرت سے دیکھے * اور علما و صلحا کو بہ چشم حرمت و عزت نگاہ کرے * اور ضعیف و زیر دستون کو شفقت و رحمت سے لحاظ کرے * اور طاعت گوش کی یہہ ہی کہ کلام الہی اور حدیث نبوی کو اور قول اولیا اور قصے خدا پرستون کے اور نصیحتین مشایخون کی گوش دل سے سُننے اور

یقین لاوے ❊ اور طاعت دست کی یہہ ہی کہ فقیر اور محتاجونکو کچھ دیوے اور ہر طرح سے دست گیری کرے ❊ اور طاعت پانونکی یہہ ہی کہ مسجدونمین جاوے اور اولیاؤن کے مزارونکی زیارت کرے ❊ اور درویش بے طمع اور گوشہ نشین بے ریا کو جہان سُنے جاکر دیکھے اور خدمت بجالاوے ❊ اِسی طرح تامقدور جو اُس سے ہوسکے نیکی کرتا رہے ❊ اِس واسطے کہ خدا فرماتا ہی ای بندو اگر تم شکر کروگے تو مین نعمت زیادہ دونگا ❊ پس شکر کرنے سے حق تعالی ملک و مال اور جاہ و جلال زیادہ کرتا ہی اور برکت دیتا ہی ❊ رباعی ❊ گر شکر کرے تو زیادہ ہو جاہ و حشم ❊ دل سے بھی مٹے وسوسۂ بیش و کم ❊ پھر منزل مقصود کو جلدی پہنچے ❊ گر شکر کی راہ سے نہ ڈگے تیرا قدم ❊ جتنا شکر زیادہ کریگا اُتنا رہے برتر رہیگا ❊ بیت ❊ شکر نیکی کی طرف ہی راہبر ❊ نیک بختی چاہے زیادہ شکر کر ❊ حکایت ❊ سلطان سنجر اول روشن کرے اللہ دلیل اُسکی سوار ہوا جاتا تھا ایک درویش سرراہ کھڑا تھا ❊ اُسنے بادشاہ سے سلام علیک کی سلطان کچھ پڑھتا تھا سر ہلایا زبان سے جواب سلام کا نہ دیا ❊ خرقہ پوش نے کہا ای بادشاہ سلام کرنا سنت نبی کی ہی اور سلام کا جواب دینا فرض خدا کا ❊

میں نے سنت کو ادا کیا تو نے فرض کو کیوں ترک کیا * پادشاہ نے
منصفی اور ہیبت اسلام سے باگ تھامی اور گھوڑے سے
کود کر آکیا اور عذر و معذرت کر کے کہا کہ شاہ صاحب میں
شکر گذاری میں مشغول تھا لہذا تمھارے سلام کے جواب
میں غفلت ہوئی علیکم السلام نہ کہا معاف رکھو * فقیر نے کہا
کس کی شکر گذاری کرتے تھے * سلطان نے فرمایا خدا کی درگاہ
میں شکر کرتا تھا کہ وہ بے شبہ نعمت دینے والا ہی اور یہہ
سب نعمتیں اُسی کی بخشی ہوئی ہیں * بیت * عرش
و مہ سے فرش و ماہی تک جو ذرہ ہیں یہان * سب اُسی کے بحر
نعمت میں ہیں ڈوبے سربسر * درویش نے پوچھا کس طرح
سے شکر کرتے تھے * جواب دیا کہ کلمہ الحمد للہ رب العالمین کا
پڑھتا تھا کہ سب نعمتوں کا شکر اِسی میں ادا ہوتا ہی *
اُس نے کہا کہ تم اب تک شکر کی قدر نہیں جانتے اور خدا کا شکر
ادا نہیں کر سکتے * چاہیے کہ اپنی ذات پر لحاظ کرو اور سمجھو کہ
خداے کریم نے تمھیں کیا کیا نعمتیں دی ہیں * پہلے تو سلطنت
عنایت کی کہ اپنے بندون کو تمھارے تابع اور فرمان بردار کیا *
اور دوسرے بدن میں قوت اور سب طرح کی قدرت دی تھی *

پس تمھارا شکر موافق اُسکی بخشش کے واجب ہی نہ کہ ایسی ایسی شفقتون کے عوض یہہ شکر کرو کہ طوطے مینا کی طرح فقط الحمد پڑھا کرو اور دل مین خوش رہو کہ مین بھی خدا کا شکر بجالاتا ہون * یہہ خوب نہین ہر ایک انسان کو لازم ہی کہ موافق اُسکی پرورش اور خداوندی کے شکر کیا کرے * تم پادشاہ ہو تم اپنے لایق شکر کرو اِس لئے کہ شکر کرنے والا سزاوار زیادتی کے ہوتا ہی * سلطان سنجر نے التماس کیا جو کچھہ حق شکر گذاری کا ہی مجھے بتاؤ تو اُسپر عمل کرون * درویش نے کہا اگر تم پوچھتے ہو تو دل لگاکر سنو * شکر پادشاہ ہونے کا یہہ ہی کہ تمام عالم اور بنی آدم پر عدل اور احسان کرے * اور شکر زیادتی سلطنت اور آبادی ملک کا یہہ ہی کہ رعیت کے حصّے اور مال مین طمع نکرے * اور شکر حکومت کا یہہ ہی کہ اپنے فرمان برداروں کا حق پہچانے * اور شکر خوش طالعی اور اقبال کا یہہ ہی کہ بیکس اور غریبون پر رحم کرے * اور شکر افزونی خزانہ کا یہہ ہی کہ روزراتب ائمّہ آئمہ جو عاجز عیالدار ہون یا بیکس بیوہ ہون اُنھین مقرر کردے * اور شکر قدرت اور قوت کا یہہ ہی کہ عاجز اور ضعیف و کم زورون پر شفقت اور

بخشش کرے * اور شکر صحت اور تندرستی کا یہہ ہی کہ بیمارون اور اپاہجون اور مظلومون کو عدل و انصاف سے راضی اور خوش رکھے * اور شکر بہت فوج اور لشکر کا یہہ ہی کہ اُنکے ظلم اور زبردستی سے غریبون کو پناہ مین رکھے * اور شکر بلند عمارتون اور بہشت کے سے باغون کا یہہ ہی کہ چوپایان اور جھوپڑیان رعیتون کی اپنے نوکرون کے اُترنے اور رہنے سے محفوظ رکھے * اور خلاصہ شکرگذاری کا یہہ ہی کہ غصّے کے وقت اور خوشی کی حالت مین خدا کو یاد رکھے اور کسو کا حق تلف نکرے اور خلق اللہ کے آرام کو اپنی آسایش پر مقدم سمجھے * بیت * نہ تیرے ملک مین کوئی پاوے آرام * جو آسایش سے اپنی تجکو ہو کام * سلطان نے درویش کی باتون کا مزہ جو پایا چاہا کہ گھوڑے پر سے اُترے اور اُنسے دست بوسی کرے جو دیکھا تو اُنکو نہ پایا اور کسو نے اُنکا نشان بھی نہ بتایا کہ کیا ہوئے اور کدھر گئے * پادشاہ نے افسوس کیا اور فرمایا کہ اِن نکتون کو لکھہ لو اُس روز سے دستورالعمل اپنا بنایا * بیت * دانا کی پند آئینۂ دل کی ہی

جلا * دونون جہان کا مطلب اِسی پند سے ملا * پانچوان باب صبر مین

یعنے راضی رہنا ہر ایک سختی اور بلا مین جو خدا کی طرف سے
بندے کو پہنچے * صبر نہایت خوب صفت ہی کہ اُسکے سبب سے
آدمی ہمیشہ خوش رہتا ہی اور مقبول کہاتا ہی * اور صبر کی
تعریف مین فقط معنے اِس آیت کے بہت ہین * کہ تحقیق اللہ
صبر کرنے والون کے ساتہہ ہی یعنے دنیا مین خدا کی مدد اُنکے
شامل ہی اور عقبا مین جو کوئی صابر ہی اجر بے شمار پاویگا * یعنے
صبر کی مزدوری عاقبت مین بے حد و پایان ہی چنانچہ منقول ہی *
روایت ہی کہ حق تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی
کہ ای داؤد کوشش کر اور میرے اخلاق ساتہہ تو تیری
ساری عمر نیکی مین گذرے * اور سب صفتین جو میرے لایق
ہین اُن مین سے ایک یہہ ہی کہ صابر ہون * بیت * صبر بہتر
مرد کو ہر بات مین * تو مراد اپنی کو لا دے ہات مین * پس
جو کوئی غم اور مصیبت کے وقت صبر کو کام فرماویگا * البتہ اُسکی
امید کا تیر مُراد کے نشانے پر جلد پہنچے گا * اِسواسطے کہ صبر کُنجی
کشایش کی ہی اور در وازہ خوشی کے گھر کا سواے اِسِ
کُنجی کے نہین کُہلتا * ابیات * صبر کُنجی ہی گنج مقصد کی * سخت
مشکل ہی صبر سے کُہلتی * جون کا تون ہی لباس کوہ وقار *

اُنکی پوشاک صبر سے نہ گھٹسی ✿ کامات ماوک ترکستان مین
لکھا ہی کہ افراسیاب اپنے اُمراؤن سے اکثر کہتا کہ اپنی سپاہون
کی صورت شکل اور اُنکی شان وشوکت پر مغرور و بے فکر
نر ہو اور جو شیخی یا ڈہنگ مارین اُسکو راست نہ سمجھو
جب تک کہ اُنکو میدان جنگ مین نہ آزماؤ ✿ اگر صبر اور
ثبات کی کسوٹی پر خالص پاؤ تو اُنکی مردمی اور مردانگی
پاور رکرو ✿ بیت ✿ لاف سے قدر آدمی کی نہین ✿ مرد وہ ہی
جسے ہی صبر و یقین ✿ حکایت ✿ کہتے ہین کہ ایک امیر پادشاہ کے
روبرو دست بستہ کھڑا تھا اور پاشاہ کسو مہم کی اُس
سے مصلحت کر رہے تھے ✿ اِتفاقاً ایک بچھو اُسکے جامے مین تھا
ہر دم اُسکے بدن مین ڈنگ مارتا یہان تک کہ نیش اُسکا
سُست ہو کر نکما ہو گیا اپنا زہر سب خرچ کیا ✿ لیکن وہ مرد
ہرگز چین بجبین نہ ہوا اور اُسکے رنگ مین تفاوت نہ آیا ✿
جس طرح پادشاہ سے عرض معروض کر رہا تھا اور باتین دانائی
کی کہتا تھا کہتا رہا قطع کلام نہ کیا ✿ جب رخصت ہو کر گھر آیا اور
پوشاک اُتاری نیمے کے تلے سے اُس کژدم کو نکالا دیکھا تو
پژمردہ ہو کر ادھموا ہو رہا ہی ✿ یہہ خبر خفیہ نویس نے پادشاہ کو

پہنچائی اُسکی مضبوطی سُنکر تعجب کیا اور حیران ہوئے * دوسرے دن جب وہ امیر دربار کے وقت حاضر ہوا * سلطان نے فرمایا کہ دفع کرنا ضرر کا اپنی ذات سے واجب ہی تونے کیون کل آزار کژدم کا سہا اور اُسکو دور نہ کیا * اُسنے عرض کی کہ جہان پناہ آپ اِس غلام کی طرف متوجہ تھے اور ہم کلامی سے سرفراز فرما رہے تھے * مجھسے یہہ نہ ہو سکا کہ ایک بچھو کے نیش کے باعث ایسی سعادت سے محروم رہون * اگر آج ایسی خوشی کی مجلس مین کژدم کے نیش پر صبر نکر سکونگا تو کل لڑائی کے میدان مین تلوار و نیزے اور تیر کے زخم کیونکر اُٹھاؤنگا * سلطان کو اُسکی دلاوری کی بات بہت پسند آئی اور منصب اُسکا زیادہ کیا اور مرتبہ اُسکا بڑھایا * اِتنا صبر کرنے سے اِس درجے کو پہنچا * بیت * جو تجکو نوح سا ہو صبر عین طوفان مین * ملا بھی بھاگے اور جو آرزو کرے سو ملے * چھٹا باب رضا مین یعنے جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو پہنچے اُسپر خوش رہے * یقین جانو کہ تیر قضا کے لئے کوئی سپر بہتر رضا سے نہین * جسنے سر اپنا رضا و تسلیم کی چوکھٹ پر رکھا وہ جلدی سرداری اور سربلندی کی مسند پر بیٹھا * خدا کا یہہ حکم کہ راضی ہی اللہ اُنسے

اور ہوے راضی ہین اللہ سے اِسکی تائید ہی اور رضاسے الٰہی پر
خوش رہنے کی بڑی تاکید ہی * بیت * قسمت کے لکھے کو
تونے جانا تو کیا * کیا فائدہ اب ہی غیر تسلیم و رضا * روایت
کسو نبی بزرگ نے درود اللہ کا اُن پر دعا مانگنے کے درمیان کہا
ای بار خدا جس علم سے کہ تو بہت خوش ہوتا ہی مجھے تعلیم فرما
خطاب آیا کہ میری خوشنودی اور رضامندی یہہ ہی کہ تو میری
قضا و قدر سے خوش اور راضی رہ * جو تو میری خواہش
سے راضی رہیگا میں بھی تجھ سے خوش رہونگا * ابیات *
خواہش سے خدا کی جو کوئی راضی ہی * اُس بندے سے کردگار
بھی راضی ہی * جو دل کہ رضا کے نور سے روشن ہوا ہرگز وہ
تقدیر سے مُنہہ نہین موڑتا یا یاہ خدا کی خواہش سے محبت
اور اُلفت پکڑتا ہی * اور جو کچھ قضا و قدر سے اُسکو پہنچتا ہی
خوشی اور رضامندی سے قبول کرتا ہی * ہر طرح کسو سبب
سے غم و فکر اُسکی خاطر کے گرد نہین پھڑتی ہمیشہ خوش و خرم
رہتا ہی * ابیات * جسنے خواپنی کی رضا کے ساتھہ * راضی رہتا
ہی وہ خدا کے ساتھہ * دل قضا و قدر سے باہم کر * جس طرح سے
ملے ہی وہ شیر و شکر * ساتوان باب توکل مین * یعنے اسباب

ظاہری سے اپنے دل کو اٹھالے اُنپر بھروسا رکھے * اور مسبب الاسباب کی طرف جان و دل سے رجوع رہے اور اپنے کامون کا انجام خداے کریم سے چاہے * جو کوئی اپنے کام کو خدا کے حوالے کرتا ہی اور جو کچھ اُسکے پیش آتا ہی خدا کے فضل پر اعتماد رکھتا ہی تو اُسکا جو کاروبار ہوتا ہی مقرر موافق مرضی کے سرانجام پاتا ہی

بیت * خدا کو سونپ تو کام اپنا اور دل خوش رکھ * کہ مدعی نہین کرسکتا جو خدا چاہے * خصوصاً پادشاہ کو ضرور رہی کہ ہر وقت ہر حال مین شرط توکل کی نہ چھوڑے تو عنایت الٰہی سب کام اُسکے موافق مدعا و خواہش کے بر لاوے اور سنوارے

حکایت * ایک روز کسو پادشاہ نے ایک عالم سے پوچھا کہ مدد اور قوت صاحب ایمان کو کتنی چیزون سے ہوتی ہی * جواب دیا دو باتون سے ایک تو نماز بدل پڑھے دوسرے توکل کریم کارساز پر رکھے * پادشاہ نے اُس روز سے اپنے کام کی بنا اِن دونون چیزون پر مقرر کی اور اِن دونون خصلتون کی عادت کی کہ پانچون وقت نماز دھیان سے پڑھتے اور ہر ایک کام مین توکل خدا پر کرتے * اچانک اُنپر کوئی غنیم بہت سا لشکر لیکر چڑھ آیا اور اُنکی سلطنت کی سرحد مین آپہنچا * اُس پادشاہ

پاس بھی جتنی فوج تھی ساتھہ لیکر اُس طرف متوجہ ہوا * جب دونون کے درمیان تھوڑا سا میدان رہا بعد سوال جواب کے آخر بات لڑائی پر ٹھہری * کہ کل دونون فوجین سنمکھہ ہونگی فتح دادالہی ہی خدا جسکو دیے * جس رات کی صبح کو صف جنگ مقرر ہوئی اُسکی پادشاہ متوکل نے تمام رات نماز پڑھی اور بندگی خدا کی کی * ایک بڑے امیر نے کہ مقرب پادشاہ کا تھا کہا کہ قبلۂ عالم ذرا آرام فرمائیے کہ صبح جنگ درپیش ہی * سلطان نے فرمایا کہ آج رات مین خدا کا کام کرتا ہون کل دن کو جو خدا چاہیگا سو کریگا مجھے اُس سے کچھہ کام نہین اور فتح اور شکست مین میرا کیا اختیار ہی * اُسنے کہا کہ تیاری لڑائی کی ضرور ہی اُسکا اسباب درست کرکے مستعد ہو جیئے * پادشاہ نے کہا زرہ اور بکتر توکل کا مین نے پہنا ہی صبح کو صبر کے گھوڑے پر سوار ہوکر رضا کے میدان مین حاضر ہونگا * اور مجھسے کیا ہوسکتا ہی مین نے اپنا کام خدا کی مہربانگی پر چھوڑا ہی * بیت * میرا جو کام ہی مین کارساز پر چھوڑا * اب آگے دیکھئے اُسکا کرم ہی کیا کرتا * جس وقت فجر ہوئی اور دونون پادشاہ سوار ہو کھڑے ہوئے اور فوجون کی صفین دونون طرف درست ہوئین

اور مارو دمامے بجنے لگے مدد الٰہی آن پہنچی کہ اُسے کسو نے نہ دیکھا
* مصرع * مدد کا حق کی جو لشکر تھا غیب سے نکلا * جو ہین حریف
کے لشکر نے اِس پادشاہ باتوکل کی فوج کو دیکھا اور نشان و
چھتر پر نظر پڑی بے اختیار سب کی باگین مڑ گئین اور ساری
سپاہ گھونگھٹ کھا گئی * بھاگنے کو غنیمت جانا بغیر لڑائی بھڑائی
ایسی فتح اِسکو میسر ہوئی کہ کسو کے شان گمان مین نہ تھی *
پادشاہ نے دوگانہ شکر کا ادا کیا * سچ ہی جو شخص اپنے خدا سے
سچا ہی اُسکا کام سب اچھا ہی * بیت * صبح اُمید کی مشرق سے
خوشی کے نکلی * اور غرض والون کی اب رات اندھیری
نبڑی * آٹھوان باب حیا مین * یعنے شرم رکھنی خالق اور
خلق سے * حیا کی خصلت سب خصلتون مین بہتر اور سب کے پسند
ہی * حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیا کو ایمان
کے درخت کی ایک شاخ فرمایا ہی اِسواسطے کہ حیا کے
سبب سے تمام عالم کا بند و بست اور بناؤ ہی * اگر شرم دنیا سے
اُٹھہ جاوے اور کسو کو کسو سے لاج نہ رہے تو عجب طرح کا خلل
پیدا ہووے کہ جہان کا سارا کام برہم ہو جاوے اور ہر ایک
شخص جو چاہے سو کرے * حیوان اور انسان مین حیا ہی سے تفاوت

ہی کہ جو فعل بد سے حیا باز رکھتی ہی * بیت * حیا ہی مانع ہی فسق و فجور کی یارو * حیا ہی کرنے نہین دیتی لہو و لعب کی خو * پس معلوم ہوتا ہی کہ خاص و عام کو حیا سے بڑا فایدہ ہی * حیا کے آفتاب کی تابش سے تمام عالم روشن ہی کہ اپنا بیگانہ پہچانا جاتا ہی * خدا نخواستہ اگر حیا درمیان سے اُٹھہ جاے تو نام و نشان عصمت کا باقی نرہے اور کوئی کسو سے حجاب و پردہ نرکھے * بیت * حیا نہووے تو عصمت جہان سے اُٹھہ جاے * رہے نہ شرم کسو کو کسو سے یک سر مو * لیکن حیا کی کئی قسمین ہین * ایک حیا گناہ کرنے کی ہی یعنے گنہگار اپنے گناہ سے شرمندہ ہو * جیسے حضرت آدم علیہ السلام نے جب بہشت مین گیہون کھایا لباس جو پہنے ہوئے تھے تن سے جدا ہو گئے گھبرا کر داہنے بائین بھاگنے لگے * جس درخت کے پیچھے چھپنے کو جاتے خدا کی طرف سے خطاب آتا کہ ای آدم ہم سے بھاگتا ہی یہہ کہتے کہ نہین ای بار خدا تجسے کیون کر بھاگون اور کہان بھاگ کر جاؤن لیکن اپنے گناہ سے شرمندہ اور خجل ہون * مصرع * گناہ بخشین پہ شرمندگی نہین جاتی * دوسری قسم سخاوت کی حیا ہی کہ جو سخی کو ہوتی ہی کہ سایل میرے دروازے سے خالی پھر جاوے * حدیث مین آیا ہی

کہ حق سبحانہ تعالی مین حیا و کرم کی دونون صفتین ہین * جب کوئی بندہ
دعا کی خاطر اپنے دونون ہاتھہ اُسکی درگاہ مین اُٹھاتا ہی خدا اسے کریم
کو شرم آتی ہی کہ اپنے فضل و رحمت سے اُسکے ہاتھہ خالی پھیرے *
بالکہ نقد مراد کا اُسکی ہتھیلی پر دھر دیتا ہی * بیت * جو اِس در پہ
تو سر کو اپنے دھرے * تو کیون کر تیرا ہاتھہ خالی پھرے * پس
کرم کی حد یہہ ہی کہ جو کوئی سوال کرے اُسے اپنے پاس سے مقدور
بھر شرمندہ نہ پھیرے * حکایت * کتابون مین یون لکھا ہی کہ
مامون خلیفہ کے وقت مین کوئی اعرابی جنگلی تھا کہ زمین شور مین
پیدا ہوا تھا اور وہین جوان ہوا * ساری عمر سوا سے کڑوے اور
کھاری پانی کے نہ دیکھا اور نہ چکھا تھا * بیت * جس مرغ نے میٹھا پانی
چکھا بھی نہو * ہو کھاری ہی پانی کی اُسے پینے کی خو * ایک سال
اُسکی قوم مین قحط پڑا لاچار ہو کر اپنے وطن یعنے اُس بن سے
واسطے کہانے اور قوت لانے کے باہر نکلا * جب رہتی اور لونی زمین
کی حد سے آگے بڑھا ایک مکان پر پہنچا کہ وہان کی زمین ستھری
لایق کھیتی کے تھی * ایک ڈبرا دیکھا کہ اُسمین تھوڑا سا
پانی مینہہ کا جمع ہو رہا ہی * اور ہوا کے چلنے سے کوڑا اترکا
اُس مین کچھہ نہین * اعرابی نے وہ موتی سا پانی نتھرا اور صاف

چو دیکھا حیران ہوا اِس لیے کہ ایسا نفسوت پانی تمام عمر نہ دیکھا تھا آگے بڑھ کر تھوڑا سا چلو مین لیکر پیا نہایت شیرین اور خوش مزہ معلوم ہوا ٭ دل مین کہنے لگا مین نے سُنا ہی کہ بہشت مین اللہ نے ایسا پانی پیدا کیا ہی کہ مزہ اُسکا ہرگز متغیر نہین ہوتا ٭ خدا مجھو تہہ نکرے میرے فقر و فاقہ پر کریم نے ترس کھا کر میری لاچارگی اور فاقہ کشی کے بدلے یہہ پانی جنت سے دنیا مین بھیجا ہی ٭ اب صلاح یہہ ہی کہ اِس مین سے تھوڑا سا خلیفۂ وقت کے پاس لے چلون ٭ وہ مقرر اِس تحفۂ غیب کے عوض مجھسے سلوک کریگا اور خوش ہو کر بہت سا انعام دیگا ٭ اِس وسیلے سے مجھے بہہ وابستون فراغت ہو جایگی اور اِس کال کی سختی سے چھوٹ جاؤنگا ٭ یہہ خیال پکا وہ مشکیزہ جو اُسکے پاس تھا بھر لیا اور بغداد کی راہ پوچھتا ہوا چلا ٭ جب شہر تھوڑی دور رہا ایکبارگی فوج اور سواری مامون رشید کی نمود ہوئی ٭ اعرابی نے معلوم کیا کہ یہی خلیفہ ہی شکار کی خاطر سوار ہوا ہی ٭ وہین عین راہ پر آکر کھڑا رہا ٭ جب پادشاہ نزدیک آیا دعا دیکر تعریفین کرنے لگا ٭ مامون نے متوجہہ ہو کر پوچھا کہ اَی اعرابی تو کہان سے آتا ہی ٭ جواب دیا کہ فلانے بادیہ سے کہ وہان کے باشندے قحط کے

عذاب مین گرفتار ہوئے ہین مین وہان سے نکل بھاگا ہون * پوچھا اب کہان جاتا ہی * بولا کہ تیرے ہی پاس آیا ہون اور خالی ہاتھہ نہین ہون بلکہ ایک ایسا تحفہ معقول پیشکش اور نذر کے لئے لایا ہون کہ آج تک دنیا مین کسونے نہ دیکھا اور نہ کسو کے ہاتھہ لگا ہوگا * خلیفہ سُنکر حیران اور رشدر ہوا فرمایا لا تو دیکھون وہ کیا ہی * اعرابی نے مشک دکھائی اور رکھا یہہ پانی بہشت کا ہی کہ دنیا مین کسونے نہ زبان پر رکھا اور نہ چکھا ہوگا * بیت * پانی نہین مصری کا ہی شربت * اور آب حیات کی نہی لذت * خلیفہ نے صراحی بردار کو فرمایا کہ اِس پانی سے ایک تُنتھی بھر کر لا * اُسنے ایک آبخورہ بھر کر دیا خلیفہ نے دیکھا کہ رنگ اُسکا تغیر ہو رہا ہی اور بُھکرا ہند آتی ہی اور مشک کی بونے بھی اُس مین اثر کیا ہی * لاچار ایک گھونٹ پیا اور دانائی سے اُسکے سبب کو دریافت کیا * لیکن شرم کرم سے مناسب نہ سمجھا کہ اُس پانی کا احوال زبان پر لاوے اور اُسے شرمندہ بناوے * پادشاہ نے فرمایا کہ ای سردار عرب کے واقعی تونے سچ کہا تھا عجب لطیف اور شیرین اور نادر پانی ہی جو تو میری خاطر بطریق تبرک کے لایا * مقرر یہہ تحفہ

بہشت کا ہی رکابدار کو فرمایا کہ اِس قدح کا پانی خاص مطہرہ میں اولیندلے اور شیرہ کے پانی کو گوشے میں ڈال دے * اور بہت تاکید کی کہ اِسے اچھی طرح رکھیو اور میرے سوا کسو کو نہ پلائیو * پھر اعرابی سے مخاطب ہو کر کہا اب بول تیری حاجت اور خواہش کیا ہی * اُس نے عرض کی کہ گرانی کے باعث عیال و اطفال میرے فاقہ کشی اور مفلسی سے مرتے ہیں لاچار حیران ہو کر خلیفہ کے روبرو آیا ہون * پادشاہ نے پیمانہ بردار کو حکم کیا کہ ہزار دینار اِسکو دے اور اُس بدو کو فرمایا کہ یہہ روپیے لے کر اِسی جگہہ سے جلد پھر کر اپنے وطن کو چلا جا * اُسنے بھی انعام پاتے ہی اپنے ڈیرے کی راہ لی * ایک امیر نے خلیفہ سے پوچھا کہ اِس میں کیا حکمت تھی جو یہہ پانی کسو اور کو چکھنے کے لئے عنایت نہوا اور عرب کو اِسی مکان سے رخصت فرمایا * مامون نے کہا وہ پانی سخت بے مزہ اور بدبو تھا * لیکن جس پانی سے اعرابی نے پرورش پائی اور ساری عمر پیا تھا اُسکی نسبت اُسکو یہہ پانی بہشت کا معلوم ہوا * پادشاہ ہونکے لایق سمجھہ کر میرے واسطے تحفہ لایا تھا * اگر میں تم میں سے کسو کو دیتا وہ اِس نکتہ کو دریافت نہ کرتا اور اعرابی کو ملامت کرتا وہ بےچارہ شرمندہ ہوتا * اور اگر اُسکو یہین سے نہ پھروا دیتا

شاید آگے جاکر دجلہ کے پانی کو دیکھتا اور پہنتا تو اپنی حرکت بیجے اور اُس پانی کے لانے سے کھسیانا ہوتا * مجھے شرم آئی کہ ایک شخص کسو دست یار سے میرے نزدیک آوے اور توقع رکھے اور خالی اپنا سا مُنہہ لیکر پھر جاوے یہہ شرط سخاوت کی نہین * بیت * سخی کو شرم آتی ہی کہ سایل * خجل ہو اُسکے دروازے سے پھر جاے * تیسری قسم حیا ادب کی ہی * یعنے اکثر ایسے کام ہین کہ شرع کے موافق اور عقل کے نزدیک اُنکو عمل مین لانا درست ہی اور کسو طرح منع نہین لیکن حیا ادب کی اِس شغل سے باز رکھتی ہی اور کرنے نہین دیتی * جیسے سُنا ہی کہ نوشیروان عادل جس گھر مین نرگس کا پھول ہوتا بیگمون کے ساتھہ یا حرمون سے جماع نکرتا اور کہتا کہ نرگس کے پھول کی صورت چشم بینا سے مشابہ ہی * اصل مین یہہ صورت جو نوشیروان سے ظہور مین آئی اِسکو حیا نہین کہتے اِس لئے کہ حیا وہ ہی کہ ایمان سے پیدا ہوئی ہو * اور کسری آتش پرست تھا یہہ بات جو اُس سے عمل مین آئی فقط ادب ہی وہ بجالاتا تھا * پس اگر پادشاہ اسلام کے ایسی حرکت کرین اُسے حیا ادب کی کہینگے * ابیات * جو دل کہ حیا کے وصف سے باہر کا بنا * وہ آئینہ ہی

نور الٰہی کا بنا * جس آنکھہ مین شرم نہین وہ بس کام کی ہی *
داناؤن کے نزدیک فقط نام کی ہی * نوان باب عفت مین * یعنے
پرہیز کرنا کوشش حرام سے خصوصاً خواہش حرام سے * اور یہہ
پرہیزگاری بھی اخلاق کا بڑا جز ہی * نصیحت * داناؤن نے کہا ہی کہ
آدمی مین دو صفتین موجود ہین ایک صفت ملکی کہ اُسکے سبب
دل انسان کا علم کی اور نیک عملون کی خواہش کرتا ہی * دوسری
صفت بہائمی کہ اُسکے باعث حیوانون اور چارپایون سے
مناسبت رکھتا ہی اور کھانے پینے پر اور زنا پر حریص رہتا ہی * پس
بشرط عقل کی یہہ ہی کہ تا مقدور صفت ملکی کو زور و قوّت دے
اور صفت حیوانی کو کم زور اور بے بس رکھے * بیت * خو فرشتون
اور حیوانون کی ہی تجھہ مین بہم * خصلت پاکی بڑھا کر خوے حیوانی کو
کم * کیونکہ جس وقت حرص کھانے پینے کی غالب ہوئی تو انسان
حلال و حرام مین فرق نہین کریگا * ایسے ہی جب شہوت کا
مغلوب ہوا تو نکاح اور زنا مین امتیاز نہین رکھیگا * اور عفت کے
یہہ معنے ہین کہ جس دم شہوت غلبہ کرے اور نفس امّارہ
سبب سرکشی کے پچھاڑنے تو اُسکی باگ کو تھانبے جو اسکا دامن حرام
کی ناپاکی سے آلودہ نہ ہونے پاوے * بسواے حکم شرع کے ہرگز

پیش قدمی نکرے * اور نالایق کامون کی طرف نہ دیکھے تو دروز دنیکی اور خوبی کا اور دولت اور نجات کا اُس پر کھلے * پہلے یہہ صفت پادشاہ کو لایق ہی کہ متقی اور پارسا ہو تو اُسکے خوف اور دہشت سے تمام ملک مین کوئی بدکاری اور زنا نکرسکے بلکہ یہہ رسم بالکل مرد و زن سے اُٹھہ جاے اور کسو کے زن و فرزند پر اِس بدنامی کا داغ نہ لگے * ابیات * جہان عفت کا ہو نشان بلند * دل و دین دونون ہو وین فایدہ مند * نفس اَمّارہ کو وہ زیر کرے * زوج کو پاک اور دلیر کرے * الحمد للہ کہ شہزادہ صاحب بخت نام آور عالیقدر کہ دولت اور بخت سے پھل کھاتا رہے اِس صفت پسندیدہ اور نیک خصلتی سے نیک نام اور مشہور ہی * بیت * متقی اور ہنرمند ہی اور نیک جمال * اِس لئے اہل صفا اُسکو دعا کرتے ہین * دسوان باب ادب مین * یعنے اپنی ذات کو نامعقول باتون اور نالایق کامون سے باز رکہے اور خلق اللہ کی اور اپنی حرمت و آبرو کو بچاوے * ایسی حرکت نکرے جس مین اپنی اور اوروں کی عزت مین خلل آوے * لیکن ادب کے یہہ معنے ہین کہ ہر وقت ہر حالت مین پیروی پیغمبر خدا کی کرے کہ وہ پورے ادب کے سکہانے والے ہین * چنانچہ آپ فرماتے ہین

کہ مجھے خدانے ادب سکھایا اور میں نے اُسے خوب سیکھا ٭ پس اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر کے برابر کوئی ادب میں آراستہ نہین ہوا ٭ قطعہ ٭ ادب ایسے ادیب سے سیکھو جسنے اللہ سے ادب سیکھا ٭ علم کو بھی پڑہو اُس عالم سے ٭ لوح سے علم جسنے سب سیکھا ٭ ادب ایسی نعمت ہی کہ ہر واحد سے خوشنما ہی خصوصاً پادشاہون سے جو صاحب ملک و خزانہ کے ہیں ٭ اِس لئے کہ جب اُنھون نے راہ ادب کی اختیار کی تو اولاد اور ملازم اُنکے بھی ادب سے رہینگے ٭ پس یہہ حال دیکھکر رعیت کی بھی مجال نہوگی کہ ادب کو چھوڑین ٭ تو اِس سبب سے جتنے کام ملک کے انتظام اور خلق اللہ کے آرام کے ہین اچھی طرح سرانجام پاوین ٭ ابیات ٭ میں ادب کو چاہون خدا سے مانگتا ٭ بےادب محروم رحمت سے رہا ٭ ہی ادب کرنے سے روشن آسمان ٭ اور رادب سے پاک ہیں ملک و بیان ٭ بزرگون نے کہا ہی کہ سب میں بڑی دولت اور سب سے بہتر زیور حضرت آدم کی اولاد کو خصوصاً سلاطین عالم کو ادب ہی ٭ حکایت ٭ کہتے ہیں کہ سلطان مصر نے پادشاہ روم سے طرح یگانگت کی ڈالی ٭ یعنے اُسکی بیٹی کو اپنے بیٹے

سے منسوب کیا اور اپنی لڑکی کو اُسکے لڑکے سے نکاح کر دیا* اِس اپنایت کے باعث دونون طرف سے نامہ و پیام اور تحفہ تحایف آنے جانے لگے* اور اُن دونون پادشاہون کی دوستی کے سبب سے سلطنتین آباد اور شاد ہوئین* جو کام پیش آتا آپس کی صلاح سے انجام پاتا* بغیر پوچھے ایک دوسرے کے کسو بات مین سبقت نکرتے* ایک روز ملک عرب نے قیصر روم کو پیغام کیا کہ انسان کی زندگانی کے باغ کے پھل اور حیات کے چمن کے پھول بیٹے ہوتے ہین* اور ہمارا تمہارا نام بعد وفات کے سواے اِن کی حیات کے باقی اور قایم نرہیگا* بیت* دنیا مین وہ شخص ہمیشہ جیتا* بیٹا رہے یادگار جسکا* پس آدمی کو ضرور ہی کہ جس مین اُن کو خوشی اور فراغت اور جمعیت و حشمت ہو اُسپر اپنا قصد اور دھیان رکھے* چنانچہ مین نے اپنے بیٹے کی خاطر بہت سے گنج اور تحفہ اسباب اور لونڈی غلام اور ہاتھی گھوڑے اور گانو اور باغ اور پر گنے علاحدہ کئے ہین* معلوم نہین کہ آپ نے اپنے شاہزادے کے واسطے کیا کیا تجویز فرمایا ہی* اِس دوستدار کو بھی اطلاع دیجیے* جب یہہ پیام قیصر نے سُنا مسکرا کر کہا دنیا

شان اگرچہ محبوب اور عزیز ہی لیکن بیوفا اور ناپایدار
دانا اُسکی گنتی نہین کرتے * پس اِس جہان فانی کے اسباب
سے بہرور رہنا چاہیے * مین نے اپنے فرزند کو ادب کے زیور سے
آراستہ کیا اور خزانے خوش خُلقی اور نیک خصلتی کے
اُسکے لئے جمع کئے ہین * اِسواسطے کہ ادب ایسی دولت
ہی کہ جسکو ہرگز زوال و نقصان نہین * جب یہہ خبر پادشاہ مصر کو
پہنچی قایل ہوکر منصفی سے بولے کہ سچ کہتے ہین دانا جو کہہ گئے ہین
کہ ادب سونے کا گنج ہی * ابیات * ادب گنج قارون سے بھی خوب
ہی * اور ملک فریدون سے بھی خوب ہی * بزرگونکے نزدیک کچھ
نہین ہی مال * کہ سب مال کو آخرش ہی زوال * ادب کی طرف ناگ
جو موڑ گئے * نکونامی اُسکے سبب چھوڑ گئے * گیارہوان باب
علو ہمت مین * یعنے اپنی ہمت کو بلند رکھے * حدیث
مین آیا ہی کہ خدا تعالی ہمتون کو دوست رکھتا ہی اور برے
کامون کو قبول کرتا ہی * لہذا طالع بلندی بلند ہمتی سے ملی ہوئی
ہی کہ اِن دونون کی جدائی آپس مین مشکل ہی * قطعہ * باز
ہمت کا جب کرے پرواز * اُسکا اقبال آشیان بنے *
آگے چوگان ہمت عالی کے * چھوٹا سا گوے آسمان بنے * خصوصاً

پادشاہون کا بلند ہمتی سے کام نکلتا ہی اور پشت توی رہتی
ہی ❊ اِسلئے کہ جس مین ہمت زیادہ ہوتی ہی وہ ہی
درجے اور مرتبے مین اورون سے بڑھ جاتا ہی ❊ بیت ❊
ہمت بلند رکھہ کہ خدا اور خلق پاس ❊ ہمت ہو جتنی وتنا
تیرا اعتبار ہو ❊ حکایت ❊ یعقوب لیث کو مین شروع جوانی مین
ایک بوڑھے دانانے کہ اُسکے ناتے مین تھا کہا کہ میرا دل تیری
خاطر دودلہ ہی کہ تو جوان ہوا اب تجھپر شہوت کا جوش اور
جوانی کا گھمنڈ غالب ہی ❊ کچھ نقد مہر کے واسطے جمع کر تو مین تیرے
لئے کسی بڑے گھرانے کی لڑکی صاحب عصمت تجویز کرکے
شادی کروادون ❊ یعقوب نے جواب دیا کہ جس دُلہن کو مین نے
پسند کیا ہی اُسکا کابین میرے پاس تیار ہی ❊ پیرمرد نے
کہا کہ مجھے دکھا تو مین دیکھون کہ کتنا ہی ❊ اور عروس کا پتا دے
تو معلوم کرون کہ کون ہی ❊ یعقوب گھر مین گیا اور ایک
شمشیر باہر لے آیا اور بولا کہ مین مشرق اور مغرب کی دُلہن
سے بیاہ کرونگا جس کا مہر یہہ تلوار جوہردار زرہ چاٹنے کی کاٹنے والی
میرے پاس تیار ہی ❊ بیت ❊ جو نیک بخت ہی اُس سے
کسو کو نہین ہی بگاڑ ❊ عروس ملک کا ہی مہر تیغ جوہردار ❊ اِسی

مضمون کی اور ایک بیت کہہ گئے ہیں * بیت * عروس ملک کو اپنی بغل میں وہ کھینچے * کہ بوسہ جو اب شمشیر آبدار کا لے * نقل * کہتے ہیں کہ جن دنون سکندر نے چاہا کہ جھنڈا ملک گیری کا روم کی سرحد سے بڑھاوے اور تمام عرب و عجم اپنے عمل میں لاوے اور خشکی اور تری میں سرفراز ہوے نہایت خفا اور دق رہتا تھا * ارسطاطالیس حکیم کہ وزیر اُس پادشاہ الوالعزم کا تھا نشان فکر و اندیشے کا سکندر کی پیشانی پر دیکھ کر اور قول و فعل سے معلوم کر کے عرض کرنے لگا کہ اے پادشاہ دنیا کے اسباب پادشاہت کا جتنا چاہیے موجود اور لشکر و اُمرا بندگی میں دست بستہ محکوم کھڑے ہیں اور ملک بڑا اور آباد اور خزانہ بے شمار طالع زور آور اور باغ سلطنت کا شجر اقبال موافق اور جاہ و جلال کمر باندھے شب و روز زر دولت پر حاضر اور ہمت عالی تمام روے زمین و دریا کے مسخر کرنے پر مستعد پس ایسے وقت میں رکاوٹ اور خفگی کا کیا باعث * سکندر نے فرمایا کہ میں جو خوب غور کرتا ہوں اور تامل فرماتا ہوں تو میدان اِس جہان کا اور بساط ہفت اقلیم کی نہایت مختصر ہے * شرم آتی ہے کہ اِتنے سے ملک کے لینے کی خاطر میں سوار

ہوؤن اور خیال اِس ادنا دنیا کے مسخر کرنے کا دل مین لاؤن * قطعہ *
نہین یہہ چاہتی ہمت کہ کیا ہی ہفت اِقلیم * کہ جسکے قبضہ پر تسخیر
کے سوار مین ہون * ہزار عالم اگر ایسے ہوئین تو بھی ہین کم *
کہ اُنکے لینے کی خاطر مین اُس طرف کو چاون * ارسطو نے اِلتماس
کیا کہ درست ہی اِسمین شک نہین کہ حکومت اور فرمان
روائی اِس دنیا کی آپ کی ہمت عالی اور عزم شہنشاہی کے
لایق نہین * لیکن ممالک عقبا کو کہ پایدار ہی اِسکے ساتھہ باہم
کیجئے * یعنے جس طرح تیغ زنی کرکے اِس سرا سے فانی کو
تصرف مین لائے اُسی طرح اِنصاف اور غریب پروری
فرما کے ملک آخرت کو کہ وہ ہمیشہ باقی اور قائم ہی اپنے ہاتھہ مین
کیجئے تو اِسکا نقصان اور اُسکا کمال اِسکی کمی اور اُسکی
زیادتی برابر ہوکر رونق پکڑیگی * نظم * دین کا لے ملک جو ہی
خوب و نیک * جسکے آگے نہین ہی دنیا سو مین ایک * سعی بکر دنیا
مین جب تک ہی قیام * ملک عقبا کا بھی ہاتھہ آوے تمام *
سکندر کے مزاج کو اِس سخن معقول کے سُننے سے تسلی ہوئی
اور وزیر دانا کو بہت سی آفرین کی * ایسی بلند ہمتی کے سبب
سے آج تک سکندر کا نام بخوبی مذکور ہوتا ہی اور جو پادشاہ

صاحب عزم ہی اُسکی ریس کرتا ہی کیونکہ اُسکی ہمت
کا عنقا اِس دنیا کی طرف کہ خالی ہوتی ہی متوجہ نہوا * فرد * بازہی
تو دست شاہی کا نہ تاک اِس ہا رکو * اپنی ہمت کے ہما کو سب
سے تو اونچا اُڑا * بارہوان باب عزم متین * یعنے قصد باندہ رکھنا
کہ وہ راہبری کرکے بمنزل مقصود کو پہنچا دیتا ہی اور اُسکی مدد
سے دل کی مرادین پوری ہوتی ہی ہیش * اور جو ارادہ کرتا ہی
بن آتا ہی * خصوصاً آج تک کسو پادشاہ نے بغیر جزم درست
کے کوئی ملک عمل نہین کیا اور بدون تکدو اور نہایت کوشش
کے سلطنت کے تخت اور حکومت کی مسند کو نہین لیا * بیت *
جب تک نہ کریگا عزم پورا * رہ جائگا کام سب ادہورا *
اور عزم جزم اُسکو کہتے ہیش کہ جس کام پر کمر باندہے یا جس
مہم پر دل لگاوے کسو کے منع کرنے سے باز نہ آوے اور کسو
طرح اپنے ارادے کو موقوف نکرے * پند * ایک حکیم سے پوچھا کہ
عزم پادشاہو نکا کس جگہہ خوشنما ہی اور کس وقت کام
آتا ہی * اُسنے جواب دیا کہ جب دشمن سلطنت کے پیدا
ہون اُنکے دفع کرنے کے لئے اگر یہہ عزم کرے تو نہایت خوب ہی *
بہکمترین کہ جس وقت پادشاہ خدا پر توکل کرکے جنگ کے واسطے

سوار ہوتا ہی تو شکر فتح و اقبال کا اُسکا اِستقبال کرکے جلو
مین حاضر رہتا ہی * اِسلئے عزم درست نشان غالب
ہونے اور فتح پانے کا ہی * بیت * عزم پکا کرکے شد گھوڑے پہ
جب ہووے سوار * ایسا گھبرا جاوے دشمن ہاتھ سے
چھٹ جاوے باگ * حکایت * کہتے ہین کہ کسو پادشاہ کو مٹی
کہانے کی خو ہوئی * ہرچند حکیم اور طبیب مانع ہوتے اور نقصان
اُسکا ظاہر کرتے وہ باز نہ آتا اور یہہ عادت نہ چھوڑتا * ایک
روز ایک درویش کامل پادشاہ کی ملاقات کو آیا اُسکو
نہایت حقیر و ناتوان پایا * سرخ چہرہ زرد ہوگیا اور قوت بدن
کی جاکر ہڈی پسلی باقی رہ گئی تھی * احوال اِس حالت
کا پوچھا * پادشاہ نے کہا مٹی کہانے سے میرا بدن سارا مٹی
ہوگیا اور دل مین بھی طاقت خاک نہین رہی * فقیر نے کہا
جب آپکو یہہ یقین ہی کہ اُسکے کہانے سے یہہ صورت بنی ہی
تو چھوڑ کیون نہین دیتے * جو چیز ضرر کرے اُسکا استعمال
کیا ضرور رہی * پادشاہ نے کہا کہ مین ہرچند قصد کرتا ہون کہ
چھوڑ دون پر یہہ بلا میرے گلے سے نہین چھوٹتی سخت لاچار
ہون * مین مٹی کی طرح گھلا جاتا ہون اور نہایت ایذا پاتا ہون *

درویش نے کہا کیا ہو اور عزم جو پادشاہوں کو ہوتا ہی کہ ہر
چند اُنکو کوئی منع کرے پروے اپنے عزم سے باز نہین آتے * بادشاہ
کو فقیر کے کہنے نے اثر کیا اور اپنا عزم یاد آیا * اُسی وقت سے
ارادہ کیا کہ جو کچھ ہو سو ہو پر پھر گل کی خواہش نکرون
اور ہرگز زبان پر نہ دھرون * آخر اُس عزم کی برکت سے
اُس ہلاکت سے مخلصی پائی * قطعہ * عنان عزم کی تو جس
طرف کیتئین موڑے * نکر تو فکر و تردد سے سُست اپنی لگام *
کہ کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچا * مگر جو عزم کرے پورا اور
سعی تمام * قدم تلاش کا جو راہ عزم مین رکھے * ٹھکانے پر وہ بزرگی
کے پہنچے رکھتے ہی گام * تیرھوان باب جدّ و جہد مین * جدّ کے
یعنے سعی کرنی واسطے حاصل ہونے مطلب کے اور جہد کے یہہ معنے
ہین کہ محنت کرے اپنے مقصد کے بر لانے مین * اور جدّ و جہد بھی
اُلوالعزم پادشاہونکے وصف اور خلقون مین سے ایک خلق ہی *
اور جس کی ہمت بلند ہوگی یہہ صفت اُس مین مقرر ہوگی * اور
جتنی جسکی ہمت عالی ہوگی وہ اپنے کام مین جد و جہد بہت کریگا *
پس چاہیے کہ جو مرد بلند ہمت ہو محنت اور مشقت سے نڈرے
کیونکہ سعی اور کوشش مین دو صورتین پیش آتی ہین * اگر

مُراد بر آئی تو تو کیا پوچھنا ہی اور اگر مطلب حاصل نہوا تو عذر اُسکا عاقلون کے نزدیک پسند ہی اسواسطے کہ اُسکا جدّ و جہد سب پر ظاہر ہوا * اور ہر ایک کو یقین آیا کہ اپنی طرف سے کوشش و محنت کی ہو نا نہونا خدا کے ہاتھہ ہی * بیت * سعی کرتا ہون ملے مطلب تو ہی ہمت بلند * ورنہو تو عذر میرا ہو بزرگون کو پسند *

نقل * امثال حکماء ہند مین لکھا ہی کہ ایک چیونٹے نے ترکا سعی کا کمر مین باندھا اور ایک خاک کے ڈھیر سے کہ اُٹھانا اُسکا آدمیونکو مشکل ہو تا تھوڑی تھوڑی سی اپنے بت کے موافق لیجانے شروع کی اور دوسری جگہہ مین رکھنے لگا * ایک پرند وہان آنکلا اُس مور ضعیف دیکھا کہ چھوٹے سے قد پر نہایت خوشی سے ہاتھہ پانون مار رہا ہی * اور اُس خاک کے اُٹھانے مین بڑی محنت کر رہا ہی * بولا کہ ای چیونٹے تیرا جسم یہہ کچھہ اور کام اتنا بڑا * کیا تیرے خیال مین آیا ہی کہ ناحق اپنے تئین حیران بنایا ہی * تجھہ سے سرانجام کیونکر ہوسکیگا * اُس نے جواب دیا کہ ایک ہم قوم پر عاشق ہون * جب مین نے اُس سے ملنے کا پیغام کیا * یہہ شرط درمیان لائی کہ اگر میرے وصال کا تجھے خیال ہی تو اس خاک کے تودے کو رستے سے اُٹھا کر ایک کنارے لگا دے * اور یہ جو

یہہ محنت تجھہ سے نہوسکے تو میرے ماننے کا ارادہ اپنے دل سے اُٹھا دے * اِس لئے اِس بات پر کمر باندھی ہی خدا چاہے تو اُسکا حکم بجالاؤن اور اپنے ذمے سے ادا ہوکر مقصد اپنا پاؤن * اُس طایر نے کہا یہہ گمان باطل ہی تجھہ سے نہوسکیگا اور یہہ وہم تیرے حوصلے اور قوت سے زیادہ ہی * پھر چونٹے نے جواب دیا * ابیات * راہ کوشش مین قدم ابتو رکھا * آدمی کو سعی کرنی ہی بجا * ہاتھہ مین مطلب کا دامن گر مین لاؤن * تو غم و اندوہ سے پھر چھوٹ جاؤن * سعی سے پورا نہوگر میرا کام * تو مجھے معذور رکھینگے تمام * حکایت * فریدون کو ابتدا سے سلطنت مین کہ روز بروز اقبال و دولت کی ترقی تھی خیال آیا کہ جو جو ملک غنیمون کے تصرف مین آگیا ہی اپنے عمل مین لاؤن * بیت * اگرچہ تھوڑے مین گذران آدمی کی ہی * پہ ملک تیغ سے لینا بھی ہی بڑی ہمت * اِس اپنے دل کے ارادے کی امیرون سے مصلحت کی * اکثرون نے صلاح دی کہ ای ملک تمہارا ملک سب آباد و زرخیز ہی * اور دولت و حشمت جو کچھہ چاہیئے فضل الٰہی سے موجود ہی * بخاطر جمع آرام سے بادشاہت کیجئے * حق ناحق اپنے تئین خلش مین ڈالنا اور

فتنہ اُٹھانا مناسب نہین * جتنا مالک خدا نے دیا ہی اُسی کو غنیمت
جانئے اور غلامون کا کہنا مانئے * بیت * تو کشایش اور مزے
کی سعی کر * آرزو کی انتہا پیدا نہین * یہہ باتین سُنکر فریدون
نے فرمایا کہ قناعت چارپائے جانورون کا کام ہی کہ منہ نیچا کئے جو کچھ
پایا چر چُگ کر بیٹھہ رہے * اور گوشہ پکڑنا کم ہمت عاجزون کو
لایق ہی جو کسو کام کے نہین * آدمی کو لازم ہی کہ فرصت کو غنیمت
جانے کہ بادل کی سی چھاتی پھرتی چھانون ہی * پس اپنا مطلب
حاصل کرنے مین خوف و دہشت کا اندیشہ نکرنے * قطعہ * سلطنت
پر کمر نہ و باندھے * جسکو آرام ہی کی خواہش ہو * اور محنت
سے کب کرے آرام * مغز مین جسکے سلطنت کی ہو بو * حکایت *
کہتے ہین کہ کسو بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک دشمن پر لڑنے
کے واسطے بھیجا تھا * خفیہ نویس نے لکھا کہ پادشاہزادے
کبھو کبھو راہ مین زرہ بدن سے اُتار ڈالتے ہین اور دو شب
ایک منزل مین مقام کرتے ہین * باپ نے لکھا کہ اے بیٹا
حق تعالی نے جب روز ازل مین عزت کو پیدا کیا رنج و محنت کو
اُسکے ساتھہ کر دیا * اور ذلّت کو جو بنایا چین اور خوشی کو اُس سے
ملایا * عزت پادشاہونکو بخشی اور ذلت رعیت کو دی *

یعنی عیش پادشاہ کا سلطنت کے مرتبے سے ہی اور رعیت کی قسمت میں آرام اور رکم محنتی لکھ دی ٭ یے دو نو حصے ایک جگہہ جمع نہین ہو سکتے ٭ سلطان کو مقرر چاہیے کہ آسایش کو وداع کرے اور راحت رعیت کو چھوڑ دے ٭ اگر یہہ نکر سکے تو وہی کام کرے کہ جس مین آرام پاوے ٭ اور سلطنت کے جاہ و جلال سے باز آوے اور کچھہ کسب کر کھاوے ٭ بیت ٭ بادشاہت کا مزہ کیا کم ہی مت آرام ڈھونڈھہ ٭ سلطنت جب ہو میسر دوسری پونجی نگاہ ٭ حکایت ٭ یعقوب لیث لڑکپن سے اپنے تئین ہلاکت مین ڈالتا اور جس کام مین خوف و خطرہ زیادہ ہوتا اُسکی پیروی کرتا اور اپنی جان سے نڈرتا اور محنت کرنے سے ایک دم نہ آسودہ رہتا ٭ لوگون نے کہا تو بچارا کسیرا ہی تجھے اتنی مشقت کرنے سے اور اپنے تئین ہلاکت مین ڈالنے سے کیا فائدہ ہی ٭ بولا مجھے افسوس آتا ہی کہ اپنی عمر عزیز کوتاہے اور بھرت کے بنانے مین صرف کرون اور جس کسب مین بہت سے شریک ہون اُسمین دل لگاؤن اس محنت و کوشش کرنے سے میرا یہہ ارادہ ہی کہ اپنے تئین ایسے مرتبے پر پہنچاؤن کہ میرے ہم جنسون مین سے کوئی میری

برابر نهو * پهر اُنهون نے کها که یهه بات بهت مشکل هی اور یهه کام
نهایت سخت هی * جواب دیا که مین خوب سمجهه چُکا هون که
غذان شربت موت کا چاکهنا اور بوجهه ابل کا اُتهانا هی * بهتر یهه
هی که کسو بڑے کام مین مرون نه که چهوٹے کام مین جان دون *
آخر اِسی محنت اور کوشش کے سبب سے اُس درجے کو پهنچا که
سب نے سُنا هی * ابیات * هر کام مین سعی هیگی درکار * کوشش
مین نه سُستی کر تو زنهار * جس کام په دل تیرا هو مائل * گر سعی
کرے تو هو وه حاصل * اور جیسے که جدّ و جهد سے نیو سرداری
کی بنتی هی برعکس اِس صفت کے که جهوٹهه بولنا اور سُستی کرنی
هی جڑ مرتبه اور دولت کی اُکهڑتی هی * طاهر کی اولاد مین ایک
سے کسو نے سوال کیا که تمهارے گهرانے سے کس باعث
دولت اور سرداری جاتی رهی * جواب دیا که رات کے دارو
پینے اور صبح کے سونے سے * یعنے کاهل پنے سے اپنے کاربار کی
طرف نه متوجه هوے اور سُستی کے سبب سے رسم سیاست
کی اُتهادی * آپ سے آپ همارے اِختیار کی ناو لاچاری کے
بهنور مین بیتهه گئی * اور همارے اُمید کی کشتی مقصد کے کنارے
تک نه پهنچی * یهی احوال هندوستان کی سلطنت کا هوا * بیت *

وہ اپنے ہاتھ سے دولت کی نیو کو کھووے ❊ شراب شام
کو پیکر جو صبح تک سووے ❊ چودہوان باب ثبات مین ❊ یعنے
قائم رہنا ہر ایک سخت کام مین اور مضبوط ہو کر دور کرنا رنج
و بلا کو ❊ سچ ہی ثبات بہتری اور برکت کا پھل دیتا ہی اور
اُسکے ہونے سے خوشی اور رہنے بگری کا فائدہ ملتا ہی ❊ اور کسو
گروہ کو تمام خلق اللہ مین ثبات کی صفت سے اتنا کام نہین پڑتا
جتنا پادشاہونکو ❊ اِس لئے کہ جب تلک ثبات سلاطینون کا
رعیت اور نوکرون پر اور سرکشون اور بدفعلون کی بیخ کنی
اور سزا دینے مین خاص و عام پر ظاہر نہو لشکر اور چاکر ہرگز
فرمان برداری نکرینگے اور سرکشی اور بدی کرنیوالے حرامزدگی
اور بد ذاتی نہ چھوڑینگے ❊ پس اِس صورت مین پادشاہ کو
پختہ مزاجی سے بڑی قوت اور مدد ہی اور اوروںکے دل مین
سلطان کے ثبات سے دہشت اور خوف رہتا ہی ❊ بیت ❊ جو
کوئی سر پہ رکھیگا ثبات کا افسر ❊ تو مرتبے مین بلند ہوگا چرخ
گردان پر ❊ پند ❊ کسو حکیم کا قول ہی کہ جو کوئی چاہے کہ بنیاد اُسکی
سلطنت کی کبھو نہ خراب ہو تو لازم ہی کہ جو کام کرے اُس مین
ثابت اور زیرک طرح ❊ بیت ❊ تو اپنے کام کی بنیاد کو ثبات

پر رکھہ * کہ نیو نیو پہ دینے سے بنتی ہی مضبوط * اور مردانہ ہمت
قدم اُسکو کہتے ہیں کہ اپنی راہ و رسم اور قول و فعل سے باز
نہ آوے ہرچند برعکس اُسکے کوئی صلاح دیوے یا ڈراوے *
کیونکہ مذ دنیا میں سوائے ثابت رہنے کے نجات کی راہ نہیں دکھلاتی
چنانچہ حکیم الٰہی یعنے افلاطون فرماتا ہی * ابیات * وہ دل ہونا خوب
بات نہیں * مردود نہیں جسے ثبات نہیں * گر تو چاہے چڑھوں
میں درجے پر * تو قدم راہ میں ثبات کی دھر * اور نشان
ثبات کا دو چیز ہی * ایک تو یہہ کہ جو کام شروع کرے اُسکو تمام
کرنا اپنی ہمت کے ذمے پر لازم جانے * حکایت * کہتے ہیں کہ
کہ قیصر روم نے نوشیروان عادل سے پوچھا کہ بتا سلطنت کی
کس بات میں ہی * جواب دیا کہ میں ہرگز بیہودہ کام نہیں
کرتا اور جس مہم میں قصد کرتا ہوں اُسے انجام دیتا ہوں *
قیصر نے کہا سچ ہی سب حکیم یونان کے یہی بات کہہ گئے ہیں
* ابیات * مردوں کی طرح جو کام کیجے * لازم ہی اُسے تمام
کیجے * یعنے جو نشان تو اُٹھاوے * پھر اُسکو نہ اُٹھائے گراوے *
دوسری علامت یہہ ہی کہ جو سخن زبان پر اُسکی جاری ہووے
تا مقدور برعکس اُسکے کام نہ کرے * چنانچہ تواریخ میں لکھا ہی

ہیکہ سلطان محمود راضی رحمہ اللہ اُس سے ایک روز غزنین کے میدان مین سوار ہوئے جاتے تھے کسو حمّال پر نظر پڑی کہ ایک بھاری پتھر کاندھے پر دھرے پادشاہی عمارت کے لئے لیئے جاتا ہی اور اُسکے بوجھہ سے تھک گیا ہی اور بڑے زور سے قدم اُٹھاتا ہی * سلطان نے مشقت اُسکی جب ملاحظہ کی مہربانی اور رحم دلی جو ذاتی تھی اُسکے باعث ترس کھاکر فرمایا ہیکہ ای حمّال! اِس سنگ کو رکھہ دے * اُن نے بموجب حکم کے وہین گرا دیا * ایک مدت تلک وہ سلّی اُس میدان مین پڑی رہی * جب گھوڑے اصطبل کے پانی پینے کو جاتے اور اُس جگہہ پہنچے جھجھکتے اور بھڑکتے * کئی خواصون نے فرصت کے وقت حضور مین عرض کیا کہ فلانے روز حمّال نے موافق امرِعالی کے اور فرمان مبارک کے وہ پتھر جو شہر پر اُٹھائے لئے جاتا تھا میدان مین ڈال دیا تھا سو گھوڑے اُس راہ سے بڑی دقّت سے جاتے ہین اور سواے اُس حمّال کے کوئی اُٹھا نہین سکتا * اگر حکم ہو تو وہان سے جدا کر دے تو وہ راہ صاف ہو جاوے یہہ بہت مناسب ہی * پادشاہ نے فرمایا کہ میری زبان سے نکلا کہ رکھہ دے اب کس مُنہہ سے کہون کہ اُٹھا * اگر یہہ

حکم کرون تو آدمی میری بے ثباتی اور بردم خیالی پر گمان کرینگے *
نہین وہ پتھر و ہین پرآرے * سنتے ہین جب تک سلطان
جیتا رہا وہ سنگ اسی میدان مین پڑا تھا اور بعد وفات کے
بھی پادشاہ کے حکم کی متابعت کے سبب انکی اولاد مین سے
کسو نے نہ اٹھوایا * قطعہ * بات جو پادشاہ فرماوے * پاس
اسکا ضرور ہی رکھے * تو نہ برعکس اسکے ہو ظاہر * لوح پر دل کی
چاہیے لکھے * پندرہوان باب عدالت مین * عدل ایسا حاکم ہی
کہ ملک کو آباد کرتا ہی اور ایسا نور ہی کہ تاریکی کو برباد کرتا ہی *
خدا ے پاک اور برتر اپنے بندون کو قرآن شریف مین فرماتا
ہی جسکا یہہ ترجمہ ہی * کہ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی تمھین واسطے عدل
اور احسان کے * پس عدل کے یہ معنے ہین کہ داد مظلومون کی
دیوے اور احسان اسے کہتے ہین کہ مرہم آرام کا گھاو پر ظلم
کے گھائون کے رکھے * حکم ہی کہ ایک ساعت کا عدل پادشاہ کا
طاعت کی ترازو کے پلڑے مین بہت بھاری ہی ساتھہ برس
کی عبادت سے * اسواسطے کہ ثواب عبادت کا سواے عابد
کے دوسرے کو نہین ملتا اور فایدہ عدل کا خاص و عام اور
چھوٹے بڑے کو پہنچتا ہی * اور مخلصی صاحب دین و دولت کی اوپر

بھلائی ملک ملت والون کی اُسکی برکت سے قایم اور
آراستہ ہوتی ہی * اور عوض عدل کا حساب کی حد سے زیادہ
ہی اور قیاس کے اندازے سے بہت * حکایت * کہتے ہین کہ
کسو پادشاہ کو یہہ آرزو ہوئی کہ حج ادا کرون اور نہایت
ادب سے خدا کے گھر کے گرد پھرون اور طواف بجالاؤن *
اور اِس نیت درست کے بر آنے کے باعث اور اِس خواہش
کے قبول ہونے کے سبب اَور پادشاہون اور ہمسرون
سے آبرو پاؤن اور سربلند ہو جاؤن اِس لئے کہ * بیت *
خدا کے گھر کا جو کوئی کرے حج بھلا وے * وہ دو جہان مین بزرگی کا
مرتبہ پاوے * امیرون اور ارکان دولت نے اور اشرافون اور
عالمون نے اور قاضی اور مفتی نے عرض کی کہ قبلۂ عالم حج ادا کرنے
واسطے امنیت راہ کی شرط ہی * اور پادشاہون کے دشمن
بہوتے ہین * اگر لشکر اور اسباب ساتھہ لیکر ارادہ کیجیئے گا
اُن کا اِس برتے اور لنبے سفر مین سخت مشکل
* اور اگر تھوڑے ملازمون سے قصد فرمایئے تو راہ مین
دشمنون سے خطرون کا وسواس دل مین آتا ہی * علاوہ پادشاہ اپنے
ملک مین ایسا ہی جیسے بدن مین جان اور تن مین روح *

پس جسوقت سایہ آپ کے دامن دولت کا رعیت کے سر سے علاحدہ ہووے بر آخلل پیدا ہو* اور تمام کام خاص وعام کے بلا بند و بست ہوجاوین اور سلطنت کے کاربار مین ہارج مرج آجاوے* یہہ سُنکر سلطان نے فرمایا کہ اگر سفر کرنے کا اتفاق نہوسکے تو کیا تدبیر کرون جو ثواب حج کا پاؤن اور برکت سے اُس طاعت کے بہرہ مند ہو جاؤن* سب نے التماس کیا کہ اِس ملک مین ایک درویش ہی کہ مدت تاک کعبہ شریف مین رہا ہی اور ساتھہ حج باشرایط بجالایا ہی* اب وہ ایک گوشے مین بیٹھہ رہا ہی اور دروازہ خلق کی آمد ورفت کا بند کرلیا ہی* بیت* خلق کی صحبت سے دامن اپنا جھاڑ* پا بہ دامن اب وہ ہی جیسے پہاڑ* شاید کہ ثواب حج کا اُس سے خرید کر کے اُسکے باعث اِس نعمت عظمی سے مشرف ہو سکیئے* پادشاہ ازبسکہ پورا اعتقاد اہل اللہ کی خدمت مین رکھتا تھا* اُس درویش پاس گیا اور باتون کے درمیان یہہ بھی ذکر کیا کہ خودبخود دیر سے دل مین آرزو حج کی پیدا ہوئی ہی اور امرا اور مشایخ صلاح دیتے ہیئن کہ اِس ارادے کو موقوف کرون* سو سُنّے مین آیا ہی کہ تم نے حج بہت کئے ہیئن* کیا ہو جو ایک حج کا

ثواب میرے ہاتھہ پہنچے تو تم بھی دولت مند ہو جاؤ اور مین بھی
اُس ثواب سے محروم نہ ہون * درویش نے کہا کہ مین سب
حجون کا ثواب تمھارے پاس پہنچاتا ہون * بادشاہ نے پوچھا
کہ ہر حج کا یہ کیا مقرر فرماتے ہو * جواب دیا کہ ہر ایک حج کرنے
مین جو قدم مین نے رکھا ہی ہر ایک قدم کی تمام دنیا اور جو کچھ
اِس دنیا مین ہی قیمت کرتا ہون * سلطان نے فرمایا کہ اِس
دنیا سے اور اسباب دنیا سے تھوڑا سا میرے تصرف
مین ہی سوا اِسکے تو تمھارے ایک قدم کا مول نہین ہو سکتا پس
ایک حج کو بھی کیونکر خرید کر سکونگا * اور اِس صورت مین یہ
سب حج کا کس طرح خیال مین لاؤن * درویش نے کہا اگر
تم چاہو تو سارے حج لے سکتے ہو اور قیمت دے سکتے ہو *
بادشاہ نے خوش ہو کر کہا کیونکر * جواب دیا کہ ایک
مظلوم کے قضیے مین جو تم نے اِنصاف کیا ہو اور ایک دم
کسو فریادی کے کام مین مشغول ہوئے ہو تم اُسکا ثواب
مجھے بخشو تو مین ثواب ساٹھون حج کا تمھارے ہاتھہ بیچون
تب بھی مین ہی گویا بڑا نفع کماؤن اور مین ہی اِس سودے
مین سود پاؤن * پس اِس سوال جواب سے معلوم

ہوتا ہی کہ پادشاہ کو بعد ادا کرنے فرض اور سنت کے کوئی بندگی اِس شغل سے جس مین بھلائی خدا کے بندون کی ہو بہت واجب نہین * اور انصاف کی صفت سے زندگی کرنی اور عدالت اور حمایت کی نظر سے رعیت کی طرف دیکھنا کوئی کام اِس سے بہتر نہین * کیونکہ اگر حمایت عدالت کی نہووے تو صاحب قوت اور زور آور ضعیفون اور کم زورون کو پیس ڈالین * پس جس وقت غریب ہلاک ہو جاوین تو طالع مند بھی برجا نرہین * اِس لئے کہ زندگانی تمام خلقت کی آپس مین ایک دوسرے سے وابستہ ہی اور آراستگی آدمیون کے احوال کے کام کی سواے عدل کے ہرگز ممکن نہین *

* قطعہ * عدل یک نور ہی جس سے ہی جہان سب روشن *
اور مہک اُسکی سے خوشبو ہی یہہ دنیا کا چمن * کام جو کچھ ہی غریبون کا سو انصاف سے کر * تو تیرے کام بھی جو چاہے سو سب بجاوین بن *

اور عدالت کی تعریف اور برائی مین یہی نکتہ کفایت کرتا ہی کہ عادل خدا کا دوست اور تمام عالم کا پیارا ہی اگرچہ اُسکے عدل سے فائدہ اُنکو نہ پہنچا ہو * اور ظالم دشمن خدا کا اور سب خلق اللہ کا مردود ہی گو کہ اُسکے ظلم

سے نقصان اُنکا نہوا ہو * اور دلیل اِس سخن کی اور شاہد اِس بات کا قصہ نوشیروان عادل کا اور حجاج ظالم کا ہی * باوجودیکہ کسری کافر اور آتش پرست تھا اور حجاج مسلمان تھا اور پیغمبر کے اصحابون کو اُسنے دیکھا تھا تسپر بھی جب نوشیروان کا نام کوئی لیگا تو اُسپر رحمت کہینگے اور انصاف کے باعث اُسکی تعریف کرینگے * اور جس وقت حجاج کا ذکر آویگا اُسکے ظلم کے سبب سے اُسپر لعنت کرینگے * ابیات * پادشاہت کا عدالت ہی سنگار * مردم آزاری نکر ای شہریار * سلطنت کو عدل رکھے پایدار * کام تیرا عدل سے پکڑے قرار * جسکی خو دنیا مین عدل و داد ہی * عاقبت مین اُسکا گھر آباد ہی * حکایت * عبد اللہ طاہر نے ایک روز اپنے بیٹے کو کہا کاشکے دولت ہمارے گھرانے مین یون کی تون رہتی * لڑکے نے جواب دیا کہ جب تک فرش عدل کا اور بچھونا انصاف کا اِس محل مین بچھا رہیگا وہ بھی اپنا گھر جان کر بسیگی * قطعہ * جو پادشاہ تخت عدالت پہ ہو چڑھا * سمجھا ہی اُسکے سر پہ چتر شان و فخر کا * اِنصاف کا لباس اُتارے بدن سے جب * لعنت کا طوق اُسکے گلے مین لگے بھلا * حکایت * تواریخ

مینن لکھا ہی کہ بادشاہ عادل زمین پر گویا خدا کے لطیف کا سایہ
ہی کہ اُس مینن ہر ایک مظلوم پناہ پاوے ہی * اور یہہ بات
مقرر ہی کہ جس کسو کو سورج کی دھوپ سے دُکھہ پہنچتا ہی
آرام کے لئے چھانون مینن جا گھستا ہی * تو رنج اُسکا راحت
سے بدلا جاوے اور سُکھہ پاوے * اسی طرح مظلوم بھی جب
ستم کے آفتاب کی تابش سے اور ظلم کی آگ کی گرمی
سے گھبراتا ہی عاجز ہوکر خدا کے سایہ کی پناہ مینن کہ وہ عبارت
پادشاہ سے ہی آوے ہی تو ظالمون کے ظلم کے رنج کی
دھوپ سے اُسکی ٹھنڈی چھانون مینن آرام و چین پاوے
ہی * ابیات * خدا کی مہربانی ہی اگر سلطان عادل ہی *
کہ لطف حق ہمیشہ عدل مینن شاہون کے شامل ہی * خدا کے
بندون کو سایہ مینن اپنے چین سے رکھہ کر * بزرگی سے تو
اپنے پاون رکھہ گردون کے سر پر * حکیمون کا قول ہی کہ عدل
کے معنے یہ ہین کہ سب خلق اللہ کو برابر رکھے * یعنے ایک گروہ
کو ایک گروہ پر زبردست نہ کرے * اور ہر طایفہ کو موافق
اُسکے مرتبے کے درجے دے * اور خدمت کرنے والے
بادشاہون کے فی الحقیقت چار فرقے ہین * پہلے صاحب

شمشیر جیسے امرا اور سپاہی یہہ خواص آگ کا رکھتے ہین * دوسرے اہل قلم مانند وزیر اور متصدی کی یہہ مثال ہوا کی ہین * تیسرے اہل معاملہ چنانچہ سوداگر اور دوکان دار یہہ بجاے پانی کے ہین * چوتھے رعیت جو کھیتی کرتے ہین یہہ برابر خاک کے ہین * پس جس طرح کہ ایک عنصر چارون عنصر مین سے دوسرے پر غالب ہوتا ہی اور مزاج انسان کا خراب ہوجاتا ہی ویسے ہی ایک گروہ کے غالب ہونے سے اِن چارون گروہ مین سے طبیعت ملک کی بگڑ جاتی ہی یعنے اُجاڑ ہوجاتا ہی آراستگی عالم کی اور بندوبست خلق اللہ کا خراب اور نا آراستہ رہتا ہی * قطعہ * خلق مین ہی ہر ایک کا یک درجہ * اس جہان کا قدیم سے ہی یہہ چال * اپنے حد سے جو کوئی زیادہ بڑھے * فتنے ہر طرف سے اُٹھین فی الحال * ہر کسو کو تو مرتبے پہ رکھ * پھر تو اپنی جگہہ پر رہ خوشحال * اور ایک فضیلت عدل کی یہہ ہی * کہتے ہین کہ سلطان عادل کے اعضا کو قبر کی خاک بعد مرنے کے خراب نہین کرتی اور اثر کرنے نہین پاتی * حکایت * کہتے ہین کہ ایک عالم نے مامون بادشاہ کی مجلس مین یہہ حدیث پڑھی کہ بدن عادل پادشاہ کا گور مین نہین بگڑتا

اور بند بند اُسکے ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتے * پادشاہ نے کہا مجھکو پیغمبر خدا کی حدیث کے سچ ہونے مین شک و شبہہ نہین لیکن یہہ ارادہ رکھتا ہون کہ نوشیروان کو دیکھون کہ ودر فی الواقع عادل تھا * کیونکہ زبان مبارک سے حضرت رسالت پناہ نے صلوۃ اور سلام ہوجیو خدا کا اُن پر اور اُنکی آل پر فرمایا ہی کہ مین پیدا ہوا ہون بادشاہ عادل کے وقت مین * آخر پادشاہ نے قصد مداین کا کیا جب وہان پہنچا حکم کیا کہ تہہ خانہ نوشیروان کا کھولین * آپ جاکر دیکھا تو صحیح سلامت خاک مین سوتا ہی جیسے کوئی شخص خواب مین ہوتا ہی * اور تین انگوٹھیان اُسکی چھنگلیا مین ہین * ہر ایک کے نگینے پر ایک نکتہ پند کا لکھا ہی * ایک پر یہہ کھُدا تھا کہ دوست اور دشمن کے ساتھہ مہربانی کرے * دوسرے پر یہہ نقش تھا کہ کوئی کام بغیر داناؤن کی مصلحت کے شروع نکرے * تیسرے پر یہہ لکھا تھا کہ رعایت رعیت کی منظور رکھے * اور ایک روایت مین لکھا ہی کہ تختی سونے کی اُسکے سرہانے لگی تھی اُسپر بھی لکھا تھا کہ جو کوئی چاہے کہ خدا اُسے تعالی مالک کو اُسکے زیادہ کرے تو اپنے عصر کے عالمون کا ادب کرے * اور اگر پادشاہ چاہے کہ ملک اُسکا بہت ہو لازم ہی کہ اپنی ذات

مین صفت عدل کی بڑہاوے * مامون نے فرمایا کہ ان نصیحتون
کو لکھہ لین اور اُسکی قبر کی خاک کو عطر اور گلاب سے خوشبو
کر کے بند کر دین * اور نقل ہی کہ اُس تہہ خانے مین ایک
مصاحب نے پروانگی بولنے کی مانگی بعد اجازت کے بولا کہ
عدل کی خاصیت یہہ ہی کہ بعد مرنے کے عادل سے اگر چہ کافر ہو
ضرر خاک کا باز رکھے ہی * پس اگر عادل سعادت اِسلام
سے نیک بخت ہو تو کیا تعجب ہی کہ قیامت مین آفت آتش
دوزخ کی اس سے باز رکھے * پادشاہ کو یہہ نکتہ پسند آیا فرمایا
کہ پیچھے اُن وصیتون کے اِسکو بھی لکھہ لین * ابیات * انصاف
سے نیکنامی دنیا مین تیرے * محشر مین بھی عاقبت کا سب خوف ٹالے *
دنیا مین بر آسیب سے بناوے تجھہ کو * اور حشر کی پرسش
سے چھوڑاوے تجھہ کو * اور ستون عدل کا یہہ ہی کہ فریادیون کی
فریاد سُنے یعنے مظلومون کی بات پر کان رکھے اور شفقت سے
منہہ اُنکے کام بنانے کی طرف لاوے اور اگر اپنا احوال بہت کہین
اُکتا نجاوے * کیونکہ پادشاہ بمنزلہ طبیب کے ہی اور مظلوم مانند
بیمار کی * اور مریض یہہ چاہتا ہی کہ اپنا تمام احوال حکیم سے کہے *
پس حکیم اگر ساری کیفیت کا حال کی نہ سُنے تو اُسکی بیماری

کی حقیقت سے کس طرح واقف ہو اور بغیر دریافت کرنے آزار
کے اور بدون سمجھنے مرض کے علاج کیونکر کرے * بیت * تو
حاکم اور مین بیمار ترا * دل کا احوال رکھون کیونکہ چھپا * نقل
ایک روز کوئی شخص کسو بزرگ سے اپنا احوال کہتا تھا اُسنے
گوش نکیا پھر کہنے لگا دھیان ندیا تیسری بار شور سے اچھی
طرح کہنے لگا * اُنھون نے ٹھنچا کے کہا کیون میرا سر دُکھاوے
ہی یہہ بولا کہ تم سر ہو مین درد کہان لے جاؤن * اُس عزیز کو
یہہ بات خوش آئی وہین اُس کا کام کردیا * بیت * نام
دولت سے کیا پیدا تو کر لطف و کرم * دی تجھے قدرت خدانے تو
گرونکو تھانبلے * نقل کسو بادشاہ نے ایک بزرگ سے
پوچھا کہ کہتے ہین ہر چیز کی زکات ہی بھلا فرماؤ تو سلطنت کی
کیا زکات ہی * جواب دیا کہ زکات پادشاہی اور جہانداری کی
یہہ ہی کہ اگر کوئی مظلوم انصاف چاہے اور محتاج اپنی احتیاج
اُسکے پاس لاوے تو خوب طرح سُنے اور نرمی اور ملایمت
سے پوچھے اور جواب درشت ندیوے * اور غریبون اور فقیرون
سے بات کہنے مین غرور و غیرت نکرے کہ چھوٹون سے ہم کلام
ہونا خصلت بزرگون کی ہی * جیسے حضرت سلیمان درود خدا کا اُنپ

باوجودیکہ مرتبہ نبوت کا رکھتے تھے اور ظاہر میں پادشاہ جن
و انس کے تھے پر ایک ادنا چیونٹی کی بات سُنی تھی
* بیت * فقیرون پر نظر کرنی بڑا ہو وے ہی بڑا اپنے کو * سایہان
آسکی حکومت پر تھے کرتے چیونٹی کی خاطر * حکایت * کہتے ہیں
کہ دارالملک چین میں ایک پادشاہ تھا عدل کے زیور سے
آراستہ اور درخت اُسکی زندگی کا انصاف کے میوے سے
پھلا ہوا * بیت * عدالت سے اُسکی ستم ناپدید * خدا خوش
رعیت کے تھی گھر میں عید * اتفاقاً ایکبارگی کچھ آفت اُنکی
سماعت میں آئی اور گرانی کانون میں پیدا ہوئی * سلطنت کے
کار باریون کو اور امیرون کو حضور میں جمع کیا اور آپ
ایسا زار زار روئے کہ جتنے روبرو حاضر تھے اُنکا کلیجہ پھٹنے لگا
اور پادشاہ کا یہہ احوال دیکھہ کر رونے لگے اور اُنکی تسلّی کے لئے
تدبیر کرنے لگے * پادشاہ نے فرمایا کہ شاید تم یہہ گمان کرتے ہو کہ میں
اپنے کان بہرے ہونے کے سبب سے روتا ہون سو غلط ہی اِسواسطے
کہ مجھے یقین ہی کہ آخر حواسون کی قوت میں خلل اور نقصان
آویگا * پس اُن سب میں سے ایک چیز کے کم ہونے سے
عقلمند آدمی کس خاطر غمگین ہووے بلکہ رونا میرا اِس

واسطے ہی کہ اگر کوئی مظلوم فریادی دروازے پر بارگاہ کے دُہائی دیوے اور آواز اُسکی فریاد کی میرے کان میں نہ آوے وہ یونہیں محروم پھر جاوے تو میں خدا کے نزدیک پکڑا جاؤں پھر اُس وقت کیا عذر لاؤں * اب اِس بات کی میں نے ایک فکر کی ہی * ڈھنڈھورا پھروا دو کہ آج سے کوئی شخص سواے فریادی کے سرخ پوشاک نہ پہنے تو میں اِس نشان سے مظلوموں کو پہچان لیا کروں اور انصاف اُنکا دیا کروں * بیت * داد مظلوموں کی دے مطلب غریبوں کا نکال * دین و دنیا کو اِسی داد و دہش سے تو سنبھال * اور اگلا ہوا ہی کہ ایک داد دینے سے اور مظلوم کی فریاد سُننے سے عاقبت کے عذاب سے نجات پائی ہی * چنانچہ تواریخ میں یہہ حکایت لکھی ہی کہ سلطان ملک سلجوقی ایک روز کنارے پر زندہ رود کے شکار کھیلتا تھا آرام کی خاطر کسو باغ میں اُترا * اُسکے ملازموں میں سے ایک چیلا کہ عرض بیگی اُسکا تھا ایک گانوں میں گھُسا * ایک گاے موٹی تازی دیکھی کہ ندی کے کنارے پر چر رہی ہی * حکم کیا کہ اِسکو پکڑ لاؤ آخر حلال کیا اور اُسکا تھوڑا سا گوشت دیکر بھس تکے لگائے * مالک اُس گاے کی کوئی

بڑھیا تھی کہ وجہ معیشت اُسکی چار تیمون سمیت اُسکے دودھہ سے ہوتی تھی* وہ جب اِس احوال سے خبردار ہوئی بے حواس ہو گئی اور لاٹھی ٹیکتی ہوئی چلی اور پُل پر کہ پادشاہ کی سواری آنے کی وہی راہ تھی منتظر بیٹھی* ایکبارگی پادشاہ کی جلو کے لوگ نمود ہوئے اور خود بھی آن پہنچے* بڑھیانے اُٹھہ کر جھپ دیسی سلطان کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی* وہی غلام روبرو تھا اُسنے کوڑا اُٹھایا اور چاہا کہ اُس پیرزن کو مارے اور ڈرا دے* پادشاہ نے کہا چھوڑ دے کہ بیچاری ظلم رسیدہ معلوم ہوتی ہی دیکھون کہ فریاد اُسکی کیا ہی اور کسکے ہاتھہ سے فریادی ہی* پھر پیرزن کی طرف متوجہہ ہوا اور کہا کہ اپنا احوال کہہ* اُس بڑھیانے بموجب اِسکے کہ دانا کہہ گئے ہیں* مصرع* مظلوم دلیر ہوتا ہی اور شوخ زبان* زبان کھولی اور بولی کہ ای پسر الپ ارسلان کے اگر انصاف میرا اِس زندہ رود کے پُل پر نہ دیگا قسم خداے واحد کی بزرگی کی قیامت مین پُل صراط کے سرے پر جب تک اپنی داد نہ لونگی دعوے کا ہاتھہ تیرے دامن سے کوتاہ نکرونگی* اب خوب اپنے دل مین غور کر کہ ان دونو پُل

مین کون سا اچھا معلوم ہوتا ہی * بیت * آج تو انصاف
اپنا اور میری داد دے * ہی یہی بہتر نہین تو کل کو تجھسے لیوینگے *
سلطان اِس سخن کی ہیبت سے پیادہ ہوا اور بولا ای ماںمین
ہرگز طاقت تیرے جواب کی اُس پل پر نہین رکھتا کہہ
تجھپر کس نے ستم کیا ہی جو تیرا انصاف اُسسے ابھی
دلوا دون * عجوزہ بولی ای ملک یہی غلام جو تیرے حضور مین تازیانہ
عذاب کا مجھپر کھینچتا تھا اِسی نے میری زندگانی تلخ کردی ہی *
جس گاے کے شیر سے گذران میری اور میرے بچونکی ہوتی تھی
اور مین خاطر جمع سے خدا کی بندگی کرتی تھی اُسی کو مار کر کباب
کئے * ملک شاہ نے فرمایا کہ اُس غلام کو سیاست کرین
اور عوض ایک مادہ گاو کے ستر گائین جو وجہہ حلال سے خرید
کی تھین اُسکو دین * بعد کتنی مدت کے سلطان نے وفات پائی
اور بڑھیا جب تلک جیتی تھی * ایک روز آدھی رات کو
پادشاہ کی قبر پر گئی اور نہایت عاجزی سے ماتھا اپنا قبلہ کی طرف
زمین پر رگڑا اور دعا مانگی کہ یا الٰہی یہہ بندہ تیرا جو اِس خاک
کے نیچے دبا پڑا ہی ایک وقت مین عاجز و لاچار ہوئی تھی اُسنے
باوجود عاجزی کے کہ مخلوق تھا مجھپر رحم کیا * اسدم یہہ تیری درگاہ

مین عاجز ہی تو اپنی قوت سے یہ غالق ہی اِسکو بخشش دے ❁
اُنھین دنون ایک مرد عابد نے ملک شاہ کو خواب مین دیکھا اور
پوچھا کہ خدا سے تمھین کیسی بنی ❁ اُسنے جواب دیا کہ اگر دعا اُس
پیرزن دادخواہ کی میری فریاد کو نہ پہنچتی تو عذاب کے عقاب کے
چنگل سے بچاو کسو طرح نظر نہ آتا تھا ❁ ابیات ❁ کہا کہ راہ مین
وہ پیرزن کھڑی ہو کر ❁ اگر دعا کے سبب سے نہ لیتی ہاتھہ
پکڑ ❁ نکرتا مجھہ پہ خدا اگر کریم سے نیک نظر ❁ تو حال مجھہ سے
گنہہ گار کا تھا سب سے بتر ❁ وعادی اُسنے میرا عدل اُسکو یاد
آیا ❁ دعا نے اُسکی در فیض مجھپہ کھلوایا ❁ اور دو میرا کہم عدل
کا یہہ ہی کہ خدا کی متابعت کرے ❁ یعنے جو انصاف کرے اور داد
دیوے لازم ہی کہ موافق حکم شریعت کے ہو اور خوشی کے وقت
اور غصے کی حالت مین حق کی بات کو نہ بھولے کیونکہ خدا کا حکم
سب کے حکمون پر غالب ہی ❁ جو کوئی خدا کی فرمان برداری
نہ چھوڑیگا کوئی اُسکے امر سے گردن نہ موڑیگا ❁ بیت ❁ سیر دار
جنس جگہہ ہی دیا پادشاہ ہی ❁ دروازے کا خدا کے وہ محکوم ہی
بنا ❁ نقل ہی کہ مامون کے عصر مین کسو نے کچھہ گناہ کیا اور بھاگ
گیا اُسکے بدلے اُسکے بھائی کو پکڑ کے خلیفہ کے روبرو حاضر کیا ❁

ہی کہ بر عکس اُسکے خیال مین لاوے * بیت * وہ حاکم ہی اور ہم
ہین اُسی کے حکم کے بندے * ہمارا کیا بھروسا ہی جو کچھ ہی حکم اُسکا
* تیسرا قسم عدل کا یہہ ہی کہ اپنی نیت کو رعیت کے حق مین صاف
رہے اور اُنکی خیرخواہی کی طرف دل کو مایل کرے * اِسواسطے کہ نیت
ادشاہ کی ہر ایک بات مین بڑا اثر رکھتی ہی * اگر عدل کی نیت
رہے تو برکت اور آبادی کا پھل ملے اور اگر خدا نخواستہ بر خلاف
اُسکے پادشاہ کے دل مین آوے تو برکت سارے محصولون
سے اُٹھہ جاوے * اِس سبب سے رعیت ویران ہو جاوے *
شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نے خدا اُنکو بخشے اِس
مضمون کو نظم کیا ہی * ابیات * کر قصد کہ ہو تیری یہہ نیت *
جسمین رہے چین سے رعیت * گر شاہ کے دل مین تک بدی آئے *
تو کام جہان کا بگڑ جائے * حکایت * کہتے ہین کہ قباد پادشاہ ایک
روز شکار کو سوار ہوا تھا اتفاقاً اپنے لشکر سے جدا ہو گیا ٹھیک
دوپہر ہوئی اور دھوپ کڑی پڑنے لگی پیاس سے گھبرایا
اور چارون طرف دیکھنے لگا کہین چھانون یا کنوان تالاب ملے
تو دم لون اور پانی پیون * ایکبارگی دور سے کچھ گھر سا نظر آیا
بے اختیار اُدھر گھوڑے کو دوڑایا * جب پاس جا پہنچا ایک خیمہ

پڑا نا دیکھا کہ نت دست میدان مین کھڑا ہی ایک پیر زال
اور اُس کی بیٹی اُسکے سایے مین بیٹھی ہی * جب پادشاہ کو
دیکھا وہ عورت پال سے باہر نکل آئی اور گھوڑے کی باگ
پکڑ کے کہنے لگی کہ پوت ٹک دم لے لے * یہہ اُترا اور اُس ڈیرے
مین جا کر بیٹھا وہین ہاتھہ منہہ دھلا کر جو کچھہ اُسکے گھر مین
موجود تھا دستر خوان بچھا کر آگے دھر دیا * قبلا ونے ایک نوالہ
کھانا کھایا اور پانی پیا شکر خدا کا کیا جب پیٹ بھرا نیند آگئی آرام
فرمایا * بعد دیر کے جب چونکا اور آنکھہ کھلی دیکھے تو دن تھوڑا
رہگیا ہی رات کو بھی وہین رہ گیا * مغرب کے وقت ایک
گاے میدان سے آئی اُسکو بڑھیا کی لڑکی نے اُسکو دوہا بہت
سا دودھہ ہوا * پادشاہ دیکھہ کر حیران ہو رہا اور اپنے دل
مین خیال کر کے کہنے لگا کہ الہی یہہ لوگ صحرا مین اِسی واسطے
رہتے ہین اور بستی مین نہین بستے کہ کوئی اِنکے بھید سے واقف
اور مطلع نہووے * اِتنا شیر ہر روز انکو ایک مادہ گاو سے
حاصل ہوتا ہی اگر ہفتے مین ایک روز بطریق خراج کے سرکار
مین دیوین تو اُنکے مال مین کچھہ خلل اور نقصان نہ آوے اور
پادشاہی خزانے مین زیادتی ہو * آج سے یہہ نیت کرتا ہون کہ

جب شہر میں آئے دن یہہ حکم سب پر جاری کروں گا اور دسواں
حصہ ان سے مقرر کروں * رات کو کھا پی کر سو رہا جب صبح ہوئی
وہی پیر زال کی بیٹی گاے کو دوہنے کو گئی تھوڑا سا دودھ
باسن میں ہوا لڑکی دیکھہ کر گھبرائی اور ماکے پاس دوڑی
آئی کہا ای اماں جلدی خدا سے دعا مانگ کہ ہمارے پادشاہ نے اپنی
نیت ظلم پر رکھی * قباد سنکر متحیر ہوا اور دل میں دھیان
کیا کہ ان نے یہہ بات کیونکر معلوم کی * آخر لڑکی سے پوچھا کہ
پادشاہ کی بری نیت کو تو نے کیونکر دریافت کیا * جواب دیا
کہ ہماری گاے ہمیشہ بھر کو ڈھیر دودھہ دیتی تھی آج اتنا ہی سا
ہوا ہی * اس واسطے میں نے سمجھا کہ جب مقرر پادشاہ
وقت کی نیت تبدیل ہوتی ہی حق تعالی برکت اٹھا لیتا ہی *
قباد نے کہا سچ کہتی ہی اور وہ نیت بد اپنے دل سے دور کر کے
کہا کہ اب جا * پھر وہ لڑکی گئی اور دوہنے لگی بہت سا دودھہ
ہوا * تب ماکے نزدیک خوشی سے دوڑی آئی اور بولی
شکر خدا کا پادشاہ کی نیت درست ہوئی دودھہ آج اور دنوں
سے زیادہ ہوا * سچ ہی دانا کہہ گئے ہیں کہ بادشاہ عادل برسنے والے
بادل سے اور آفتاب روشن سے بہتر ہی * چنانچہ شا: ناٹے والا

شاہون کے منصوبہ پر ہی تمام * جو نیت بری ہو وے سلطان
کی * تو عادت بگر جاوے باران کی * جو سلطان عادل ہی تو غم نہ کہا *
کہ عدل اسکا ہرگا سمان سے بہا * اور ایسی ہی دوسری حکایت
بہرام گور کی ہی * حکایت * ایک روز بہرام گور گرمی کے دنون مین
کہ نہایت لون چل رہی تھی اور زمین و آسمان تپتا تھا اکیلا کسو
باغ کے دروازے پر پہنچا * ایک پیر مرد جو وہان کا مالی تھا بیٹھا تھا *
بہرام نے کہا ای بوڈھے تیرے باغ مین انار ہی بولا ہان ہی * کہا
ایک پیالا اُنکے شربت کا پیا چاہتا ہون * وہ باغ مین
گہسا اور شتابی ایک قدح منہا منہہ بھر کر لے آیا * بہرام نے پی
لیا اور پوچھا کہ اِس باغ سے تمام سال مین تجھے کیا حاصل
ہوتا ہی * اُسنے جواب دیا کہ تین سو دینار مجھے مل رہتی ہی *
تب پوچھا کہ پادشاہ کے یہان کیا مالگذاری کرتا ہی * بولا کہ پادشاہ
میوہ دار درختون کا محصول ہم سے کچھ نہین لیتا مگر جو زمین
جوتتے بوتے ہین اُسمین سے عُشر سرکار مین داخل کرتے
ہین * بہرام نے دل مین کہا اور سوچ کیا کہ ہمارے ملک مین
ایسے بہت باغ ہین اور ہر باغ مین درخت بے شمار اگر

باغون کے ... سے بھی دہ یکی متزر کرون تو بہت ... ویسی حرانے
مین داخل ہوا کرین اور رعیت پر چندان ظلم و نقصان نہو
آج کے دن سے متزر باغون کا بھی محصول متزر کرونگا یہہ نیت
دل مین پختہ کی پھر باغبان سے کہا کہ میری پیاس خوب
نہین بجھی ایک جام اور بھی آب انار کا دے وہ باغبان گیا
اور بڑی دیر مین ایک کٹورا لیکر آیا بہرام نے پوچھا کہ ای
پرانے پہلی بار تو گیا اور ترت لے آیا ابکی بار اتنی دیر کیون لگائی
اور پیالا بھی خالی ہی ویسا بھر پور نہین لایا اُس باغ والے
نے نہ پہچانا کہ یہی پادشاہ ہی کہنے لگا کہ ای جوان اِس مین
میرا گناہ نہین پادشاہ کی تقصیر ہی کہ اُس نے اِس وقت اپنی
نیت تبدیل کر کے ظلم کا خیال کیا ہی البتہ برکت جاتی رہی اُس
بار ایک انار سے اتنا عرق نکلا کہ کنارون تلک جام معمور ہو گیا
تھا اِس مرتبہ دس انار اچھے اچھے چُن چُن کر مین نے نچوڑے
ہین پر اتنا ہی ہوا جو تو دیکھتا ہی اِس بات کے سُننے سے بہرام کو
نہایت خوف خدا کا ہوا اور وہ خیال زیادہ طلبی کا جو دل مین
کیا تھا استغفار پڑھ کر دور کیا اور باغبان سے کہا کہ تھوڑا سا
اور لے آ تو خوب طرح پیون اور تشنگی رفع کرون وہ پھر گیا

یار پھر باغ میں ایسا اور رحمدلی جوش و حرم پا مار نکلا اور شور ا
چھلکتا ہوا آبدانار کالایا اور بہرام کے ہاتھہ میں دیا اور کہنے
لگا ای سپاہی عجب صورت ہی کہ خدا کے فضل سے ہمارے پادشاہ
نے نیت ظلم کی جو کی تھی اُس سے باز آیا یہہ دیکھہ لے کہ اُسکی
برکت فی الحال ظاہر ہوئی کہ پھر ایک انار سے اتنا عرق نکلا *
بہرام نے سُنکر اُس شخص سے کہا کہ میں ہی پادشاہ ہون
فی الواقع میں نے نیت بدلی تھی لیکن اب توبہ کرتا ہون پھر ایسا
خیال ہرگز جی میں کبھو نہ لاؤنگا * ای یارو اب دیکھو تو نہ
وہ باغ ہی نہ بہرام ہی مگر اُس پادشاہ عادل کا نام ہی کہ آج تک
یادگار رہ گیا ہی * اِس لئے کہ جو پادشاہ ہوتے جاوین اِس نقل
کو بجاے نصیحت کے سمجھین اور نیت رعیت کی بہتری اور
آبادی پر درست رکھین * بیت * نیت کو درست اپنی جو شاہ
کرے * کام اُسکے جو کچھ چاہے سو اللہ کرے * پند * دانا کہتے ہین کہ
عدالت کی بزرگی سب سے زیادہ ہی اور ظلم کی بدی سب سے
بدتر عدل کا فایدہ یہہ ہی کہ ملک پر زوال نہین آتا بلکہ روز بروز
آباد ہوتا جاتا ہی اور اُسکی برکت سے خدا اور ملکون کو بھی
اُسی کے حکم کے تابع کر دیتا ہی اور خزانہ وافر ہوتا ہی اور شہر

اور گانون بستے ہیں * اور برعکس اُسکے ظلم کا یہہ بیان ماننا ہی کہ
ملک قبضے سے نکل جاتا ہی اور اگر قدر قلیل رہ بھی جاتا ہی سو
ویران ہوتا ہی اور خزانہ خالی ہو جاتا ہی * نقل * ہوشنگ جو
پیشداسیان کا تھا اُسنے اپنے فرزند کو اتی وصیتین کین کہ
ای نور چشم ظلم کے جھنڈے اور ستم کے نشان کو ہمیشہ
سرنگون رکھیو اور مظلوم کی آدھی رات کی آہ کے تیر سے
اور غریب کی صبح کے نالہ کے نیزہ سے ڈرتا رہیو کہ بزرگون نے
کہا ہی * بیت * صبح بڑھیا کرے جو آہ کا وار * کرے لاکھ تیر اور
تلوار * ظلم اور ستم کا نتیجہ آخر دولت اور نعمت کو برباد
کرتا ہی * اور روپیے کے واسطے کہ کسو سے اُس نے وفا نہین کی
اور مرنے کے وقت کسو کے ساتھہ نہین گیا رعیت کو خفا اور
بیزار نکیجیو کیونکہ اِس مین ہرگز کچھہ شبہہ نہین کہ جس بادشاہ
نے مال کی خاطر رعیت کے ساتھہ بدسلوکی کی گویا اپنی سلطنت کی
دیوار کی نیو کھودی * بیت * جو کوئی نگاہ رکھے رعیت کے مال پر *
وہ چھت بنادے گویا کہ دیوار بین کھود کر * دانا لے باتین واسطے
پند و نصیحت کے لکھتے ہین اور نادان کہانی سمجھتے ہین * حکایت
ایک روز سلطان محمود نے اپنے ارکان دولت سے کہا کہ

کوئی سخت احمق اور بڑا بیوقوف تمام ملک میں سے تلاش کرکے میرے روبرو لاؤ * امیر رخصت ہو کر باہر نکلے اور داناؤں اور خوش طبعوں کو چاروں طرف رخصت کیا اور کہہ دیا کہ ایسا آدمی ڈھونڈھ کر کہیں سے پیدا کرو * وے ہر ایک ملک اور شہر میں کھندے گئے اور اِس بات کی سعی میں لگے رہے اور ہر کسو سے پوچھنے لگے * اِس کھوج میں تھے کہ کسو درخت پر ایک آدمی نظر پڑا کہ جس شاخ پر بیٹھا ہی اُسی ڈال کو جڑ سے کاٹ رہا ہی اور کلھاڑی مار رہا ہی اور یہہ بات نادان کے بھی خیال میں آتی ہی کہ اگر وہ ٹہنا کٹ کر گرے تو وہ شخص چاہی اُسی کے ساتھہ پٹخنی کھاوے اور اُسی دم دم نکل جاوے * اُسے اُس کام میں دیکھہ کر سبھوں نے متفق ہو کر ٹھہرایا کہ اِس شخص سے زیادہ احمق جہان میں ملنا مشکل ہی اُسے کیونکر پکڑ کر پادشاہ کے پاس لے چلا چاہیئے * آخر اُس کی حماقت کا جو کچھہ احوال دیکھا تھا حضور میں بیان کیا * سلطان نے فرمایا کہ اِس سے زیادہ بھی احمق دنیا میں ہوتا ہی * سبھوں نے التماس کیا کہ آپ زبان مبارک سے فرمایئے تو ہم کو یقین آدے * سلطان محمود نے فرمایا کہ جو پادشاہ یا حاکم ظلم و ستم

سے اپنی رعیت کو حیران و پریشان کر کے ویران کرے مقرر
ہی کہ وہ خود بھی ایسی حرکت کے سبب سے خراب و تباہ
ہوگا* پس وہ اس سے بڑا احمق ہی * ابیات * رعیت گویا جڑ
ہی سلطان شجر * شجر جڑ کے باعث سے ہی باور * بر جڑ پر
آس بیر کے مت لگا * کہ تھنی پہ جسکی نو پیر گا چڑھا * کہ جب سست
ہو جاوے بیخ درخت * اکھڑ جاوے جڑ جب چلے باد سخت *
کرے ظلم جو کوئی رعیت اوپر * وہ بے شبہہ کھو دے ہی اپنی
ہی جڑ * امالی میں خواجہ امام کی کہ اسکو خطیب مدنی کہتے تھے
مذکور ہی یہہ نقل کہ سمرقند کے شہر میں ایک ظالم حاکم
تھا کہ تمام خلق اسکے ظلم سے عذاب میں اور اسکی بے انصافی
سے پیچ تاب میں تھی * جب نالش اسکے جور و جفا کی خدا کی
درگاہ میں بہت ہوئی اور کشتی اسکی اعمال بد سے بھر گئی *
ایک دن آدھی رات کو اپنے محل میں تخت پر سوتا تھا
ایک تیر آسمانی غیب سے آیا اور اسکے سینے پر
ایسا لگا کہ دو سار ہو کر پیٹھ کی طرف سے نکلا اور اسکی
جان ہوا ہو گئی * جب صبح ہوئی خواصوں نے دیکھا تیر کو
کھینچ کر نکالا دیکھیں تو اسپر لکھا ہی زبان عربی میں جس کے

اِس بیت میں معنے ہیں * بیت * ہیں ظالمون کے لئے یہان دوھرے غضب کے تیر * سوئی کی طرح لگتیں ہیں جگر میں جلد کو چیر * اور کسھو بزرگ نے اِس کے مضمون کو فارسی میں نظم کیا ہی جس کا یہہ مدعا ہی * قطعہ * تو نے کہان ظلم میں تیر جفا رکھا * ڈر نادلون سے اُنکی جو ہیں بیٹھے کہات میں * گو تیر تیرا پہوڑے ہی فولاد کی زرہ * پرکان آہ توڑے پہاڑ ایک بات میں * اور حکیم خاقانی نے بھی کیا خوب کہا ہی جس کا یہہ ترجمہ ہی * قطعہ * ڈر اُس مظلوم سے جو جاگتا ہی اور روتا ہی * تو غافل سوتا ہی سرہانے پہنچا آنسو کا نالا * ڈر اُن بیچارون سے جو رات چھوڑتیں تیر آہون کی * کبہ دکھیا نگا کرے ہی کام زیادہ تیر اور بھالا * شکر خدا کا کہ ذات شاہزادہ صاحب اِقبال کی جو پسند کیا ہوا درگاہ ذوالجلال کا ہی اِس لائق ہی کہ خلق اللہ اِترادے اور شہر مرو کے باشندے رہنے والے تمام خراسان کے کمال خوشی و خرّمی سے فخر کرین کہ شور اُنکے عدل کا اور آوازہ اُنکی بزرگی اور عقل کا تمام جہان میں پہنچا ہی اور شفقت اور رحمت نے اُنکی تمام عالم کو گھیر لیا ہی * جو دانا اور خیرخواہ ہیں سو اُنکی سلطنت پایدار سے خوشحال

زور تالاماں ہیں اور جو نادان اور بدخواہ ہیں وہ دبدبے سے
اُنکی شمشیر ابدار کے خستہ حال اور پامال ہیں * قطعہ * ابوالمحسن
شہنشہ سے مددہی دین ودولت کو * کہ جھنڈا مرتبے کا اُسکے
بالائے فلک پہنچا * زمین ہی عدل سے آباد دنیا فیض سے ہی
خوش * رعیت شاد ملک آباد خلق آسودہ ہی ہر جا * عجب
وہ شاہ دین پرور ہی جو فرمان طالع پر * لکھا ہی کاتب قدرت نے
طغرا اُسکی رفعت کا * ہمیشہ جب تلک گردون رہے گردان
زمانے میں * رہے گردون تیرے تابع زمانہ ہو تیرا بردا * سولھوان
باب عفو میں * یعنے قدرت او رقابو پاکر گناہ گارون کا گناہ
معاف کرے * اور اِس خصلت کی خوبی اور بزرگی ساری
نیک خصلتون سے زیادہ ہی * چنانچہ خدا ے پاک اور برتر اپنے
دوست کو فرماتا ہی کہ اے محمد گناہ بخشنے کی خصلت پکڑ اور اِس
پر عمل کر * جو شخص تیرا گناہ کرے تو درگذر کر اور اُسکے عوض کا
قصد مت کر * حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
جس روز فتح مکہ کی کی جتنے سردار قریش کے تھے اور اُنھون نے
ہزارون طرح کی ایذائیں حضرت کو پہنچائیں تھیں سب دل میں
ڈرے کہ اب دیکھیے محمد ہم سے کیا سلوک کرے * لیکن آپ نے

خلق محمدی کے سبب سے سب کو آزاد کیا اور فرمایا کہ تم مختار ہو میں نے تمہاری شوخیاں معاف کین * باوجود غالب ہونے اور مقدور کے ہر گز مزاحمت نہ کی * وے سب اِس مروت اور رجان بخشی سے خوش ہوئے * قطعہ * بہانہ جوئی کی عادت کبھو کرینگے نہ ہم * سواے نیکی کے کچھ اپنی خو کرینگے نہ ہم * جو اور ساتھ ہمارے بدی کرین تو کرین * پر اُنکے ساتھ بدی ایک مو کرینگے نہ ہم * پند * حکیمون کا قول ہی کہ ہرچند گناہ بڑا ہو لیکن بزرگی معاف کرنے والے کی بڑھکر ہی * نقل * ایک گناہگار عرب کے بادشاہ کے روبرو آیا باوجودیکہ اُسنے کتنے آدمی بادشاہ کے نزدیکی رشتہ والونکو مار ڈالا تھا * ملک نے اُس سے کہا تجھ سے ایسے ایسے گناہ میرے حق مین صادر ہوئے ہین تس پر یہہ جرأت ہی کہ میرے حضور بے محابا چلا آیا یہہ کیا معنے غضب سلطانی سے تجھے خوف نہ آیا * اُس نے جواب دیا کہ میری اِس دلیری کا اور اپنی تقصیرون سے نہ ڈرنے کا یہہ باعث ہی کہ جانتا ہون ہرچند مین نے گناہ بڑے کیے ہین لیکن آپ کے عفو کا درجہ اُن سے زیادہ ہی * بادشاہ کو اُس کا قول پسند آیا تقصیر معاف کرکے اپنی توجہہ اور عنایت سے سرفراز فرمایا * ایک

امیر نے سوال کیا کہ ایسا دشمن اِس طرح آپ سے قابو میں آیا اور اُس نے فقط باتون مین آپ کو بُھلایا * قبلۂ عالم نے انتقام نہ لیا بلکہ اُسکی شوخیون اور تقصیرون کو معاف فرمایا یہہ کیا مزاج مبارک مین آیا * جواب دیا کہ اُسکے عذر پر مین فریفتہ نہین ہوا بلکہ اپنے دل مین غور کی کہ اگر اُس سے عوض لون البتہ دل میرا خوش ہوگا اور تسلی پاویگا لیکن اگر معاف کردونگا تو اُس کا جی شاد ہوگا اور مجھے دنیا مین نیک نامی اور عاقبت مین اُسکی جان بخشی کے سبب ثواب عظیم حاصل ہوگا * اور یہہ بھی جانتا ہون * مصرع * بخشش دینے مین جو لذت ہی سو بدلے مین نہین * نقل * مامون جو خلیفہ بغداد کا تھا اُسکا یہہ قول ہی کہ اگر آدمیونکو یہہ بات معلوم ہو جاوے کہ مجھے گناہ کے معاف کرنے مین کیسی لذت ملتی ہی تو میرے حضور مین کوئی سواے گناہ کے کچھ اور تحفہ نہ لاوے * قطعہ * یہہ نکمہ سمجھے جو مُجرم کہ دمبدم مجھکو گناہ بخشنے مین لذت ہیگی لاثانی * گناہ کرتا رہے ہر گھڑی وہ قصداً بھی * ہمیشہ لاتا رہے اپنا عذر نادانی * پند * ایک روز سکندر نے ارسطو سے پوچھا کہ فلانے گناہگار کے حق مین کیا صلاح دیتا ہی * عرض کی کہ جہان پناہ اگر کوئی گناہ نکرتا تو عفو کے ثواب

لسے کہ وہ بڑی چیز ہی دُنیا مین کوئی واقف نہوتا* پس گناہ عفو کا آئینہ ہی اور گنہگار اِس صفت کا روشن کرنیوالا* اب لازم یہہ ہی کہ اُسکی تقصیر معاف کرنے سے اِس صفت کو ظاہر کیجئے* بیت* گناہ عفو کی ہی آرسی سمجھہ ای شیخ* حقیر دیکھہ نہ ہرگز گناہ گارون کو* تب سکندر نے پوچھا کہ گناہ کو معاف کرنا کس حالت مین بہتر ہی* جواب دیا جب اپنے تئین مقدور ہو یا جب حریف پر فتح پاوے تو اُس عفو کے سبب سے گویا شکر گذاری ظفر کی کرنے مین آوے* حکایت* تواریخ مین لکھا ہی کہ کسو پادشاہ نے اپنے مخالف پر فتح پائی اور وہ پکڑا گیا* مالک نے پوچھا کہ اِس وقت تیری کیا حالت ہی اور اب تجھہ سے کیا ہوسکتا ہی* بولا کہ خدا عفو کو دوست رکھتا ہی اور تمھین فتح کی خواہش تھی سو اب اسنے تمھاری آرزو تمھین دی* لازم ہی کہ تم بھی خدا کی خوشی بجالاؤ اور معاف کرو* مالک کو یہہ نکتہ نہایت پسند آیا اور اُسے وہین آزاد فرمایا* پس بادشاہون کو ضرور ہی کہ تقصیرواروں کے انتقام کی کدورت سے اپنے دل کے آئینہ کو صاف رکھین اور اپنی قوت و قدرت کے شکرانے مین گناہ گار کو کہ وہ اپنے گناہ سے شرمندہ

ہو رہا ہی عفو کی خوشس خبری سے اُس کا دل شاد کرین کیونکہ
جو پادشاہ صاحب عزم اور عالی ہمت اگلے زمانے مین ہوئے
ہین اُنکی یہی خصلت تھی * بیت * ازل کے روز سے ہی
آج تک یہی دستور * بڑے بخشتے اور چھوٹے کرتے
آئے قصور * حکایت * کسو پادشاہ کے ایک بڑے مقرب نے
ایسا گناہ کیا تھا کہ اُسکے باعث بڑی خفگی اور غصے مین پڑا *
ایک روز اُس مالک نے اُسکے حق مین کسو اپنے خواص سے
مصلحت کی کہ اُس تقصیر وار کو کیا کیا چاہیے * اُس شخص نے
التماس کیا کہ اگر مین اِس وقت پادشاہ کی جگہہ ہوتا تو خوب
تنبیہ کرتا اور سزا دیتا * پادشاہ نے فرمایا واقعی تو تو میرے
برابر نہین پس مجھے لازم ہی کہ تیرے برخلاف عمل مین لاؤن *
خیر مین نے اُسکی تقصیر معاف کی اگرچہ اِس کا گناہ بڑا تھا پر عفو
کرنا مجھے بہت بہتر معلوم ہوتا ہی * بیت * زبردستون سے
گنہہ گر ہو بڑا * بخشنا ہی بزرگون سے بھلا * اِس واسطے کہ
ہر ایک انسان کو ضرور ہی کہ اپنے گناہونکو جو اُس سے سرزد
ہوتے ہین یاد کرے اور شرمندہ ہو کر سمجھے کہ مین بھی تقصیروار
ہون اور خدا کی بخشش کا امیدوار ہون * پس ایسی حالت

یعنی اپنا بھی عفو گناہ گار سے دریغ نرکھے تو یقین ہی کہ کریم بھی اُسپر رحم کرے اور اُسکے گناہون کو معاف فرماوے * بیت * اگر امید ہی تجھکو خدا کی بخشش کی * تو تو بھی لطف و کرم سے گناہ سب کا بخش * حکایت * کہتے ہین کہ ایک پادشاہ نے کسو کو خدمت پر بھیجا * اُس سے کوئی ایسی حرکت ناپسندیدہ واقع ہوئی کہ پادشاہ کو نہایت بد زیب معلوم ہوئی * اُسے اُس کام سے تغیر کر کے حکم کیا کہ اُسے نظربند کر کے حضور اعلی مین روانہ کرین * جب وہ قید ہو کر آیا پادشاہ نے نہایت عتاب فرمایا * وہ بچارا بولا جہان پناہ اپنے دل مین ٹک غور فرمائیے کہ کل کو آپ کی بھی خاطر یہی دن دھرا ہی اور اِسی طرح روز قیامت مین خدا کے عتاب خطاب مین گرفتار ہوجیےگا * پس اُس وقت تمھاری مخلصی کی صورت کس طرح ہوگی اور کس بات کی تمنا دل مین لاؤگے * پادشاہ نے کہا خدا کے عفو کا اُمیدوار ہونگا کہ اُسی کی بخشش سے پناہ ہی * تب اُسنے التماس کیا کہ اب میرے بھی حق مین عفو فرماو تو اِس کا عوض وہان پاؤ * اِس لئے کہ خدا کے عفو کا سبب پادشاہون کا عفو ہی * بیت * مین تیرا گنہگار ہون اللہ کا

تو * گر عفو کرے تو تو خدا تجھکو بھی بخشے * پادشاہ اُسکا یہہ
عذر معقول سنکر بہت خوش ہوا اُسکی تقصیر معاف کی *
اور سرفراز کیا پھر اُسی خدمت پر بحال کرکے بھیجا * ابیات *
گناہ بخشنا انسان کو نیک خصلت ہی * مزاج عفو کا رکھنا بڑی
ہی دولت ہی * کہ نور عفو سے دل سارا روشن ہوتا ہی *
اور اُسکی یاد سے سینہ بھی گلشن ہوتا ہی * خدا کی ریجھہ
گنہگارون کا ہی عفو گناہ * جو چیز چاہے خدا دل سے تو بھی اُسکو
چاہ * سب جگہہ عفو خوشنما ہی لیکن گناہ شرعی مین ہرگز عفو
کرنا درست اور لازم نہین بلکہ اُس محل مین قہر و غضب
کو کام فرماوے تو وہ اُس کام سے باز آوے * قطعہ * جو اُس گناہ
کی تعزیر شرع کی حد ہی * تو اُس مین کرنا توقف ذرا بہت بد ہی *
گناہ جیسا ہو تنبیہ اُسکی واجب ہی * کہ حکم شرع کا گویا سکندری
سد ہی * ستروان باب حلم مین * خدا کے اخلاق مین سے ایک
خُلق حلم بھی ہی چنانچہ خدا آپ فرماتا ہی کہ تحقیق اللہ غفور اور حلیم
ہی یعنے بہت بخشنے والا اور بردبار ہی * سو یہہ نیک صفت
نبیون اور ولیون کو عطا کی ہی تو اُسکی قوت سے حلم کا پانی لیکر
غضب کی آگ کو کہ وہ جلانے والی خانۂ ایمان کی اور برباد دل

لشکر شیطان علیہ اللعن کی ہی بجھاوین اور اسباب اپنے دین کا بچاوین * حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص غضب اور خشم کی حالت مین اپنے تئین سنبھال رکھے اور نفس امارہ کو غالب نہ ہونے دیوے وہی مرد بر اصحاب ایمان اور دیندار ہی * بیت *
نہین وہ مرد جو زور آور اور قوی دل ہی * جو کوئی غصے کو مارے وہ مرد کامل ہی * اور انجیل مین بھی یہہ ذکر ہی کہ پادشاہون کو واجب اور لازم ہی کہ اپنے نفس سرکش کو عبادت اور ریاضت کے زور سے غریب اور فرمان بردار بناوین اور آپ اُس پر حاکم رہین اور باوجود قدرت سلطنت کے اگر کوئی ایسی بات سُنین یا ایسی حرکت دیکھین جو خلاف اُنکی مرضی کے ہو تو جلدی غصے مین نہ آجاوین بلکہ غور فرماوین کہ سب خدا کے بندے اُنکے زیر دست اور محکوم ہین * پس اگر خشم زیر دست حلم کا اور غضب محکوم بُردباری کا نہووے تو ہر ایک قول و فعل پر غصہ فرماوین آخر ڈر کے مارے رعیت اور نوکر چاکر جدا ہو کر بھاگ جاوین اور دوسرے پادشاہ عادل کے سایے مین پناہ لین اور اِس ملک کو بے رونق اور ویران کر دین * کسو نے کیا خوب کہا ہی * ابیات *

بُردباری عقل کا سامان ہی * حلم جس کو نہین ہی وہ حیوان ہی *
حلم سے شیطان بھی ہوتا ہی بند * قید کو غصے کی ہیرگا وہ کمند *
اور مرد حلیم اُسکو کہتے ہین کہ اگر دریا غضب کا یہان تک اُمڈے
کہ اپنے زور سے اونچے پہاڑ کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دے پر
اُسکی طبیعت مین تفاوت نکرسکے اور آگ غصے کی کتنی ہی
بھڑکے لیکن اُسکے مزاج کو گرم نکرنے پاوے * سو یہہ صورت
بدون حلم کی مدد اور بُردباری کی پشتی کے ہو نہین سکتی *
نہین تو کوئی حاکم رعیت کی گفتگو کو کہ اپنے شعور اور حوصلے کے
موافق ہرکوئی کرتا ہی نہ سُن سکے * پس پادشاہ کو عادل
تب کہا چاہیے کہ حلم کی خو کرے * اور اُسکے زور اور قوت سے
جڑ غصے کی جو تمام عالم کو جلا مارے اُکھاڑ ڈالے * ابیات *
حلم جب آوے غضب تب ہووے زیر * بُردباری ہی غضب
پر نہت دلیر * بُردباری عقل کی آردار ہی * حلم جس مین نہین
بد اور خوار ہی * سر * سلیمان زرکوب یہہ نقل کرتا ہی کہ
مین ایک روز مامون خلیفہ کے حضور مین بیٹھا تھا ایک تختی
یاقوت سرخ کی مین نے دیکھی کہ طول اُسکا چار انگشت اور
عرض دو انگشت کا تھا تسپر رنگ اور آبداری ایسی پائی

تھی کہ مانند زہرہ کے چمکتی اور مشتری کی طرح دمکتی تھی * اور اُسکی چھوت سے تمام مکان روشن ہو رہا تھا * ایک زرگر کو حکم کیا کہ انگوٹھی بناکر اِس نگ کو اُسپر سوار کردے * سنارنے وہ لعل بے بہا لیا اور رخصت ہوا * اتفاقاً دوسرے روز بھی میں حاضر تھا کہ بادشاہ نے اُس یاقوت کو یاد کرکے عنادہ کار کو طلب فرمایا جب وہ آیا تو عجب اُسکا احوال تھا کہ رعشے سے بید کی مانند کانپتا اور رہے تو اِس ہو رہا تھا * خلیفہ نے اُسکی طرف دیکھہ کر خطاب کیا کہ یہہ تیری کیا صورت ہی * وہ بولا کہ جان کی آمان پاؤن تو سارا احوال کہہ سناؤن * فرمایا میں نے آمان دی * تب اُس سنار نے نگینہ نکالا چار ٹکڑے ہو گیا تھا عرض کرنے لگا کہ ای پادشاہ وقت کے میں نے چھاپ بنائی جب چاہا کہ اِسکو اُسکے گھر میں رکھون ہاتھہ سے چھوٹ کر نہاے پرگر اچار پارہ ہو گیا * یہہ سُنکر پادشاہ نے مطلق تیوری نہ چڑھائی بانکہ مُسکرا کر فرمایا کہ جا اِن چارون ٹکڑون کی چار انگوٹھیان بنا لا تیرا گناہ کیا ہی * بس یہہ بات کہنے میں آتی ہی مگر عمل میں ایسے ہی پادشاہ عادل اور حلیم لاتے ہیں * واقعی کمال تحمل اور بُردباری کو کام فرمایا *

ابیات ٭ جو پوچھو حلم ہی پونجی کمال کی ہیگی ٭ اُسی سے زیادتی جاہ وجلال کی ہیگی ٭ جن کے دل کی خوشی حلم نے بڑھائی ہی ٭ شکستہ دل کی گویا حلم مومیائی ہی ٭ پند ٭ نوشیروان عادل نے بوذرجمہر حکیم سے سوال کیا کہ حلم کیا ہی ٭ جواب دیا کہ اخلاق کے خوان کا نمک ہی اگر اِسکے حرفون کو اُلٹے تو ملح ہوتا ہی ٭ اور ملح لون کو کہتے ہیں پس اگر انسان مین سب خُلق ہوین اور حلم نہو تو ایسا ہی جیسے طرح بطرح کے کھانے تکلف سے پکے لیکن نمک نہین پڑا تو سب پھیکے ہین ٭ تب کسری نے پوچھا کہ نشان حلم کا کیا ہی ٭ حکیم نے کہا اِسکی تین علامتین ہین ایک یہہ کہ اگر کوئی ترش روئی یا سخت گوئی سے کچھ کڑوی بات کہے تو اُس کا جواب شیرین زبانی اور ملایمت سے دیوے ٭ اور اگر وہ بُری حرکت کرے تو اُسکے بدلے یہہ نیکی کرے ٭ ابیات ٭ تجھہ سے کہتا ہون ہی وہ مرد حکیم ٭ زہر کے بدلے جو شکر دیوے ٭ کم نہو وے پھلے درخت سے جو ٭ ڈھیلا مارے اُسے ثمر دیوے ٭ جو جگر کو تراشے کر کے ستم ٭ کھان کی طرح اُسکو زر دیوے ٭ حلم کا ناسہ سیکھہ سیپی سے ٭ سر کو جو کاٹے وہ گُہر دیوے ٭ دوسری پہچان یہہ ہی کہ عین غصّے کے غلبے اور غضب کی زیادتی

مین چھپا ہوا رہے یہہ پکی دلیل ہی کہ حلم اور بردباری اُسکے دل اور جان پر غالب ہی* اور جو درویش خداپرست ہین وے اپنے نفس امّارہ کو اِسی روشن سے محکوم کرتے ہین اور آپ اُسپر حاکم بنتے ہین* تیسری یہہ نشانی ہی کہ باوجود ایسے گناہ کے کہ وہ لایق سیاست کے ہی غصّے کو کام نفرماوے*

روایت ہی کہ ایک روز نبوت کے باغ کا پودھا اور ولایت کے دریا کا گوہر بے بہا* نور چشم نبی اور ولی کا خیر النسا کے دل کا چین یعنے حضرت امام حسین درود اور سلام خدا کا اُن پر* ایک دن دسترخوان پر بیٹھے تھے اور بہت سے رئیس اور سردار عرب کے حاضر تھے نعمتین ہر ایک قسم کی چُنین جاتی تھین اِس مین ایک غلام امام علیہ السلام کا کاسہ آش کا گرما گرم بھرا ہوا مجلس مین لایا پانون اُسکا لڑکھڑایا وہ جام دونون جہان کے شہزادے اور اُمت کے فخر زادے یعنے امام حسین کے سر پر گرا اور تمام آش رخسارۂ مبارک پر پڑی* حضرت نے ادب دینے کی نگاہ سے نہ سزا دینے کی راہ سے اُسکی طرف دیکھا* مارے خوف کے اُسکی جان نکل گئی جو اِس باجہ ہوا سارا بدن تھرتھرانے لگا بے اختیار اُسکی زبان پر یہہ آیت کلام

اللہ کی جاری ہوئی کہ نے الگا وے لوگ جو پی جاتے ہیں غصے کو *
اتنا سُنکر حضرت امیر المومنین امام حسین علیہ السلام نے
فرمایا کہ خشم کو مین نے دل سے دور کیا * پھر وہ بولا کہ جو شخص
معاف کرتے ہین گناہ انسان کا * آپ نے فرمایا کہ مین نے عفو
کیا * پھر اُن نے باقی آیت پڑھی کہ اللہ دوست رکھتا ہی احسان
کرنے والون کو * حضرت نے حکم کیا کہ مین نے اپنے مالک سے تجھے
آزاد کیا اور تیری خوراک اور پوشاک ساری عمر کی اپنے اوپر
قبول کی * قطعہ * عوض بدی کے بدی کرنے پر وہ مرتے ہین * طمع
مین دنیا کی جو دین سے درگذرتے ہین * جو لوگ صاحب معنی
و طالب حق ہین * بدی کے بدلے ہمیشہ وہ نیکی کرتے ہین *
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام خدا کا اُن پر
حواریون نے جو حضرت کے مصاحب تھے سوال کیا کہ سب باتون
مین مشکل اور بہت دشوار کیا ہی * فرمایا کہ خشم خدا تعالی
کا * تب اُنھون نے پوچھا کہ غضب الہی سے پناہ اور چھٹکارا
کس کام کرنے سے ہو سکے * حکم کیا کہ اپنے غصے اور رنج کو مارنے *
چنانچہ مولوی جلال الدین رومی نے اِس حکایت کو اپنی مثنوی مین
نظم کیا ہی * ابیات * پوچھا عیسی سے ایک دانا نے * کیا ہی دنیا مین

نصیحت نر سب سے * بولے ای یار ہی وہ خشم خدا * جس سے
دوزخ بھی کانپے ہی ہم سا * کہا اُس سے بچاؤ کیونکر ہو * بولے
غصے کے وقت غصہ نہو * ترک کر خشم و حرص و شہوت کو *
ہی یہی مردی اور رسول کی خو * مگر یہہ واجب نہین کہ سب جگہہ
حلم ہی کو کام فرمایئے بہت جگہہ ایسی ہیئن کہ اُن مین حلم سے
غضب بہتر ہی اِسلئے کہ اگر اپنے لالچ یا غرور کے واسطے
خشم کرے تو بیجا اور بدنما ہی اور اگر دین کی اُستواری اور
شرع کی مددگاری کی خاطر غضب مین آوے تو بجا اور خوشنما
ہی * مثلاً اگر کوئی ایسا گناہ کرے کہ شرع کے نزدیک
اور عقل کے موافق اور ظاہر مین اُس کا عفو کرنا درست نہین
اور اُس وقت یہہ حلم کو جگہہ دے تو سب کے نزدیک الزام
پاویگا اور اِسپر حرف آویگا * پس قاعدہ اہل دین و دولت
کا اور صاحب عقل و مروت کا یہہ ہی کہ حلم و غضب پر ہر ایک
موقع مین عمل کرے * یا نکہ جہان حلم درکار ہو حلم کرے اور جہان
غضب لایق ہو غضب فرماوے * بیت * نرمی و گرمی ہیئن دونون
سازوار * گاہ کہین بن اور کہین ہو جا تو خار * اُنتھارہوان باب
خلق و رفق مین * خلق کے معنی خوشخوئی اور رفق ملایمت

اور خاطرداری کو کہتے ہیں * یہہ دونوں مہربانی اور دلداری
کے کام آنے ہیں * لیکن خُلق بڑی نعمت عظمیٰ اور خصلت زیبا
ہی * جب حق تعالی نے ایمان کو پیدا کیا تب ایمان نے سوال کیا کہ
بار خدایا مجھے قوّت دے * کریم نے اُسے نیکی اور سخاوت
سے قوی کیا اور زور بخشا * اور جب کفر کو بنایا اُسنے
بھی قوت مانگی الله نے اُسکو تند خوئی اور بخیلی سے مضبوطی
اور توانائی دی * پیغمبر خدا نے حدیث میں فرمایا ہی کہ بخیل اور
بد خو کی جگہہ بہشت میں نہیں وہ ہرگز جنت میں داخل نہونگے *
بیت * دیکھا میں نے خوب کر کے جست و جو * آدمیّت ہی فقط
خلق نکو * روایت ہی کہ ایک دن حضرت عیسی علیہ السلام
راہ میں چلے جاتے تھے کوئی نادان سامنے سے آگیا اُسنے
حضرت سے کچھ بات پوچھی * آپ نے خلق و لطف سے جواب
دیا اُس مردودنے پسند نہ کیا بلکہ حماقت سے سخت سوال
جواب کیا * جاتا وہ الزام دیتا تھا اور بد کہتا تھا حضرت اُسکو
آفرین اور تحسین کہتے تھے اور ہرچند وہ قصد لڑائی اور
جھگڑے کا کرتا تھا آپ اُس سے شفقت اور ملایمت فرماتے *
ایک راہ چلتا اُس جگہہ کھڑا ہو گیا اور یہہ دُرشتی اور

اور نرمی دیکھ سنکر کہنے لگا ای پیغمبر خدا کے اِس بدذات
سے تم کیون اِتنی عاجزی اور بہتال منہائی کرتے ہو * وہ جتنا
تند ہوا جاتا ہی تم ملایم ہوتے ہو وہ جور و جفا کرتا ہی تم مہر و وفا کو
کام فرماتے ہو * حضرت روح اللہ نے فرمایا کہ ای دوست دلی
مصرع * باسن سے وہی ٹپکے ہی جو اُس مین بھرا ہی * اگر
گھڑے مین سرکا ہوگا تو وہ چوئے گا * اگر تھالیا مین شربت
ہوگا تو وہ پسیجے گا * اِس سے بدی آشکارا ہوتی ہی مجھہ سے
نیکی ظاہر ہوتی ہی * مین اِسکی باتون سے حلیم بنا ہون وہ میری
گفتگو سے ادب سیکھتا ہی * مین اِسی درگذر کرنے سے جاہل
اور نادان نہین ہوتا بلکہ وہ میرے خُلق سے عاقل اور دانا ہوتا
ہی * ابیات * جونہون مین غصّے سے اب اُسپہ گرم * وہ ادب
سیکھیگا مجھہ سے کھاکے شرم * دم سے میرے مُردے کو ہی
زندگی * یہہ صفت میرے تئین ہی حق نے دی * نیک خُلقی سے
مسیحا کی ہی شان * خصلت بد کے تئین تو موت جان * نصیحت *
حکیمون کا قول ہی کہ خوشخوئی کا نشان دس طرح سے
معلوم ہوتا ہی * ایک یہہ کہ برعکس داناؤن کے کام نکرے *
دوسرے اپنے دل مین منصفی کرے * تیسرے اوروں کے

عیب کی جستجو نکرے ٭ چوتھے اگر کسو سے بدی ظاہر ہو تو اُسکو
نیکی سے بیان کرے ٭ پانچوین گنہگار کا عذر قبول کرے ٭ چھٹین
محتاجون کی اِحتیاج روا کرے ٭ ساتوین خلق اللہ کے واسطے
آپ محنت اور رنج اُٹھاوے ٭ اٹھوین اپنے عیب کو آپ
سمجھے ٭ نوین ہر ایک سے کشادہ پیشانی ملے ٭ دسوین سب سے
میٹھی بات کہے جو سب خوش اور راضی رہین ٭ یہی دس
خصلتین اہل بہشت کی پہچان کی ہین ٭ بیت ٭ تمام خلق خدا سے
تو خلق کر تارہ ٭ بہشت مین وہی تیرے تئین لیجاویگا ٭ اور کسو نے
کیا خوب کہا ہی ٭ بیت ٭ عجب ہی عالم آزادگی او رخلق نکو ٭
بہشت چاہے تو خوشخوئی کر تو اپنی خو ٭ اور نشان رفق کا لیاقت
اور مدارات ہی ٭ حدیث مین فرمایا ہی کہ ملایمت انسانیت
کو زینت دیتی ہی اور درشتی آدمیت کو کھوتی ہی اور
خراب کرتی ہی ٭ حضرت عزت نے اپنے حبیب کی اِسی صفت
سے تعریف فرمائی ہی کہ ای محمد تجھے مین نے اپنے بندون پر
بجاے رحمت کے بھیجا ہی پس تو اُنسے ملایمت کر ٭ اور کڑی
بات سے مقرر دشمنی اور مخالفت آجاتی ہی اور نرم
گفت گو سے محبت اور دوستی پیدا ہوتی ہی ٭ بیت ٭ جو شیرین

زبانی تو پیدا کرے * تو یک بال سے ہاتھی کو کھینچ لے * نصیحت
اردشیر بابک نے جب سلطنت کے تخت کو دانائی کے زیور
سے آراستہ کیا ایک روز اپنے فرزند کو دیکھا کہ بیش قیمتی جامہ پہنے
ہے * فرمایا کہ بیٹا پادشاہونکو چاہیے کہ ایسا لباس پہنیں کہ کسی کے
توشہ خانے میں نہ نکلے اور دوسرا کپڑا نہ پہن سکے * اور یہہ خلعت
جو تونے پہنی ہی ہرایک کو میسر ہی اور سب پہن سکتے ہیں *
شاہزادے نے التماس کیا کہ جو سرّے پاؤ کسو کے پاس نہووے اور
کوئی پہن نہ سکے وہ کس چیز کا ہوتا ہی * فرمایا کہ اُسکا تانا نیک
خوئی اور نیکوکاری کا اور بانا تحمل اور بُردباری کا ہوتا ہی *
سچ ہی اگر آدمی اِس نکتے کو غور کرے تو دریافت میں آوے
کہ سارے لباسوں میں بہتر لباس نیکی اور تحمل ہی * قطعہ *
پادشاہوں کو لازم ہی اِتنا * ہینگے جنسے یہہ بندہاے خدا *
خوب ہی اُنکے تئیں ملا لینا * اور شفقت بھلی ہی ہر یک جا *
* نقل * فریدون سے سوال کیا کہ نوکروں کو کس طور سے
رکھنا درست ہی * جواب دیا کہ مہربانگی اور بُردباری سے
پھر پوچھا اگر کوئی مشکل پیش آوے تو وہ کس چیز سے
آسان ہووے * فرمایا ہمت اور لیاقت سے کہ داناؤں نے

اسی محل میں کہا ہی * قطعہ * جو مشکل کام کوئی پیش آجاے * تو آسان ہوتا ہی شیرین زبان سے * بہت کام ایسے ہیں نرمی سے بنتے * کہ ہوسکیے نہیں تیغ و سنان سے * نقل * جمشید نے اپنے وزیر سے سوال کیا کہ پادشاہوں کو انصاف کرنا کس طرح ضرور ہی * عرض کی کہ ملایمت اور نیک خوئی سے * اس واسطے کہ رعیت جب پادشاہ کو اس صفت سے دیکھین تو دعا کرین * اور سپاہی یہہ خود دیکھہ کر رضامندی اور خوشی پادشاہ کی چاہین * اور سلطنت کی خوبی اور مضبوطی فقط رعیت کے آرام اور فوج کے راضی رہنے سے ہوتی ہی * اور گوشمالی گنہگار کی بھی جیسی ملایمت اور سلوک سے ہوتی ہی ویسی سختی اور بدسلوکی سے نہین ہوسکتی * یہہ نقل اس بات کے موافق ہی * حکایت * ایک پادشاہ حلم اور بردباری میں مشہور تھا * ایک دن خاص پز کو فرمایش کی کہ آج خاصے مین فلانا پلاو بہت اچھی طرح خبرداری سے پکائیو اور میوہ اور مصالح بہت سا دیجیو * اس نے بہت تستھر اپنے سے پکایا * اور کھانے کے وقت غوری مین نکال کر دسترخوان پر لایا * بادشاہ نے اس طعام کو نظر خواہش سے دیکھا اور نوالہ اٹھایا * اتفاقاً اس

مین ایک مکھی نظر آئی ہاتھہ سے رکھہ دیا دوسرا لقمہ لیا
اُس مین بھی دیکھی اُسکو بھی ڈال دیا تیسرے بار جو نوالہ
باندھا اُس مین بھی نکلی گھن کھا کر ہاتھہ کھینچ لیا اور نعمتون
سے نوش جان فرمایا * جب دستر خوان بڑھایا گیا اُس باورچی
کو یاد کیا * جب وہ حاضر ہوا فرمایا کہ وہ کھانا تو نے نہایت با مزہ
پکایا تھا اور بو باس اور آب و نمک درست رکھا تھا کل بھی ویسا
ہی تیار کیجیو لیکن بشرطیکہ مکھیان اُسمین نہون * جتنے
خواص اور امیر حاضر تھے سلطان کی در گذر اور بُردباری
دیکھہ کر حیران ہوئے کہ پالا و پز کو بدون جھڑکی اور سزا کے
کسطرح شرمندہ اور کھسیانا کیا * بیت * جو کوئی گناہ
کے بدلے مین لطف ہی دیکھے * بہت ہی اُسکو یہہ شرمندگی
خجل ہی رہے * اُنیسوان باب شفقت اور رحمت مین *
یعنے رعیت اور خوش باشون کے حق مین مہربانگی اور رحم
کرے سو یہہ بڑے بڑے بادشاہون کو اور اچھے اچھے سلاطینون
کو ضرور ہی * اِسلیے کہ زیر دست اور فرمان بردار امانت
خدا کی ہی جو صاحب اختیار اور مقدور والون کو سونپی ہی *
پس اُنکو واجب ہی کہ رعایت کی نظر سے غریبون اور

عاجزون کو دیکھین اور اُنکی احوال پُرسی اور خاطرداری مین مشغول رہین تو اُنکا جان و مال ظالمون اور ستمگارون کے ظلم و ستم سے پناہ مین رہے اور بے پرواہ زندگی کرین* اور صاحب تاج و تخت کو چاہئے کہ جیسی خدا کی مہربانگی اپنے اوپر دیکھے آپ بھی ویسی ہی خدا کے بندون پر کرے* کیونکہ جو کوئی کسو پر رحم کریگا خدا اُسپر بھی رحم کریگا* اور جتنی شفقت خالق کی اپنے حق مین پاوے اُتنی ہی خلق اللہ سے بجالاوے* جس نے شفقت کی خو کی اُسنے اپنا کام سب درست کیا یا تمام خلقت کا کام بنایا* ابیات* جس نے شفقت مین پیدا کیا نام* اپنا اور اَورونکا سنوارا کام* جس نے شفقت مین مہربانی کی* آنکہ دولت کی اُسکے مُنہہ پہ کھلی* سلامتی دنیا کی اور نیک بختی عاقبت کی رحم اور شفقت پر موقوف ہی* حکایت* لکھتے ہین کہ سبکتگین باپ سلطان محمود غزنوی کا پہلے سلطان سنجر کا نوکر تھا اور ایک گھوڑے کا خاوند تھا نہایت تنگی اور تکلیف سے اُسکی گذران ہوتی تھی* ہر روز جنگل کو نکل جاتا اور شکار کرکے لاتا تب اپنی قوت بسری کرتا* ایک روز ایک ہرنی اُسکی نظر پڑی کہ چرتی ہی اور اُسکا بچا ساتھہ

ساتھہ پھرتا ہی * سبکتگین نے گھوڑا اُسکی طرف اُٹھایا * ہرنی تو چوکڑی بھر کر نکل گئی لیکن بچا چھوٹا تھا ماکے ساتھہ نہ بھاگ سکا اِسنے اُسے پکڑ لیا اور شکار بند سے چارون پانو باندھہ کر اپنے آگے ہرنے کے پاس رکھہ لیا اور شہر کی راہ لی * ہرنی نے جب اپنے بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور چلاتی ہوئی پیچھے لگ لی * سبکتگین کو اُسکی یہہ حالت دیکھہ کر ترس آیا اور بچے کو کھول کر چھوڑ دیا اور دل مین کہا اگرچہ * بیت * شکار حلال ہی لیکن نہین مروت یہہ * کہ جس مین جان ہو اپنی سی اُسکو کیجے حلال * جب وہ ماکے نزدیک گیا ہرنی نے اپنے آگے لے لیا اور مُنہہ آسمان کی طرف اُٹھایا * اور باوجود بے زبانی کے دل سے دعا دی * مصرع * تو وہ ہی مو سمجھے بے زبانون کی زبان * بیت * کہنا ہریک کا خدا سُنتا ہی * بے زبانون کی دعا سُنتا ہی * سبکتگین جیسا خالی ہاتھہ گیا تھا ویسا ہی پھر آیا * جب رات ہوئی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ زبان مبارک سے فرماتے ہین کہ ای سبکتگین آج اُس گونگے جانور کے حق مین جو تونے شفقت اور مہربانگی کی اِسواسطے حق تعالی کی درگاہ مین تونے مرتبہ دوستون کا پایا اور مین بھی راضی ہوا * خدا نے

تجھے درجہ پادشاہت کا دیا اور اپنے بندون کو تیرا فرمان بردار
کیا ٭ اب تجھے یہہ لازم ہی کہ اِسی طرح خلق اللہ پر شفقت اور
رحم کیجو ٭ اور اپنی سلطنت مین سب کو آسایش اور آرام
دیجو ٭ ایک مرد خدا نے اِس جگہہ یہہ نکتہ کہا کہ چاہیے انسان سوچے کہ
ایک حیوان کی شفقت کے باعث پادشاہت اِس جہان فانی
کی ملتی ہی ٭ پس اگر انسان پر رحم کرنے کے سبب سلطنت
ملک باقی کی یعنے آخرت کی ملے تو کیا تعجب اور بعید ہی ٭ ابیات ٭
کرم کا ہاتھہ رعیت کے سر سے دور نکر ٭ جو اُنکا کام ہو دل دیکے
تو سلوک سے کر ٭ غریب ہین وہ بچارے رکھین ہین تجھپر
نگاہ ٭ تجھے بھی چاہیے لطف و کرم سے ہاتھہ پکڑ ٭ نصیحت ٭ حکیمونکا
قول ہی کہ ایک نشان پادشاہ کی شفقت کا یہہ ہی کہ رعیت
کو اِتنا پیار کرے جتنا باپ بیٹے کو چاہتا ہی اور جو باپ اپنے
اوپر نہ پسند کرے اُن پر بھی روا نرکھے تو اِس سلوک کے
بدلے وہ بھی اپنے جان و مال سے دریغ نکرین ٭ اور جو کچھ اُن کی
بساط مین ہو فدا کرین اور رات دن اُسکی عمر و دولت
کو دعا دین ٭ اور جتنا یہہ رحم و شفقت خدا کے بندون پر کریگا خدا
بھی دیتا ہی اِسکو رحمت اور توجہ کی نظر سے دیکھیگا ٭

آہیات * جو تو بخشے تو تیرے بیان بھی بخشین * اور تجھہ پر
غیب کا دروازہ کھولین * جو لطف حق کی رکھتا ہی تمنا * تو تو بھی
دوسرون پر رحم فرما * نصیحت * لکھتے ہین کہ اردشیر بابک
نے اپنے بیٹے کو وصیّت کی کہ ای فرزند اِسس میری بات کو
گوشس دل سے سُن کہ شفقت عام اور مرحمت تمام سے
رعیت کو رعیت مت جان بلکہ اُسکو اپنا دوست پہچان تو
اُن کا دل تیرا محکوم اور فرمان بردار رہے * اِسس لئے کہ جب
اُن کا دل راضی ہوا تو سب چیزین دل کے تابع ہین تیری
خدمت مین کسو طرح کمی نکرینگے اور سرتاپا تیرے ہو رہینگے *
نصیحت * ایک حکیم سے سوال کیا کہ پادشاہون کو سب
شکارون سے کون سا شکار بہتر اور لایق ہی * جواب دیا کہ
رعیت کے دل کو صید کرنا لازم ہی کیونکہ جس وقت اُن کا دل
تیری طرف مایل ہوا تو سب کچھہ تجھکو حاصل ہوا * بیت *
ملک معنی کو جو چاہے تو دلون کو خوش رکھہ * گرنہ ہو فوج
تری ملک بھی قایم نہ رہے * اور شفقت کا ایک یہہ قاعدہ ہی کہ
تا مقدور ملک کو آباد کرے اور کشت کاری پر متوجہہ رہے
تو دن بدن محصول زیادہ پیدا ہو اور زندگی اور بہین کی

گھٹنے والے مین رعیتون کی مدد کرے تو جلد خاطرخواہ آباد ہون اور کھیتی دل دیکر کرین * نقل * نوشیروان عادل نے اپنے عاملون کو فرمان لکھا کہ اگر تمھارے ملک مین ایک بسوا زمین پرتی رہیگی تو حکم دونگا کہ ایک کو سولی دین * اِس قید مین یہہ نفع ہی کہ ملک کے خراج سے پادشاہ کو فایدہ ملتا ہی اور ملک کی آبادی سے آمدنی زیادہ ہوتی ہی * اور آبادی نہین ہوتی مگر کھیتی سے * اور جب تلک رعیت راضی اور خوش نہین ہوتی اور پادشاہ کا اِنصاف نہین دیکھتی جوت مین دل چلی نہین کرتی * بیت * سلطنت آباد چاہے خلق کو آباد رکھہ * ظالمون کے ہات سے اُن کو بچاکر شاد رکھہ * حکایت * کہتے ہین کہ سلطان ابوسعید خدابندے کے وقت مین امیر اُسکے رعیت پر زور ظلم کرتے اور واجبی پتے کے علاوہ نذرانہ اور ابواب زیادہ طلبی کے لگاکر دونو حصے کھلیان مین بکوا لیتے تھے * ایک روز سلطان نے اُمراؤن سے کہا آج کے دن تک میں رعیت کے حق مین رعایت کرتا تھا اب ہرگز اُن سے سلوک نہین کرنے کا * اگر صلاح دو تو ایک ہی بار سب کو لوٹ لون اور عمر بھر اُن کا غارت کردون اور بیل بکری بکوا لون * ایک کوڑی

کی جایداد اُن کے پاس نہ چھوڑوں * لیکن اِس شرط سے
کہ تم بھی مجھہ سے جاگیر و منصب اور دربارہ و رسوم نہ مانگو اگر بار
دیگر کوئی تم میں سے اِس بات کا التماس کرے تو پیٹ
چاک کروا ڈالوں * سبھوں نے عرض کی کہ بدون عنایات
اور پرورش حضور کے غلام کیونکر رہ سکینگے اور سلطان
کی خدمت کس طرح سے کرینگے * فرمایا کہ ہماری اور تمہاری
شیخی اور شان رعیت کی محنت کے سبب سے ہی جب
یہہ آباد ہیں اور زراعت و کسب اور سوداگری سے شاد
ہیں اور میرے کار میں محصول بھرتے ہیں اور کام کر دیتے ہیں
تب ہم تم فراغت سے گذران کرتے ہیں * اگر اُن کو لوٹ
لوں اور تاراج کر دوں تو سب کی شیخیاں کیونکر نبھیں * پس
اپنے دل میں غور و تامل کرو کہ جب یہاں وہیں اور
بیوپاری اُن کا کہو لیں اور اُن کو آدھوا یہ جو رعیتی حصہ
بھی نہ دیں لاچار ہو کر آپ سے کشت کاری چھوڑ دیں
تو ملک ویران اور اُجاڑ ہو جاوے اور زمین پڑتی پڑے اور
محصول پیدا نہو تب تم کیا کھاؤگے اور کیا کماؤگے اور کیا میرے کام
آؤگے * امیروں اور متصدیوں نے جب یہہ گفت گو پادشاہ

کی سُنی وہین انصاف اور ملک کی آبادی پر کمر باندھی اور رعیت سے سلوک کرنے لگے * ابیات * سُنی میٔن عاقلون سے یہہ نصیحت * بھلی ہی گنج سے شہ کو رعیت * کہ اُسسے خرچ ہووے تو دو بہتر ہے * اور اِس سے دم بدم زیادہ ہی ہووے * اور ایک شفقت پادشاہ کی یہہ ہی کہ ہمیشہ بار عام کرے اور احوال فریادی اور داد خواہون کا آپ پوچھے اور سُنے اور اُنکی حالت سے واقف ہو کہ شاید دربان اور چوبدار اپنی طمع سے اُنکا احوال جون کا تون بیان واقعی نہ کہین * نصیحت * کہتے ہیٔن کہ حرمین کے اکابرون نے یعنے مکے اور مدینے کے شریفون نے خلیفۂ ناصر کو لکھا کہ خلافت تمھیٔن زیب نہین دیتی اور تم لایق سلطنت کے نہین اِسواسطے کہ نایب اور حاکم تمھارے خلق اللہ پر ظلم کرتے ہیٔن اور عجیب عجیب طرح کی بد عتیٔن رعیت پر ہوتی ہی * اُسنے جواب میٔن لکھا کہ مجھے اِن باتون کی ہرگز خبر نہین * اُنھون نے پھر پیغام بھیجا کہ تمھارا یہہ عذر گناہ سے بدتر ہی * اِس لئے کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ جس چیز کا جواب اپنے تئین دینا ہو اُسکو اورون پر نہ ٹالے * آج دنیا میٔن رعیت اور خوش باشون کا بوجھ تمھیے

اپنے سر پر لیا ہی کل روز حشر مین ہر ایک کا جواب تمھین
دینا ہوگا * یہہ بے خبری اور غفلت اُس وقت کام نہ آوے گی
اور یہہ عذر ناپسندیدہ کون سُنے گا اور کا ہیکو منظور و قبول
ہو ویگا * نصیحت * نوشیروان کا قول ہی کہ اگر میرے
ملک کے کسو شہر مین پُل ہووے اور بکریونکا ریوڑ اُسپر ہوکر
گذرے اور اُنمین سے ایک کا پانون سوراخ مین گُھس جاسے
اور وہ دُکھہ درد پاسے تو روز قیامت مین اُسکی پرسش مجھہ سے
ہو * تب اُسکے جواب سے کیونکر عہدہ برا ہوسکونگا اور کیا کہونگا *
پس جو کوئی تاج سلطنت کا اپنے سر پر دھرے اور بادشاہت کے
تخت پر پانون رکھے ضرور ہی کہ اِس درجے اور مرتبے کے جو حق ہیں
انکو بھی ادا کرے اور اُسکے جو قاعدے اور رسمین ہیں شفقت
اور خوش خلقی سے خلق اللہ کے ساتھہ بجا لاوے کیونکہ * قطعہ *
جو بیٹھے تخت پہ تو سلطنت کے نہین آسان * کہ اُس جگہہ
مین بہت اِحتیاط لازم ہی * بیسوان باب خیرات و مبرات
مین * یعنے نیک کامون کے قاعدون کو رواج دینا اور اچھی
باتون کی جڑ قایم کرنی ہر ایک دولتمند کے اوپر واجب ہی *
اِس خاطر کہ اگر اُن کامون میں سے ایک بھی اُسکی رعایت

کے بعد باقی اور یادگار رہے اور اُس سے فیض خدا کی خلقت کو پہنچے
تو برکت اور ثواب اُسکا اُسکی روح کو ملتا ہی * اور خیر جاریہ
اُسکو کہتے ہیں کہ مسجدیں اور عبادت خانے خانقاہیں سرائیں
تالاب کوئیں پل اور جن عمارتوں سے خلق اللہ آرام پاوے
بناوے تو جب تلک اُنکا نشان باقی رہیگا تحفہ ثواب کا بنانے
والے کی روح کو ملے جایگا * بیت * جسے کسو نے کرکے نیکی مر گئے
چھوڑا یہہ جہان * فیض ہردم اور ہی کھینچے گی جان اُسکی وہاں *
جو مرد عاقل اور ہوشیار ہیں دل کے آئینہ کو غفلت کی زنگ
سے روشن اور صاف رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اِس
دنیاے فانی کا جاہ وجلال اور اسباب ومال ہمیشہ زوال
میں ہی * اِس بے اختیاری سرا کے آنے جانے والے اور جتنے
آئے اور رہگئے یعنے پیدا ہوئے اور موئے اُنکا نام و نشان سواے
نیکی اور خیر کے باقی نہیں رہا * جتنی عمارتیں اور مکان عالیشان کہ
پادشاہوں نے یا امیروں اور تونگروں نے ہر ایک ملک میں
بنائے ہیں اب تلک یادگار ہیں بلکہ جب تلک قایم رہینگے اُنکا
نام نیکی اور خوبی سے مشہور رہیگا * بیت * عالم فانی کو کب
ہیگا قرار * چاہیے ہو نیکنامی برقرار * خصوصاً خیرات کی بنا کیجیو

طرح اِسطرح زمانہ کے صفحہ سے محو نہین ہوتی * اور حدیث شریف مین ہی کہ اگلے لوگ جو عمارتین خیر کی بنا گئے ہین اِسی نیکی کے سبب حال والے اُنکے نام و نشان سے واقف ہوتے ہین اور تعریف اور خوبی اُنکی بیان کرتے ہین * بیت * کسری گیا پہ طاق کا مذکور رہ گیا * نعمان موا اور ذکر خورنق ہی اب تلک * بزرگون نے کہا ہی کہ فضل الٰہی سے جسکے سر پر اقبال کا ہما سایہ ڈالے اور زمانہ اُس سے نیکی کرے اور دل کے مقصد موافق خواہش کے حاصل ہوں تو لایق یون ہی کہ موافق خدا کے حکم کے کہ اگر نیکی کروگے تو اپنے دم کے واسطے کچھ ایسی نیکی کیا جاوے کہ بعد اُسکے قایم رہے اور وہان اُسکا پھل پاوے اور راہ کا توشہ خیرات باقیہ اور صدقۂ جاریہ سے ساتھ لیوے کہ وہان کام آوے * اور یہان اُسکی خوبیونکا ذکر اور نیکیون کا مذکور رہ جاوے * تو جس وقت اُسکا نام جسکی زبان پر آوے وہ بخوبی یاد کرے اور آفرین کہے اور اُسکا جس گاوے * بیت * لکھا ہی سونے کے خط سے محل پہ دنیا کے * سواے نیکون کی نیکی کے اور رہیگا نہ کچھ * پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ جب آدمی مرجاتا ہی تو سب عمل اُس سے جدا ہو جاتے ہین مگر تین نیکیان ساتھ رہتی ہین * ایک صدقۂ جاریہ جس سے خیر جاری رہے *

دوسری وہ سے کام جسے اوروں کو نفع پہنچاہو * تیسری بیٹا نیک بخت کہ اپنے باپ کا نام روشن کرے جو اُسکو نیکی یاد کریں * اور صدقۂ جاریہ وہ ہی جس سے لوگ فایدہ مند ہون پہلے اُن مین سے بنانا مسجدون اور معبدون کا ہی بموجب حکم خدا کے کہ فرماتا ہی نہین تعمیر کریگا مسجدون کو مگر جو کوئی اللہ پر ایمان رکھیگا * سو یہہ پادشاہون اور تخت نشینون سے نہایت لایق اور خوشنما ہی * اور مسجدون کی بنا کرنے مین حدیث بھی ہی کہ جو کوئی عنداللہ مسجد بنادیگا حق تعالی اُسکی خاطر بہشت مین گھر بنادیگا * اور پرانی مسجد کی مرمت کرنے کا بھی حکم اور ثواب ایسا ہی ہی * اور جب مسجد بنکر تیار ہو ضروری کہ پیش نماز اور خطبہ پڑھنے والا اور بانگ دینے والا مقرر کرے اور اُن کی وجہہ معیشت کے واسطے جایداد جلدی کر دے تو بے فکر ہو کر اُسکی پیدا سے بفراغت گذران اپنی کریں اور مسجد کی خدمت مین ہر وقت حاضر رہیں * نہین تو فکر قوت لایموت مین دوڑے ہونگے * دوسرے مدرسے بانداور کشادہ چاہیئے بنادین اور اُن مین مدرس عالم و فاضل صاحب علم و باعمل جنسے فیض طالب علمون کو پہنچے متعین کرین تو شرعی علم اُنکے

سبب سے جاری رہین اور اُسکی برکت اور ثواب بانی مدرسہ کو پہنچے * تیسرے خانقاہین پاکیزہ اور ستھری تیار کرین اور روزراتب وہان کے رہنے والون کی خاطر مقرر کردین تو علم والے علم مین اور خدا پرست خدا کی یاد مین خاطر جمع سے دل لگاوین * اور صوفی صاف دل اور مشایخ کامل اور خدا کے طالب فراغت سے عبادت خدا کی بجالاوین * دن کو روزہ رکھین اور رات کو خدا کی بندگی کیا کرین * اغلب ہی کہ اُنکے دم قدم کی برکت سے نیک بختی ظاہر اور باطن کی حاصل ہو * چوتھے لنگر خانے بناوین جو اُنمین فقیر اور محتاج صبح اور شام سرکار سے کھانا پکا پکایا کھاوین اور آرام پاوین اور دعا کیا کرین * پانچوین دار الشفا ہر ایک شہر مین تعمیر کرین اور طبیب اور حکیم دانا اور رحم دل تجویز کرکے تعینات کرین تو بیمار بیکس جنکا سواے خدا کے کوئی وارث نہین وہان آکر رہین اور دوا وغذا وہان سے پیوین اور کھاوین اور صحت و شفا پاکر دعائین دیتے چلے جاوین * اِس ثواب کے عوض دار الشفا کے بنانے والے کو خدا کے فضل سے صحت اور تندرستی ہمیشہ رہتی ہی * چھٹے پکّی سرائین بناوین اور دروازے عالیشان لگا دین کہ مسافر تھکے

باندہے منزل سے جو آدین وہان اُتر کر شب کو آرام پاوین نا
اور چور اُچکّون سے بے فکر ہو کر سو جاوین کہ اِسکا بھی بڑا ہی
ثواب ہی ❁ ساتوان ندی نالون پر پُل باندھین کہ آیندرو ندکو
اُسپر سے پار وار آنا جانا آسان ہو نہین تو مسافرون کو
بڑی دقّت ہوتی ہی کیونکہ خلق اللہ اپنی کار روائی کرسے اور
پھرسے چلے ❁ پس یہہ بھی بڑے ثواب کا کام ہی ❁ پُل کے حق مین
حدیث ہی کہ جو شخص مسلمانون کی خاطر پُل بنا دیگا کہ وہ آسانی
سے آمد و رفت کرین حق تعالی پُل صراط کی راہ اُس پر آسان
کریگا ❁ اور تالاب بڑے بڑے اور کوئین اچھے اچھے پختہ اور
تھیکیان منزلون مین اور اُن مکانون مین جہان پانی نایاب
ہو کھدوانے اور بنوانے بہت بہتر ہین کہ روز قیامت کی پیاس
سے محفوظ رہے ❁ روایت ہی کہ ایک اصحاب نے حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول
اللہ مین چاہتا ہون کہ اپنی ماکی روح کی خاطر کچھ صدقہ دون
آپ کیا حکم کرتے ہین جو فرمائیے سو کرون ❁ حضرت نے فرمایا کہ
سب صدقون سے یہہ بہتر ہی کہ ایک کُوان بنوا کر مسلمانون پر
وقف کرے اُسکا ثواب تیری ماکی روح کو پہنچیگا ❁ اُسنے

ایسا ہی کیا* آٹھوین بزرگون کے مزارون کی مرمت کرے
اور وہان بھی مسجدین اور حجرے بنواوے تو لوگ آرام
پاوین اور خدا کی بندگی بجالاوین * جو اُن مردان خدا کی روحین
خوش رہین اور صاحب عمارت کی مدد غیب سے کرین*
اور سب خیراتون مین یہہ بڑی خیرات ہی کہ جو مکان وقف
اور خراج ہین اُنکو ظالمون اور بے دینون سے چھین کر جو
شخص کہ صاحب ایمان اور دیانت دار ہون سپرد کرے تو
وہ پیدا اور حاصل وہان کا محتاجون اور مستحقون کے خرچ
مین صرف کرین* اور شرطین جو جو وقف اور نذورات کی ہین
پوری کرین بلکہ اُن پر کڑا ورا خوش نیت اور نیک
جہات بھیجے اِسپر بھی اعتماد کلی نفرماوے آپ بھی اکثر
خبرگیری اور جستجو کیا کرے اور وقف کے کام مین ہرگز
سستی اور کاہلی روا نرکھے اِس واسطے کہ جاری ہونے سے
وقف کے شرع کو قوت ہوتی ہی *جو کوئی وقف کے کاروبار کو
موافق حکم شرع کے انجام دیگا وقف کے اجر اور ثواب مین
روز حساب کے حصہ پاویگا *بیت* کر بھلا یا بھلے کی کوشش
کر* تو تجھے بھی ثواب اُس مین دین * اِس خیرات کے باب

مین جو اتنا طول ہوا اِس لئے کہ ثواب صدقۂ جاریہ کا بے حد و
نہایت ہی * نقل کہتے ہین کہ ایک بُزرگ نے جب اپنی زندگی
کی امانت اجل کے فرشتے کو سونپی اور اسباب اپنی
ہستی کا اِس سرائے فانی سے منزل باقی مین پہنچایا * کسی
شخص نے اُنہین خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کہو بعد مرنے کے
تم پر کیا کیا واردات گذری اور اب کیا حال ہی * جواب دیا
کہ ایک مدت تئین عذاب کے عِقاب کے پنجے مین اور سختی
کی شاہین کے چنگل مین گرفتار تھا * ایک بارگی کریم کے کرم
سے اُس حالت سے چھُٹکارا ہوا اور سارے گناہ معاف
ہو گئے * سائل نے پھر سوال کیا کہ اُس کا کیا سبب اور
باعث ہوا کچھ تمھین معلوم ہوا ہو تو بیان کرو کہ کس کے وسیلہ
سے نجات پائی * بولے کہ مین نے ایک سیدان مین مسافرخانہ
بنایا تھا شاید کوئی غریب راہ چلتا جیٹھ کے دنون دوپہر کی
دھوپ مین تپتا ہوا اُسکے سائے مین آن کر بیٹھا اُسنے
کوئی دم آرام پایا * جب ٹھنڈا ہوا اور راہ کی ماندگی سے نجات
ہوا خوش ہو کر نہایت عاجزی سے بدل دعا دی * کہ
بارالہا اِس مکان کے بنا کرنے والے کے گناہ بخش اور

اُسکی زوج کو باغ فردوس کی چھانون مین جگہہ دے* وہین
اُسکی دعا کا تیر قبولیت کے نشانے پر درست بیٹھا میری آمرزش
ہوئی اور جہنم کے گڑھے سے نکال کر بہشت کے غُرفے مین
حکم رہنے کا ہوا* بیت* ہرچند کہ سب کامون مین مین غور
کرون ہون* نیکی ہی بھلی سب مین ہی اور باقی ہی سب پوچ*

اکیسوان باب سخاوت اور احسان مین* سخاوت سے نیک نامی
اور احسان سے مُراد دل کی بر آتی ہی اور عاقبت بخیر ہو جاتی
ہی* اور مطلب و مقصد دو نو جہان کا انجام پاتا ہی* کوئی خوبی
انسان مین خصوصاً اشرافون اور دولتمندون کو بہتر جود
اور سخاوت سے نہین* بیت* ہیگی بخشش سے بزرگی اور
عنایت سے شرف* جس مین یہ دو نو نہین ہی زندگی اُسکی
تلف* چنانچہ حدیث ہی کہ سخاوت گویا بہشت کے باغ کا درخت ہی
کہ خدا کی رضامندی کی آبجو کے کنارے پر اُگا ہی اور پھُننگ
اُسکی بلندی مین عرش سے جا لگی ہی* اور پھول اُس کا دنیا
کی نیکنامی اور پھل عاقبت کی بزرگی کا درجہ ہی* بیت* سخاوت
باغ جنت کا ہی میوے سے لدا تہنا* اور آخر سخت پچتاویگا
جسنے ہاتھہ سے چھوڑا* نصیحت* کسونے ایک حکیم سے پوچھا کہ وہ

کون سا عیب ہی کہ سارے ہنروں کو چھپا ڈالے ہی* جواب
دیا کہ سوم پنا* پھر سوال کیا کہ وہ کون سا ہنر ہی کہ جو سب عیبوں کو
مٹا دے بولا سخاوت * بیت * ہنر سخا ہی اور باقی ہنر ہیں سب
اسباب * ہر ایک انگلی مین گر تیری سو ہنر ہوین* اِس
بات کو یقین جاننا چاہیے کہ جب تلک مال کو دل کھول کر نیک
کام مین خرچ نکرے نیک نامی اور بڑائی ہاتھہ نہین لگتی *
ابیات* آزمایا ہی ہم نے یہہ اکثر* کہ سخاوت سے کچھ نہین
بہتر* لینے کے واسطے ہی درم * کچھ جمع کرنے کی ہی خاطر
کم * حکایت * سکندر نے ارسطاطالیس حکیم سے پوچھا کہ
نیک بختی دین و دنیا کی کس چیز سے حاصل ہوتی ہی * التماس
کیا کہ جود و کرم سے * لیکن بہتری دین دنیا کی یہہ ہی کہ موافق حکم
الہی کے عمل کرے کہ قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ جو کوئی ایک
نیکی کما کر میرے پاس آویگا وہ دس نیکیان ویسی ہی
میری درگاہ سے پاویگا * ابیات * توشہ جو راہ کا تجھے اپنی طرف
سے دے * لینے کے وقت دس کے عوض ایک حصہ لے * پس
ایسا تیرے مال کا گاہک کہان کہین * اِس سودے مین ہی
سود تجھے کچھ زیان نہین * اور بہتری دنیا کی اِس مین ہی کہ خلق اللہ

کے دل کو کرم و احسان سے خوش کرے کہ آدمی احسان
کا بندہ ہی * جب انسان کا دل جو سب اعضا کا پادشاہ ہی راضی
ہوا تو قالب بھی تابع قلب کے ہو کر منت کے جال مین پھنس
جاویگا * آخر یہہ شخص کریم جسنے احسان کیا ہی اُسکی جان
و تن کا حاکم ٹھہرا تب دروازہ سعادت کا اُسپر کھلا * اور
اسباب مُرادون کا موجود ہوا * حکایت ہی کہ خسرو پرویز کا
ایک سپہ سالار تھا جوانمردی اور مضبوطی مین بڑا نام آور
مشہور * اور ہوشیاری اور ہمت و عزم کے سبب تمام دنیا
مین نمودار اور پکّا * اور پادشاہ کا بھی مقرب اور
سب امیرون مین عمدہ * سلطان کو جو کچھ کام پیش آتا
اُسکی صلاح و تدبیر سے انجام پاتا * بیت * اُسکے باعث تازہ
و سرسبز تھا باغ شہی * اُسکے بازو کے سبب تھی پیٹھہ
دولت کی قوی * اُسکے اُس درجہ اور اور رتبہ پر حسد
کھاکر ایک مرتبہ حاسدون اور چغل خورون نے پادشاہ سے
لگایا کہ آپ کا میر بخشی فرمان برداری سے روگردان ہوکر
سرکشی کا ارادہ رکھتا ہی * آخر نمک حرامی اور بغاوت
کریگا * بہتر یہہ ہی کہ جب تلک وہ کوئی حرکت کرنے نپاوے

پہلے ہی تدارک اور تدبیر اُسکی اور فکر اُسکی جیسی مناسب ہو کیا
چاہئے * بیت * ہر ایک کام کی تدبیر پہلے لازم ہی * جو وقت
جاتا رہے پھر عبث ہی پچتانا * پادشاہ یہہ بات سُنکر
اندیشمند ہوئے اور فرمایا کہ اگر وہ مخالفت کا قصد کرکے
کسو ملک کی طرف جاوے تو بیٹھے بٹھائے ایک آفت
لاوے * یقین ہی کہ بہت سے سردار لشکر کے متفق ہو کر
اُسکا ساتھہ دین پس اُسکے باغی ہونے سے ملک مین تزلزل
خلل پڑے اور بڑا فتور اُٹھے * بیت * مبادا کرے سرکشی
اختیار * تو پھر ملک بیکار مین ہووے خار * پادشاہ نے ایسی
ایسی اونچ نیچ سوچ کر اپنے خواصون اور امیرون سے کہ معتمد
اورستون سلطنت کے تھے مشورت کی * سبھون کی
صلاح مین یہہ تجویز ٹھہری کہ اُسکو قید فرمائیے * خسرو نے یہہ
تدبیر پسند کی اور اُنکی فہمید درست کی تعریف کی * دوسرے
روز اُسی سردار کو طلب فرمایا * اور جس مکان پر پایہ
کھڑے ہونے کا تھا اُس سے اوپر بُلا کر بٹھایا اور اُسکی خوبیان
اور رنگا رنگ حالیان اپنی زبان سے بیان کین اور عقلمندی
اور خوش مزاجی کی تعریفین بہت سی فرمائین * پھر نقد اور

جانس اور تحفہ ہر ایک مالک کے جو اُسکے حوصلہ اور مرتبہ سے زیادہ تھے عنایت کئے اور عطا فرمائے ❁ یہہ سلوک دیکھہ کر جن عمدون اور دانشمندون نے صلاح نیک اُسکے محبوس کرنے کی خاطر دی تھی فرصت کا وقت پاکر عرض کی کہ قبلۂ عالم پہلے وہ بات ٹھہری تھی اور اب اُسکے برعکس عمل مین آئی کہ حد سے زیادہ لطف و عنایت فرمائی یہہ کیا خیال مزاج مبارک مین آیا ❁ بادشاہ نے تبسم فرمایا ❁ اور جواب دیا کہ مین نے خلاف تمھاری مصلحت معقول کے عمل نہین کیا ❁ اور اُس عزم سے باز نہین آیا تمنے کہا تھا کہ اُسکو قید کرنا ضرور ہی سو مین نے چاہا کہ بڑی محکم زنجیرون سے جکڑون ❁ آخر کوئی بند احسان کے طوق سے بھاری اور مضبوط نہ دیکھا ❁ اور یہہ بھی دل مین تأمل کیا کہ ہر ایک عضو کی خاطر ہر ایک بند مقرر ہی پس سب اعضا کا قید کرنا کون بڑی قید ہی اِسواسطے اُسکے دل کے قید کرنے کی مین نے تدبیر کی ❁ کیونکہ دل سب اعضا کا بادشاہ ہی جب وہ مقید ہوا تو اُسکے تابع اور محکوم بھی آپ سے قید مین آجائینگے ❁ اور طوق اور ہتکڑی اور بیڑی جو اسباب قید کے لئے مقرر ہین سو لوہے کے ہوتے ہین جو کوئی چاہے سو ان

سے رگڑ کر نجاستی اپنی کرلے * پر کرم اور احسان کی زنجیر مین
جب دل اسیر ہوا تو وہ کسو طرح نہین گہستی اور اُسکا
چھٹکارا نہین ہوتا * چنانچہ یہہ مثل ہی کہ جنگلی جانور کو دانہ و دام
سے پکڑ لیجئے اور انسان کو احسان و انعام سے اپنا کر لیجئے *
ابیات * کرم کرکہ ہون آدمی تیرے صید * کہ احسان سے
ہوتا ہی وحشی بھی قید * کرم سے تو دشمن کی گردن کو باندھہ *
کہ نہین کٹتا ہو اوسے بھی یہہ پھاندھہ * تو دشمن پہ لطف و کرم گر
کرے * بدی تجھہ سے پھر وہ بھی کیون کر کرے * جو خیال
خسرو کے دل مین گذرا تھا ویسا ہی ہوا * یعنے دشمنی اور
مخالفت کی آگ جو اُسکے دل مین بھڑکی تھی الطاف و انعام
پادشاہی کی آب پاشی سے بجھہ گئی * اور پود ھا کینہ کا جو اُسکا
سینہ مین جما تھا کرم و بخشش شہنشاہی کے پنجہ کی قوت سے
اُکھڑ گیا * اُس دن سے بندگان خاص اور مقربان با اخلاص
کی مانند جان و دل سے فرمان برداری اور جان نشانی مین
رہنے لگا * بارہ تمام عمر اطاعت مین زندگی بسر کی اور حکم
بنا رہا * بیت * یہہ توجہہ جو شاہ کا دیکھا * پھیر اُسنے کبھو نہ
منہہ موڑا * اِس جگہہ یہہ رباعی بہت موقع اور بجا پڑتی ہی

رباعی * تو جس پہ کرم کرے تیرا جور سہے * ہر وقت تیری مدح و ثنا دل سے کہے * دشمن سے بھی اپنے گر سخاوت تو کرے * شک نہین کہ وہ تیرا دوست جانی ہو رہے * اور جود کی فضیلت ایک یہہ ہی کہ تمام خلق اللہ کا دل جوان مرد کی طرف بے اختیار گرویدہ اور مایل ہوتا ہی ہرچند اُنہین اِس سے کچھ فیض نہ پہنچا ہو * مثلاً اگر خراسان کے رہنے والے سُنہین کہ عراق مین ایک مرد کریم اور سخی ہی غایبانہ اُسے دوست رکھین اور اُسکی خوبیان سُنکر آفرین کہین بلکہ اگر وہ مر گیا ہو تو اُسکو یاد کرکے اور ذکر مذکور درمیان لاکر تعریف و ثنا کرین * چنانچہ حاتم کو ایک مدت گذری کہ اِس جہان سے انتقال کر گیا لیکن اب بھی جب نام اُسکا کوئی لیگا تو سب مرحبا مرحبا بولینگے * بیت * مواہی حاتم طائی پہ یار و تا دم صور * رہیگا نام نکو اُسکا نیکی سے مشہور * حکایت * جب حاتم کی جوان مردی اور سخاوت نے تمام عرب کے ملک مین یمن سے روم تک شور پکڑا اور شام و بلخ کی ولایت مین یہہ آوازہ پہنچا * والی شام و حاکم یمن اور پادشاہ روم کے دلون مین گران گذرا اُسکی حسادت پر کمر باندھی اِسلئے کہ اُن تینون پادشاہون

مین سے ہر ایک برائے خود اُس عصر مین دعوی سخاوت
اور جوانمردی کا کرتا تھا اور اپنی اپنی نمود اور نام پر مرتا تھا
اگرچہ یہہ پادشاہ تھے پر اُسکی برابری نکر سکتے تھے اور وہ
فقط قبیلہ کا سردار تھا لیکن بہت بڑا حاتم کا نام سب پر بالا
تھا * کہ اِس کا کام سب سے نرالا تھا اور ذکر اُسکی خوبیونکا
اور شور اُسکی بخشش کا سب کی زبانون پر جاری ہو کر جہان
مین کہنیںد اتھا * بیت * ابر نیسان اُسکی بخشش سے دیکھے
تھا انفعال * مال دنیا کا تھا اُسکی ہست آگے پایمال * آخر ہر ایک
پادشاہ نے ایک ایک طرح سے اُسکے ساتھہ سلوک کیا *
حکایت * پہلے والی شام نے چاہا کہ اُسے آزمادے ایاچی بھیجا
اور سو مہار شتر جنگی سرخ پشم اور سیاہ چشم اور
کوہان بلند ہون حاتم سے مانگے * اِس لئے کہ اِس صفت اور
صورت کے اونٹ عرب کے صحرا مین کم یاب تھے اگر کبھو
کہین سے آجاتے تو بڑی قیمت پاتے * اور اُن دنون حاتم کے
گلّے مین بھی اِس صورت کے اونٹ نہ تھے * جب پادشاہ
کا پیغام لیکروہ شخص پہنچا اور نامہ دیا * حاتم نے کشادہ پیشانی
سے حشاشی بشاشی ہو کر قبول کیا اور نہایت شگفتہ

دل ہو کر جواب دیا کہ سر آنکھون سے البتہ حضور مین مین روانہ کرتا ہون اور کہا * بیت * جو کچھ کہ حکم ہو بجا لا رہون اور تابعدار * جو کچھ کہ امر ہو بندہ ہون اور خدمت گار * اور اُس رسول کی تعظیم اور تکریم کر کے ایک مکان معقول مین اُتارا اور اُسکے لایق ضیافت نہایت تکلف سے کی * اور تمام قبایل عرب مین منادی کروا دی کہ جو کوئی اِس صفت کے شتر بیچنے کے لئے میرے پاس لاوے گا * اپنی خاطر خواہ مُنہہ مانگا مول پاوے گا * پر اس وعدے پر لونگا کہ روپئی دو مہینے کے عرصے مین ایک مشت دونگا * اِس حکمت سے ایک ایک دو دو اونٹ جہانسے میسر آئے قرض لے لے کر سو شتر جمع کئے اور ایلچی کے ساتھہ روانہ کر دئے * جب پادشاہ کے پاس پہنچے دیکھہ کر اور خرید کی حقیقت سُنکر حیرت سے دانتون مین اُنگلی دابی اور حیران ہو کر کہا کہ مینے اُس اعرابی کو آزمانے کے لئے ایسی فرمایش کی تھی سو اُسنے میری خاطر اپنے تئین قرض دار کیا * یہہ بات سوچ کر فرمایا کہ اِن سب اونٹون کو مصر اور شام کے اسباب اور تحفون سے لاد کر اِسی آدمی کے ہاتھہ حاتم کے پاس بھجوا دو * جب وہ اونٹ لدے لدائے

حاتم کے پاس آئے ❁ پھر منادی کروا دی کہ جس جسنے میرے ہاتھہ
او نٹ بیچے ہیں آوے اور رمہ کیجاوے شتابی سے اپنا اپنا پہچان کر
لیجاوے ❁ یہہ سُنکر مالک دوڑے آئے اور وہ شتر جو
مال و متاع سے بھرے پائے لے گئے ❁ حاتم نے اپنی خاطر ایک
تار نہ رکھا ❁ یہہ خبر سلطان شام سُنکر حیران ہوا اور کہا
یہہ مروت کسی آدمی سے نہین ہوسکتی ❁ واقعی اُسکی سخاوت
بے نہایت ہی مقدور بشر کا نہین ❁ بیت ❁ حاتم کی اِس سخاوت
و خوبی کا ذکر خیر ❁ کچھہ جھوٹ موٹ دنیا مین مشہور نہین ہوا ❁
❁ حکایت ❁ پھر قیصر روم نے کہ اُسکا نام ہرقل تھا حاتم کی
سخاوت کا چرچا سُناتب سے اُسکے احوال کی جست جو
ہر ایک سے کرتا رہتا تھا ❁ ایک روز کسونے ذکر مذکور کے درمیان
التماس کیا کہ حاتم کے پاس ایک گھوڑا ہی اصیل و شکیل اور
سارے عیبون سے پاک اور ایسا چالاک کہ ہوا سے باتین کرتا ہی ❁
یہان تک کہ اگر سوار اُسکا تیر چلاوے اور اُسے دوڑاوے غالب
ہی کہ چاہے تیر کو راہ ہی مین پکڑ لیوے اور زمین پر گرنے نہ دیوے ❁
❁ ابیات ❁ وہ گلگون بہت اشک خونریز سے ❁ پرت جلد خسرو
کے شبدیز سے ❁ کہ اُدھو وہ بجلی سا کو ند جاے ❁ جو دوڑا دو تو

باؤ اُسکو نہ پاسے * یہہ تعریف گھوڑے کی سُنکر روم کے
پادشاہ نے اپنے وزیر سے فرمایا کہ حاتم کی سخاوت کی خبر تمام عرب
اور عجم کے ملک مین پھیلی اور ذکر اُسکی جوانمردی اور
مروت کا کوہ قاف تلک پہنچا * مین نے سُنا ہی کہ ایک مرکب
عجیب غریب اُسکے یہان ہی دل مین آتا ہی کہ اُسکی ہمت
کو آزماؤن اور دریافت کرون کہ خدا کے بندے جو اُسکا نام
بخوبی و جوانمردی سے لیتے ہین وہ شخص اِس لائق ہی یا یون نہین
جیسے دور کے ڈھول سہاونے ہوتے ہین جھوٹ موٹ
مشہور ہوا ہی * ایک آدمی اُس گھوڑے کے واسطے اُسکے
پاس بھیجون * ابیات * مین حاتم سے وہ گھوڑا عربی براہ * منگاؤن
جو اُسنے خوشی سے دیا * تو جانون کہ بیشک ہی سردار طی *
نہین خالی نقارے کا شور ہی * وزیر نے التماس کیا بہت مبارک
ہی اِس بات سے آپ ہی اُسکا نام اور کام معلوم ہو جایگا *
تب پادشاہ نے ایک ایلچی کو سوغات اور تحفہ جو حاتم کی لایق
تھے دیکر اُس بادپا کے لینے کی خاطر روانہ کیا * تھوڑے دنون مین وہ
قبیلہ طی مین پہنچا اور حاتم کے مکان کے قریب جا اُترا * حاتم
سُنکر اُسکے پاس گیا اور بہت منت کرکے اور بہ مجد ہو کر اپنے

حویلی مین لاکر رکھا ٭ اتفاق یون ہوا کہ جس وقت ایلچی آکر رہا چارون طرف سے بادل گھمنڈ آیا اور بجلی کڑکنے اور اولے پڑنے لگے اور آندھی کے ساتھہ موسلا دھار مینہہ برسنے لگا ٭ حاتم سے اور کچھہ نہ بن آیا اُسی گھوڑے کو ذبح کروا کر کھانا پکوایا اور مہمان کو معذرت کر کے کھلایا ٭ پھر بچھونا بچھوایا اور اُسکو باآرام سلوایا ٭ جب صبح ہوئی حاتم مہمان کے پاس عذرخواہی کو آیا ٭ ایلچی نے پادشاہ کا فرمان اور تحفہ جو پادشاہ نے بھیجے تھے دیئے ٭ حاتم نے آداب بجا لاکر اُسے کھول کر پڑھا ٭ جب مضمون دریافت کیا سر دُھنا اور ہکا بکا سا ہو رہا ٭ ایلچی نے دانائی سے معلوم کیا اور پوچھا کہ کیا ایک گھوڑے کے دینے کی خاطر اِتنے رنجیدہ اور فکرمند ہوئے ٭ اگر تمھاری خاطر پر گرانی آئی تو پادشاہ کو بھی اُس کا لینا چندان ضرور نہین ٭ حاتم نے جواب دیا کہ اگر ایسے ہزار گھوڑے میرے پاس ہو دین اور ایک ادنا آدمی طلب کرے مین بخوشی حوالہ کر دون اور سر مو تفکر نہون پہ جائے کہ سلطان عظیم الشان ایک گھوڑے کے یاد فرمانے کے باعث میرے تئین حرمت و آبرو بخشے اور رسول بھیجے اور نامہ لکھے ٭ لیکن مجھے حیرانی اور یہہ پچھتاوا آتا ہی اور

دل گھبراتا ہی کہ اگر پہلے خبر ہوتی تو اُس گھوڑے کو حلال نکر
* ابیات * وہ گھوڑا ہوا سے جو تھا تیز تر * کئے جیسے ہرگز نہ تھے
اُسکے پر * سو اُس گھوڑے کو ذبح کر مین شتاب * کھلایا
تمھین رات وہ آتش و آب * کہ تھا ابر اور مینھہ برستا بڑا *
کوئی گلے مین جانہ یہان سے سکا * تمھارے لئے کچھ میسر نہ تھا *
سوا اُسکے کچھ اور حاضر نہ تھا * روا نہین یہہ ہرگز کسو دین
مین * خصوصاً سخاوت کی آئین مین * مروت نے میری نکی یہہ
قبول * کہ مہمان فاقے سے سووے ملول * مجھے نام سے اپنے
اب کام ہی * جو گھوڑا ہو نامی تو کیا نام ہی * پھر تو بہت سے
عربی گھوڑے اور سوغاتین عرب کی قیصر کے نذر کے لایق بھیجین
اور ایلچی کو بھی بہت کچھ دے دلا کر خاطر داری سے رخصت کیا *
جب بادشاہ اِس تمام کیفیت سے خبردار ہوا منصفی کر کے بولا کہ
حاتم مروت اور سخاوت مین لاثانی ہی * قطعہ * نہین آج دنیا مین
موجود ہرگز * جو کوئی مروت مین ہو اُسکے ہمسر * جوانمردی اور
مہربانی کی رو سے * مروت کا سب کام ہی ختم اُس پر * حکایت *
پھر بادشاہ یمن کا کہ وہ بھی کرم اور سخاوت مین لکھہ لُٹ تھا
اور احسان و مروت مین نامزد اور مشہور * رات دن

باورچی خانہ اُسکا بھوکھے محتاجون اور لاچار عاجزون کی خاطر گرم رہتا * سب خوان نعمت سے پیٹ بھر کر کھاتے اور ہمیشہ کو تھا خزانے کا کھلا رہتا کہ خاص و عام اُسکے فیض سے جو چاہیے سو پاتے * بیت * عطا اور بخشش مین جو ہاتھہ کھولے * تو محتاجی کا نام عالم سے کھووے * اِس فیض عام اور بخشش لا کلام کے باعث اُسکے دل مین یہہ دُھن تھی کہ سخاوت کے ذکر مین سواے میرے نام کے کوئی دوسرے کا مذکور زبان پر نہ لاوے * اِس سبب سے اگر کوئی حاتم کا نام بھولے بھی اُسکے روبرو لیتا تو دل سے خفا ہو کر غضب مین آجاتا * اور تیش کھا کر جواب دیتا کہ کیا حاتم اور کیا اُسکا مقدور * وہ مثل ہی کہ کیا پدری اور کیا پدری کا پدی کا شوربا * وہ ایک مرد صحرائی ہی ایسے ایسے بہتیرے میرے ملک مین پڑے ہین کہین کا بادشاہ تھوڑا ہی ہی کچھہ ملک بہت سا اُسکے پاس نہین نہ اُسکو ملک گیری کا عزم نہ لاو لشکر ہی * اُسکی یہہ کہاوت ہی نہ گھر نہ کہان ناحق کا بیٹھان * بیت * خزانہ نہ اُس پاس نہ تخت و تاج * نہ اُسکو کوئی ملک کا دے خراج * ظاہر ہی کہ وہ بیچارا کیا سخاوت کریگا اور کیا کسو کو دیگا * مگر کئی ٹکڑے کھو آدون اور راونون

اور ڈھونڈنے کے رکھتا ہی اُسکی پیدا سے ایسا کون سا کام کریگا
جس سے دنیا مین اپنا نام کریگا * جتنا اُسکو تمام سال مین حاصل
ہوتا ہی مین ایک دن مین سائیون کو خیرات کر دیتا ہون *
اور جس قدر وہ بھوکھون کو کھلاتا ہی ہمارے یہان سو گنا اُس
سے ایک وقت صبح کو تصرف ہو جاتا ہی ہم مین اور اُسمین
مین بڑا تفاوت ہی * مصرع * جدائی راہ کی دیکھو کہ ہی
کہان سے کہان * اتفاقاً یمن کے پادشاہ نے ایک روز بڑا جشن
کیا اور نعمتین شاہانہ پخت ہوئین اور تقسیم ہونے لگین * اُس
روز تمام دن آفتاب کے فیض کی مانند اُسکے انعام سے خاص و
عام کو حصہ ملا یعنے زر جواہر ہر ایک اعلی ادنا کو بیتحاشا بانٹتا تھا کہ
ویسے وقت مین * بیت * کوئی ذکر حاتم کا کرنے لگا * شروع
دوسرے نے کی اُسکی ثنا * بادشاہ اِس مذکور سے نہایت
رنجیدہ ہوا اور حسد نے جوش کیا دل مین یہہ منصوبہ
آ گیا کہ زبان خلقت کی حاتم کی تعریف سے ہرگز خاموش نہین رہتی
اور اُسکی نکوکاری اور مہمانداری اپنے دل سے فراموش
نہین کرتی * اب صلاح یہی ہی کہ ایسی فکر کرون کہ وہ مارا جاوے
اور اپنا نام نیک اپنے ساتھہ گور مین لیجاوے * جب اُسکا

کچھ نام و نشان باقی نہ رہیگا تب اُس کا ذکر نہ کوئی کون
سُنیگا اور کون کہیگا آپ سے آپ اُسکو سب بھول
جاوینگے اور راہ راست پر آوینگے ☆ جب تک وہ قید حیات
میں ہی اور سخاوت میں ڈنکا مار رہا ہی میرا نام نہیں بجھنے کا ☆
بیت ☆ ہی جب تک کہ حاتم کبھو میرا نام ☆ نہ نیکی سے مشہور
ہوگا تمام ☆ اُس ستمگر میں ایک تھیلی مار تھا کہ ایک روپیہ کے
واسطے سو خون ناحق پر کمر باندھتا اور تھوڑے سے فایدہ کی خاطر
سیکڑوں جان کا نقصان کرتا ☆ بیت ☆ معشوقوں کی نظروں کا
روش مار کھیاتا ☆ محبوبوں کی زلفوں کی طرح ڈنڈ اٹھاتا ☆ شاہ
یمن نے اُسے یاد کیا اور بہت سے انعام دینے کو وعدہ دیا ☆ آخر
بعد انکار کے اُسنے اقرار کیا کہ میں بنی طی کے قبیلہ میں جاتا ہوں
اور جس طرح مجھسے ہوسکیگا مکر و دغا سے یا شمشیر سے حاتم
کو قتل کرکے چلا آتا ہوں ☆ یہہ ارادہ مصمم کیا اور روانہ ہوا آگے
آگے جب اُس بستی میں پہنچا تو پہلے ایک جوان خوش رو سے
کہ شان شوکت سرداری کی اُسکے چہرے سے نمایان تھی
ملاقات ہو گئی ☆ اُس مرد نے اِس ٹھگ کو مسافر جان کر
شیرین زبانی سے سوال کیا اور نہایت شفقت سے پوچھا

کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان کو جاتے ہو * اُس جوان نے جواب دیا کہ یمن سے چلا آتا ہون اور شام کا ارادہ رکھتا ہون * اُس جوان خوش خلق نے کہا کہ بھلا آج کی رات غریب خانہ مین چلکر رہو اور جو کچھ خدا دیوے سو نوشجان فرماؤ اور اِتنی مہربانگی کر کر مجھے احسان مند اور منت دار بناؤ * مصرع * دروازے سے آ کے گھر میرا روشن کر * عیار یہہ خوش خوئی اور دل جوئی اُس جوان مرد کی دیکھہ کر اور شیرین زبانی اور مہربانی کی باتین سُنکر اُسکے ساتھہ ہو لیا اور حویلی مین آیا * ہاتھہ پانون دُھلا کر اچھے فرش پر بٹھایا اور دسترخوان بچھا کر اچھے طرح بطرح کے کھانے دھرے اور رنگ برنگ کے شربت چُنے اور دم بدم خاطر داری کرتا * اور آپ مارے شرم کے تھوڑا تھوڑا ہوا جاتا اور کہتا اگرچہ تمھارے لایق نہین پر کرم فرمایے اور سیر ہو کر کھایے * بیت * خوان پر اُسکے دیکھہ ہر اک دم * ایک سے ایک نعمتین اچھی * مہمان ہر دم اُسکی ہمت اور خاطر داری دیکھہ کر تعریف کرتا اور خوش ہو کر کہتا * بیت * خدا کا شکر ہی جو اِس جوان مردی و خوبی مین * ہوے ہو تم زیادہ سارے بھلون سے نکوئی مین * جب

دسترخوان اٹھا پھر اُسکو بآرام تمام خوابگاہ مین سولا رکھا * جب رات بہری اور صبح ہوئی آفتاب نکلا مہمان نے جدائی کے غم سے آنسو بھر لا کے میزبان سے رخصت چاہی اور نہایت حسرت اور افسوس سے یہہ بیت جگر سوز پڑھی * بیت * جاتی ہی مرا دل یہہ جدائی * بھلا تھا گر نہوتی آشنائی * صاحب خانہ نے بڑا مبالغہ کیا اور رنجیدہ ہو کر کہا کہ دو چار روز اور بھی کرم کرو * اور اس عاجز کے پاس رہو * وہ مسافر ہر نوع کے عذر کرنے لگا اور بولا * بیت * نہین کر مین سکتا ہون اِس جا مقام * کہ در پیش رکھتا ہون اک سخت کام * اُس جوان نے کہا کہ کیا ایسا کام ضرور ہی جسکے سبب چندے رہنے سے مجبور رہو * بھلا کچھ مضایقہ نہو تو مجھسے کہو اور اُس بھید سے واقف کرو شاید مجھسے کچھ تدبیر ہو سکے یا اگر تمھارے ساتھہ چلنے سے وہ کام نکلے تو ہمراہی کو بھی حاضر ہون * مہمان نے ازبس خوبیان اور جوانمردیان اُسکی دیکھین تھین دل مین تامل کیا اور سوچا کہ میرے تئین حاتم کا مارنا منظور رہی پس اگر یہہ جوان بھی رفیق ہو تو بہت مناسب ہی مین تنہا ہون * اور وہ مہم مشہور رہی کہ سو رہا

چنانچہ ہاتھ نہین چھوڑتا * پس اُسکی رفاقت اور مدد سے جلد وہ
کام سرانجام ہوگا اکیلا اکیلا ہی ہی اور دو آدمی کو کہتے ہین ایک
اور ایک گیارہ * پس ایسا مرد با مروّت اور غریب نواز اگر
باہم ہو تو اِس سے کوئی بات بہتر نہین مقرر اِس جوان سے
اپنا اِرادہ ظاہر کیا چاہیے اور محرم کر کے اُسکو بھی سیاحت
کیا چاہیے اور اِس مشکل کام کو سرانجام دیا چاہیے *
ابیات * گل مراد جو باغ جہان سے چاہے چُنے * بغیر یارون کی
پُشتی کے کیونکہ ہاتھ لگے * جو یار جانی کا دامن کسو طرح پکڑے *
تو جس طرح سے خوشی ہو دنے تیری سیتہ رہے * کہ دوستون
کے سبب سے ہون تیرے کام درست * مدد سے اُنکی ہون
سب مشکلون کی گرہین سُست * پہلے بہت سی سوگند اور قسمین
دیکر تاکید کی کہ خبردار رہیو میرا بھید کہین فاش نہو * اُس
جوان مرد نے قبول کیا * تب بولا کہ مین نے سُنا ہی کہ اِس ضلع مین
حاتم نام کوئی شخص ہی کہ لاف جوانمردی کا اور دعوی مروت اور
عاجز نوازی کا کرتا ہی * سو شاہ یمن کے دل مین اُسکی طرف سے
خلش اور کدورت پیدا ہوئی ہی اور مین کچھ وجہہ عیست نہین
رکھتا چوری اور سرزوری سے میری اوقات کٹتی ہی

اِن دنون پادشاد نے مجھے بُلوا کر بہت سے روپیے دینے کا وعدہ کیا ہی اِس شرط پر کہ حاتم کو تلاش کر کے قتل کرون * اور اُسکے سر کو کاٹ کر پادشاہ کے روبرو لیجا کر نذر دھرون * کیا کرون لاچار ہو کر روزی کے دُکھہ سے یہہ کام قبول کیا ہی اور یہان تک آیا ہون * لیکن حاتم کو پہچانتا نہین نہ اُسکا گھر جانتا ہون * اگر میرے احوال پر رحم اور ترس کھا کر غریب پروری کی راہ سے حاتم کو دکھادو اور اُسکے مارنے مین میرے شریک اور مددگار ہو تو جلد مجھہ سے یہہ حرکت جسکے واسطے گھر بار چھوڑ کر نکلا ہون ہو سکے اور تمھاری دولت سے بادشاہ نے جو کچھہ قول قرار کیا ہی عنایت کرے تو مین باقی زندگی خوشی اور خرّمی سے کاٹون * حاتم یہہ باتین سُنکر ہنسا * بیت * جوان ہنس کے بولا کہ حاتم ہون مین * میرا سر بدن سے ابھی کاٹ لین * اور بولا کہ ای مہمان جلدی میرا سر کاٹ لے مین ہی حاتم ہون اور اپنی راہ لے تو پادشاہ کا مطلب بر آوے اور تو بھی اپنے دل کی مُراد پاوے * بیت * جب حاتم نے بید ھر کے سر دھر دیا * تب اُس شخص نے آہ و نالہ کیا * عیاراً دیکھتے ہی حاتم کے پانون پر گر پڑا پھر اُٹھہ کر اُسکے ہاتھہ کو بوسہ دیا اور کہا * ابیات

کہ جو پھول ماروں بدن پر ترسے * تو جو مرد ہو مجھکو عورت گنے * گلے ملکر آنکھوں کا بوسہ لیا * وداع ہوا اِرادہ یمن کا کیا * حاتم نے اسباب راہ کا تیار کیا اور سواری اور خرچ دیا * اور اُسکو رخصت کیا وہ روانہ ہوا اور چلتے چلتے یمن پہنچا اور پادشاہ کے پاس جاکر حقیقت جو گذری تھی مفصّل عرض کی * ملک نے اپنی نیک نیتی اور خوش خوئی سے کہ اُسکی ذات میں تھی منصف ہو کر اقرار کیا کہ واقعی جو جو خوبیان ذاتی اور سخاوت خلقی حاتم میں ہی کسو بشر کا مقدور نہین جو ریس اُسکی کرسے * بیت * ہینگے رپونگے تو سنجی ڈھیر سے * کام ہی تب جان پہ جب آبنے * حکایت جو امیر الامارہ جو کتاب ہی اُس مین لکھا ہی کہ جب حاتم نے وفات پائی اُسکو زمین مین گاڑ دیا اِتفاقاً اُس کا مقبرہ ایسے نشیب مین تھا کہ مینہہ کا پانی سارا جمع ہو کر نالہ کی طرح اُسی جگہہ بہتا تھا ایک بار ایسی جھڑی لگی اور پانی کا زور ہوا کہ قریب تھا کہ تعویز اُسکی گور کا اُکھڑ جاوے اور ساری چاردیواری بہہ جاوے * حاتم کے بیٹے نے یہہ خبر سُنی چاہا کہ اُسکی لاش کو اُکھاڑ کر دوسرے مکان مین گاڑے کہ ہمیشہ کے خلل سے محفوظ رہے

جب قبر کا سر ہا کھولا دیکھا کہ تمام اعضا اور اجزا بدن کے بوسیدہ ہوکر بند سے بند جدا ہو گئے ہیں سوائے ہڈیون کے کچھ باقی نہین رہا مگر ایک ہاتھہ داہنا امانت جیسے کا تیسا ہی کہ ایک سر مو اُسکی صورت تبدیل نہین ہوئی * جتنی خلقت اُسوقت موجود تھی حیران اور بھچک ہو رہی کہ الہی یہہ کیا بھید ہی کچھ عقل مین نہین آتا * ایک صاحب دل بھی وہان حاضر تھے کہنے لگے کہ اے یار و اپنا بھا نکر و اور ہاتھہ کے ثابت رہنے سے متعجب نہو وہ دست ہی کہ سائلون اور محتاجون کے ہاتھہ سے ملا رہتا اور اسی ہات سے خیرات کرتا تھا داد و دہش کی حمایت سے یہہ سلامت بے ملامت رہا * اِس بات سے یہہ یقین سمجھو کہ جب کافر بُت پرست کا ہات سخاوت کی پناہ سے صحیح سالم رہا اگر بدن مومن خدا پرست کا احسان اور خیر و کرم کے وسیلہ سے کہ جو خدا کے بندون کے حق مین کرے آتش دوزخ کی سوزش سے ایمن رہے کیا بڑی بات ہی * اِس لئے کہ نیکی اور خیر کے سبب دولت بے زوال اور نعمت کمال ملتی ہی *

بیت * صاحب دولت ہزارون اِس جہان مین مر گئے * پر اُنہون کا نام باقی ہی کرم جو کر گئے * نصیحت * دارا نے کسو

حکیم سے پوچھا کہ سلطنت کا زیور کیا ہی * جواب دیا کہ عزت
و حرمت کے ساتھہ زندگی کرنی * پھر پوچھا کہ آدمی کی آبرو
اور عزت ساری عمر کس طرح سے رہتی ہی * کہا کہ روپیہ
کو ناچیز اور بُرا جاننے سے * کیونکہ قاعدہ ہی کہ جو شخص زر کو عزیز
نرکھیگا سب اُسکی عزت اور حرمت کرینگے اور جو کوئی روپیہ
کی قدر کریگا سب اُسکو کم ہمت اور ناچیز جانینگے * قطعہ *
مال اِس واسطے ہی کام آتا * کہ ترے تن کے واسطے ہو وبال *
جان جو کوئی فدا کرے زر پر * اُسکا خطرے مین ہی بدن اور مال *
جس سخی کو کہ زر کی قدر نہین * اُس کا ہر دم بڑھے ہی جاہ و جلال *
شکر خدا کا کہ قاعدہ جوانمردی اور سخاوت کا اور قانون احسان
اور مروت کا حضرت شاہزادہ عالم مین کہ اُنکی ذات مین نور
لطف و کرم کا ظاہر ہی اور سلطنت اور جہانداری کے آسمان
پر مانند آفتاب کی روشن ہین اور سرداری اور ملک گیری
کی بارگاہ کے پادشاہ ہین * جہان کے آباد کرنے والے دشمن پر
فتح پانے والے اور ملک لینے والے ہین * قطعہ * مدد دی ملک و
دولت کو اہوا لمحسن شہنشہ نے * کہ مینہہ بخشش کا اُسکی
سارے عالم مین برستا ہی * یہان تک دیتا ہی محتاج و

درویشون کو سیم و زر * کہ کوئی دن مین محتاجی کا نام عالم سے اُٹھتا ہی * حاتم کی سخاوت کے دفتر کو اُسکے انعام نے لپیٹ دیا اور معین بن زائدہ کی بخشش کے دسترخوان کو اُسکے نام نے سمیٹ دیا * قطعہ * آج دنیا مین فریدون اور کیخسرو ہی وہ * عدالت اور سخاوت کا جہان مین اُس سے شور * عدل سے آراستگی اور حکم سے قایم ہی ملک * جود سے سائل غنی اور ہاتھہ سے بخشش کو زور * خداے پاک بر تر اُنکے احسان عام اور خوبیون کے فرمان کو اپنی مہر سے آراستہ رکھے * جیسا حکم خدا کا ہی کہ جو کوئی احسان کریگا بڑا اجر پاویگا * اور اُنکی کمال نیکی اور خوشی خصایل کے پروانے کو اپنے فضل کے طغرا سے اعتبار بخشے کہ خدا نے وعدہ کیا ہی کہ جزا نیکی کرنے والون کی

بے شمار ہی * بائیسوان باب تواضع اور احترام مین * تواضع کرنے سے اپنا مرتبہ زیادہ ہوتا ہی * حدیث ہی کہ جو کوئی کسو کی بے غرض تواضع کریگا اُسکو قدر و مرتبہ زیادہ دیگا * یعنے جو شخص عاجزی اور فروتنی عند اللہ بجا لاویگا اللہ اُسکو دنیا مین روز بروز بڑھاویگا اور آخرت مین درجہ عظیم پاویگا * بیت * تواضع ترا درجہ زیادہ کرے * تجھے سربلندی بزرگی سے دے *

نصیحت * مالک سامانیہ کا نصیر الدین پادشاہ تھا اپنے بیتے کو
یہہ وصیت کی کہ ای فرزند دلبند اگر اِس سلطنت کو کہ
مین نے برّی کوشش اور محنت سے پیدا کی ہی اور اپنی عمر
عزیز اِسکی سعی و تلاش مین کھوئی ہی چاہے کہ تجھپر قایم و
دایم رہے تو میری اِس بات کو یاد رکھیو کہ خزانے پر مغرور
مت ہوجیو کہ مال کو ایک دن زوال لازم ہی اور لشکر پر بھی
اعتماد نہ کیجیو کہ انسان کا احوال ایک شان نہین رہتا * اگر ملک
کی پایداری چاہے تو کرم اور سخاوت پر عمل کریو اور تواضع کی
خو پکریو کہ یہہ دونون دام ہین کہ اُنسے خلق اللہ کے دل صید
ہوتے ہین * اور جو کوئی اِن دونون جال مین پھنسا جیتے جی اُسکی
مخلصی نہین ہوتی * گویا اِسی معنی مین یہہ حدیث ہی کہ سردار
قوم کا خادم قوم ہی * یعنے جس شخص کی تونے خدمت تواضع سے
کی اُسکا دل تیرا محکوم ہوا اور تیری محبت کے پھندے مین
پھنسا * پس وہ خادم اور تو اُسکا مخدوم بنا اور وہ تیرا شکار اور
تو اُسکا شکار تھہرا * ابیات * تواضع کرنے مین یہہ ہی بھلائی *
کہ بیگانون سے ہوہی آشنائی * تواضع جو کرے سب سے بڑا ہی *
کہ اقبال اُسکی چوکھٹ پر کھڑا ہی * اور معنے تواضع کے یہہ ہین کہ

اپنی قدر سے دوسرے کی قدر کو زیادہ سمجھے * جب اُس شخص کو یہہ
فروتنی حاصل ہوئی تو اپنی عزت و حرمت کو بالاے طاق رکھہ
کر دوسرے کو عزیز اور بزرگ بناویگا * یہہ بات ایسے سے
عمل مین نہ آویگی جو ذات مین اونچا اور مرتبہ مین ادنا ہوگا
اور اُسکی نجابت اور شرافت مین لوگون کو دھوکھا ہو *
اور جو کوئی فی الواقع حسب اور نسب مین درست ہی وہ
عالیقدر اور صاحب درجہ ہی * وہ تواضع کرنے سے نہین ڈرتا
اِس واسطے کہ تواضع کرنے سے اُسکی بزرگی اور مرتبہ مین کچھ
نقصان نہین آجاتا بلکہ سرداری اور دبدبہ اُسکا خلق اللہ مین
زیادہ ہوتا ہی * مصرع * تواضع بڑون سے بہت خوب
ہی * اِن باتون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ تکبر ناقصون اور
نادانون کا بانا ہی * اور غرض اُنکی غرور کرنے سے اپنے عیب کا
چھپانا ہی * لیکن فی الحقیقت گویا اپنی بدیون کو ظاہر کرنا اور
جتانا ہی * کیونکہ دماغ اور شیخی آدمی کو خوار اور ذلیل کرتی ہی *
ابیات * جب تلک ہوسکے غرور نکر * کوئی کھاتا نہین غرور سے بر *
گر تو کبر و ریا کو چھوڑیگا * خاص بندہ خدا کا ہوویگا * تواضع سب
سے خوشنما لگتی ہی * خصوصاً صاحب دولت و اقبال سے

بہت خوب معلوم ہوتی ہی * اِس واسطے کہ بزرگی کا گہنا تواضع ہی * نصیحت * نقل کرتے ہیں کہ ابن سماک کوئی بزرگ تھے وہ ایک روز ہارون رشید کی مجلس میں آئے * خلیفہ نے سرو قد اُٹھہ کر اُنکی تعظیم کی * اُنہون نے کہا کہ ای پادشاہ اگرچہ تم پادشاہ ہو پر تمھاری تواضع کرنے کا درجہ تمھاری پادشاہت سے زیادہ ہی * خلیفہ نے کہا یہہ تمھاری بات مجھے پسند آئی کچھہ اور فرماؤ * تب اُنہون نے کہا کہ خدا سے تعالی جسکو مال اور جمال اور سرداری دیوے چاہیئے کہ خدا کے بندون سے موافقت اور نیکی کرے اور آپ پرہیزگاری اور پارسائی قبول کرے * اِس لئے کہ جو کوئی بڑا آدمی ہو کر تواضع کی خو کرتاہی اللہ اُسکو اپنا دوست جانتا ہی اور اپنے خاص بندون میں گنتا ہی * ہارون نے قلمدان منگوا کر دستخط خاص سے یہہ پندین لکھہ لین * پس اِن نصیحتون پر کان دینا اور بیاض میں لکھہ لینا دلیل اُسکی تواضع ذاتی کی تھی * ابیات * بہت داناؤن نے یہہ آزمایا * تواضع سے زیان ہرگز نپایا * تواضع سے بلند ہو جاوے ہی نام * تواضع کرنے سے برآوے ہی کام * تواضع جو کرے سب سے بڑا ہو * دل اُسکا خانہ نور خدا ہو *

اور تواضع کرنی اور حرمت رکھنی اشرافون اور سیدون
کی اور عالمون اور مشایخون کی بہت بہتر ہی اور دولت
واقبال کے بڑھنے کی نشانی یہی ہی * نقل * شیخ حسن شیبانی
ہارون رشید سے ملاقات کو آئے * پادشاہ نے بڑی تعظیم کی اور
اپنی مسند پر ساتھہ بٹھایا * بعد صحبت داری کے جب رخصت
ہوئے لب فرش تک ساتھہ آئے * جب وہ جاچکے ایک
خواص نے عرض کی کہ اتنی تواضع کرنے سے پادشاہونکا رعب اور
داب نہین رہتا * جواب دیا کہ جو دبدبہ تعظیم کرنے سے نرہے اُسکا
نرہنا بہتر اور جو درجہ اور مرتبہ بزرگون کی حرمت رکھنے سے
گھٹے اُسکا گھٹنا ہی خوب ہی * بیت * جو مرتبہ تعظیم کے
کرنے سے گھٹے ہی * اُس مرتبے سے آدمی کب کوئی بڑھے ہی *
حکایت * لکھی ہی کہ اسماعیل سامانی جو پادشاہ خراسان کا تھا
اور شان اور دبدبہ بہت رکھتا تھا * ایک روز کوئی عالم باعمل
کسو خاطر اُسکے یہان آئے * اُنکی بہت تعظیم کی جب وہ اُٹھے سات
قدم اُنکے ساتھہ جاکر رخصت کیا * رات کو حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین * ای
اسماعیل تونے میری اُمت کے ایک عالم کی حرمت کی مین نے

خدا سے دعا مانگی کہ اُسکے عوض دونون جہان مین تیری آبرو رہے
اور تو جو سات قدم اُنکی مشایعت کی خاطر گیا یہہ بھی مین نے جناب
الہی سے مناجات کی کہ سات پُشت تاک تیرے فرزندون
مین سلطنت چلی جاے * سو یہہ دونون دعائین تیرے حق مین
مستجاب ہوئین * اور ایک نشان تواضع کا یہہ ہی کہ عالم
اور صالح جو دیندار ہین اور درویش جو خدا پر یقین رکھتے
ہین اُنکی صحبت کی خواہش رکھے نہ ویسے عالم اور مشایخ کہ
ظاہر مین حکم خدا اور رسول کا خلقت کو سُناتے ہین اور اِس
دنیاے فانی کے اسباب کے واسطے خوشامد کی باتین بناتے
ہین * اور طالعمندون کے آگے گڑگڑاتے ہین اور اُن سے کچھ
پاتے ہین * بلکہ ایسے مردان خدا کی صحبت مین جاوے کہ اُنکو
دنیا کے لوگون کی صحبت خوش نہ آوے * اور ایسون پر اعتقاد
لاوے کہ اُنکو ناپرشان جان کر کوئی خاطر مین نہ لاوے * حکایت
سُنا ہی کہ جب عبد اللہ طاہر نے حکومت خراسان کی پائی ملک گیری
کے واسطے نکلا نیشاپور مین مقام کیا * ادنا اعلا اُس شہر کے
سلام کی خاطر آئے اور ملازمت بجالائے * بعد کئی روز کے پادشاہ
نے پوچھا کہ کوئی شخص ایسا بھی یہان ہی کہ میرا نام سُنکر

میرے پاس نہ آیا ہو * سبھون نے التماس کیا کہ جو نام و نشان والے ہیں وے سب حاضر ہوئے مگر دو درویش کہ وے گوشہ نشین ہیں کسو سے کام نہین رکھتے اور ملاقات نہین کرتے * خلایق کی آمد و رفت سے ملول اور اپنے خالق کی یاد مین مشغول ہین * ابیات * بندے خدا کے جو ہین گوشہ نشین * کار و تابیر سے وہ واقف نہین * کون و مکان دیکھین ہین آنکھون بغیر * پر نہین پر دونون جہان پر ہی سیر * ملک نہین ایک شہنشاہ ہین * خاص وہی بندہ درگاہ ہین * عبد اللہ نے پوچھا کہ وے دونون مرد خدا کون ہین * خواصون نے کہا کہ ایک احمد حرب اور دوسرے محمد اسلم طوسی کہ دونون عالم ربانی ہین اور زہد و عبادت مین لاثانی ہین * مگر سلاطین اور امیرون کے گھر نہین آتے جاتے اور دونون قطب تارون کی مانند اپنے مقام سے حرکت نہین فرماتے * پادشاہ نے کہا اگر وے میری ملاقات کو نہ آدین تو مین ہی اُنکے دیکھنے کو چلتا ہون * یہہ ارادہ کرکے سوار ہوا پہلے احمد حرب کی طرف چلا کسو نے دوڑ کر خبر پہنچائی کہ عبد اللہ طاہر آتا ہی * اُنکو بھاگنے کی فرصت نہ ملی پادشاہ آہی گیا * احمد حرب دیکھہ کر کھڑے ہوئے اور دیر تک سر نہوڑائے رہے * پادشاہ بھی ہاتھہ جوڑے کھڑا رہا

لاچار سر اُٹھایا اور بولے کہ ای طاہر کے فرزند میں نے سُنا تھا
کہ تو خوش رو اور شکیل ہی * اب جو مین تجھے دیکھتا ہون
تو جیسا سُنا تھا اُسّے بھی زیادہ صاحب جمال ہی * آج سے
اپنے اِس رخسارے اور روکو کہ نیک اور زیبا ہی خدا کی نافرمانی
سے بدصورت اور بدشکل نہ بنا اور ایسے مُنہہ کو گُندا دوزخ
کا نکر * یہہ اِرشاد کر کے رو بقبلہ ہوئے اور نماز پڑھنے لگے * عبد اللہ
طاہر روتا ہوا حجرے سے باہر نکلا * پھر محمد اسلم کی طرف گیا ہر چند
پُکارا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی کُچھ فائدہ نہوا اور پٹ
نہ کھولے * امیر دن نے التماس کیا کہ اِس وقت چلئے اور
چند روز صبر کیجے کہ روز آدینہ آوے * جمعہ کی نماز کو نکلینگے شاید
اُس وقت قبلۂ عالم سے ملاقات ہو جاوے * پادشاہ یہہ
سُنکر اپنے دولت خانے کو پھر آئے * جب وہ دن آیا سوار ہو کر
اُنکی خانقاہ سے الگ کوچہ کے باہر کھڑے رہے * شیخ نماز کے
واسطے باہر نکلے دیکھا تو بہت سے سوار دن کی بھیڑ لگ رہی ہی
ٹھہر گئے * پادشاہ نے مرکب سے اُتر کر اور پاس آکر سلام کیا *
محمد اسلم نے پوچھا کہ تو کون ہی اور کس کام کو آیا ہی * جواب
دیا کہ میں عبد اللہ طاہر ہون زیارت کو آیا ہون * شیخ بولے

کہ استغفراللہ تجھے مجھہ سے کیا کام اور مجھے تجھہ سے کیا مطلب * یہہ کہہ کر مُنھہ اپنا دیوار کی طرف موڑ لیا * پھر بادشاہ کے ادہر نگاہ کی * عبدابعد آگے بڑھا اور اُنکے قدم کے پاس سر اپنا خاک پر رکھا اور مناجات کرنے لگا کہ ای کریم یہہ مرد خدا کا تیری رضامندی کے سبب مجھے گنہگار بندہ سمجھہ کر دشمن جانتا ہی اور مین اِسکو تیری خشنودی کے باعث نیک کار بندہ جانکر دوست رکھتا ہون طفیل اِس عداوت اور اخلاص کے کہ فقط تیرہ ہی مجھہ بد کردار کو اِس نیک افعال کے سبب سے بخش * وہین ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ سر اپنا سجدے سے اُٹھا تیرے گناہ اِس عابد کی عبادت کے شریک ہوئے * ابیات * اگرچہ ساری دنیا مین ہین ہم بد * ولیکن اچھون کے ہین دوست بے حد * بدون کو گر قیامت مین وہ بخشے * سبب نیکون کے تو کیا خوب ہوئے * کہتے ہین کہ ایک پادشاہ کسو درویش کے پاس گیا اُس مرد خدا نے دیکھتے ہی سجدہ کیا * وزیر نے پوچھا شاہ صاحب یہہ کیسا سجدہ تھا جو تم پادشاہ کے آتے ہی بجالائے * جواب دیا کہ خدا کی جناب مین مین نے سجدہ شکر کا ادا کیا * پھر پوچھا کسواسطے تم نے خدا کا شکر کیا فرمایا اِس خاطر کہ پادشاہ کو میرے پاس لایا اور مجھے پادشاہ

کے نزدیک نہ ڈورایا کیونکہ سلاطینون کا آنا درویشون کی خدمت مین عبادت ہی اور درویشون کا جانا سلطان کے دروازے پر گناہ * پس پادشاہ کی اتنی تشریف لانے سے بادشاہ کو طاعت کا ثواب ملا اور مین گناہگار نہوا * یہہ البتہ شکر اور بہت پاس کی جگہہ ہی * ابیات * جو دم درویش پرسی سے تو مارے * بلندی سے قدم گردون پہ رکھے * فقیرون سے مدد جو کوئی تک پاسے * فریدون سے لڑے تو پیش لے جاسے * تیسوان باب امانت اور دیانت مین * عالم جو علم دین کے اور عارف جو صاحب یقین کے ہیں فرماتے ہیں کہ مرتبہ امانت کا بہتر ہی سارے نیک خصلتون سے * اس لیئے کہ ایمان کی بنیاد امانت سے محکم ہوتی ہی * چنانچہ بزرگون نے فرمایا ہی جس شخص مین خصلت ایمانداری کی ہی اسکا ایمان درست ہی اور قانون شرع کے بھی دیانت کے قاعدہ کی پناہ مین آراستہ ہوتے ہیں * ابیات * شرع نے مضبوط جب جڑ کو کیا * قاعدہ دین کا دیانت کو دیا * دل مین تیرے گر امانت کی ہی چاہ * آگ سے دوزخ کی پاویگا پناہ * جس قول و فعل مین کہ تو تامل کی نظر سے لحاظ کرے اور جس کاروبار مین غور سے دیکھے تو امانت

وخیانت اُن مین شریک ہین* اور ہرایک بات مین دونون
ملی ہوئی ہین* پس اگر کوئی طرف داری امانت کی نکرے تو گویا
اُس شخص نے خیانت کی* اور حق تعالی نے جو کچھ اپنے بندون کو
دیا ہی وہ محض امانت ہی کہ اُس مین خیانت ہرگز درست نہین*
مثلاً چشم ایک امانت ہی کہ اُس سے اللہ کی قدرت کو دیکھے*
اور گوش بھی امانت ہی کہ اُس سے کلام حق کو سُنے* اور زبان
بھی امانت ہی کہ اُس سے ذکر الہی کرے* اور ہاتھ امانت ہین کہ
اُن سے خلق اللہ کو نفع پہنچاوے* اور باقی اعضا کو بھی اسی طرح سمجھے
کیون کہ ایک رو وان بدن کا نکما نہین* اور یہہ سب خدا کی امانتین
ہین کہ اِن سے خبردار رہا چاہیے اور بیجا صرف نکیجیے* اور اگر
کوئی برعکس اُسکے کام کرے کہ آنکھون سے حرام کی طرف
نظر کرے اور کانون سے نامعقول باتین سُنے* اور زبان سے
دروغ اور بُہتان بکے اور ہاتھ سے مسلمانون کو آزار پہنچاوے
تو منتزر خدا کی امانت مین دیدہ و دانستہ اُن نے خیانت کی اور
خدا کی بندگی سے روگردان ہوا* شاید اُسنے یہہ آیت نہین
سُنی کہ خدا فرماتا ہی کہ ای وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو نہین تم
ڈرنے خدا سے* ابیات* گر نہین ہی تجھکو امانت سے کام*

نہین ہی تیرے دین مین دیانت کا نام * ڈر نہین مرنے کا تجھے
اِک ذرا * شرم نہین رکھتا کہ کوئی ہی خدا * اور سلاطینون کو
بعد محافظت اُس امانت کے خبرداری اوُر امانتون کی بھی
لازم ہی * یعنے رعیت کے احوال کو لحاظ کرے کہ وہ بھی امانت
خالق کی ہی کہ اُسکو سپرد کی ہی * اگر رعایا کی خبرگیری کما حقّہ
نکر سکے تو امانت داری مین خلل ہی * نصیحت * حکیمونکا قول
ہی کہ اگر پادشاہ ظالم عامل کو خدمت پر بھیجے اور وہ رعیت پر
ظلم وستم مچاوے تو وہ مثل ہی کہ بھیڑیئے کو بکریون کی چرواہی
سونپی * جو دیکھہ بھال کر غریبون اور ضعیفون کو ستمگار بے رحم
کے حوالہ کر دیا * ابیات * ظالم عامل ہی گویا بھیڑیا * اور رعیت
بکری ہی اُسکو بچا * سونپی جس نے بھیڑیئے کو بھیڑیان * ہی بچاؤ
اُنکو مالا سے پھر کہان * اور دوسرے مُلاحظہ دیانت کا لازم
ہی * دیانت سے نگاہبانی امانت کی ہی جو درمیان خدا کے اور
بندون کے ہوتی ہی * سو اُس سے کوئی واقف نہین ہوتا مگر وہ
جب آپ سے آپ ظاہر ہووے * اور دیانت کے قانون کی
نگاہبانی کے سبب سے نیک بختی دونون جہان کی ہاتھہ لگتی ہی
بلکہ رضامندی خالق کی حاصل ہوتی ہی * بیت * کر دیانت

جو تیرے سے دونون جہان روشن رہین ٭ بے دیانت کی نہ دنیا
خوب ہی نہ آخرت ٭ اور جو شخص دیانت دار ہی وہ ہمیشہ
ہر مجلس مین عزیز اور باحرمت رہتا ہی ٭ اور ہر کوئی اُسکو
بزرگ اور برا سمجھتا ہی ٭ حکایت ٭ سُنا ہی کہ نوشیروان
نے ابتداے سلطنت مین کہ ابھی عدالت کی نعمت کا مزا نپایا تھا
اور عیش و عشرت کی خواب غفلت سے ہوشیار نہوا تھا
رعیت کی خبرگیری اور احوال پرسی کی طرف کم متوجہ
ہوتا ٭ اتفاقاً اُسکے ہمسایہ مین ایک شخص رہتا تھا کہ کرم اور
سخاوت مین مشہور اور مہمان نوازی اور نان دہی مین یکتا
تھا ٭ بیت ٭ اُسکی بخشش سے فقیر اب شاد تھے ٭ محتاجی
کی قید سے آزاد تھے ٭ ہمیشہ اُسکا باورچیخانہ گرم رہتا تھا اور
ادنا اعلا کو دعوت کرکے کھلا پلا دیتا ٭ جب اُسکا نام جوانمردی
اور سخاوت مین نہایت بلند ہوا اور ہر ایک کے مُنہہ سے
اُسکا مذکور بخوبی ہونے لگا یہہ سُنکر ایک روز کسری خود
امتحان اور آزمایش کی خاطر سوداگر کا بھیس بنا کر اُسکے مہمان
خانے مین گیا ٭ میزبان نے پادشاہ کو نہ پہچانا پر اُسکو تو خدا ے
کریم نے خلق ذاتی اور کرم طبعی دیا تھا موافق اپنی عادت کے

اُنسے بھی پیش آیا اور بہت خاطر داری سے بٹھایا اور لوازمہ ضیافت کا بخوبی حاضر کیا * غرض مروت اور سلوک مین ایک نکتہ فروگذاشت نکیا * آخر مہمان کو ایک بنگلے مین لا بٹھایا اور تواضع عطر و پان کی کی اور باہم صحبت داری کرنے لگا * اتفاقاً وہ بنگلہ خانہ باغ پر مشرف تھا کہ اُس باغیچہ مین انگور کی ٹٹیون پر بہت سے خوشے پکے اور تر و تازہ لٹک رہے تھے * نوشیروان دیکھکر دل مین متعجب ہوا جب رخصت کا وقت آیا بولا کہ مین تاجر ہون تمھاری جوانمردی کا شہرہ سُنکر دل مشتاق ہوا اِس واسطے آن کر تمھین تکلیف دی لیکن جیسا سُنا تھا اُس سے زیادہ دیکھا * مصرع * ہزار مرتبہ بہتر ہو مین نے اب دیکھا * خیر اب رخصت ہوتا ہون کچھ فرمایش کرو تو جس ملک مین پاؤن تمھاری خاطر لے آؤن * خانہ خداوند نے کہا ای خواجہ تمھاری دولت سے سب میسر ہی بہت کچھ کریم نے دیا ہی * آخر نہایت بے تکلفی اور ریگانگت کی باتون سے بے حجاب ہو کر کہنے لگا کہ مین تازہ انگور کو نہایت چاہ کر کھاتا ہون اور سب میوون مین اُس سے مجھے کمال رغبت ہی اگر کسو باغ مین تمھارے جانے کا اتفاق ہو اور

اچھا انگور نظر پڑے تو تھوڑا سا اِس مخلص کی خاطر یاد کر کے
بھیج دیجیو * نوشیروان نے کہا تمہارے پائین باغ میں تو آپ
ہی ڈھیر سے انگور پختہ معقول نظر آتے ہیں اِن کو کیون نہین
کھاتے اور تصرف مین لاتے * وہ بولا کہ ای صاحب ہمارا پادشاہ
ظالم اور سخت غافل ہی ہرگز رعیت کی پرواہ نہین رکھتا
چنانچہ سب باغ والون کے انگور بہت دنون سے تیار ہیں پر
اب تک امین کو نہین بھیجا جو کن کوت کر کے حصہ پادشاہی
لیوے اور پروانگی دیوے * اور سب تو بلے ملاحظہ نگہبانی کے دُکھ
سے کھائے جاتے ہین پر مین محروم مطلق ہون اب تک
زبان پر نہین رکھا اور مزہ بھی نہین چکھا کہ میٹھا ہی یا پھیکا * خوف
الٰہی سے ڈرتا ہون کہ ابھی عشر پادشاہی اِس باغ مین
شامل ہی اگر مین کھاؤن تو خائن کہلاؤن اور خیانت اور
بے دیانتی کرنی حرام ہی * اِس واسطے جب سے یہہ تاک پھلنے شروع
ہوتے ہین مین تاکتا رہتا ہون جون دانہ بندھنے پر آتا ہی مین
باغ کا دروازہ بند کر کے قفل مار دیتا ہون اور اپنے گھر کی چڑیا
کو وہان پھٹکنے نہین دیتا * جب تک خراج اپنا پادشاہ نہین لیتا
نہین پڑا رہتا ہی خواہ گلے یا سڑے یا گھری کھا جاوے مجھے

کچھہ کام نہین * تسپر بھی جب بہت نقصان ہو جاتا ہی تب پادشاہی عملہ آتا ہی نظرات کرکے اپنا حصہ لیجاتا ہی تب مین اُسکو ہاتھہ لگاتا ہون اور بال بچون سمیت کھاتا ہون * نوشیروان کے یہہ بات سُنتے ہی بے اختیار تپ تپ آنسو ٹپکانے لگے اور فرمایا کہ وہ ظالم اور غافل پادشاہ مین ہی ہون * آج تمھاری دیانت اور امانت نے مجھے غفلت کی نید سے جگا دیا * یہہ کہکر اُسکی بہت خاطرداری اور عذرخواہی کرکے رخصت ہوا * اُسی روز سے عدالت شروع کی رفتہ رفتہ ایسا عادل ہوا کہ آج تلک اُسکا نام چلا جاتا ہی * قطعہ * دینداری سے کام دل کے بن جاتے ہین * ایمان رہے تو مرد کامل ہوہی * بے شبہہ دیانت سے ہر ایک انسان کو * دولت دو جہان کی ساری حاصل ہو ہی * حکایت * اور نقل ہی کہ بلخ کے امیر کا بیٹا ایک روز سیر کرنے کو نکلا سوار ہوا چلا جاتا تھا کہ رستے کی ایک طرف چھوٹی سی دیوار دیکھی * اور اُسکے پیچھے ایک بوڑھا نظر پڑا کہ جنیو پہنے اور بیلچہ ہاتھہ مین لئے درختون کے چارے لگا رہا ہی * شہزادے نے ٹوکا کہ اے پیر جن بوڈھون سے تجھے پھل کھانے کی آس نہین اُنپر کیون اتنی بے فائدہ محنت

کر رہا ہی * اُسنے جواب دیا کہ دنیا کا یہی چلن ہی اَوروں نے جو بوئے تھے سو ہمارے کام آئے ہم جو بوتے ہیں اَوروں کے بیگ لگینگے اور شاید میری بھی قسمت میں ہوں * امیرزادہ جوان نو خیز تھا نادانی کے غرور سے سوگند مغلظہ طلاق یاد کر کے کہا بیٹھا کہ تو ہرگز اِس باغ کا میوہ نکھانے پاویگا جب تک یہہ باغ پھلیگا تو مرجاویگا یہہ کہکر چلا گیا * اُس بڈھے نے پوچھا کہ یہہ جوان کون تھا لوگوں نے کہا کہ امیر بلخ کا پوت ہی * ایک مدت کے بعد وہی پادشاہزادہ پھر سیر کی خاطر سوار ہوا اِتفاقاً ایک باغ میں جا نکلا کہ نہایت سرسبز اور سیراب تھا اور درخت سایہ دار اور پھلے پھولے نظر آئے * ابیات * درخت اُس باغ کے سارے ہرے تھے * ہر اک ڈالی میں میوے ہاں بھرے تھے * درختوں کی بلندی پر تھے بیٹھے * پرندے بولتے کُریاں کرتے * امیرزادے کو اُس بوستان کے دیکھنے سے فرحت ہوئی اور خوش ہوکر باگ تھا بنی اور گھوڑے سے اُترا پیادہ ہوکر باغ میں آیا * ایک زُنّار دار کو دیکھا کہ پھرتا ہی * شاہزادے نے میوہ کھانا شروع کیا کچھ جی میں جو آگیا تھوڑا سا اُس پیر کو دیا کہ تو بھی ہمارا شریک ہو

اُسنے ہاتھہ سے لیا اور اُسی جگہہ وہ پھل اُسی کے ایک نوکر کو
کہ روبرو ہاتھہ باندھے کھڑا تھا حوالے کر دیا اور کہنے لگا کہ یہہ میوہ
مجھے کھانا درست نہین * امیر زادے نے متعجب ہو کر پوچھا کہ
اِسکی کیا وجہ ہی * بولا کہ مین جن دنون مین اِس باغ کو لگاتا
اور بروے بیٹھاتا تھا امیر بانخ کا بیٹا اِس جگہہ آیا اور مجھے کہنے
لگا کہ تیری عمر آخر ہوئی اور گور مین پانوں لٹکا چکا ہی اِس
سن و سال مین یہہ نیت دور و دراز رکھتا ہی کہ درخت بوتا
ہی اِتنی مدت تلک تو جیئےگا کہ یہہ پھلینگے اور تو کھاویگا * اُسکی
سوگند کے سبب سے نہین کھاتا کہ شاید وہ جیتا ہو اور بیاہا گیا ہو
اُس پر طلاق نہ پڑے * سو مین شرط دیانت کی بجا لاتا ہون
یہہ سُنکر اُس گبرو نے کہا اے پیر مرد وہ امیر زادہ مین ہی ہون
اور قسم مینے ہی کھائی تھی لیکن یہہ تیری دیانت داری
دیکھہ کر بہت محظوظ ہوا اور وزارت کا کام آج سے تجھے سپرد
کیا اب تیری مشورت اور صلاح کے بدون کوئی کام نکرونگا *
اُسنے یہہ بات سُنکر سر نہوڑایا اور تامل کیا بعد دیر کے
سر اپنا اُٹھایا اور بولا کہ تیرا فرمانا مینے قبول کیا لیکن مسلمان
پادشاہ کا وزیر گبر ہو یہہ مناسب نہین * یہہ کہہ کر زنار کو کاٹ ڈالا

اور کلمہ شہادت کا پڑھا اور مسلمان ہوا * پس اتنی دیانت کی برکت سے دولت دین کی بھی پائی اور حشمت دنیا کی بھی ہاتھہ آئی اور پایہ وزارت کا پایا * بیت * جو کرے دینداری اُس کا مرتبہ ہو ہی عظیم * کہنا جو کچھہ تھا کہا میں ہی خدا اس کا علیم * چوبیسواں باب وفاے عہد میں * یعنے اپنے قول و قرار کو پورا کرے اگرچہ یہہ تھوڑی سی بات ہی پر اِس عُہدے سے بر آنا برتے جوان مرد صاحب کمال کا کام ہی * جو کوئی اپنے قول کو نباہے اور قرار کو پورا کرے وہ گویا حکم خدا کا بجا لایا اِس لئے کہ حق تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہی * ای وہ کوئی جو ایمان لائے ہو اپنے عہدوں کو آپس میں وفا کرو * اور دوسری آیت میں حکم کرتا ہی کہ اگر تم وفا کروگے میرے عہد پر تو میں بھی وفا کرونگا تمھارے عہد پر * یعنے روز الست میں تمھاری روحوں نے جو مجھہ سے قول کیا ہی اُسے پورا کرو تو میں نے بھی جو تم سے وعدہ کیا ہی بجالاؤں جزاے خیر اُسکے عوض دوں * اور پیغمبر خدا کی حدیث شریف ہی کہ جس کو پاس داری عہد کی نہیں وہ دیندار نہیں * پس اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جڑ دینداری کی عہد کی رعایت سے ہی *

بیت * مردم دانا پہ نہین کوئی کام * عہد سے بہتر جو کرے وہ تمام * روایت * ایک دن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو کسی دوست کے ساتھہ اتفاق کہین چلنے کا ہوا * سر راہ اُسکا مکان تھا وہ اپنے گھر مین چلا اور پیغمبر خدا سے کہنے لگا کہ تمھارا ساتھہ مجکو غنیمت ہی مجھہ سے وعدہ کرو اور اِس جگہہ ذرا ٹھہر جاؤ تو مین گھر مین سے ہو کر چلا آؤن * حضرت نے اِس بات کا قرار کیا اور بیٹھہ گئے * وہ شخص اپنی حویلی مین گیا اور دوسری طرف کھڑکی تھی اُدھر سے نکل کر کہین چلا گیا بعد تین شبانہ روز کے اُس مکان پر آیا * جہان آپ کو چھوڑ گیا تھا اُسی طرح بیٹھے پایا * پوچھنے لگا کہ ای نور چشم خلیل کے اور پیغمبر رب جلیل کے یہان کیون بیٹھے ہو * فرمایا جس وقت سے تو وعدہ کر کے مجھے یہان چھوڑ کر گیا مین بیٹھا ہون اور تیرے آنے کی راہ دیکھہ رہا ہون * اُسنے شرمندہ ہو کر کہا اگر مجھے دیر لگی تھی آپ چلے گئے ہوتے * فرمایا مین نے وعدہ کیا تھا سو یہہ دل نے نہ قبول کیا کہ خلاف وعدے کے کرون * جو تو مہینون نہ آتا تو مین یہین بیٹھا رہتا اور ٹھکانے سے نجاتا * اِسی خاطر رب العزت نے حضرت اِسمٰعیل علیہ السلام کی صفت مین فرمایا کہ وہ پیغمبر راست وعدہ او

صادق القول ہی * پس جب خالق اللہ کے وعدے کو وفا کرنا پسندیدہ ہی تو بےشبہہ خدا کے عہد کو وفا کرنا پسندیدہ تر ہوا چاہیے * رباعی *
وہ مرد نہین دانا جو کھاتا ہی * نمک دیکھہ کہ قول اپنا بجالاتا ہی *
گر عہد سے عہد کے وہ بر آتا ہی * جس کام مین جانچیے وہ بڑھہ جاتا ہی * نقل * حکایت الصالحین جو کتاب ہی اُس مین لکھا ہی
کہ کسو خواجہ کا ایک غلام پرہیزگار اور خدا ترس تھا * اتفاقاً میان بیمار ہوا عہد کیا کہ اگر مین اِس بیماری سے صحت پاؤن تو اِس غلام کو آزاد کرون * بعد کیتے دنون کے شافی حقیقی نے شفا دی * وہ خواجہ اُس غلام کو بہت پیار کرتا تھا آزاد نہ کیا پھر کاہلی پڑا * اُسی غلام کو حکم کیا کہ جا کر حکیم کو بُلا لا جو میرا علاج کرے *
غلام باہر نکلا اور جلدی پھر آیا * صاحب نے پوچھا حکیم کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ وہ کہتا ہی کہ تیرا خاوند جھوٹ بولتا ہی جو کچھہ کہتا ہی اُسپر عمل نہین کرتا اب مین اُسکی دوا نہین کرنے کا *
خواجہ سُنکر سوچا اور متنبہ ہوا اور بولا کہ ای خانہ زاد طبیب کو میری طرف سے کہہ کہ مین اب دروغ گوئی سے باز آیا پھر اپنے قول قرار سے نہ پھرونگا * مصرع * سر اگر جاے قول سے نہ پھرون * غلام نے کہا ای میان حکیم کہتا ہی کہ اگر تم اپنے قول

بھی وفا کرو تو مین بھی ایسی دوا دون کہ تم جلد شفا پاؤ * خواجہ نے غلام کو خط آزادی کا لکھہ دیا وہین صحت کلّی پائی * بیت *
وفاے عہد خدا ساتھہ گر تو لاوے بجا * تو اپنے فضل و کرم سے کرے وہ تجھہ سے وفا * حکایت * کہتے ہین کہ ایک پادشاہ کو سخت مہم درپیش ہوئی عہد کیا کہ اگر خدا میرے اِس کام کو بخوبی جیسا جی چاہتا ہی انجام دیوے تو جتنا خزانہ میرے یہان موجود ہی فقیرون اور مسکینون کو بانٹ دون * حق سبحانہ تعالی نے اُسکے مطلب کو جلد ہی اُسکے دل کی خاطر خواہ روا کیا * پادشاہ نے چاہا کہ جو وعدہ کیا تھا بجا لاوے خزانچی کو طلب کیا اور فرمایا کہ موجودات کا حساب کر لا کہ تیری تحویل مین کتنا نقد تیار ہی * اُسنے نزدات کی فرد گذرانین مبالغ کلّی نظر پڑے * اُمرا اور ارکان دولت بولے کہ جہان پناہ اتنا مال محتاجون کو خیرات کر دینا لازم نہین کہ لشکر تباہ اور پریشان ہو جاویگا * سلطان نے جواب دیا کہ مین نے عہد کیا تھا کہ سارا خزانہ غریبون کو خیرات کر دونگا * امیرون نے کہا کہ عالم و فاضل فتوا دیتے ہین کہ سپاہی اور رعیتتے ملازم سرکار کے ہین یہہ بھی حکم مستحق کا رکھتے ہین * پادشاہ اِس بات سے متحیر اور متفکر ہو کر

مثمن برج میں جا بیٹھے دیکھیں تو زیر جھروکے ایک فقیر دیوانہ چلا جاتا ہی * پادشاہ نے حکم کیا کہ اِس مجذوب کو بلالو * چوبدارون نے اُسے پُکارا جب وہ آیا مالک نے کہا ای میان مستان میں نے شرط کی تھی اور خدا سے عہد باندھا تھا کہ جو میرا مقصد دلی برآوے تو میرے خزانے میں جو نقد ہی خدا کی راہ میں صرف کرون سو کام میرا حسب دلخواہ ہوا لیکن روپیے بے شمار اور راگنی ہیں آخر اراضی نہیں ہوتے اور عالم سپاہیون کو واجب الرعایت ٹھہراتے ہیں اب تم کیا صلاح دیتے ہو * دیوانے نے کہا ای پادشاہ جس وقت تم نے یہہ نذر قبول کی تھی کہ سارا مال درویشون کو دو نگا دو ال بندون کا بھی خیال تمھارے دل میں گذرا تھا * فرمایا نہیں فقط گدا اور بے نوا اُن کا نام زبان سے لیا تھا * کہا تو اُنہیں کو دو جنکی نیت کی تھی * ایک امیر اُس گھڑی حاضر تھا بولا کہ ای دیوانے مال بہت ہی اور سپاہی مفلس اور حیران ہیں * مجذوب نے اپنا منھہ اُسکی طرف سے پھیر لیا اور بولا کہ ای سلطان جس سے تم نے وعدہ اور قول کیا ہی پھر بھی اُس سے کبھو کام ہی یا نہیں * اگر کچھہ سروکار ہی تو اپنے عہد کو وفا کرو اور اگر اُس سے آگے کو غرض نہیں اور آسکے

محتاج نہوگے تو جو مزاج مین آوے سو کرو * پادشاہ نے یہہ جواب
معقول اُسیس سے سُنکر رو دیا اور حکم کیا کہ سارا مال
فقیر غریب مسکینونکو تقسیم کر دو * ابیات * جو آخر کو محتاج
اُسکا تو ہو * نمو رآب وفاداری سے اُسکی رو * حکومت کا
جو مرتبہ پاتے ہین * وفا عہد کی وہ بجا لاتے ہین * وفاداری ہی
سلطنت کا نشان * جو قول اپنا پورا کرے مرد جان * اور عہد
کو وفا کرنا اور برقرار کو بنا ہنا کسو سے اِتنا خوشنما نہین جتنا
پادشاہون سے ہی * اِس واسطے کہ اُنکا ذکر تمام عالم کی زبان
پر مذکور ہوتا ہی اور ہر ایک کے سُننے مین آتا ہی * پس ادنا
اعلا اُنکے عہد و پیمان سے واقف ہوتے ہین * تو جب سلاطین اپنے
عہد کو انجام ندین پیارے دوست اور دشمن اُنکے سخن کا
اِعتبار نکرین * وصایاے ہوشنگ مین لکھا ہی کہ ای فرزند عہد
شکنی اور خلاف وعدگی ہرگز نہ کریو کہ سزا اور شامت اُسکی جلد ملتی
ہی * بیت * قول بجالانا بڑی بات ہی * عہد شکن ہونا بُری
بات ہی * اور ملوکون کو اپنی سلطنت کے عہد کے عہدے سے
نکلنا واجب اور لازم ہی * حکایت * کہتے ہین کہ افراسیاب
ظالم کے احوال سے اور مظلوم کی حالت کی نہایت جستجو

اور تلاش کرتا بلکہ اِسکے تحقیق کرنے مین آپ محنت
کرتا ٭ ایک روز کسو مصاحب نے کہا کہ رات دن اِسی فکر مین
رہتے ہو عیش و آرام مطلق نہین کرتے ٭ جواب دیا کہ مین
اپنے وعدے کے برخلاف نہین کرتا ٭ اُن نے پوچھا کہ آپ نے کیا
وعدہ کیا ہی ہم نے کبھو پادشاہ سے نہین سُنا ٭ فرمایا یہہ
سلطنت خود وعدہ ہی پادشاہون کو واجب ہی کہ اِس
وعدے کی وفا کرین اور وفا یہہ ہی کہ انصاف مظلومون کا ظالمون
سے دلوادین ٭ اور جو کوئی پادشاہت پاکر عدالت سے غافل
رہا گویا اپنا قول بھولا ٭ مصرع ٭ وعدے کو نہین بھولتے جنکو
ہی دیانت ٭ نصیحت ٭ ایک پادشاہ نے حکیم سے پوچھا کہ آدمی کو
کون سی صفت سے بزرگی حاصل ہوتی ہی ٭ جواب دیا کہ وعدے
کے انجام کرنے سے ٭ اور ایک فضیلت صادق القول کی یہہ
ہی کہ بقا جہان کی اُسکے سبب ہی اِس لئے کہ قیام دنیا کا
سلطنت پر ہی اور رہنا سلطنت کی اوپر لشکر کے ٭ اور پادشاہ
تمام جہان کے اپنی ساری دولت لشکر کے اعلا اور ادنا کو کھلاتے
ہین اور اُن پر صرف کرتے ہین اِس اُمید سے کہ جب کوئی
حریف مقابل ہوگا تو یلے شرط وفا کی بجالاوینگے ٭ پس اگر برسم

نمک حلالی اور وفاداری کی اُٹھہ جاسے تو کوئی خاوند نوکر اور سپاہیون پر اعتماد نہ رکھے بلکہ تمام سلطنت مین خلل عظیم پیدا ہو * دوسری ساری معاملتون مین کیا خرید فروخت اور زراعت اور تجارت مین اکثر قول و قرار ہی کام آتے ہین * اگر وہ درست نرہین اور پورے نہون تو بندوبست اور ضبط و ربط عالم کا نیست و نابود ہو جاوے * یہہ سب باتین سوچ کر وفاداری کی راہ سے مُنہہ نہ موڑا چاہیے * ابیات * چاہ اُسکو جو وفا تجھہ سے کرے * جان تیرے پر کے آگے دھرے * دوست جانی ہو تو پھر اُسکے لئے * جان کام آوے تو دنیا ہی بنے * جان سا دنیا مین کوئی یار نہین * جو وفا اُس مین نہین تو یار نہین * یار دنیا مین ملین ہین کو بکو * پر وفاداری نپاوے اُنمین تو * اُس سے مل جس مین کہ ہی صدق و صفا * دامن اُسکا لے کہ ہی صاحب وفا *

حکایت * تاریخ ولایت خراسان مین مذکور ہی کہ جس وقت یعقوب لیث نیشاپور مین پہنچا وہان کا حاکم محمد طاہر تھا اُس نے باغی ہو کر شہر کے گرد مورچے باندھے اور قلعہ گیر ہو کر لڑنے لگا * سردار اور رفیق محمد طاہر کے پادشاہ سے نامہ و پیام اور نوشت خواند خفیہ کرنے لگے * اور اپنی ہوا خواہی اور وفاداری

بہت سی ظاہر کرنے لگے مگر ابراہیم حاجب نے نہ عرضی لکھی
اور نہ زبانی پیغام کبھو بھیجا * آخر بعد جنگ کے جب یعقوب
کی فتح ہوئی اور عمل دخل ہو گیا رعیت اور سپاہ سب فرمان
برداری میں آئے * پادشاہ نے ابراہیم حاجب کو یاد کیا اور
پوچھا کہ سب امیرون نے اور رہبر تے ساتھہ والون نے پوشیدہ
خط بھیجے تو نے کبھو کچھ نہ لکھا اور اُنکے باہم نہ ہوا * بولا ای پادشاہ
مجھے تم سے آگے کی ملاقات اور جان پہچان نہ تھی کہ از سر نو
آشنائی یا یاد دہی کرتا * اور محمد طاہر سے بھی آزردہ نہ تھا کہ
اُسکی دشمنی کی خاطر یہہ حرکت کرتا علاوہ دل میرا نہ راضی
ہوا کہ اُسکی پرورش اور داد و دہش کا حق مٹادون
اور عہد و پیمان کے توڑنے پر کمر باندھون * بیت * خط وفا
سے نہ ہرگز اُٹھاؤن اپنا سر * اگرچہ کاتبِ قلم سا ہمارے بند سے بند *
یعقوب لیث یہہ جواب صاف سُنکر نہایت محظوظ ہوا
اور بولا کہ تو اِس لایق ہی کہ تجھے رفیق کرین اور سزاوار
اِسکے ہی کہ تجھے خدمت دیگر سرفراز کرین * مصرع * وفا جن
مین ہی اُنکو آفرین ہی * پھر اُسکا مرتبہ سب سے زیادہ کیا اور
مقرب اپنا بنایا * اور جنہون نے اپنے خداوند نعمت کے حقوق

فراموش کرکے عرصیان کئی تھین اُن سب کو نہایت شدّت اور عذاب سے مروا ڈالا * قطعہ * جو کوئی حق کو نہ پہچانے اُس سے کیا امید * وفا ہی جس مین نہین ہرگز اُسکا مت ہو یار * وفاے عہد سے دنیا مین گر تو ہو مشہور * نشان مرتبہ کا تیرے چرخ سے ہو پار * چھبیسوان باب صدق و راستی مین * راست گوئی اور راست کاری سے اِنسان کی زندگی دنیا مین تو آرام اور چین سے کٹتی ہی اور عاقبت مین اُسکے سبب سے رہائی اور خلاصی ہوتی ہی * قطعہ * سچّے آزاد ہین قیامت مین * سعی کر جو تجھے بھی اُنمین گین * خلاصی اپنی کر تو دنیا مین * تو وہان بھی ترا حساب نلین * بزرگون نے فرمایا ہی کہ میدان گویائی کا اِس واسطے بہت فراخ ہی کہ کہنے والے کے سخن کا پانون جھوٹ کے پتھر سے ٹھوکر نہ کھاوے * پس جب تانک راست گوئی کی خوشبو سے دماغ سُننے والون کا معطر کرنے دروغ گوئی کی بدبو سے مغز اُنکا پراگندہ نہ کرے * قطعہ * زبان جو پاک ہی افسوس ہی کہ خواہ نخواہ * اُسے تو جھوٹہ کی ناپاکی سے کرے ناپاک * جو پانون تو نہ اُٹھا دیگا راہ صدق سے تو * رہیگا چرخ سے بھی سر بلند اور چالاک *

نصیحت ۔ ایک علم دین کے عالم نے فرمایا ہی کہ اگر دروغ گوئی
مین عذاب الہی کا خوف اور راستی مین آخرت کے ثواب
کا مژدہ نہوتا تو بھی عقلمند کو جھوٹ بکنے سے پرہیز کرنا اور سچ
بولنے کا قصد کرنا لازم تھا * اِس واسطے کہ جھوٹ انسان کا بوجھ
اور بھرم کھوتا ہی اور سب کی نظرون مین ہلکا اور بے قدر
کرتا ہی * بیت * غم مین پڑا تو گر ہی تو جھوٹا * ور ہی تو سچا
سب غم سے چھوٹا * نصیحت * کہتے ہین کہ مرشد خانہ نے وصیت
نامہ جو اپنے فرزند کو لکھا تھا اُسمین یہہ نکتہ بھی درج تھا کہ
ای پسر اگر تو چاہے کہ آدمی تجھہ سے ڈرین تو جھوٹ مت
بول کہ دروغ گو کی دہشت کسو کے دل مین نہین ہوتی * اگر
ہزار ننگی تلوارین اُسکے گرد و پیش سواری مین چلین اور لاکھہ
شمشیر زن اُسکی رکاب مین حاضر رہین * اِس لئے کہ اگر
اُسکی زبان کی تیغ مین جوہر راستی کا نہین تو خلق اللہ کی نظر
مین ہرگز اُسکا دبدبہ نہین * ابیات * تو کام اپنا سب راستی
سے سنوار * کہ ہو سرخرو اور نہ ہو شرمسار * اگر آدمی ہو
بہت کج کلام * پر آخر کو سچّون کا ہو ہی غلام * اگر سخت و پر
زور ہو وے کمان * پہ تیر آگے جُھک جاے ہی حلقہ سان *

حکایت * کہتے ہیں کہ ایک روز حجاج ظالم کسو قوم کو سیاست کرتا تھا اُس گروہ سے جب ایک شخص کی باری آئی وہ بولا ای امیر مجھے مت مار کہ میں نے تجھپر حق ثابت کیا ہی * اُسنے پوچھا تیرا مجھپر کون سا حق ہی * بولا کہ فلانا تیرا دشمن تیری غیبت کرتا تھا اور تجھکو گالیان فاحش دیتا تھا * میں نے منع کیا اور دشنام دینے سے اُسے باز رکھا * حجاج نے کہا اِس تیری بات کا کوئی گواہ شاہد ہی کہنے لگا ہان موجود ہی * یہہ کہکر اُس جماعت میں سے ایک پیر مرد کی طرف اِشارت کی وہ بول اُٹھا بولا کہ سچ کہتا ہی میں اپنے کانون سُنا ہی کہ اُسنے اُسکو تیری بدگوئی اور بدیون سے منع کیا * حجاج نے کہا اگر تو وہان تھا تو کیون تو بھی میرے مخالف کو مانع نہوا اور اُس کا ساتھہ ندیا اور شرکت اور موافقت نکی * اُسنے جواب دیا کہ میں بھی خود تجھے بُرا سمجھتا ہون اور تیرا مدعی ہون مجھکو ایسا کیا پڑا تھا کہ تیری طرفداری کرتا اور اُس سے لڑتا * حجاج نے حکم کیا کہ اِن دونون کو آزاد کرو ایک کا حق تو ثابت ہوا اور دوسرے نے کلمۂ حق کہا اِس سبب سے دونون کی جان بچی اور مخلصی ہوئی * جب سے یہہ مثل لوگون کی زبان میں

جاری ہوئی کہ اگرچہ جھوٹ آدمی کو بچاوے ہی لیکن راستی
بر اد سیاہ بچاؤ کا ہی * ابیات * جو کوئی راست گوئی مین مشہور
ہو * خدا کی مدد اُسکی منظور رہو * کوئی راستی کو چھپاتا نہین *
کبھی سچ نقصان پاتا نہین * تو سچ بول اور سب سے بے فکر رہ *
خدا فتح دیویگا تو سچ ہی کہہ * جو تو راستی کہنے مین ہی کھرا *
کریگا مدد تیری آپ ہی خدا * جیسے کہ دروغ گوئی مین حرمت
اور آبرو انسان کی نہین رہتی اِسی طرح ٹھٹھا مزاخ اور یاوہ
گوئی اور خوش طبعی اور ہنسی کھیل سے بھی آدمی کا بوجھ
بھار اور قدر و منزلت کم ہوتی ہی * خصوصاً طالعمندونکی جنکو خدا
نے اِختیار دیا ہی اور صاحب مقدور کیا ہی * اِس لئے کہ ایسی
حرکتون سے خادم اور ملازم اُنکے ڈھیٹ اور دلیر ہوتے ہیں *
پس اُنکا خوف اور دہشت اُنکے دل سے مطلق اُٹھ جاتی ہی *
اور علاوہ یہہ بھی وسواس ہی کہ اگر کسو کو خوش نہ آیا
اور بدگذرا تو اگر اُسوقت قابو نہ پایا پر دل مین کنہ اور کینہ رکھا
کبھو وقت پاکر عوض لیویگا * تو گویا ایسا فتنہ اور فساد برپا ہوا
جسکا علاج ممکن نہین * چنانچہ روشنائی نامے مین لکھا ہی *
ابیات * نکر تو ٹھٹھہ اور بیہودگی کو اپنا شعار * کلھاڑی پانون

مین اپنے نمار تو ز نہار * جو پادشاہ ہو تو ہزل آبرو کھو دے *
جو چاند ہو دے تو بے نور بات مین ہو وے * اور غیبت کرنی
بھی ایسی ہی ہی کہ وہ بھی صاحبان دولت اور قدرت سے
بعید ہی کیون کہ اُنکو مقدور اور قابو ہی کہ جو چاہین سو سبکے مُنہہ
پر کہہ سکتے ہین پس پیٹھ پیچھے کہنا اُنکو کیا غرور ہی * بادشاہ یہہ
لازم ہی کہ اپنے نوکرون چاکرون کو بھی ہر کسو کی غیبت کرنے
سے منع کرین کہ بد گوئی کا برا عذاب ہی * اور غیبت مین دنیا و
آخرت کا کمال نقصان ہی * ابیات * غیبت کسو کی ہرگز جو ہو سکے
نہ کر تو * اِس واسطے کہ غیبت کھوتی ہی آبرو کو * مت سُن
بدی کسو کی اِس واسطے کہ جو تو * اُنکا شریک وشامل اِس
عیب مین نہو تو * چھبیسوان باب احتیاج روا کرنے مین *
جو کوئی چاہے کہ خدا میری حاجت بر لاوے تو اُسے لازم ہی کہ
آپ بھی محتاجون کی احتیاج روا کرے * حدیث مین آیا ہی
کہ حق سبحانہ تعالی اپنے بندون کی مدد کرتا ہی لیکن اِس
بشرط پر کہ وہ بھی اُسکے بندونکی مدد کرین * بیت * اگر خدا سے
تجھے ہی امید بخشش کی * تو مہربانی سے اَورون پہ تو بھی بخشش
کر * روایت * اخبار مین آیا ہی کہ جس شخص کو خدا اپنے فضل و

کرم سے نعمت اور دولت زیادہ عنایت کرے اُسپر واجب
ہی کہ محتاجون کی مدد اور درماندون کی خبرگیری بے نہایت
کرے اِس واسطے کہ فقیرون اور عاجزون کا دولت مین حصہ
ہی * پس چاہیے کہ جتنا اختیار اقتدار پاوے اُتنا ہی لاچارون
اور بے کسون کی خدمت کرے اور اُنکی احتیاج بر لاوے * خصوصاً
جس بخت باور کو کہ دولت اور بھلمنسائی خدانے دی ہی اور
اُسکو پادشاہ یا سردار بنایا ہی تو گویا سب خلق اللہ کا بوجھ
اُسکے سر پر ہی اُسکو بخوشی اُٹھاوے اور شکر بجالاوے * کہ
قادر نے اِتنا مقدور دیا ہی اور ایسا مجھے بنایا ہی کہ خدا کے بندے
اپنا مطلب مجھہ پاس لیکر آتے ہین ہرگز ہرگز اُنکی کارروائی
اور دلجوئی مین دیر نکرے اور داد دہش مین کمی نفرماوے *
کیونکہ زور و قابو پکڑ کر کمزور اور ناتوان کی دستگیری نکرنی
گناہ عظیم ہی * قطعہ * اُمیدین سب کی بزرگی سے اپنی پوری
کر * کہ تو بھی دل مین اُمیدین بہت سی ہی رکھتا * مرادین لطف
سے محتاجونکی جو تو بر لاے * مرادین تیری بھی بر لاوے اُسکے بدلے
خدا * حدیث شریف ہی کہ صاحب ایمان انسان کے دل کو
شاد کرنے سے ثواب دو شونبرس کی عبادت کا

ملتا ہی * پس پادشاہت پانے کی یہہ شرط ہی کہ ہمیشہ خدا
کے بندون کی حاجتین بر لایا کرے اور اُنکو آرام دے اور خوش
رکھے اور اُنکے کام مین ہرگز کمی نکرے * حکایت * سکندر
ذوالقرنین ایک روز رات تک دربار عام کئے بیٹھا رہا کوئی
حاجت مند اُسکے پاس نہ آیا اور رکھھ احتیاج نہ لایا * برخاست
کے وقت ندیمون سے فرمایا کہ آج کے دن کو مین اپنی زندگی
کے حساب مین نہین گنتا * مصاحب نے عرض کی کہ قبلۂ عالم آج
کا روز عجب فراغت اور خوشی مین کٹا اور صحت و سلامتی
سے شب ہوئی اور جتنے امور سلطنت کے ہین حسب دلخواہ
سرانجام پائے * خدانخواستہ کسو طور کی کدورت مزاج
مبارک پر نہ آئی * سواے اُسکے خزانۂ عامرہ سے جو تڑے
بھو تڑے بھرے پڑے ہین اور لشکر مور و ملخ موجود ہی اگر آپ
ایسے دن کو گنتی مین نہ لاوین تو کون سے روز کو شمار کیجئے گا *
فرمایا یہہ سب باتین درست ہین لیکن جس روز پاشاہ سے فیض
اور خوشی غریب مظلوم کو نہ پہنچے اور حاجت محتاج کی نہ بر آوے
اُسے کیونکر اپنی زندگی مین شریک کیجئے * قطعہ * اُسے زندگی کہتے
ہین اہل دانش * جو خلق خدا کی بھلائی مین گذرے * نہین تو

وہ سارا جنم ہی اکارت * جو حرص و ہوا اور برائی مین گذرے *
حکایت * کہتے ہین کہ خاقان چین نے سکندر سے پوچھا کہ لذت
اور مزا سلطنت کا آپ نے کس چیز مین پایا فرمایا تین چیز مین *
پہلے تو دشمنون پر غلبہ پانے اور انکو زیردست اور مغلوب
بنانے مین * دوسرے دوستون اور خیرخواہون
کے سر فراز فرمانے مین * تیسرے غریب اور محتاجون
کی احتیاج برلانے مین اور دل خوش کرنے مین * سواے ان
تین لذتون کے جو لذت ہی اسکو قرار و اعتبار نہین * ابیات *
پادشاہونکو ہین یہہ کام ضرور * کہ کرین دشمنون کو ملک
سے دور * دوسرے دوستون سے مہر و وفا * اور رعیت
کے کام دیوین بنا * تیسرے احتیاج جولاوے * خالی شرمندہ
وہ نہ پھر جاوے * بہت سے پادشاہ نام آور * آکے دنیا مین
کر گئے ہین سفر * لیگیا پر وہ بادولت کا * جو رعیت کی شکھہ
کی فکر مین تھا * لیکن توفیق نیک فعل نیک پر موقوف ہی
اگر نیک کام کریگا تو نیت بھی نیک ہو گی * ستائیسوان
باب تانی و تامل مین * موافق اس قول کے کہ سمجھہ اور غور
کر کے کام کرنا خدا کی مدد سے ہوتا ہی * اور شتابی اور جلدی

کر بیٹھنی شیطان کی پُشتی سے ہوتی ہی * اِسلئے کہ اگر
آہستگی اور تامل سے کام شروع کریگا تو غالب ہی کہ بخوبی خاطر
خواہ سرانجام پاویگا * اور جو بات جلدی بے تامل کریگا مقرر ہی کہ
انجام اُسکا خوب نہوگا * بلکہ شاید دنیا مین بدنامی اور عاقبت مین
شرمندگی حاصل ہو * ابیات * تو کر نرمی سے کام عالم کا انجام *
کہ سختی کام مین آتی نہین کام * دیا گر آگ کے باعث نہ جاتا * تو
کیون پروانہ اُسپر آکے جلتا * کرے ہی صبر مشکل ساری
آسان * کہ صابر ہوتا نہین ہرگز پشیمان * نصیحت * کہتے ہین کہ پرویز
نے اپنے پسر کو یہہ نصیحت کی کہ ای فرزند جس طرح تو رعیت
پر حاکم ہی اِسی طرح تیری عقل بھی تجھہ پر حاکم ہی * جو تو رعیت
سے اپنی فرمانبرداری چاہتا ہی اور اُنکی محکومی سے خوش
ہوتا ہی تو چاہیے کہ تو بھی عقل کے حکم سے باہر نہو اور جو مہم یا کام
تجھے پیش آوے پہلے تامل کر اور اپنے حاکم سے یعنے عقل سے
صلاح لے * خصوصاً جس بات مین کہ خلق اللہ کو نقصان جانی یا مالی
پہنچے یعنے اُنکی جان جاوے یا مال مین نقصان آوے * ابیات *
بے تامل نکر تو کام کبھو * بلکہ جلدی کی راہ چھوڑ دے تو * سوچ کر کے
جو کوئی کام کرے * اپنے دل کی مُراد کو پہنچے * نصیحت *

وصایاے ہوشنگ مین لکھا ہی کہ سلطنت کے کامون مین
اور حکم دیے پتھنے مین موافق اِس نصیحت کے کہ عادل
پادشاہ کو شتابی مناسب نہین ہرگز جلدی نہ کیا چاہیے خصوصاً
خشم اور غضب کے غلبے کے وقت مغلوب نہو جایئے بلکہ اپنی
عقل و فہم کو غالب بنایئے اور انجام کو لحاظ کریئے اور انتہاے
کار کو ملاحظہ فرمایئے مبادا اُس گھری تو جلدی مین کام کر
بیٹھے اور آخر کو خجالت حاصل ہووے پھر اُس وقت کی
پشیمانی کچھ فایدہ نہین رکھتی * ابیات * تو سیاست کرنے مین
جلدی کو چھوڑ * راہ سے تانی کی باگ اپنی نموڑ * ایک دم مین
مارے سو چاہے تو جو * پر جلا سکتا نہین ایک مُردے کو * نصیحت *
جلدی کام کر بیٹھنا مانند تیر کی ہی کہ جب کمان سے چھوٹا اپنے
اِختیار سے نکلا * اور اگر سوچ سمجھکر دھیرج سے کچھ حرکت
کرے تو ایسی ہی جیسے تلوار کھینچی ہوئی ہاتھ مین لئے ہی
اگر جی چاہے وار کرے اور اگر نچلا دے تو کچھ نقصان نپاوے *
اور یہہ سچ ہی کہ کسو وقت جلدی صاحب حکومت کے مزاج
پر ایسا غلبہ نہین کرتی جیسے غصے اور رنجش کے وقت مین *
پس لازم ہی کہ اُس دم طبیعت کو بہکنے ندے اور انجام کو

آسکے نظر میں رکھے اور سوچے کہ اپنی حرکت سے افسوس پھر نکرے * نقل ہی کہ اردشیر بابک نے کہ سلطان صاحب نصیب اور پادشاہ نام آور تھا * تین رقعوں پر تین سطرین داناؤن سے لکھوائین اور تین نشان دیئے اور اپنے خاص غلام کو وہ رقعے سونپ کر حکم کیا کہ مین عدالت کے کام مین جب کچھ حکم کرون اور میرا چہرہ تغیر ہو جاوے اور نشان غضب اور خشم کا میری نظرون مین ظاہر ہو * حکم کرنے سے پہلے یہہ پہلا رقعہ مجکو دکھائیو اگر معلوم کرے کہ میرے مُنہہ کا رنگ بحال نہوا اور غصے کی آگ ٹھنڈی نہوئی جلدی دوسرا خط آگے لائیو جو تب بھی میری وہی حالت رہی تو تُربت یہہ تیسرا پُرزہ دکھادیجیو * اور مضمون پہلے رقعہ کا یہہ تھا کہ تامّل کر اور نفس امّارہ کو اتنا مختار نکر اِس لئے کہ تو ایک عاجز مخلوق ہی اور تیرا خالق زبردست ہی جسنے تجھے پیدا کر کے اِس درجے کو پہنچایا * اور دوسرے خط کی یہہ عبارت تھی کہ جلدی مت کر اور زیردستون پر جو خدا کی امانت ہیں اور تیرے سپرد کیئے ہیں اور تیرے مغلوب کر دیئے ہیں غصہ مت کر * نہین تو جو تجھپر غالب ہی عوض اُنکا بُری طرح تجھہ سے

لیویگا* اور تیسرے پرزے مین یہہ لکھا تھا کہ تو جو یہہ حکم کرتا ہی
موافق شرع شریف کے کر اور انصاف سے درگذر مت
کر* ابیات* تو گھورے کو میدان اِتنا ندے* کہ گر چاہے پھیرے
نہ وہ پھر سکے* تجھے حکم و ضبط ایسا کرنا بھلا* کہ حکم خدا سے وہ
ہووے ملا* حکایت* تواریخ مین مذکور ہی کہ جب احمد سامانی
نے وفات پائی تب بیٹا اُسکا نصر نام آٹھہ برس کا تھا*
سامانیہ کے اُمراؤن اور سردارون نے ملکر اُسکو سلطنت
کے تخت پر بیٹھایا اور آپ سارا کاروبار عدالت اور
انصاف سے کرتے تھے* جب شہزادہ بالغ ہوا اور سب کچھ
سمجھنے اور بوجھنے لگا تب مختار ہو کے آپ حکم رانی پر کمر باندھی
اور تمام ملک باپ کا اپنے تصرف مین لایا اور سب طرح کی
بزرگیان اور خوبیان پیدا کین* لیکن نوجوانی اور ناکردکاری
کے باعث اور غرور دولت و سلطنت کے سبب جلد غصّے مین
آجاتا اور بے تامّل جو چاہتا سو فرماتا* تھوڑے سے گناہ پر بہت
سی سیاست کر بیٹھتا* ایک روز اپنے وزیر سے پوچھنے لگا کہ
اگر کوئی عیب میرا تجھپر ظاہر ہوا ہو تو مجھے مطلع کر جو مین اُسے
آہستہ آہستہ چھوڑنا شروع کرون* دیوان اعلانے التماس

گیا کہ خدا کے کرم اور فضل سے ذات عالی میں تمام خوبیان بھری ہیں اور نیک نامی سے مشہور ہی* کیونکہ خوان نعمت سے جہان پناہ کی غنی و غریب بھر پیٹ کھاتے ہیں اور باورچی خانے سے قبلۂ عالم کے محتاج و فقیر فیض پاتے ہیں اور صبح و شام دنیا کی نعمتین پلاو نان قلیے پخت ہوتے ہیں* لیکن اِتنے بڑے خرچ پر نمک کم ہوتا ہی کھانا پھیکا رہتا ہی* اور جو طعام بے نمک ہو وہ بے مزہ کہلاتا ہی* خضر نے پوچھا کہ کیا معنے نمک اُسکا کیا ہی* بولا کہ سلطنت کے خوان کا لون تامّل اور بُردباری ہی اور جو اُس خوان کا بازار پھیکا کر دے وہ خشم اور سبکساری ہی* امیر خضر نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا کہ یہی عیب مجھہ میں ہی* لیکن اب تو عادت ہو گئی اور خو پڑی ہی کیا تدبیر کرون جو یہہ دور ہو* وزیر نے عرض کی ہر وقت اپنے مزاج کے اوپر لحاظ رکھیے اور تامّل فرمایئے اور کسو کام میں شتابی اور جلدی نکیجیے اور اپنی خدمت میں دانا اور پاکیزہ خصلت آدمی رکھیے اور صحبت میں مصاحب نیک سیرت مقرر کیجیے* اور اُنھیں پروانگی دیجیے کہ جسوقت کسو شخص پر مزاج مبارک برہم ہو وہ شفاعت

کریں اور طبیعت پر غضب کو غالب نہ ہونے دیں * اغلب ہی کہ دل کو ملایمت حاصل ہوگی اور مرضی حضور کی رحم دلی کی طرف مائل ہوگی * اسی دن سے پادشاہ نے ویسے ہی لوگ صاحب دیانت اور عدالت چن چن کر جمع کیے اور اپنے نزدیک رہنے سے اور صلاح نیک دینے کی پروانگی سے سرفراز کیے * اور حکم عام کردیا کہ آج سے جس گنہگار کو میں سیاست دینے کا حکم کروں تین دن تلک جاری نہو اور تین مرتبہ اُس کا احوال عرض کرو بعد اُسکے جسکو میں تعزیر کرنے کو فرماؤں سو تازیانہ سے بہت کم مارو * اور مصاحبوں اور مقربوں کو اجازت دی کہ جو تقصیروار قابل عفو کے ہو تم خوب طرح ندھڑک اُسکے واسطے عرض کروا اور گناہ معاف کرواؤ * جب یہہ رسم وآئین مقرر ہوئی اور سلطنت کا کاربار اِس صورت سے جاری ہوا تھوڑے دنوں میں دبدبہ اُسکی حکومت کا اور شور عدالت کا چاروں طرف ملکوں میں مشہور رہوا اور خدا کی نظر رحمت کا منظور رہوا * ابیات *
تیز پرمت ہو تو شاہین کی طرح ای پادشاہ * شیر نر سے سیکھہ جو آہستہ سے چلتا ہی راہ * باگ کو تھامے تو اپنی فکر کا

گھو آجاتا * ہین بہت اُس راہ مین خطرے اور جنگل ہی برا * کام جو پیش آوے جس مین غم کی پڑ جاوے گرہ * جلدی کر اُس مین نکر آہستگی ہشیار رہ * اٹھائیسوان باب مشورت اور تدبیر مین * حق تعالی نے اپنے دوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ ای محمد جس کام کرنے کا ارادہ کرے پہلے مصلحت کرلے * بزرگون نے کہا ہی کہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام ایک تو آپ تمام داناؤن مین دانا تھے اور دوسرے بموجب خدا کی وحی کے کام کرتے اور حکم فرماتے تس پر بھی یہہ حکم انہی ہوا کہ صلاح اور مصلحت بغیر کچھ کام نکر * مگر اسی خاطر کہ بعد پیمبر کے ساری اُمت مین یہہ سنت جاری ہو * کیونکہ مشورت مین بہت فایدے ہین * ایک تو یہہ ظاہر ہی کہ جو کام مصلحت سے ہوتا ہی وہ نہایت خوبی اور راستی سے انجام پاتا ہی * اور دوسرے یہہ کہ جو شخص بغیر صلاح کے کچھ کام کرے اگر بن نہ آوے تو ساری خلقت اُسے طعنے دے اور نام رکھے اور سب کے نزدیک احمق ٹھہرے * اور اگر مشورت کرکے کچھ کام کرے اور اُس مین گو کہ فائدہ نہ ملے تو اُسکو معذور و معاف رکھتے ہین * چنانچہ یہہ کہاوت ہی پانچ پنچ مل کیجے کاج ہارے کہاگے

آوے نہ لاج * اور مشاورت مین یہہ بھی خوبی ہی کہ ایک شخص
کی عقل کسی کام کے بھلے برے کو دریافت نہین کر سکتی اگر کئی
انسان باہم ہو کر عقل دوڑاوین تو اگر ہر ایک کو ایک
ایک رگ و ریشہ اور پہلو اُسکا سوجھے اور سب ملکر بوجھین
تو غالب ہی کہ کسو طرح کی کج و کاوش باقی نرہے * پس
صاحب حکومت اور اہل اختیار کو واجب ہی کہ جو کام پیش
آوے بدون پوچھے عاقلون کے ہرگز شروع نکرے * کہ قول
بزرگون کا ہی کہ جو کوئی بغیر سمجھے بوجھے اور بدون صلاح لئے کام
کر بیٹھے کا نتیجہ نیک نپاویگا اور بن نہ آویگا * اور مشورت کو
مشکل کے حل کرنے مین بجاے حاکم عادل کے یا پیغمبر برحق کے
سمجھین * اور یقین جانین کہ عقل دس آدمی کی ایک انسان
کی عقل سے بہتر اور فائدہ مند ہوتی ہی * قطعہ * مصلحت سے
تو کام کرتا نہین * عقل کی راہ تو نے کیون چھوڑی * دانا کہہ گئے
ہین مل کے کیجے کام * دو ہین دو اور ایک ہی ایک ہی *
پس جس وقت یہہ نکتہ سب کے نزدیک ثابت ہوا کہ کوئی کام
یا تدبیر سواے صلاح کے درست نہین ہوتی اور ٹھیک نہین
پڑتی تو مصلحت کرنی لازم ہوئی * پس مشورت کی خاطر

لوگ بھی ایسے ہی چاہیئن کہ اپنے وقت کے دانا اور کار آزمودہ ہووین اور صاحب دین و کیش ہون کہ تجویز اور منصوبہ ایسے عاقلون کا درست پڑتا ہی اور کبھی جو مشکل سخت ہو پر آسان کر دیتا ہی * پس تابعداری دانا مدبّرون کی کرنی واجب ٹھہری نصیحت * بہرام گور نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ ماکی کار و بار مین خردمندون سے مشورت کیجیو کہ تدبیر معقول مانند شکار کے ہی کہ ایک آدمی کے ہاتھہ سے نہین ہاتھہ آتا * اور جو بہت لوگ ہون تو بھاگنے نہین پاتا * اگر غم یا فکر سخت پیش آوے خبردار جب تلک تدبیر سے بن سکے ہرگز گھبرا کر اور ارادہ نکر بیٹھیو کیونکہ جو کام تدبیر سے بر آتا ہی شمشیر تیز سے نہین ہو سکتا * بیت * فوج و لشکر سے نہین ہوتا ہی جو کام انجام * اُسکو اِک بات مین عاقل جو ہی کردے ہی تمام * حکایت * کہتے ہین کہ قیصر روم کو عزیز مصر سے مخالفت اور رنجش ہوئی * یہہ لشکر عظیم لیکر چڑھہ آیا * جب دونون پادشاہون کا مقابلہ ہوا اتفاقاً روم کی فوج مین کوئی شخص تھا کہ جو صلاح رومی ٹھہراتے وہ پوشیدہ عزیز مصر کو لکھہ بھیجتا اور مطلع کرتا * ازبسکہ ٹھیک ٹھیک خبرین اُسکے لکھنے سے ظاہر ہوتین * عزیز کو اعتماد آتا او

اعتبار کرتا * یہہ احوال ہرکارون اور خبرداروں سے قیصر تلک پہنچا کہ عزیز مصر کی طرف سے آپ کے لشکر مین خفیہ نویس رہتا ہی اور یہانکی تمام کیفیت دمبدم کی شب و روز لکھا کرتا ہی * پادشاہ سُنکر چپ ہو رہے مطلق اِس بات کا دھیان نکیا اور اُس شخص کے مُنہہ پر نرکہا * جب بعد سوال جواب کے لڑائی مقرر ہوئی اُس واقعہ نویس کو طلب کیا اور اپنے روبرو کسی کام مین مشغول کر دیا * اور اُسی وقت اپنے لشکر کے میر بخشی اور رسالدار جمعداروں کو یاد کیا اور اُن سے کہا کہ عزیز مصر کے امیرون اور سردارون نے مجکو عرضیان لکھین ہین اور قسمین کھائین ہین کہ جسوقت جنگ مقابل ہو کر صفین آراستہ ہونگی ہم مقرر عزیز مصر کو دستگیر کر کے حضور مین لے آوینگے * اور اِس خدمت نمایان کے بدلے سرفرازی اور انعام پاوینگے * اب تم خاطر جمع رکھو اور لڑائی پر کمر باندھے مستعد رہو انشاء اللہ تعالی اب وہ بغیر لڑائی بھڑائی کے آپ سے آپ گرفتار ہوا چلا آتا ہی * وہ خفیہ نویس یہہ بات سُنکر دل مین گھبرایا اور وہین یہہ کلام جو قیصر سے سُنا تھا عزیز کو لکھہ بھیجی * عزیز نے جو نہین پڑھا یقین جانا اور اپنے

سرداروں سے بدبر ہو کر مارے اندیشے کے وہاں توقف کرنا مصلحت نہ دیکھا بے جنگ کوچ کر دیا اور بے لڑائی بھاگا * قیصر نے اپنی فوج اُسکے پیچھے روانہ کی بہیر بنگاہ اور مال اسباب لوٹ کر لے آئے * دیکھا چاہیے تدبیر کی یہ خوبی ہی کہ ایک ذرا سی بات میں ایسے پادشاہ کو سپاہ سمیت شکست دی کہ ایک کی نکسیر نہ پھوٹی * قطعہ * جو کہ بے تدبیر ہی ملک اُسکا نہیں رہتا کبھو * ملک گیری کی بنا تدبیر پر ہیگی تمام * ملک کے اپنے کی خاطر لشکر اور اسباب جنگ * سب بجھے درکار ہیں پر آتی ہی تدبیر کام * نصیحت * ایک بادشاہ نے کسو حکیم سے سوال کیا کہ تدبیر بہتر ہی یا شجاعت * اُس نے جواب دیا کہ شجاعت مشابہ شمشیر کے ہی اور عقل مانند دست قوی کے کہ اُس سے جو چاہیں سو کریں * اگر ایک آدمی نہتا ہی تو بھی خالی ہاتھ سے طمانچہ یا مکا مار سکتا ہی اور نہ لی تلوار سے بغیر ہاتھ کی مدد کے کچھ نہیں ہو سکتا وہ نکمی ہی * اِسی واسطے بزرگ کہہ گئے ہیں کہ مردوں کو عقل پہلی شجاعت ہی * ایک عزیز سے پوچھا کہ خوبی دانائی کی اور تدبیر پسندیدہ کیا ہی جواب دیا کہ جو فتنہ اور فساد کو کم کرے * پس ایسی راستہ اور تدبیر

پادشاہون کو غرور ہی کہ تا مقدور غش اور فتنے کی بیخ کنی مین کوشش کرین * جیسے ہیاطلہ کے پادشاہ نے کیا * اُسکی یہہ حکایت ہی کہ کسو بڑے غنیم نے خراسان سے ملک ہیاطلہ کا قصد کیا * وہ بھی تیاری کرکے اِس سے لڑنے کی خاطر نکلا * ارکان دولت ملک ہیاطلہ کے متفق ہوئے اور بربان کے خوف سے عاقبت اندیشی کرکے اپنی سلامتی اور بچاو کے واسطے ہر ایک نے نامے اور خط اپنے خاوند کے مخالف کو لکھے اور دوستی اور خیرخواہی ظاہر کی * حریف پڑھکر خوش ہوا اور اُن سب نوشتون کو ایک تھیلی مین ڈال کر سربمہر کرکے قلمدان نانے مین رکھوایا * خدا کا کرنا جب جنگ روبکار ہوئی ملک ہیاطلہ کی فتح ہوئی اور دشمن نے شکست فاش پائی * اُسکا سارا مال و اسباب اُسکے تصرف مین آیا * وہ خریطہ جس مین حرفیان اُمراؤن کی تھے بجنس ملک ہیاطلہ کے روبرو پہنچا * پادشاہ نے دریافت کیا کہ اِس مین سردارون کے نوشتے ہین جو آپ ڈر سے غنیم کو لکھے تھے * جان بوجھ کر اُسکو نہ کھولا اور مہر سمیت ویسے کا ویسا ہی رہنے دیا * اور اپنے دل مین صلاح کی کہ اگر اِن خطون کو پڑھون یا اُنکا

احوال ظاہر کرون تو اپنے نوکرون اور رفیقون کی طرف سے دل برہم اور کم رہو گا اور سزا دینے کو دل چاہیگا اور وہ بھی مجھہ سے ڈرینگے اور پھر جائینگے * شاید اپنے جی کے بچاو کے لئے میرے ہی ہلاک کرنے کا ارادہ کر بیٹھین * ناحق بیٹھے بٹھائے اپنے ہی گھر سے آگ اُٹھے کر اُس کا بجھانا مشکل پڑے * یہہ سمجھہ کر اُسی وقت اپنے چھوٹے بڑے امیرون کو اور اعلا ادنا نوکرون کو حضور مین طلب کر کے وہ خریطہ دکھایا اور فرمایا کہ اِس مین خط میرے لشکر کے تمام سردارون اور اہل کارون کے ہین کہ دوراندیشی کے باعث میرے حریف کو لکھے تھے * اُسنے سب کو اِس تھیلی مین جمع کر کے سر بمہر اپنے پاس رکھے تھے * سو امانت کی امانت میرے ہاتھہ لگی * خدا شاہد ہی اگر مین نے اِس خریطے کا مُنہہ کھولا ہو یا پڑھا ہو یا معلوم کیا ہو کہ اِن نامون مین کیا مضمون ہی اور لکھنے والے اِنکے کَون کَون ہین * یہہ کہکر آگ جلوا کر اُن کاغذون کو اُس مین ڈلوا دیا * جتنے ارکان دولت تھے یہہ لطف و عنایت اور پردہ پوشی اور درگذر دیکھہ کر شرمندہ ہوئے * اور پادشاہ کا احسان اور مہربانگی دیکھہ کر جان و دل سے بندے ہوئے * آخر اِس منصوبے سے سب

بیدلون اور نمک حراموں کو نئے سر سے اپنا مطیع اور فرمان بردار کیا
اور احسان مند اور منت دار بنایا * ابیات * جو تدبیر سے کام
نباہی سو * نہین. نباہا تلوار و نیزے سے وو * نہ مغرور ہو گنج اور فوج پر *
حاکموں کی تدبیر سے کام کر * اور یہہ بھی ضرور ہی کہ اعلا ادنا جہان
جہاندیدہ ہوں اور اُن پر بھروسا اور اعتماد ہو اُن سے مشورت
کرے * کہ اکثر ایسا ہوا ہی کہ چھوٹوں کی خاطر مین جو خیال گذر
گیا ہی بڑون کے سان گمان مین نہین آیا اور اُس صلاح
سے سواے سود کے نقصان نہین پایا * حکایت * کہتے ہین کہ کسو
مولوی کی ایک بیٹی صاحب جمال اور نیک خصال تھی * اکثر
رئیس اور سردار اُس شہر کے غایبانہ مشتاق ہو کر
اُسکی خواستگاری کے لئے نامہ و پیام کرتے تھے * یہہ ملا بچارا
حیران تھا کہ اُن سب مین کس سے اُسکی شادی کر دون *
اتفاقاً اُنکے پڑوس مین ایک گبر آتش پرست رہتا تھا اُنہون نے
اُسکو بلایا اور کہا میری ایک لڑکی ہی اور بہت جگہہ سے نسبت
کے رقعے آئے ہین * مین تجھہ سے صلاح پوچھتا ہون کہ تیری
دانست مین کیا مناسب ہی کس کو دینی قبول کر دون *
اُسنے جواب دیا کہ مین تمھارے دین اسلام کا شریک

نہین اور راہ و رسم سے واقف نہین * مین اِس بات مین کیا بولون مین تمہاری مشورت کے لائق نہین جو تم مجھ سے پوچھتے ہو * عالم نے کہا سچ ہی اگرچہ تو شرع محمدی سے بیگانہ ہی لیکن امانت اور دیانت مین یگانہ ہی * اور بزرگون کا قول اور نصیحت ہی کہ منصف اور دیانت دار آدمی سے اپنے کام کی صلاح لیا چاہیے * اور حدیث شریف بھی ہی کہ مصلحت کار امین چاہیئے سو ایسا تجھے سمجھ کر پوچھتا ہون * اب جو کچھ تو کہیگا سو ہی کرونگا اور جسکو تو پسند کریگا اپنی لڑکی اُسی کو دونگا * تب وہ گبر بولا کہ نسبت ناتے مین قومیت شرط ہی سو مسلمان مین یگانگت دین و مذہب کی کفایت کرتی ہی * اور ہمارے دین مین حسب اور نسب تحقیق کر لیتے ہین اور روزگار پیشون کے یہان مال اور دولت پر موقوف ہی * اب اپنے دل مین غور کرو اور سمجھو اگر اپنے دین کی آئین قبول کرو تو کسو دیندار کے حوالے کرو * اور اگر ہمارے بزرگون کی راہ پسند پڑے تو نسب تحقیق کر کر شادی کرو * اور جو عوام الناس کی راہ و رسم خوش آوے تو کسو طامع منداو رمالدار سے نسبت کرو * غرض کو یہ باتین اُس عاقل کی بہت معقول معلوم

ہوئین * کہا کہ ہمارا دین سب پر غالب ہی اپنے ہی مذہب کی
رعایت ضرور ہی * گھر مین ایک غلام تھا مبارک نام بڑا
عالم اور صاحب اسلام * کہنے لگے کہ مین کسو کو مبارک سے
زیادہ علم اور فضل مین نہین پاتا * آخر اپنی بیٹی کا نکاح اُس خانہ
زاد سے باندھ دیا * حق تعالی نے اُسی مبارک غلام کے نطفے سے
ایک ایسا فرزند پیدا کیا کہ اُسکا عبداللہ مبارک نام ہوا اور
علم و عبادت مین اُس عرصے مین کوئی اُسکے برابر نہ تھا * علامہ
اللہ ہر ہوا کہ آج تک اُسکا نام مشہور ہی اور اُسکے علم کا ذکر
کتابون مین مذکور ہی * بیت * مصلحت سے منھہ نموڑ اپنا
اگر ہی ہوشیار * صاحب دولت کی خاطر مشورت ہی
پیشکار * پس پادشاہون کو لازم ہی کہ اگر کسو کام مین
سختی کرے پڑ جاوے تو تدبیر کے ناخن سے کھولین * اور جو وہم
یا خلل اُنکے ملک مین پیدا ہو دانشمندون کی صلاح و تدبیر سے
اُسکے دور ہونے کا علاج کرین * ابیات * تدبیر سے اک فوج
ہزیمت پاوے * تلوار سے سو آدمی مارا جاوے * اپنی ہی
فقط عقل پہ مغرور نہو * جو کام ہو تدبیر سے کر تو اُسکو * پر اُس
مین مدد اپنی تو دانا سے چاہ * مطلب کی ملے جلد تجھے سیدھی راہ *

اسی مضمون مین دوسرے اُستاد نے بھی کہا ہی * قطعہ * کام جو کُچھ کرے صلاح سے کر * تو نفع اُس مین تو بڑا پاوے * مگر لگا صلاح سے جو کام * ہی مقرر تجھے زیان آوے * اُنتیسوان باب حزم واحتراز مین * یعنے عاقبت اندیشی کرنی ہرایک بات مین کہ اگر یہہ کام یون کرونگا تو انجام اِس کا یون ہوگا * اور سوچنا ہرایک بات کی انتہا کو موافق اپنی عقل اور سمجھ کے * اور خلل اور بگاڑ سے اُسکے پرہیز کرنا اور نیک و بد سے ہوشیار رہنا * اور یہہ خو اور خصلت حاکمون اور فرمان رواؤن کو لائق اور درکار ہی * کیونکہ اور خصلتون سے یہہ خصلت بھی خوب اور بہتر ہی * نصیحت * افراسیاب کا قول ہی کہ جو کوئی حزم کی زرہ ہر وقت بدن مین پہنے رہے اُس پر مخالف کے مکر کا تیر اور دغا کی شمشیر کبھو کارگر نہوگی * اور علامت حزم کی دور اندیشی اور پیش بینی ہی * جو آدمی عاقل اور دانا ہی جس کام مین اُسکو شر کا گمان اور فساد کا کھٹکا معلوم ہوتا ہی وہین وہ اُسکی تدارک اور تدبیر مین لگتا ہی * اور نادان اور بیوقوف جب تک بلا مین گرفتار نہو تب تئین غافل اور بے فکر رہتا ہی * مثلاً عقلمند نے دیکھا کہ ایک شخص لوہے سے

پتھر کو چھو رہا ہی * وہیں اُسکے خیال اور دھیان میں آگیا کہ مبادا اِس حرکت کرنے سے آگ نکلے گی اُسکے بجھانے کی فکر میں لگا * اور بیوقوف جب تلک جاتی آگ میں نگرے تب تلک یہہ نہ معلوم کرے کہ آگ میں سوزش بھی ہوتی ہی * نصیحت کام مشکل پڑنے سے پہلے تو اپنی فکر کر * نصیحت * ایک ہوشمند سے کسونے سوال کیا کہ حزم کسے کہتے ہیں * جواب دیا کہ جسکو حزم ہوتا ہی وہ بدگمان ہو جاتا ہی اور چوکنا رہتا ہی * ہر ایک سے جلدی ملتا نہیں جب تلک اُسکو خوب جانچ نہ لے تسپر بھی خبردار رہتا ہی * پیغمبر خدا کی حدیث ہی کہ حزم کے معنے بدگمانی ہی * بیت * تو بدی مت کر پہ ہشیاری میں رہ * مکر و حیلے سے خبرداری میں رہ * چنانچہ مولوی جلال الدین رومی مثنوی میں فرماتے ہیں * بیت * حزم وہ ہی کہ ہوشیار رہے * بد کا ہرگز کبھو نہ یار رہے * جو انسان کہ حزم کی صفت سے آراستہ ہو اور بغیر ہشیاری کے کوئی کام نکرے وہ ہر طرح کے غم اور سختی کے آنے کا رخنہ اپنی عقل درست سے بند کرسکتا ہی اور آفت اور بلا کے اُترنے کی راہ پہلے اُسکے نازل ہونے سے اپنی تدبیر مضبوط کے سبب سے مانند سد سکندر کی مسدود کریگا * اور

لازم ہی کہ دوستی پر دنیا دارون کی اور خوشامد اور چاپلوسی پر زمانہ سازون کی ہرگز اعتماد نکرے اور آشنائی کی توقع نرکھے * اور اپنے دل کے ارادے اور خیال سے کسو کو خبردار نکرے تو حاسدون کی حرامزادگی اور بدذاتون کی شرارت سے سلامت اور محفوظ رہے * رباعی * دین و دنیا مین چاہے جو کہ پناہ * حزم کے قافلے کے ہو ہمراہ * فکر کی آرسی کو صیقل کر * دیکھ مطلب کے منھہ کو ناظر خواہ * نصیحت * ابراہیم امام نے کہ صاحب دعوت تہا جب پہلے ابو مسلم کو خراسان کی طرف بھیجا نصیحتین اور وصیتین بہت سی کین اور نیک و بد سمجھایا * اُن مین سے آخری یہ تھی کہ اگر تو چاہے کہ کلمہ دعوت کا جاری ہو اور میری مواقق مرضی کے نقت تجھہ سے رجوع کرے تو جسکی طرف سے تیرے دل مین شک پڑے اور وسواس آوے اُسکے ہلاک کرنے مین دیر نکر کہ بادشاہون کا حزم یہی ہی کہ جس سے بدگمان اور بدبر ہون اُسکو بیچ سے اُٹھا ڈالین دانا اِسی لئے کہہ گئے ہین * بیت * جس شخص سے دل ترا ہو بیزار * درمیان سے جلد اُسے اُٹھا دے * حکایت * تاریخ سلامی مین لکہا ہی کہ جب اسفار بیتا شیرویہ کا

سمنان میں آیا* امیرون نے صلاح دی کہ ابو جعفر سمنانی کو مروا ڈالئے* یہہ مذکور سنکر ابو جعفر نے خوف کہایا* وہان ایک قلعہ بہت مضبوط تہا اُس میں جاکر قلعہ بند ہوا* جب اسفار نے تمام ملک ری کا لیا اور عمل کیا دیلمی کو بہت سا لشکر اور سامان قلعہ گیری کا دیکر اُسکے تعاقب پر بہیجا* وہ ایک مدت قلعے کو گہیرے رہا اور تدبیرین اور حیلے کئے لیکن کچہ بن نہ آیا* آخر دیلمی نے کسو کو درمیان دیکر پیغام صلح کا کیا اور یہہ صلاح ٹہری کہ ابو جعفر دیلمی کو قلعہ میں بُلا کر ملاقات اور ضیافت کرے* ایک روز اسباب مہمانداری کا تیار کر کے دیلمی کو بُلایا* اُس نے اپنے لشکر کے سرداروں سے مصلحت کی کہ جب کوٹ کے اندر پہنچیں ایک بارگی تلوارین کہینچ کر ابو جعفر کا کام تمام کر لیں* یہہ دغا دل میں ٹہان کر جب دیلمی دروازے پر آیا* ابو جعفر نے قلعہ دار کو حکم کیا کہ دیلمی تن تنہا کئی خدمتگارون کو ساتہہ لیکر آوے اور ہتہیار بند ہرگز کوئی آنے نہ پاوے* قلعہ دار نے موافق پروانگی کے روکا* آخر دیلمی اکیلا ہی آیا اور لوگ اُسکے باہر کے باہر رہے* ابو جعفر کو رعشے کا مرض ہو گیا تہا حرکت نکر سکتا تہا بالا خانے پر بیٹہا رہتا اور

کھڑکی کی راہ سے خندق اور میدان کی سیر کیا کرتا * دیلمی کو وہین اپنے پاس بلا لیا اور اِدھر اُدھر کی باتین آپس مین کرنے لگے * اِس مین دیلمی نے ابو جعفر سے کہا کہ اگر خلوت کرو اور تنہا ہو بیٹھو تو کچھ باتین ضروری سلطنت کے کام کی کہنی ضرور رہین تم سے کہون * ابو جعفر نے اپنے دوال بند نوکرون کو باہر گرد بیٹھے کو بھی فرمایا کہ اِس مکان سے اُتر جاؤ فقط ایک غلام لڑکا سا خدمت کی خاطر اُس جگہہ رہ گیا اور سب نیچے اُتر گئے * جب وہ مکان خالی ہوا دیلمی نے آہستہ کر دروازہ بند کر دیا اور خنجر سے ابو جعفر کا شکم چاک کر ڈالا * وہ لونڈا یہہ حالت دیکھہ کر بے حواس ہو گیا اور گھگی بندھہ گئی مجال دم مارنے کی نرہی * غرض ابو جعفر کو سرد کر کے اپنے موزے مین سے ریشم کی ایک ڈوری نکالی اور ایک سرا اُس کا دریچے کے کٹہرے مین محکم باندھا اور اُسے پکڑ کر نیچے اُترا اور خندق کو پیر کر پار ہوا اور اپنی فوج مین جا ملا * حاصل اِس حکایت کا یہہ ہی کہ اگر ابو جعفر حزم کرتا اور ہشیاری کو کام فرماتا تو اُسکے ساتھہ خلوت نکرتا اور اُس زبردست حریف کے پاس اپنی بیماری کی حالت مین اکیلا ہو کر نہ بیٹھتا * نہ وہ اُسکی

وقت پاتا ہے اسکو مار کر جلے ہوؤں کو پہنچاتا * اور ایسی ہی
حکایتیں ناعاقبت اندیشوں اور غافلوں کی بہت سی ہیں کہ اسی
صورت سے دم میں آکر اور دھوکہ کھا کر اپنے سر برباد دیے
ہیں اور اپنی جان شیرین کو مفت میں تلف کیا ہی * یا اگر جیتے
بچے ہیں تو دہنہ و فساد میں پڑے ہیں * اگر دانشمند اور صاحب
عقل ذرا ہوشیاری سے غور کرے تو دریافت میں آوے
کہ کوئی حصار مستحکم زیادہ حزم اور خبرداری سے نہیں * اور کوئی
ویران تر اور زیادہ غفلت اور ناعاقبت اندیشی سے نہیں *
ابیات * تو احتیاط سے چل یہ زمانہ ہی بد بر * ضرور راہ کی خبرداری
راہ میں ہی خبر * یہی جو میند بر ستا ہی کہ اسی سے خیال *
کہ ہے یہی آن کے رو کھر ترا ہی نالے پر * نہو تو عاقل و ہشیاری
سے الگ مت ہو * بلا کے تیر کا گردون کی حزم ہار کا سپر * جو کوئی
عاقبت اندیش و دوربین ہووے * ضرور ہی کہ ہمیشہ وہ رکھے
اپنی خبر * ہو با خبر ہی تو دولت کا اسکی جو ہی درخت * ہمیشہ
باغ میں دنیا کے لادے بار اور بر * تیسواں باب تبیعت میں *
تبیعت کی تدبیات سب فیلسوفوں کی ماہی یعنی جتنی فیلسوفیان ہیں
اُن سے پیدا ہوتی ہیں * درود ایک قوت ہی کہ درمیان نامردی

کے اور زیادہ جہالت کے ہوتی ہی * یعنے جو شخص نہ بہت بزدلا ہو نہ حق ناحق لڑتا پھرے اُسکو شجاع کہتے ہین * حق تعالی حکم کرتا ہی کہ مین دوست رکھتا ہون شجاع کو * اور خبر مین آیا ہی کہ مدد مانگو اور برکت چاہو صاحب شجاعت سے کہ یے لوگ اپنے خالق پر یقین کامل رکھتے ہین اور جانتے ہین کہ بغیر اجل کے کوئی نہین مرتا اور بدون حکم خدا کے موت نہین آتی * اور نامرد یہہ سمجھتے ہین کہ اگر لڑائی کے وقت حریف کے آگے سے بھاگینگے تو موت کے ہاتھہ سے بچینگے * یہہ نہین جانتے کہ اجل اُنکے پیچھے موجود ہی کہین نہین چھوڑنے کی * اگر لوہے کی کوٹھری مین چھپین تو بھی وہ اپنے وقت پر آویگی اور لیجاویگی * پس پھر ایک جگہہ جان کو چھپانا آدمی کو کیا لازم ہی * اور جو شجاع اور دلچل ہین وہ میدان جنگ مین اپنے خدا پر تکیہ اور بھروسا رکھتے ہین * چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تمام دنیا کے شجاعون مین اشجع تھے * اپنے حق مین فرماتے ہین کہ میری روزی میرے نیزے کے سایہ کے نیچے ہی * اِس فرمانے سے یہہ مدعا ہی کہ اُمت بھی شجاعت کو بہتر سمجھین اور جنگ کے روز دل لڑائی سے نہ ہراوین * اور علم و ہنر اور کسب جو

اندازی اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے سپاہئین اور اُنکو وقت پر مردون کے میدان مئین ظاہر کرین * قطعہ * شجاعت سے لے سکے ہے سارا جہان * جو نامرد ہو اُسس سے کیا کام نکلے * جو کوئی منہچی کام مئین تک کرے * تو جرات سے اُسکا بڑا نام نکلے * حکایت * خالد ولید اِسلام کے لشکر مئین جرات اور دلاوری مئین مشہور اور نامزد تھا * جب مرنے لگا آنسو آنکھون مئین بھر لایا اور رونے لگا اور بولا افسوس اتنی لڑائیون مئین مئین نے شجاعت اور دلیری کی اور زخمون کے دُکھہ درد سہے اب بچھونون پر پڑا مرتا ہون جیسے کوئی بڑھیا ایڑیان رگڑ رگڑ کر جان دیتی ہی * آخر اجل سے کچھ چارا نہین اگر میدان مئین لڑ بھڑ کر مر جاتا تو دنیا سے نیک نام جاتا اور عقبا مئین درجہ شہادت کا پاتا * اور اُسی کا قول یہہ بھی ہی کہ جو نامرد ہو ڈلا اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگنے مئین سُبہتا جانتا ہی اور لڑائی کے نام سے اُسے تپ آتی ہی یہہ اُسکا خیال خام اور گمان باطل ہی اِسس واسطے کہ دبدبہ مردانگی کا اور نام مردون کا دشمن کے دل پر غالب ہو جاتا ہی وہ مردون کے مقابل آتے ہوئے سُکچتا ہی اور رایکبارگی

ہاتھہ نہین ڈال سکتا ہی * اور نامردون اور ڈرپوکون کو
گھاس کی طرح کاٹ ڈالتے ہیئن اور کھیت کو لوتھون سے بھر
دیتے ہیئن * اور خدا نخواستہ لڑائی کے بگڑنے پر بھی جو مرد میدان
کے اور دلاور ہیئن بد حواس نہین ہو جاتے اور اپنی پال پرتل کو
اور ہتھیارون اور گھوڑون کو نہین چھوڑاتے * خدا بھاگی فوج
مین نرکھے * اور جو گھبرا جاتے ہیئن اُنکو اپنے ہی ملک کے گنوار
لوٹ لیتے ہیئن اور راہ کا کانٹا دشمن ہو جاتا ہی * ابیات *
جو لڑائی کے وقت ہی نامرد * ہول دل سے ہو رنگ اُسکا
زرد * دلچلی کرو آگے مردون کے * ہو ترا نام مردون مین
تذکرے * حکایت * ایک پادشاہ عین لڑائی مین اپنے اُمراؤن
اور سپاہیون کو للکارتا تھا اور نعرے مار مار کہتا تھا کہ ہان
مردو آج اِمتحان اور آزمایش کا دن ہی اور جنگ کی کٹھالی
گرم ہی * جو کوئی مرد ہوگا اِس گھریا سے سونے کی مانند بے جوکھون
سُرخرو ہو کر نکلیگا * اور جس مین کچھ کھوٹ ہوگی وہ اِس
آتش جنگ مین پورا نہ اُتریگا * بیت * آزمایش کے لئے
سب کو کسوٹی پر کسنا * خوب ہی شرمندہ ہووے کھوٹ
ہو جس مین ذرا * اور جو مرد شجاع ہی وہ کسو طرح کی سختی

اور بہت پڑنے سے ہرگز نہیں گھبرتا بلکہ تو اور جو کھون کی جگہ سب سے پہلے پیش قدمی کرتا ہی اور گھس جاتا ہی * اور اسی سبب سے نام اُسکا چار دانگ عالم مین بخوبی مشہور ہوتا ہی اور جلدی بڑے درجے اور مرتبے کو پہنچتا ہی * مثل * مرا مرے نام کو نامرد مرے نان کو * ابیات * مرا چاہیے نام ہووے بڑا * کہ انسان کا نام سے ہی بھلا * ہی مردون کو منظور نام نکو * اگر نام ہی نیک گو جان نو * حکایت * افراسیاب اپنے لشکر کے سرداردون کو فرماتا کہ ہردم مرنے پر تیار رہو تو تمھاری زندگی زیادہ ہو * اور اپنی اجل کے سنکھہ رہو تو دولت اور نام ہاتھ آئے * اِس واسطے کہ بزرگی اور نام آدمی دو چیزون سے ملتی ہی * ایک تو جو ثابت ہو کر مضبوطی سے مریگا اُسکا نام رہیگا * دوسرے جس شخص سے زندگی مین کچھ فیض خلق اللہ نے پایا ہوگا اُسے سب یاد کرینگے * رباعی * جو کوئی سب طرح سے ہی گم نام * وہ شجاعت سے ہی پکارتا نام * جو کوئی جان کو عزیز رکھے * پادشاہت سے اُسکے تئین ایا کام * روایت حضرت امیر المومنین شیر خدا علیہ السلام لڑائی کے وقت جس طرف دشمنون کی بھیڑ ہوتی اور جس

وقت میں اژدہام آدمیوں کا دیکھتے اُسی غول پر حملہ فرماتے
اور بے خطرے پرا چیر کر درمیان میں گھس جاتے * اپنی جان کا
ہرگز خطرہ اور وسواس دل میں نہ لاتے * کسونے پوچھا ای
نبی کے وصی برحق عجب طرح کی جرأت کرتے ہو کہ ہرگز
اپنے بچاو کا لحاظ نہیں رکھتے * فرمایا یہہ مجھے یقین ہی کہ اگر قضا
آپہنچی ہی تو تقدیر سے خوف کرنا کیا حاصل اور اگر زندگی
باقی ہی اور وعدہ پورا نہیں ہوا تو میری اِس جرأت اور
ہمت سے ہرگز مجھے ضرر اور نقصان نہیں ہونے کا * پس کس
لئے آگا پیچھا کروں اور یہ دو شعر پڑھے جنکا یہہ ترجمہ ہی * قطعہ *
یہہ لازم ہی مردوں کو دو دن نہ ڈریئے * نہ ہو موت جس دن
اور جس دن کہ مریئے * قضا آوے جس دن تو کوشش ہی بیجا *
نہ ہووے قضا جب تو خطرہ نہ کریئے * اور واقعی یہہ بات تحقیق
ہی کہ جس نے اپنی جان کا خوف کیا اُس سے پھر توقع نہ رکھے
کہ جس روز میدان جنگ کا ہوگا وہ کچھ کام کریگا بلکہ سب
سے پہلے گھر کی راہ لیگا * بیت * جب تلک ہی دل میں تیرے
جان و تن کا فکر و غم * تب تلک مقصد تیرا ہونے کا نہیں تجھہ سے
بہم * حکایت * کہتے ہیں کہ کسو زمانے میں حبش کا لشکر یمن کے

ملک پر غالب ہوا * اور سیف ذو الیزان جو پادشاہ تھا لاچار وہان سے نکل کر نوشیروان کی پناہ مین گیا اور مدد چاہی * کسرا نے فرمایا کہ بندی خانے مین جو چور اور ٹھگ اور دغاباز اور خونی قیدی ہین اُنکو لے آؤ ہتھیار اور زرہ بکتر خود دستانے دیکر اُسکے ساتھ کر دیا * یہہ سب سولہ سو جوان تھے سیف ذو الیزان اُنکو ہمراہ لیکر کشتیون پر سوار کر کر روانہ ہوا * جب کنارے پر پہنچا خشکی مین اُترا فرمایا کہ اِن ناوؤن کی تہی مار دو * اور کھانے پینے کا اسباب تمام دریا مین ڈبو دو * اور بعد اُسکے بولا کہ ای یارو اب تم یمن کی سر زمین مین پہنچے اور دشمن سے لڑائی در پیش ہی * تک اپنے اپنے دل مین غور کرو کہ دو باتین رو بکار ہوئی ہین یا مخالف پر غالب ہو یا زندگی سے ہاتھہ دھو اِن سوا تیسری بات پناہ اور بچاو کی نظر نہین آتی * اُن لوگون نے بھی دیکھا کہ سچ فرماتا ہی * سبھون نے ایک دل ہو کر جان سے ہاتھہ دھوئے اور زندگانی سے نا اُمید ہوئے * اور تلوارین کھینچ کر ایکبارگی جو پلے لڑائی کے کھیت کو گیہون کے کھیت کی طرح ایکدم مین کاٹ کر ٹھون کے کھلیان کر دیئے * اور تھوڑے سے آدمیون نے حبشہ کے لشکر

کو مغلوب کر لیا مارے سو مارے اور باقیون کو بھگا دیا * پس سب کو ضرور ہی کہ سپاہی اور سردار جو کہاوے کسو نوع کا خوف و ہراس دل مین کبھو نہ لاوے تب اپنے دل کا مقصد پاوے * رستم دستان کا قول ہی کہ اگر ہزار زخم میدان کے روز میرے بدن پر آئین تو میرے نزدیک بہتر ہین اُس سے کہ بیمار ہو کر بچھونون پر جان دون * بیت * نام اپنا کر کے مر جاؤن تو یہہ ہیگا بھلا * نام مجھکو چاہیے تن کو تو آخر ہی فنا * اور اس جہان کا قاعدہ ہی کہ پادشاہون مین سے جس بادشاہ کو جرأت اور مردانگی زیادہ ہی اور وہ سختی کی حالت اور بُرے وقت مین حواس بجا اور پاؤن قائم رکھے گا اور محنتین اُٹھاویگا وہی جلد منزل مقصود کو پہنچیگا اور اپنے دل کے مطلب سے کامیاب ہو ویگا * حکایت کہتے ہین کہ جب یعقوب لیث کی ترقی ہوئی اور روز بروز اقبال نے یاوری کی تب ارادہ خراسان کے لینے کا کیا * جس روز لڑائی پر مستعد ہوا تمام سردار لشکر کے مسلح ہو کر جلو خانے مین جمع ہوئے * یعقوب آپ بھی زرہ بکتر اور خود اور زرہ پاجامہ اور زرہ موزہ اور دستانے پہن پہنی اور چار آئینہ باندھ پانچون ہتھیار لگا

اور بھی لشکر فوج کا ملاحظہ دیکھنے کی خاطر بالا خانے پر آیا٭ منجموں اور
رمالوں نے التماس کیا کہ ابھی ساعت نحس ہی سوار ہونے
میں توقف فرمائیے آٹھہ ساعت کے بعد سوار ہونا مبارک ہی٭
اُس وقت جس کام کا ارادہ کیجئے گا موافق خواہش کے
سرانجام پاویگا٭ پادشاہ اُسی طرح تمام سلاح پہنے عین
جیٹھہ کی دھوپ میں بغیر سایہ چھتر یا سورج مکھی کے آٹھہ
ساعت بخیہ کھڑا رہا٭ جتنے اُمرا اور سردار سپاہ کے تھے
کے تھے اِس مضبوطی اور ارادے کو دیکھہ کر حیران ہوئے٭
جب وہ گھڑی آئی اور ساعت نیک پہنچی کوٹھے پر سے اُترا
اور سوار ہوا٭ اکثروں نے پوچھا کہ ایسی سخت تابش میں
آپ کے کھڑے رہنے کا کیا باعث تھا٭ فرمایا کہ مجھکو بڑا کام
درپیش ہی اور یہہ عزم خراسان کے لینے کا جو میں نے کیا ہی
اِس میں سستی اور کاہلی اور آرام طلبی سے ترا خلل ہی٭
اِس واسطے میں اپنے دل اور بدن کو اِمتحان کرتا تھا کہ اِس
تپش میں سلاح کے بوجھہ اُٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں یا نہیں٭
سو خاطر جمع ہوئی کہ اِن میں اتنی قوت ہی اب مجھکو یقین
ہوا کہ چند تن میرا عزم درست ترہیگا اور جس مہم پر کمر باندھی

ہی انشاء اللہ تعالی فتح کرونگا * آخر یعقوب نے جتنی کہ اپنا مرتبہ بلند کرنے مین اور ملک لینے مین کوشش اور محنت کی وتناہی دن بدن درجہ بڑھتا اور مرتبہ پاتا گیا * قطعہ * ملک کی دلہن ہو راضی اُس سے کرتی ہی نکاح * جسکو ہمت ہی اور ہر دم تیغ سے رکھتا ہی کام * جو کوئی آرام و نعمت پر ہی ٹھوکر مارتا * اُسکو دنیا مین خدا دیتا ہی سرداری کا نام * پادشاہی باغ مین گل کو ملی ہی اِس لئے * گرچہ ہی نازک پہ کانٹون پر وہ رکھتا ہی مقام * اور یہہ دوسری بھی حکایت یعقوب لیث کی ہی * حکایت * کہتے ہین کہ ایک روز کئی جوان دانا خوش گپ باہم بیٹھے تھے اور خوش طبعی اور لطیفہ گوئی آپس مین کر رہے تھے * یعقوب بھی وہان اُنکا شریک تھا لیکن اُس وقت تلک پادشاہ نہوا تھا اور ملک بھی عمل مین نہ آیا تھا اور نام پیدا نکیا تھا * ایک شخص اُن مین سے بولا کہ سب مین نرم اور بہتر لباس اطلس خطائی کا ہوتا ہی * دوسرا کہنے لگا کہ تاجون مین خوب طاقیہ روم کا ہی * تیسرا بول اُٹھا کہ مکانون مین دل چسپ باغ ہی جہان پھول پھولے ہون * جو تھے نے کہا کہ شراب گل گلاب کو کوئی شربت نہین لگتا *

پانچوین نے ذکر کیا کہ سایون مین بید کی چھانو بہت ٹھنڈی ہوتی
ہی * چھٹے نے تقریر کی کہ سب ساز اور باجون مین آواز عود کی نرم
اور ملائم ہی * ساتوان کہہ اٹھا کہ ہم نشینی اور مصاحبت کے
لئے اچھے ہوان خوبصورت شکر نیک باطن خسرو رہین
کہ صحبت مین رہین * آخر نوبت یعقوب لیث کی پہنچی سب
بند ہوئے کہ تم بھی کچھ کہو * اُسنے کہا کہ لباسون مین بہتر زرہ ہی
اور تاجون مین خود اور مکانون مین لڑائی کا کھیت اور
مشروبون مین خون حریفون کا اور سایون مین سایہ نیزے کا
اور آوازون مین جھنجھنانا گھوڑون کا کہ اُن پر پاکھر پڑی
ہون * اور مصاحبون اور ساتھ بیٹھنے والون مین سپاہی
دلاور اور شجاع جنھون نے اکثر لڑائیان دیکھی ہون * چنانچہ
حضرت مرتضی علی علیہ السلام کے شعرون کا یہہ ترجمہ ہی *
قطعہ * سیف و خنجر ہمارا ہی گلزار * کام کیا ہمسے نرگس و
لالا * خون دشمن کا ہی ہمارے شراب * کھوپری اُسکے
سر کی ہی پیالا * اور فارسی قطعہ کا یہہ ترجمہ ہی * قطعہ * ہمارا
نیزہ وہی سرو و تیغ شاخ گل * ہماری ڈھال بہ کیا خوب پھول
پھولین ہیں * اور زوب بہ ہم سے ہی کھوپری عدو کی ہمین *

شراب خون ہی دشمن کا پینے سے جو مانگتے ہیں * پس جنکو ملک گیری کی خواہش اور نام آوری کی نالش ہو انہین لازم ہی کہ نوک اُنکے نیزہ آبدار کی مانند چورون کی حریف کے سینے مین نقد جان کے لینے کے واسطے کو سیندھ دے * اور شمشیر تیز دشمنون کی روح نکالنے کی خاطر زخم کا دروازہ کھول دے * اِسلئے کہ جو پادشاہ آپ جری اور دلاور ہو گا اُسکا لشکر بھی جانفشانی مین کمی نکریگا * اور نامرد اور بزدلے سلطان کو دولت جہان گیری کی میسر نہین ہوتی *

نصیحت * نصایح الملوک مین لکھا ہی جس بوڑھے مین عقل نہین مانند چشمہ کے ہی کہ اُس مین پانی نہین * اور جس جوان مین ادب نہین مشابہ باغ کے ہی کہ اُس مین پھول نہین * اور جس درویش نے خدا کو نہین پہچانا وہ جیسی آنکھہ موتیا بند کی ہی کہ دیکھنے مین درست ہی پر اُس مین بینائی نہین * اور جو خوب صورت کہ اُس مین شرم اور حیا نہین مثال پھیکے کھانے کے ہی کہ اُس مین لون نہین پڑا * اور جو عالم کہ با عمل اور پرہیزگار نہین گویا گھوڑا ہی کہ اُسکے مُنہہ مین دہانہ نہین * اور جو طالعمند صاحب دولت سخی نہین ٹھیک خالی بادل ہی کہ جس

سے مینہہ نہین برستا* اور جسکو مالک لینیے کا ارادہ ہی
اور شجاعت نہین مشابہ سوداگر کے ہی کہ پونجی نہین رکھتا*
حکایت* سُنا ہی کہ عرب کے کسو سلطان کو ایک بار اتفاق
لڑائی کا ہوا* جب دونون لشکر مقابل ہوے اور صفین آراستہ
ہوئین امیرون نے عرض کی کہ جہان پناہ جنگ مین دو صورتین
پیش آتی ہین یا فتح یا شکست* خدا نکرے اگر ہماری فوج مین
ہزیمت پڑے تو تمھین کہان تلاش کرین* فرمایا کہ اگر مین
لڑائی مین پیٹھہ دون تو جو کوئی مجھے ڈھونڈھے اُس پر
لعنت ہی اور خدا کی رحمت سے وہ بے نصیب رہے* اور اگر
دشمن غالب ہو تو میری لوتھہ کو کھیت مین گھوڑون کی
ٹاپون کے تلے دیکھیو* اِس بات سے یہہ بات نکلتی ہی
کہ یا مین غالب ہونگا یا مارا جاؤنگا* بیت* یا چڑھون آسمان پہ
نام نکال* یا تو پاؤن تلے مین ہون پامال* کہتے ہین کہ سلطان
اُسی لڑائی مین تلوار مارتا تھا اور مخالف کی سپاہ پر حملہ کرتا
تھا اِس مین ٹھیک دوپہر ہو گئی اور دھوپ ایسی تیز ہوئی
کہ چیل انڈا چھوڑے اور موت کا بازار گرم تھا پیاس سے سب
کی جیب چٹخنے لگی اور دل کا کنول کمھلا گیا اور پھیپھڑون پر

خاک جم گئی * عین اُس حالت مین ایک غلام خاص آبدار چھاگل
پانی کی لیکر پادشاہ کے پاس دوڑا اور نزدیک پہنچکر بولا کہ
قبلۂ عالم پیاس نے غلبہ کیا ہوگا ذرا دم لیکر ایک دم پانی پی لو *
اُسنے تیغ زنی کی حالت مین جواب دیا کہ میری شمشیر آبدار
مجھہ سے زیادہ پیاسی ہی * قسم خدا کی جب تلک اِسکو دشمنون
کے خون سے سیراب نکرلونگا مین اپنی تشنگی کو پانی سے
نہ بجھاؤنگا * آخر ایسی پوری ہمت کے سبب سے اور اِس
جراُت اور شجاعت کے باعث خداے کریم نے اُس پادشاہ عالی
ہمت کو حریف پر غالب کیا اور فتح عظیم دی * بیت * جسکا
اللہ آپ یاور ہو * کس کی طاقت ہی جو برابر ہو * نقل *
سکندر ذوالقرنین سے پوچھا کہ پادشاہ کی شجاعت اور دلیری
کا کیا نشان ہی اور کس علامت سے اِسے معلوم کیجئے کہ
یہہ جوانمردی ہی * جواب دیا کہ جو کوئی نہ پوچھے کہ مخالف کا لشکر
کتنا ہی بلکہ یہہ جستجو کرے کہ کہان ہی اور ایسا پادشاہ
یاسہ دار * ابیات * جو تلوار وہ ہاتھہ مین اپنے لے * تو دشمن
کی جو فوج ہو پیٹھہ دے * جو تلوار اور گرز دونون چلاے * تو دنیا
مین گویا قیامت مچاے * نصیحت * نوشیروان نے بوذرجمہر

سے پوچھا کہ شجاعت کیا چیز ہی * جواب دیا کہ دل کی مضبوطی *
کہا کہ قوت دست و بازو کی کیون نہین کہتے * بولا اگر قوت دل
مین نہو گی تو ہاتھہ مین زور نہین رہنے کا بس کم زور ہاتھہ سے
کیا کام ہو سکے گا * اور یہہ نقل بادشاہ کے آگے کی کہ مین نے
سنا ہی * نقل * کہ ایک جوانمرد سپاہی عرب کا بوڑھا
ہو گیا تھا اگرچہ پیری سے ناطاقت اور کم زور ہوا پر دل کی
قوت باقی تھی * ایک روز سوار ہوا چاہتا تھا دو آدمیون نے
دونون بازو تھام کر گھوڑے پر چڑھا دیا * ایک بوالہوس
یاوہ گو بے ادبی کی راہ سے بطور کنائے کے کہنے لگا کہ ایسے آدمی
سے جس کو دو شخص چاہین کہ زین تک پہنچاوین اور گھوڑے
پر بٹھاوین تلوار کیا چل سکیگی اور لڑائی کے کام کو کیا انجام
دیگا * اُس بوڑھے شیر کے کان مین یہہ آواز پہنچی * بولا کہ سچ ہی
البتہ دو آدمی چاہئین کہ سوار کرین لیکن ہزار مرد چاہئین جو
گھوڑے کی پیٹھہ سے اُتارین * کسرا کو حکیم کی بات پسند آئی
فرمایا درست ہی تم نے راست کہا ہاتھہ کا زور دل کی قوت کے
تابع ہی * بیت * دل سے ہی زور آدمی کے ہاتھہ مین * جس کا
دل بوڑھا ہی بازو ہی قوی * نصیحت * جس وقت سکندر تمام

جہان کے محکوم کرنے کا ارادہ کر کے سوار ہوا ارسطو کو یاد فرمایا اور پوچھا * ای دانشمند یہہ جو میں نے نیت کی ہی اور اس عزم پر کمر باندھی تو مقرر بہیترے دوستون اور دشمنون سے مجھے بھینسا ہوگا پس اُن دونون فرقون سے کیا سلوک کرون اور کس طرح پیش آؤن * التماس کیا کہ اصل یون ہی کہ جب تانک مقدور چلے کسو کو اپنا دشمن نہ بنائیے اور دوستون کی ذلت اور بے حرمتی روا نرکھئے * اگر اس پر بھی کوئی مخالفت جتاوے تو اُسکو ملایمت اور دلداری سے ایسا ملا لیجیے کہ وہ دوست بن جاوے اور دوست کو عزّت و حرمت دیکر اپنا کر لیجیے تو وہ دوستی سے ہاتھہ نہ اُٹھاوے * سکندر نے کہا کچھ اور بھی کہو * ارسطو نے کہا دشمن کی طرف سے غافل نہوا چاہیے اگرچہ چھوٹا ہو اور اپنے لشکر پر مغرور نہوجیے اگرچہ بڑا ہو اور جب تانک کام شیرین زبانی اور آہستگی سے بنے سخت بات مُنہہ سے نہ نکالئے اور جلدی نکیجیے * اور جب تانک کام تازیانے سے ہوسکے تلوار کو میان سے نہ کھیچیے * پادشاہ نے کہا شاید دشمن سے آخر بات لڑائی پر ٹھہرے تب کس طرح پیش آئیے اور کیونکر اُسکو دفع کیجیے * ارسطو نے جواب دیا

کہ یہہ سوال دو سال سے باہر نہین پاکسو پر آپ جنگ کی خاطر
چڑھ جاوگے یا دوسرا آپ سے آپ لڑنے کو آویگا *
پس اگر تم نے کسو سے لڑائی کا قصد کیا تو اُسمین دس
شرطین ہین * اُن کی رعایت کرنی ضرور ہی پہلے تو یہہ کہ جنگ
کے ارادے مین ناموں کی زبردستی اور ریجا شرارت نہ منظور
ہو مگر دین کے واسطے یا اپنے حق کے لئے یا ظلم و فساد کے دور
کرنے کی خاطر ہو تو مضایقہ نہین * دوسرے حق تعالی کی جناب
مین رجوع کر کے اپنی فتح کی دعا مانگے اور درویشون سے دعاے
خیر طلب کرے اور صدقہ اور خیرات دیوے اور صاحب دلون
اور اہل مزارون سے مدد چاہے * تیسرے ہوشیار اور
اندیشناک رہے اور جاسوس اور خبردار تعینات کرے
اور دمی ان کے لشکر کی اور اُنکے احوال کی جستجو مین رہے *
چوتھے اپنی فوج کو خاطرداری اور شفقت سے گرویدہ اور
متفق رکھے اِس لیئے کہ جب سپاہ پادشاہ کی خیر خواہ ہوئی
تو یہی فتح اور غلبے کی نشانی ہی * چنانچہ کار آموزدہ کہہ گئے ہین *
ابیات * اُسی کو فتح پہ ہی فتح حاصل * لڑائی مین ہی جسکی
فوج یکدل * دلی طالب لڑائی مین ہی لشکر * کہ مرنے پر کمر

باندھے ہی مالکر* اور نام آوردون اور بزرگون سے موافقت کرے* اور رعایت اقربا کی اِس کام مین ضرور ہی* پانچوین لشکر کو تسلی دیوے اور وعدہ سرفرازی اور زیادتی منصب کا کرے اور اپنی نیت درست رکھے کہ جو قول قرار اُنسے کیا ہی بجالاوے* چھٹے تامقدور اپنی طرف سے اِرادہ جنگ کا نکرے اور اگر خدانخواستہ شکست پڑے تو اُسکے تدارک اور تدبیر مین رہے* ساتوین ایسے مرد کو سپہ سالار بناوے اور فوج کے لڑانے کا عہدہ سونپے جس مین تین وصف ہون* ایک تو دل کا مضبوط اور من چلا ہو اور بارہا اُس سے لڑائیان مین کام بن آئے ہون اور صف جنگ کی تدبیر مین مشہور ہو اور اُس مین نام اور نمود پیدا کی ہو* اِس واسطے کہ اُسکے نام اور نشان کے سُنتے ہی دشمن کے دل مین دہشت اور ہراس پیدا ہو گا* دوسرے دانا اور صاحب تدبیر جنگ آزمودہ خوب ہو کیونکہ اکثر وقت شجاعت سے زیادہ عقل اور سمجھ کام آتی ہی* تیسرے مکر اور حیلے جنگ کے وقت عمل مین لاوے کہ لڑائی کے بیچ سو ساتھ بندون مین ہے بھی ایک بڑا بندہی اور بد نام نہین بلکہ بہتر اور خوب ہی* چنانچہ خبر مین آیا ہی کہ لڑائی مین

کہ اور دغا اور دانائی اور تجربہ کاری کی تدبیر بہت فایدہ
بخشے ہی اور کام آتی ہی * آٹھوین شرط یہہ ہی کہ جو سپاہی
یا سردار عین جنگ کے وقت دل چلی اور جوان مردی سب
سے زیادہ کرے اور جو کھون اٹھا کر حریف پر غالب آوے
اُسکو سراہے اور سرفرازی کرکے موافق رتبے اور کام کے
بخشش اور انعام فرماوے * یہہ بات بہت مناسب اور کام
کی ہی تو اور سپاہیونکو بھی خواہش اور رغبت جانفشانی
اور دشمن کے مارنے کی ہو * نوین جنگ کے روز ہرگز غفلت
اور بیخبری کو کام نفرماوے اکثر دیکھنے اور سُننے مین آیا
ہی کہ فتح ہوتے ہوتی ہی بشکست دیا لئے بچ گئے ہین لیکن ایک
دم کے غافل ہونے سے فتح کے بدلے شکست فاش ہوگئی ہی
اور بر عکس اتفاق ہوا ہی * دسوین اگر غنیم کی فوج مین
شکست پڑے اور بھاگ چلے تو اُس کا پیچھا نکرے اور نہ
کسو سردار کو اُسکی پشت پر بھیجے کہ یہہ بھی بارہا ہوا ہی کہ
بھاگی فوج لاچار ہو کر مڑ کھڑی ہوئی ہی اور حملہ کرکے غالب
ہوگئی ہی اور قوت پاکر لب لشکر کو مغلوب کر دیا ہی *
اور اگر حریف تم پر اِرادہ کرکے چڑھہ آوے اور تم چاہو کہ

اُسکو دفع کرو تو یہہ بھی دو حالتون سے باہر نہین * یا تمھین طاقت اور شکست اُسکے مقابلے اور دو بدو ہونے کی ہی یا نہین * اگر قوت برابری کی ہی تو بہتر اور مناسب یہہ ہی کہ جس طرح سے ہو سکے ایسی تدبیر کیجئے کہ وہ دشمنی اور مخالفت سے باز آوے اور اُلٹا پھر جاوے * اور اگر کوئی علاج بن نہ آوے تو جنگ کی جو جو شرطین مذکور ہوئی ہیں بجا لائے اور ہوشیاری کو کام فرمائے * اور اگر قدرت اور قابو اُس سے سامھنے اور مقابل ہونے کا آپ مین نپائے تو جاسوس اور ہرکارے تعینات کیجئے اور راہونکی خبرداری اور مورچونکی تیاری کیا چاہئے جو وہ غافل پا کر شبخون نہ مارے * اور اگر قلعہ بند ہو جاوے تو ذخیرہ کرنے مین اناج اور پانی اور اسباب جنگ کے حاصل اور کمی کرنی خوب نہین اور ظاہر مین پیغام صلح کا اُسکی رضامندی کے موافق کئے جاے * اور مکر و حیلے مین جب تک نبھہ سکے نباہیے * اور اگر حریف آشتی پر راضی ہو جاوے تو غنیمت جانئے اور قبول کر لیجئے اور ہرگز سخت بات زبان پر نہ لائیے * اور ارادہ بگاڑ کا دل مین نرکھئے کہ غرور و تکبر بُری چیز ہی * اور طرفین مین جو کوئی صلح کرنے پر راضی ہوتا ہی آخر

اُسی کی فتح ہو جاتی ہی * ابیات * نکرے سختی جب چنی ہی
پاؤ سخت * گر اوسے ہی اِنصاف کا وہ درخت * درشتی
سے ہوتا ہی ایسا بگاڑ * برتے گھر کو جلدی وہ دے ہی اُجاڑ *
جو دانا ہی کرتا ہی وہ صلح عام * تو اِس راہ پل صلح ہی خوب
کام * سکندر نے یہ نکتے ارسطو سے سُنکر دستورالعمل اپنا
بنایا * اور جہان کہین صلح و جنگ کا کام پیش آیا اُسی پر
عمل فرمایا * پس یہہ صفت شجاعت کی ہر ایک صاحب
دولت کو سب صفتون مین نہایت خوب ہی * اِس واسطے
اِس شجاعت کے باب مین طول ہوا اور بہت کچھ کہا گیا *
الحمد اللہ کہ شاہزادہ جوان بخت صاحب تدبیر * ابیات *
ابوالحسن وہ روشن دل ہی دانا * جوان جس سے ہوا ہو آرہا
زمانا * لڑائی مین جو اُسکے سامنے آئے * تو کوہ قاف بھی
پاہون مین پس جائے * پہاڑون پر کرے گر تیغ کا وار *
تو پھیرے اِس طرح صابن مین جون تار * نیک طالعی اور خوش
نصیبی کی قوت بازو کی مدد سے جس طرف اُسکا نشان فتح کا
مُنہہ کرے اور پھر آئے فتح اور اقبال جلدی سے دوڑ کر
اِستقبال اُسکے لشکر کا کرین اور رکاب مبارک مین حاضر

زمین اور بعد ھر ارادہ اُسکی ہمت بلند کا ہو فیروزی اور ظفر شتابی سے آکر اُسکی فوج کا جسکی دریا کی سی موج ہی ہراول بنے اور جلو مین موجود رہے * قطعہ * ملک گیری کے ارادے پر جو وہ ہووے سوار * فتح آکر ہووے حاضر اور رجاو اُسکی کرے * نیزہ دولت کا جو دکھاوین ملک و ملت لین پناہ * دین و دنیا کو مدد دے تیغ اُسکی جب چلے * اور شکار فتح مندانہ جنگ کے روز آگ کی مانند شمار کرے * اور خشک و تر سامھنے آوے ہرگز نچھوڑے اور لڑائی کے میدان مین مثال کوہ البرز کی قایم اور راجل رہے * ابیات * نگاہ یار کی مانند مارے ہی تلوار * مثال زلف صفون کی صفین وہ دے ہی بگھار * تمام ملک کو لے لے ہی جیسے حسن بتان * غبار اُٹھا کے اندھادھند کر دے سارا جہان * تمام عشق کے شعلے کی طرح ہین جان سوز * وہ سارے غمزہ دلبر کی طرح ہین دل دوز * وہ چشم خوبان سی کرتے ہین فتنہ انگیزی * مثال ہجر کے مردون کی کرتے خونریزی * حق سبحانہ تعالی سایہ اُسکی بخشش کا جو عام ہی نوکرون کے سر بر بالکہ ہر ایک خاص و عام پر یکسان ہمیشہ پھیلا رکھے بطفیل اپنے مقبول اور مقرب بندون کے *

اکتیسوان باب غیرت مین * یعنے نگاہ بانی کرنی اُس چیز کی کہ

انسان کو نہ ملت اُسکی لازم ہی سب کام کی تدبیرون مین *
اور مضبوط رہنا سیاست اور تعزیرون مین اگرچہ یہہ سب کو چاہئے
لیکن پادشاہونکو یہہ صفت بہت درکار اور ضرور ہی خواہ امور
دین مین خواہ کارخانۂ سلطنت مین * اِس لئے کہ غیرت کی دو
قسمین ہین ایک غیرت دین کی دوسری غیرت دنیا کی اور پاسداری
اِن دونون کی واجب ہی * پر غیرت دین کی یہہ ہی کہ خدا کے حکم کے
رواج دینے مین اور حرام اور بدی کے باز رکھنے مین جتنی چاہئے
سعی اور کوشش بجالاوے اور اپنی سرکار کے نوکرون کو اور
ملک کی رعیتون کو خدا کی طاعت اور بندگی کا حکم دیوے اور منہیات
سے مانع ہووے * چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم کچھ ایسی
بدعت دیکھو کہ خلاف شرع کے ہو تو واجب ہی کہ اُسے ہونے
ندو اور اپنی قوت بازو سے مزاحم ہو اگر درّہ کے موافق ہو تو
درّہ لگاؤ * اور جو شمشیر کے لایق ہو تو قتل کر دینے بموجب
شریعت کے اُسکی حد بجالاؤ * تو یہہ اُن لوگون سے ہو سکتا ہی
جنکو خدا نے صاحب اِختیار و مقدور بنایا ہی * پس جو شخص
ہاتھ سے نہ منع کر سکے زبان سے کہے پہلے بطور نصیحت کے اگر
راستی مین مانے تو بہتر نہین تو جھنجلا کر درشتی سے ڈانٹے

اور جھوٹ کے یہہ مرتبہ عالمون اور زاہدون کا ہی کہ جو خود خدا پرست اور پرہیزگار ہیں * اور اگر زبان سے بھی کہنے کا اثر نہو اور وہ نہ سُنے تو دل سے اُسکا دشمن رہے اور اُسکی جان کا مدعی بنے یہہ درجہ اُنکا ہی جو ضعیف اور نا پرسان ہیں * اور حدیث شریف ہی جس کا یہہ ترجمہ ہی کہ نہین سواے اِسکے اِسلام * پر عالم اُسکے معنے یہہ کہتے ہیں کہ جو کوئی دست و زبان سے منع کرنے مین لاچار ہو اور دل سے بدکارون کا دشمن جانی نہو تو اُسے مسلمان نہ کہنا چاہیے کیونکہ اُسکی قسمت مین حصہ دین کا نہین * قطعہ * نہی مُنکر کی پہلے ہاتھہ سے کر * گر کرے تیرے کہنے سے انکار * مُنہہ سے پھر منع کر جو یہہ بھی نہو * دل سے اپنے تو اُس سے ہو بیزار * جو پادشاہ کہ شرع کی حد کو برپا رکھے اور حکم دین کے جاری کرے اُسے خدا کا نائب کہنا چاہیے * لیکن پادشاہون کو بڑے بڑے ملکی کامون کے باعث ایسی ایسی چھوٹی باتون کی طرف مزاج کو متوجہہ کرنا اور اُنکی خبر رسی فرمانا مشکل ہی * پس لایق ہی کہ اپنی سلطنت کی تمام حد مین محتسب مقرر کرین لیکن وہ ایسے شخص ہون کہ طرفداری اِسلام کی اور غیرت دین

کی اُنکی طبیعت مین بہت ہو اور خدا پرستی اور پرہیزگاری
اور امانت اور دینداری اور بے طمعی بھی رکھتے ہون *
اور ہر ایک کام مین ایسا کام کرین کہ جس سے قوت دین
و اسلام کو ہو * اور اپنی غرض اور طمع کو اُس مین شامل
نکرین تو اُنکا زمانا اور کہنا سب کے دلون مین اثر کرے * بیت *
جو تیری بات غرض اور طمع سے خالی ہی * کہ تو سنگ سے
تو اُس مین بھی کرے گی اثر * حکایت * کہتے ہین کہ شیخ
ابوالحسن نوری قدس سرہ کی عادت تھی کہ جسوقت کسو کو
کچھ خلاف شرع کا کام کرتے دیکھتے منع کرتے اگرچہ مانع ہونے
مین خوف جان کا بھی ہوتا * ایک روز دجلے کے کنارے وضو کرنے
آئے تھے ایک ناو دیکھی کہ اُس مین تیس خمین سربمہر
دھری ہین * اور ہر ایک پر لطیف لکھا ہی * شیخ نے پڑھ کر
تعجب کیا کہ خرید و فروخت اور سوداگری مین کوئی ایسی
چیز جس کا نام لطیف ہو آج تک نہین سُنی * ملاح سے
سوال کیا کہ اِن کوپون مین کیا چیز ہی * اُس نے جواب
دیا کہ تم مرد درویش ہو تمھین اِن باتون سے کیا کام ہی
جاؤ اپنی راہ لو * شیخ کا مزاج برہم ہوا ملاحی کو کہا کہ مین منتظر

معلوم کیا چاہتا ہون کہ اِن مٹکون مین کیا بھرا ہی * وہ بولا کہ
سب مین دارو ہی کہ خلیفہ معتضد کے واسطے لائے ہین * شیخ نے ادھر
اودھر نگاہ کی ایک موٹا سا سونٹا کشتی مین دیکھا کہ ایک طرف
پڑا ہی کشتیبان سے کہا کہ وہ لکڑی میرے ہاتھہ مین دے *
ملاح نے خفا ہو کر اپنے شاگرد سے کہا کہ وہ کُتکا اِسکے ہاتھہ مین
دے دیکھون یہہ لیکر کیا کریگا * شاگرد نے وہ لاٹھی اُنکے ہاتھہ مین
دی * شیخ نے اُس چوب کو اپنے دست مبارک مین لیکر ایک ایک
خم کو توڑنا شروع کیا * ملاح ڈر سے کانپنے اور دوہائی دینے لگا *
اِتنے مین یونس افلح جو بغداد کے پُل کا کوتوال تھا ڈنڈیون
سمیت آپہنچا اور شیخ کو پکڑکر خلیفہ کے نزدیک لے گیا * اور جو کیفیت
گذری تھی عرض کی * معتضد خلیفہ نہایت ظالم اور خونخوار تھا اکثر
گنہگارون کی سزا شمشیر سے کرتا یعنے قتل کروا ڈالتا تھا * بغداد
کے باشندون نے دیکھا کہ شیخ کو معتضد کے آگے لئے جاتے ہین
سب کُڑھنے لگے اور ڈرے کہ وہ مقرر شیخ کو مروا ڈالیگا *
خدا کی قدرت سے جس وقت شیخ کو روبرو لے گئے معتضد
آہنین کرسی پر لوہے کا ایک گرز ہاتھہ مین لئے اور سرخ
لباس پہنے ہوئے بیٹھا تھا * اور یہہ نشان قہر و غضب

کاہی * ایکبارگی شیخ کو ڈانٹا کہ تو کون ہی جو ایسی شوخی تو نے کی * شیخ نے کہا مین محتسب ہون * بولا کسکے حکم سے احتساب کرتا ہی * شیخ بولے کہ خدا اور رسول کے حکم سے * کہنے لگا تجھے کس نے محتسب بنایا ہی * جواب دیا جس شخص نے تجھے پادشاہی عنایت کی اُسی نے مجھے محتسبی دی ہی * معتضد نے یہہ جواب معقول سُنکر سر نیچے کر لیا * بعد ایک ساعت کے سر اُٹھا کر بولا کہ تیرے دل مین یہہ کیا خیال آیا کہ اُن خمون کو پھوڑ ڈالا * کہا تیرے اور تیری رعیت کے حق مین شفقت اور مہربانی کی * کہنے لگا کہ میرے حق مین تو نے کس طرح شفقت کی * بولے اِس لئے کہ وہ بد چیز اور حرام تھی تو اُسکو ضایع کرنے مین کمی کرتا سو مین نے اُسکو دور کیا اور تجھے روز قیامت کی گرفتاری سے مخلصی بخشی * پھر وہ بولا کہ رعیت پر کیا احسان کیا * جواب دیا کہ جب تو آپ اُس بد کام کے کرنے پر مستعد ہوتا تو ساری خلقت گناہ کرنے پر دلیر ہو جاتی اور جو تو حرام سے باز آوے تو رعیت اور نوکر بھی دلیری نکر سکینگے اِسواسطے کہ تمام خلق اللہ نیک و بد اور حلال و حرام مین تابع پادشاہ کے ہوتے ہین

اگر نیک راہ پر دیکھین تو سب اچھی چال چلنی قبول کرین اور ثواب اُنکا بھی پادشاہ کی طرف رجوع کرے * اور اگر پادشاہ کو بدکاری اور حرام کاری کے درپی دیکھین تو وہ بھی شراب خواری اور زناکاری مین گرفتار ہووین اور عذاب سب کا اُسی کے ذمہ لکھا جاے * پس اپنے دل مین خوب طرح سوچ کہ مین نے تیرے اور تیری رعیت کے حق مین بہتری کی * اور مجھے اُس حرکت کرنے سے کچھ اور مطلب نہ تھا گر حکم اور خوشی خدا کی منظور تھی * معتضد یہہ سُنکر معتقد ہوا اور بے اِختیار رونے لگا اور بولا کہ یہہ کام تمکو لایق اور سزاوار ہی آج سے جو بات یا کام غیر شرع دیکھو اُسکو نہ ہونے دو * مین نے حکم دیا کہ کوئی تمھین نہین منع کرنے کا اور مزاحم نہین ہونے کا * پس اِس نقل کے مطلب سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جو محتسب خدا کے حکم پر قایم رہتا ہی اُسکو کوئی آفت نہین پہنچ سکتی * ابیات * ایک نے اپنے پیر سے یہہ کہا * بدی سے منع سب کو ہون کرتا * لیک ڈرتا ہون مین کہ دشمن سے * کوئی آفت نہ میرے تئین پہنچے * بولے یہہ کام ہی جو عنداللہ * تو بلاؤن سے ہیگی تجھکو پناہ * لیکن غیرت دنیا کی تین قسم کی

ہوتی ہی * پہلی اپنے براد والون اور خویش و قوم سے *
دوسری خاص اپنی ہی ذات پر * تیسری تمام خلق اللہ سے *
پس جس کو اپنے خویش و قوم سے غیرت ہی اُسکی
یہہ خو اور خصلت ہی کہ اپنی زیادتی اور بزرگی اِس درجے
مین چاہے کہ کوئی اُسکے مرتبے سے سربلندی مین نہ برابر
ہو سکے اور دولت اور جاہ اور قدر اور مرتبے مین اور
سرداری و بزرگی اور دبدبے اور ریاست مین کوئی زیادتی
اور پیش قدمی اُس سے نکر سکے * مگر اِس غیرت اور
مردمی کے ظاہر کرنے اور زیادہ ہونے سے بہت سے کام نکلتے
ہیں اور موافق اپنے مطلب اور مُراد کے بن آتے ہیں * یہہ
خصلت صاحب ہمت کی ہی اِس واسطے کہ جتنی جسکی ہمت
بلند اور بڑی دُھن ہوگی یہہ غیرت بھی اُس مین زیادہ ہوگی *
حکایت * کہتے ہین کہ کسو پادشاہ کی اولاد مین سے ایک شاہزادے نے
کسو حکیم سے پوچھا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنے بھائیون اور خویشون
سے زیادہ نمود پکڑون اور نام و نشان سب سے بڑھکر پیدا
کرون اِس لئے کیا کیا اسباب ضرور ہین بتلاؤ تو مین
جمع کرون * اُس دانشمند نے جواب دیا کہ ای شاہزادہ

عالی صاحب ملک اور دولت ہونے کے لئے کوئی رتبہ
بہتر ہمت اور غیرت سے نہین * ابیات * جس نے
غیرت سے تیغ کو کھینچا * اب تک اُسکا قبضہ چاہئے * کیونکہ
غیرت سے نام نکلے ہی * اِسی سے سارا کام نکلے ہی *
دانا کہہ گئے ہین یہہ نصیحت سے * سلطنت بھی ملے ہی غیرت
سے * اور وہ غیرت جو فقط اپنی ہی ذات کو لازم ہی وہ یہہ
ہی کہ اپنی عورتون اور حرمون کو پردے مین رکھے اور اُنکی
حرمت اور پارسائی کی نگہبانی مین نہایت کوشش بجا
لاوے اور موافق شرع شریف کے اُنکی عادت اور خو کو
آراستہ کرے تو اِس تدبیر کی برکت سے رعیت کے بھی
قبائل اور وابستے نیک راہ چلین اور بدی کی چال سے باز
رہین * کسو بزرگ نے بطور نصیحت کے اپنی بی بی پاک دامن
اور صاحب عصمت کو فرمایا ہی * ابیات * پردہ والی جتنی
ہینگی بی بیان صاحب جمال * نہین دکھاتین غیر کو مُنہہ اپنا چھُٹ
وجہہ حلال * آنکھہ اپنی ہر کسو کے مُنہہ پہ نہین وہ کھولتین *
کوچون مین پھرتین نہین پر کانون سے نہین بولتین * یہہ جو بدکاری
کی آفت پہنچتی ہی سن کیجیئے * ہی یہہ باعث ترک خدا کا نہین ہی

مرد و زن گیتئین* آنکھہ اپنی بند رکھہ سب پی مئین مولی جس طرح*
ہوگی تو پیر بالا کا پھر نشانہ کس طرح* اپنے شوہر کے سوا جو ہی
وہ پہنچون کا دیا* مت دکھا تو منہہ کو اپنے گو ہگا ماسون ہوا*
اور غیرت جو سب نفو اللہ کے حق مئین خوب ہی وہ یہہ ہی
کہ جیسی غیرت اپنے خاندان سلطنت کی بی بیون کی کرے
ویسی ہی مسلمانون کے قبیلون کے حق مئین بجالاوے* اور
اپنے نوکرون اور خواصون پر بھی تقید رکھے تو بد نامی صاحب
ناموس کے گھرانے مئین راہ نہ پاوے* اور مسلمانون کے گناہ
ظاہر کرنے مئین سعی نکرے اور عیب اپنے مالک کی رعیتون کا
تامقدور پوشیدہ رکھے* اِس لئے کہ حدیث مئین فرمایا ہی کہ جو
کوئی مسلمانون کے عیب پر نہ کہ ڈالیگا خدا ستار ہی اُسکے بھی
عیب چھپادیگا* اور ایک روایت مئین آیا ہی کہ ایسے شخص
کے گناہون کو خدا دنیا و آخرت مئین ظاہر نکرے* اور یہہ مثل ہی
کہ پوشیدہ کر تو اُسے تو پوشیدگی کرے اللہ تجھپر* مصرع*
جو اپنا پردہ تو چاہے کسو کا پردہ نہ پھاڑ* اور حمیت بھی برابر
غیرت کے ہی خواہ اپنی حمایت کرے یا غیر کی* اور کمال
حمایت کا یہہ ہی کہ اگر کوئی اُسکی پناہ پکڑے تو اُسے امان دیکر

اپنی حمایت مین لاوے اور اُسکو ہر طرح سے بچاوے*
یعنے جب تلک مقدور چلے اپنی پناہ لینے والے کو جو آسرے مین
آ گھسا ہی خراب اور حیران نہ ہونے دے* آگے عرب مین
دستور تھا اور اب بھی ولایت حجاز مین یہہ رسم ہی کہ
جو کوئی اُنکی دیوار یا خیمے کے سائے مین پناہ لاتا ہی اگرچہ اُسنے
زبان سے امان نہین مانگی تو بھی اُسکو اپنے گھر مین رکھتے
ہین اور اگر اُسکا مدعی اُسکے پیچھے پکڑنے یا مارنے کو آیا ہرگز
حوالہ نہین کر دیتے اور جان و مال تک دریغ نہین کرتے* اگر
مال دینے سے بچے تو جتنا روپیا خرچ ہو کرین اور جو لڑائی
بھڑائی کی نوبت آ جائے تو اپنا سر دینے پر حاضر ہو جائین لیکن
اُسکی پُشتی کرنے سے ہرگز باز نہ آئین یہان تک کہ اگر جانور
اُنکے تنبو مین بھاگ کر گُھس آتے ہین تو اُنکی بھی حمایت کو
ڈھال تلوار سے موجود ہو جاتے ہین* حکایت* کہتے ہین کہ
بہرام گور جن دنون دیار عرب مین نعمان منذر کے ساتھہ
رہتا تھا نعمان اُسکو موافق حکم اُسکے باپ کے بڑے قید اور
سرزنش سے تربیت اور تعلیم کرتا* ایک دن بہرام
شکار کو سوار ہوا تھا ایک ہرن نظر آیا اُسکے مارنے کا قصد کیا

آہو اُسکے آگے سے بھاگا جس طرف وہ جاتا یہہ اُسکا پیچھا چھوڑتا * آخر دھوپ سخت پڑنے لگی ہرن پیاس سے گھبرایا اور قبیلۂ طی میں پہنچ کر ایک عرب کے خیمے میں گھس گیا * اُس عرب کا نام قبیصہ تھا اُس نے پکڑا اور رسّی میں باندھ دیا * اِتنے میں اُسکو دیکھتے ہوئے اور تیر کمان میں جوڑے بہرام دروازے پر آپہنچا اور للکارا کہ اے گھر والے میرا شکار یہاں آیا ہی باہر ہانک دے * قبیصہ نے نہ پہچانا کہ یہہ کون پکارتا ہی باہر نکل آیا اور بولا کہ اے سوار خوب صورت یہہ مروت نہیں کہ جو جانور پناہ اِس حال میں لایا ہو میں کسو کو حوالے کر دوں تو وہ اُسے مارے * بہرام نے خفگی کرنا اور جھنجلانا شروع کیا * قبیصہ نے کہا زیادہ بات کو مت بڑھا جب تک یہہ تیر جو تیری کمان میں چڑھا ہی میرے سینہ میں نہ مارے اور مجھے مار نہ ڈالے تب تک تیرا ہاتھ اُس ہرن کی گردن تک پہنچنا مشکل ہی * اور اگر میں مارا گیا تو بھی میرے قبیلے کے آدمی اُسکو تیرے سپرد نہیں کر دینے کے اور تجھے بھی جیتا نہیں چھوڑنے کے * اپنی جان اور جوانی پہ رحم کر اور اِس غزال کے خیال سے

درگذر* اگر اُس ہرن سے تجھے کچھ توقع ہی تو یہہ گھوڑا اصل عربی نسل کا جو میرے خیمے کے دروازے پر بندھا ہی سُنہری لگام سمیت تجھے دیتا ہون شوق سے اُسپر سوار ہو کر اپنے مرکب کو کوتل کر لے اور اپنے مکان کی طرف پھر کر چلا جا * بہرام کو اُسکی حمایت کرنے کی باتین خوش آئین اور اُسکے گھوڑے کی طمع نکی اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور اپنی فوج مین جا ملا * جس روز پادشاہت کا چھتر اُسکے سر پر پھیرا گیا اور سلطنت کے تخت پر بیٹھا اور عجم کا مالک اُسکے عمل مین آیا اور سب فرمان بردار ہوئے * بہرام نے اُس عرب کو بلایا اور سرفراز کیا اور اُسکو خطاب دیا کہ یہہ آمان اور پناہ دینے والا ہرنون کا ہی * ابیات * جس کسو کو پناہ دیوے تو * چاہئے یہہ پناہ دیوے تو مرد ہو کر حمایت اُسکی کر * سب طرح سے رعایت اُسکی کر * قطرہ دریا مین جاکے چھپتا ہی * پیٹ مین سیپی کے وہ رہتا ہی * پال کر نامدار کرتی ہی * گوہر شاہوار کرتی ہی * بیسوان باب سیاست مین * یعنے ضبط کرنا اور نسق بیٹھانا * لیکن سیاست کی دو طرحین ہین * ایک اپنی ذات پر دوسری غیر پر کرنی * پس اپنے نفس کی سیاست

بُری خصلتون کے چھوڑنے اور نیک کامون کے اختیار کرنے سے ہوتی ہی* اور غیر پر سیاست کرنے کی دو قسم ہین* ایک تو مقرب اور معتمدون کو سیاست دینی یعنے اپنے نوکرون اور امیرون کے اوپر ضبط اور رعب رکھنا اور اپنا سکہ بٹھانا* دوسری سیاست رعیت پر جا اور عوام الناس کی* پہلی قسم کا بیان تو چالیسوین باب مین کیا جاویگا* لیکن دوسری قسم کی یہہ صورت ہی کہ جو بدکار اور مردم آزار ہو چاہیے کر وے ہمیشہ ڈرتے اور کانپتے رہین اور نیک کردار اور خوش معاشون کو اُمیدوار بخشش اور عنایت کا رکھے* نصیحت* بزرچمہر سے سوال کیا کہ سب پادشاہون مین کون سا پادشاہ بڑا اور بہتر ہی* جواب دیا کہ جس سلطان کے عمل مین بےگناہ چین سے رہین اور رنگ رلیان مناوین اور گناہگار اور چور چکار اور حرام کے کھانے والون پر تلوار اُسکی تیز رہے اور مارے جاوین* اور درویشون اور مستحقون پر اُسکے فیض کی مُٹھی داد و دہش مین کُھلی رہے* حکایت* ملک ہوشنگ اکثر سر دربار فرماتا کہ مین خدا کی رحمت ہون واسطے اُنکے کہ جو نیک فعل کرتے ہین اور بدکام سے ڈرتے ہین* اور غضب الٰہی ہون

اُپر جو بد فعل ہیں اور فتنہ و فساد مچانے ہیں * میرے قہر کا ڈنگ لطف کے شہد سے ملا ہی اور میرے دبدبے کا زہر بخشش اور مہربانی کی شکر سے ملکر میٹھا بنا ہی * بیت * تریاک و زہر دونون میرے خزانے مین ہین * دون اُسکو دوستون کو اور یا اسکو دشمنون کو * نصیحت * حکیمون کا قول ہی کہ دین و دنیا کا بند و بست اور پایداری سیاست کے سبب سے ہی اور جہان کے داناؤن نے اُسکا نام کون و فساد رکھا ہی * کیونکہ اگر نقشہ سیاست کا نہ ہووے تو کام عالم کا آراستگی پر نرہے بلکہ بگڑ جاوے * اور اگر سزا دینے اور مار پیٹ کی رسم نہوتی جاری تو بہت سے کامون مین آجاتی خرابی اور خواری * قطعہ * سیاست سے ہی ملک کا بند و بست * نہ ہو گر سیاست تو آوے خلل * سیاست ہر اک طرح کی ہی ضرور * کہ تو مانے ہر ایک حکم اور عمل * اگرچہ ملک داری اور ریاست مین عدل و انصاف خوب ہی * لیکن ریاست بدون سیاست کے بن نہین آتی اور عدالت بغیر سزا کے زینت نہین پاتی * جو پادشاہ اِس نکتے سے کہ نقصان ریاست کا سیاست کی کمی سے ہوتا ہی غافل رہا اور نہ سمجھا جلدی ستون اُسکے

خلق کی اُکھڑ جائیگی * اِس واسطے کہ آراستگی ملک اور ملت کی اور خوبی دین و دولت کی سیاست اور تعزیر سے ہی *

قطعہ * سیاست کی تلوار سے سارا ملک * بسے ہی بڑی آب اور تاب سے * سیاست کو معمار کر ہاتھ اُٹھائے * جہان اُجڑے ظالموں کے سیلاب سے * پس بغیر قاعدے شریعت کے کوئی حق اپنی جگاہ پر قایم نہیں رہتا * اور بدون ضبط سیاست کے کام شرع اور دین کا آراستگی نہیں پاتا *

بیت * پادشاہوں کی سیاست کا جو دل میں ڈر نہو * تو کسو کو اِس جہان میں جینے کو ٹک بھر نہو * پس سیاست سلاطینوں کی شرع کو زور و قوت بخشتے ہی اور حکم دین اور دنیا کے اُس سے رواج پاتے ہیں *

قطعہ * باغ دنیا میں ہرا رہتا ہے جو نیکی کا درخت * شرع کے چشمے سے گر پانی نہ دے ممکن نہیں * پادشاہوں کی سیاست کے سوا دنیا میں یوں * دین کا چشمہ کوئی جاری کرے ممکن نہیں * اور فی الحقیقت پشتی دین کی اور مضبوطی سلطنت کی اُسی سے ہی *

حدیث شریف ہی کہ اگر پادشاہ نہوتے تو بعضے آدمی آدمی کو کھا جاتے یعنے ایک کو ہلاک کرتا اور مار ڈالتا * ملک میں سواے

سیاست کے عمل کرنا مشکل ہی اور جھگڑا انسا د بدون سزا اور تعزیر کے دفع نہیں ہو سکتا * حکایت * کہتے ہیں کہ کوئی پادشاہ ایک ہاتھہ میں ننگی تلوار کھینچے ہوئے اور دوسرے ہاتھہ میں قرآن مجید لئے منبر پر چڑھا ہیں خطبے کے درمیان کہنے لگا کہ ای نیک مردو اور بھلے آدمیو تم کو یہہ فرقان کفایت کرتا ہی * اور ای حرامزادو اور بدکارو تم سواے شمشیر کے سیدھے نہو گے * قطعہ * سیاست آگ ایسی ہی کہ اُسکو * بد اندیشوں ہی کی خاطر بنا دیں * جو وہ روشن کریں ہیں ظلم کی آگ * انہیں کو اُس میں ہی بہتر جلا دیں * حکایت * طمغاج خان بڑا پادشاہ ہو گذرا ہی کہ اُسکی سیاست کے رواج نے تمام ملک کو بسایا تھا اور اُسکی شمشیر کی ہیبت سے بنیاد ظلم و ستم کی شہر اور ملک سے اُکھڑ گئی تھی * قطعہ * ڈر سے اُسکے بھاگ کر فتنا نیستی کی طرف تھا جاکے چھپا * اور سیاست کی صقل سے اُسکی * ظلم کا مورچہ جہان سے اُٹھا * ایک روز کوئی اوباش ایک گلدستہ طمغاج خان کے حضور میں لیکر آیا * سلطان نے وہ دستہ لیا اور پوچھا یہہ ا، تو کہاں

سے لایا بولا کہ باغون سے چُنے ہیں * خلیفہ نے سوال کیا اُن
پھلواریون کا تو مالک ہی بولا نہین * پھر پوچھا کہ اُنکے خاوندون
سے خرید کئے ہیں * کہنے لگا نہین اِس شہر مین پھول
ازبسکہ افراط سے ہوتے ہین اِسواسطے یہان کوئی پہنچتا
نہین اور اُنکی کچھ قدر و قیمت نہین * سلطان نے سُنکر تامل
فرمایا اور کہا جو کوئی مالک کی بدون پروانگی اُسکے باغ مین
جاوے اور پھول چن کرلے آدے تو اُس سے اَور صورتین
بھی ہوسکتی ہین یہہ فرماکر حکم کیا کہ اِس کا ہاتھہ قلم کرو * بڑے
بڑے امیرون نے بہت سی شفاعت کی تب بھی ایک اُنگلی
اُسکی کٹوا ڈالی * وہ پادشاہ ہمیشہ بدکارون اور حرام خورون
کو قتل کرتا رہتا * ایک روز مال مردم خورون کی گروہ نے شہر کے
دروازے پر لکھا کہ ہم مانند موتھے کی گھاس کی ہین کہ جتنا اُکھاڑو
زیادہ ہو * یہہ خبر طمغاج خان کو معلوم ہوئی * فرمایا کہ اِس
خط کے برابر لکھہ دو کہ ہم بھی باغبان ہین ہمیشہ کھرپی لئے تاکتے
رہتے ہین کہ جب تم سر نکالو ہم نکال ڈالین * بیت * کانٹا چمن
مالک مین گر پیدا ہو * تو اُسے جلد اُس کا سر دیجیے کاٹ *
حکایت * کہتے ہین کہ ہرمز جو بیٹا نوشیروان کا تھا اُسنے

اپنے انصاف اور مہربانی کو ظلم اور قہر سے باہم کیا تھا * نیکون پر
لطف اور نوازش کرتا اور بدون کو خوار خستہ رکھتا *
بیت * ستم کارستہ سیاست سے اُسکی پیتا نہ تھا * اور
خوان نعمتون کا اُسکی تھا تمام بچھا * ایک روز رکاب دار
اُسکا کسو باغ مین جا نکلا اور ایک گچھا انگور کا بغیر پروانگی مالی کے
توڑا * باغبان نے اُسکے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کہا اِسکا
دام دے کر مجھے راضی کر نہین تو شاہزادہ ہرمز کے روبرو
جا کر تیری نالش کرونگا * وہ غلام کچھ تھوڑا سا دیتا تھا اور وہ
نہ لیتا تھا نہین چھوڑتا تھا * غرض آخر شاہزادے کے ڈر سے ہزار
دینار باغبان کو دی اور راضی کر کے اپنا پنڈ چھڑایا * داناؤن کا
قول ہی کہ سلطنت مانند درخت کی ہی اور سیاست بجائے
پانی کے * پس لازم ہی کہ بادشاہت کے پیڑ کو سیاست کے
پانی سے ترو تازہ رکھے تو اُس سے میوہ آرام اور چین کا
حاصل ہووے * قطعہ * وہی پادشاہ ہی جو دانش کے
رو سے * پڑھے دل لگا کر کتاب سیاست * کرے تیغ اُسکی
چمن سلطنت کا * سرسبز ہو دیکے آب سیاست * اور خوب
سمجھے کہ سیاست اُس جگہہ درست ہی کہ ایسے گروہ کے

میں مینن کرے کروہ اُسکے لایق ہون * سووہ قوم مردم آزار
اور حرام خوروں کی ہی کہ سانپ اور بچھو کی طرح ادنا
اعلا کو اُن سے ایذا اور نقصان پہنچتا ہی * نصیحت * ایک بادشاہ
نے کسو حکیم سے پوچھا کہ آدمیوں میں سے سزاوار سیاست
کے کون ہیں * جواب دیا کہ جو کوئی آدمی ہی لیاقت سیاست
کی نہیں رکھتا ہی بلکہ سیاست درندوں اور موذیوں پر
کرنی درست ہی * بادشاہ نے فرمایا اِس نکتہ کے معنے
مفصل بیان کرو * بولا ای جہان پناہ خدا کے بندے کئی قسم کے
ہوتے ہیں * ایک گروہ تو ایسا ہی کہ محض نیک اور نیک محض
ہیں ایسوں سے سب طرح کا سب کو نفع ہی پہنچتا ہی ہرگز
نقصان کسو کو نہیں پہنچاتے وے گویا فرشتے ہیں * اور
دوسرے وے لوگ ہیں کہ محض بد اور بد محض ہیں * مصرع *
جوں بچھو یا شیر سانپ * کہ * بسکہ نقصان ہی پہنچے ہی
ہرگز نفع نہیں پہنچتا * پس جن انسانوں میں خو اور خصلت
خوشیوں کی ہی وے اصل انسان ہیں اور جنکی طبیعت
اور مزاج درندوں اور حیوانوں کے سے ہیں وے موذی گزندوں
سے بدتر ہیں وہی آدمیوں میں لایق سیاست کے ہیں *

ابیات * سیاست بہت خوب ہی سر بسر * و لیکن نہین کہتا ہراک سے کر * نہ دے مردم آزار کو زور و زر * اُکھاڑے بہلے مرغ موذی کے پر * حکایت * کہتے ہیئن کہ نوشیروان کے عہد مین کسو زبردست نے ایک زیر دست کو تھپیڑا مارا * وہ پادشاہ کے پاس فریاد کو آیا * حکم کیا کہ اُس ظالم کو کوتوالی چبوترے مین لیجا کر گردن ماریں * ایک خواص خاص نے التماس کیا کہ آپ کی عدالت سے غلام کو تعجب آیا کہ آدمی کو اتنے گناہ پر حکم قتل کا فرمایا * کسری نے کہا تو نہین سمجھتا ہیئن نے آدمی کو نہین ہلاک کروایا بلکہ کُتّے اور بھیڑیئے کو مارا ہی اور سانپ اور بچھو کو کُچلا ہی * بیت * خلقت حق پر جو ستمگر ہی * سانپ اور بچھو سے وہ بدتر ہی * نصیحت * کہتے ہیئن کہ خسرو پرویز نے کسو بزرگ سے پوچھا کہ خدا کی خلقت سے کون سا فرقہ سیاست کے لایق ہی * جواب دیا کہ ای پادشاہ آدمی پانچ قسم کے ہوتے ہیئن * پہلے وہ کہ آپ بھی نیک ذات ہیئن اور اوروں کو بھی اُن کی ذات سے خیر پہنچتی ہی ایسے مردوں کو قوت اور مرتبہ دینا چاہیئے اور اُنسے صحبت رکھنا چاہیئے * دوسرے

وہ مرد ہ کہ اپنے دم سے تو نیک ہین لیکن اُنسے کسو کو نیکی نہین پہنچتی اُنکی بھی حرمت کیا چاہیے اور نیک کاموںکی رغبت دیا چاہیے * تیسری وہ جماعت ہی کہ میانہ روی اور بدی پر ہیزی اُن کے مزاج مین ہی یعنے نہ اُن سے کسو کو خیر پہنچتی ہی نہ بدی کرتے ہین اور خود بھی نہ اچھے ہین نہ بُرے * اُن کو نیک راہ چلایا چاہیے اور بد چلن سے ڈرایا چاہیے * چوتھا وہ طایفہ ہی کہ آپ بد ہین پر اُن سے کسو کو بدی نہین پہنچتی * اُن کو نظروں سے گرایئے اور ذلیل و خوار رکھا چاہیے تو بدی کو ترک کرین * پانچوان وہ فرقہ ہی کہ آپ بھی بد ہین اور غیروں کو بھی اُن سے بدی پہنچتی ہی اُن کو سیاست کیا چاہیے اور سزا دیا چاہیے * پہلے تسلی اور ڈرانے سے بعد اُسکے ڈانٹنے اور چشم نمائی سے پھر مار پیٹ سے نس کے پیچھے قید قدو سے * جب دیکھیے کہ اِن سزاؤنکا اثر نہین ہوتا اور وہ اپنی خو نہین چھوڑتا تو لاچار ہو کر آخر قتل کروا ڈالیے اور یہہ بلا خلق اللہ کے سر پر سے ٹالیے * بیت * خلق جس آگ سے جلے اُسکا * کچھ بجھانے سوا علاج نہین * اور دوسرے سیاست کے فایدون سے ایک فائدہ یہہ ہی کہ قضیہ جھگڑا

ؤ نہ فساد کم ہوتا ہی اِسواسطے کہ فسادی اور جھگڑالو آدمی
جب دیکھیں کہ آگ سیاست کی بھڑک رہی ہی تو مارے
ڈر کے کسو کونے میں بھاگ کر چھپ رہیں * اور اگر ذرا بھی
سیاست اور دہشت کو سست دیکھیں تو نڈھڑک ہو کر
ہزار طرح کے فتنے اُٹھاویں اور سو صورت سے شور و فساد
مچاویں * ابیات * اگر سلطان نہ فرماوے سیاست * کرے
ادنا بھی دعواے ریاست * بلا ابتر کرے ساری زمین کو *
نہ باقی رکھے دولت کو نہ دین کو * نہ دیکھے ضبط جس کشور میں
عالم * فساد او رفتنہ ہی وہان دیکھے ہر دم * اور اِسی مضمون
میں کہا ہی * قطعہ * جو بادشاہ کی شمشیر کا نہووے ڈر * تو
جھگڑے ڈھیر سے ایک دم میں شہر سے اُٹھیں * جو بائیں
ہاتھ کو اپنے نہ سمجھے داہنے سے * ہزاروں فتنے جو تا ہو ہو اُس کا
تو پھیلیں * تین . تیسوان باب تیقظ اور خبرت میں * تیقظ کے
معنے ہوشیاری ہی پادشاہت کے کاربار میں * اور خبرت
کے معنے خبرداری ہی رعیت کے احوال میں * پس جو بادشاہ
عادل ہی اُن کا یہہ دستور مشہور ہی کہ خفیہ نویس اور
جاسوس معتبر اور ایمان دار تعینات کرتے ہیں تو وہ تلاش

اور کھوج تمام ملک کے عمل داروں کا اور رعیت کی حالت کا
کر کے ٹھیک خبر لگاویں اور ہر ایک کیفیت سے مطلع کریں *
جب سب احوال سے خبردار ہوں تب کوشش کریں کہ عدالت
میں جو خلل ظاہر ہوا اور انصاف میں نقصان آ گیا ہو اُسکی
ایسی فکر کریں کہ موافق منصفی کے سب کام درست ہو جاویں *
آگے اُس حرکت کے ہونے سے کہ علاج اور تدبیر اُسکے عوض کی
مشکل ہو اور وہ بات اپنے قابو سے نکل جائے * بیت *
یہہ لازم ہی کام اپنا بھلے سنوار * کہ ہر وقت رہتا نہیں اختیار *
اگلے زمانے میں اکثر پادشاہوں کی عادت تھی کہ رات کو غریبوں کا
سا کپڑا پہن اپنا بھیس بدل کر گلی کوچے میں پھرتے اور احوال
تمام پادشاہت اور رعیت کا دریافت کرتے * اِسس خاطر
کہ بہت خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ سلطنت کے کارباری اور
پادشاہ کے مقرب اور معتمد نہیں سُنتے اور اگر اُنہیں معلوم
بھی ہوتی ہیں تو اپنی بھلائی کے واسطے یا مناسب وقت نجان کر
حضور میں عرض نہیں کرتے یا کہتے ہوئے ڈرتے ہیں * روایت
حضرت داؤد علیہ السلام کی نقل ہی کہ رات کو لباس بدل
کر شہر اور بازار میں گشت کرتے اور غریب آدمیوں کا

صورت بنا کر پھرتے اور ہر کسو راہ چلتے سے خبر پوچھتے اور کہتے کہ داد دہ تمھارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہی اور اُسکے نوکر چاکر اور عمال فعال کس ڈھنگ سے معاملہ کرتے ہیں * اگر کسو جگہہ کچھ ظلم کی بات یا بے انصافی کی حقیقت سُنتے اسکی تلافی کرنے میں مشغول ہوتے * نصیحت * اور سلطان محمود غزنوی کی بہت سی نقلیں اِس صورت کی مشہور رہیں کہ تنہا باہر نکل کر احوال پُرسی ہر ایک کی کرتے * لیکن جب پادشاہ اپنی ایسی شکل بناوے کہ رات کو اکیلا نکل جاوے اور خبرداری درماوے نو جگہہ خطرے اور وسواس کی ہی * مبادا کیا پیش آوے اِسی واسطے بڑے آدمیوں نے اور داناؤں نے یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ سلطان کو لازم ہی کہ سوانح نگار صاحب ایمان اور معتبر نمک حلال بے غرض دولت خواہ عالی ہمت تعینات کریں اِس ڈھب سے کہ کوئی واقف نہ ہووے اور ردماہہ پیش قرار دستخط کریں اِس لئے کہ اگر کوئی خبروں کے پہنچانے یا لکھنے کے احوال سے مطلع ہو جاوے تو روپیوں کے لالچ سے چھپا نہ سکے اور یہہ بھی پروانگی دربانوں اور بار داروں کو دے رکھے کہ جاسوس باہر کارہ

جس وقت چاہے بے روک ٹوک پادشاہ تک پہنچے کیونکہ شاید
کوئی ایسی خبر ضرور کی لایا ہو کہ لایق توقف کے نہو * جب اتنا
بند و بست کرے تو بے شبہہ پادشاہ بھلے برے کے احوال سے
واقف رہے * اور امیر اور سردار ملک کے بھی جب معلوم
کرین کہ پادشاہ ہر ایک احوال سے خبر دار ہی تو غالب ہی
کہ ڈرتے اور چونکتے رہین اور ایسی صورت سے زندگی کرین
کہ نامعقول حرکتین اُنسے عمل مین نہ آوین * ابیات * عجب
چیز ہی ہوشیاری کی خو * کہ یہہ نقد لازم ہی ہر شخص کو *
سجھونسے باندا اُسکا ہوتا ہی سر * کہ جو کار دنیا مین ہو باخبر *
حکایت * کہتے ہیں کہ خوارزم مین ایک پادشاہ تھا کہ خدا کے
حکم کی بزرگی کا نقش اپنے دل کے تختے پر لکھو داتھا اور جھنڈا
شفقت خلق اللہ کا نیک نامی کے میدان مین بلند کیا تھا چنانچہ
قطعہ * شکار کرنے سے چڑیا کے باز باز آیا * اور اُسکے عدل سے
گیدڑ رہو اتھا مرغ کا یار * نہ اپنے کھولے ہی دہ آسمان مین اُسپر
پر * نہ چنگل اپنا یہہ اِس پر زمین پہ دیوے پسار * اُسکے عصر
مین بشر کی مجال نہ تھی کہ عمل ناپسندیدہ مانند شراب خواری
اور زناکاری کے ظاہر مین کرسکے * ایک امیر اُسکا بڑا

اعتمادی اور مختار تھا لیکن قدیم خدمتون کا رکھتا تھا * غرض پادشاہ کی سرکار مین برابر اُسکے کوئی نہ تھا * اور ظاہر مین عبادت بندگی کرتا یہان تک کہ پادشاہ کے مزاج پر اُسکی پرہیزگاری اور نیکوکاری ثابت ہو رہی تھی * اور باطن مین شراب پینے مین مشغول رہتا * اور سب طرح کی بدکاری اور حرامکاری کرتا لیکن کوئی اِتنا پتا نہ رکھتا تھا اور کسو کو یہہ مقدور نہ تھا کہ اُسکا احوال مفصل حضور مین عرض کرے * آخر پادشاہ نے کسو ڈول سے معلوم کیا پر یہہ مناسب نجانا کہ روبرو یہہ بات اُسکے مُنہہ پر دھرین اِس لیے کہ ایسی ایسی باتون کے مُنہہ پر لانے سے آدمی بےحیا اور ڈھیٹ بن جاتا ہی اور سلطنت کے دبدبے اور ہیبت مین بھی نقصان آتا ہی * اِس بات کو ٹال دیا اور بہت دن درگذر کر کے ایک روز اُس امیر کو بُلایا اور فرمایا کہ ہمین ایک مرغ اِس صورت کا درکار ہی کہ چونچ اُسکی سرخ اور سر اور بازو کے پر سیاہ اور تمام سفید ہو * سوا تیرے ایسا پرندہ کوئی نہ پیدا کر سکیگا * امیر نے عرض کی کہ بہت خوب تلاش کرونگا جس طرح سے ہاتھ لگیگا البتہ حضور مین لے آؤنگا پر مین وان کی معرفت چاہتا ہون آخر کار ہو * سلطان نے فرمایا کہ تین روز کی

فرصت تجھے دی * یہہ وعدہ کرکے ڈھونڈھنے کھوجنے لگا * شہر میں اور اُس پاس کے گانوون مین اُس رنگ کا مرغ نہ ملا * چوتھے روز دربار مین آیا اور نہ ملنے کا عذر لایا کہ جہان پناہ سلامت غلام نے موافق اپنے مقدور کے سعی اور تلاش کی لیکن کہین نہین ٹھہرتا * حکم ہوا کہ مجھے ایسا مرغ بہت ضرور ہی اور مین نے اِس شہر اور ملک کا اختیار تجھے سونپا ہی اِس مختاری پر ایک مرغ پیدا کرنے مین عاجز ہو رہا ہی یہہ کیسی بات ہی * جا تین روز کی اَور رخصت دیتا ہون لیکن بار بغیر اِسے مرغ کے لائے خالی ہاتھہ مت آیو * دوسری مرتبہ پھر وہ امیر گیا اور حد سے زیادہ جستجو کرکے تین دن کے پیچھے خالی ہاتھہ پھر آیا * پادشاہ نے فرمایا کہ تو شہر کی کیسی خبرداری کرتا ہی مجھہ سے سُن چار مرغ ایسی ہی صورت شکل کے ایک گھر مین ہین تو پیدا نہین کرسکتا مین تجھے بتا دیتا ہون * فلانے شہر کے بازار کے چوراہے کے سرے پر فلانی مسجد کے دروازے پر جب پہنچے داہنے ہاتھہ کی طرف ایک محلّہ ہی اُس ٹولے مین ایک گلی ہی اس طرح کی کہ آگے اُس گلیارے کے ایک گھر ہی کہ دروازہ پچھم طرف ہی اُس دروازے

مٹھی مین گھس کر چبوترہ جو دکھن سمت ہی وہان جا کر بائین ہاتھہ
اُسکے ایک گھڑی اُسکے اندر ایک چھوٹی سی کوٹھری ہی
اُس کا دروازہ جب کھولیگا تو ایک پنجرا نظر پڑیگا اُسپر
زرد نمدا ڈھنکا ہوا ہی اُس قفس مین چار مرغ ہین ایسے ہان
جیسے مین نے تجھہ سے کہین ہین جلد جا کر لے آ * امیر کی عقل
چکر ہوئی اور گھبرایا ہوا پادشاہ کے پاس سے باہر آ نکلا
جس پتے سے ٹھکانا بتا دیا تھا بغیر پوچھے پاچھے مُنہہ اُٹھا چلا گیا
اور وہ پنجرا اُن مرغون سمیت لا کر حاضر کیا * پادشاہ نے
کہا کہ حکومت والے اپنے شہر و ملک سے ایسے ہوشیار
اور خبردار رہتے ہین جیسا ہر ایک بات سے مین واقف
ہون * امیر نے یہہ باتین سُنکر دل مین اندیشہ کیا کہ جو
پادشاہ شہر کے کوچے اور بازار سے اتنا خبردار اور واقف
کار ہی غالب ہی کہ میری بھی پوشیدہ حرکتون سے مطلع ہوا
ہوگا * اب مجھے یہہ لازم ہی کہ اپنی خو اور عادت کو بدلون
اور نیک راہ چلون * یہہ بات دل مین گِن کر اگلے پچھلے گناہون
سے توبہ کی اور نماز روزہ اور عبادت بندگی اختیار کی * اِس
نوشتے سے دریافت مین آتا ہی کہ پادشاہ ہونگا واقف ہونا

خلق اللہ کے احوال سے بہت فائدہ رکھتا ہی * ابیات * لکھا ہی
یہہ فردوسی نے ماجرا * کہ ہرمز جو تھا شاہ ایران کا * نکلنے لگی
تن سے جب اُسکی جان * لگا کہنے خسرو سے کای نوجوان *
ترے دم سے سارا جہان ہی لگا * مرے حکم میں ہر لگا ہر اک
گھڑا * نکر نید غفلت کی بیدار رہ * حقیقت سے سب کی خبردار رہ *
حوالے ترے ہی یہہ عالم تمام * کراب ہوشیاری سے تو ایسا
کام * اور رہو ہوشیاروں اور عقلمندو نکو غفلت دور کرنی
لازم ہی اِسلیے کہ ہر ولایت کے حوال سے اطلاع
دیوین * نکتہ * مرصور خلیفہ اسرکما کہ میں تین شخصون کا محتاج ہون *
پہلے یہہ کہ محصول دیوانی اور رعیت کے مال میرے خزانے میں نہ داخل
کرے اور میرا مال بھی رعیت کے پاس نہ چھوڑے * دوسرے
یہہ کہ وہ ایسا کرے انصاف مظلوم کا ظالم سے دلواوے اور
حکم بغیر لالچ اور غرض کے کرے * نہ کہ جیسی رسم ہوتی ہی کہ جب
کی کہون یا نوے کی * یہہ دو باتیں کہہ کر پادشاہ نے ایک
ٹھنڈی سانس بھری اور رولا کہ افسوس تیسرا شخص
کہان ملتا ہی * امیرون نے کہا کہ وہ کون ہی * تب فرمایا کہ وہ
[illegible] دن [illegible] کہ سارے ملک کی خبر [illegible] کی [illegible]

پہنچتی ہون تجھہ تک پہنچاوے * سچ ہی اگر سلطان کو ایسے ایسے لوگ ہاتھہ آئین تو بہت سی بھلائیان اور خوبیان ملک مین ظاہر ہون * حکایت * کہتے ہین کہ اردشیر بابک اپنے ملک کے عاملون اور حضور کے امیرون کے احوال سے یہان تک خبرگیران رہا کہ یہہ نوبت پہنچی تھی کہ ہمیشہ امیرون اور وزیرون اور عاملون اور خواصون سے کہتا کہ کل تیرا حال اس طرح تھا اور یہہ کچھہ تو نے کھایا اور فلانے مکان مین سویا تھا اور یہہ بات کہی اور یہہ کام کیا تھا * سب آدمی اس صورت مین حیران ہو کر آپس مین کہتے کہ اسکو فرشتے خبر پہنچاتے ہین اگر یہہ نہین ہو ا ہی کہ فرشتے آکر کہہ جاتے ہین مگر خبردار اور جاسوسون سے اُسے ہون کانون احوال معلوم ہوتا تھا * قطعہ * خبرداروں کا ہی بڑا اعتبار * انہین سار کرتے ہین سب شہریار * وہ مرہم ہین مظلومون کے زخم کے * اور ہین ظالمون کے جگر کے وہ خار * اور بغیر اطلاع دینے واقعہ نویسون کے کچھہ بات معلوم ہو تو عقل کی شرط یہہ ہی کہ جلد بدون سمجھے بوجھے حکم نہ دے بیٹھے اس لیے کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ حکم بادشاہون کا مانند فصاد و کی ہی یعنے جو اراد دل مین آیا

اور بعد اسکو کر بیٹھے تو موقوف رہنا اُسکا کسو طرح سے نہین ہوسکتا اور بچاو اور باز رہنا اُس سے ہرگز ممکن نہین * بیت * کمان سے جو قضا و قدر کے چھوٹے تیر * نہین ہی اُسکے پھر آنے کی ایک بھی تدبیر * پس پادشاہون اور دماروایون کو جنکے تابع خدا کا ملک اور اُسکے بندے ہیں یہہ شرط ہی کہ خلق اللہ کی بہتری کے کامون کے درمیان بغیر کچی حجت اور دلیل معقول کے اور حقیقت معلوم کرنے اور کیفیت دریافت کرنے کے کوئی حکم جاری نکرین اور سوا سے غور اور تامل اور تدبیر اور یقین کے پروانگی ندے یہ تحقیق کہ دانشمندون نے کہا ہی * قطعہ * مناسب نہین شرع اور عقل مین یہ * کہ بے شاہد اِحکم سلطان دیوے * کہ حکم اُسکا ہی جیسے حکم خدا * کبھو جان لیوے کبھو جان دیوے * اور دوسری شرط یہہ ہی کہ فقط گمان پر کسو بے گناہ کو خطرہ اور نقصان کے مکان مین نہ ڈالے کیونکہ اکثر گمان اور خیال کے کام کرنے سے آخر کو گناہ اور پچتاوا ہوا ہی جیسے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تحقیق بعضے گمان مین گناہ ہی اِس لیئے کہ اگر کوئی نرے گمان پر بن تحقیق کیئے اور سمجھے کسو کام مین حکم فرماوے اور وہ گمان آخر کو جھوٹھا ہو جاوے تو

اپنے تئین سزا اور خدا کے قہر اور غضب کا بناوے * پناہ مانگتا ہون
خدا سے ایسے کامون میں * قطعہ * نکر کسو کو تو بھو ترسے گمان
باطل پر * عذاب و سختی کہ شرمندگی نہ ہو آخر * کہ گروہ
سیاہ ہو اور تجھکو بھی یقین آوے * وہ تو ہی آپ ہو شرمندہ
اپنی بندی پر * حکایت * کہتے ہیں کہ قباد شاہ کے وقت میں
کوئی شخص میدان کی طرف گیا کسو آدمی کو دیکھا کہ پڑا ہے
خوب جب نگاہ کر نگاہ کی تو سر اُسکا کٹا تھا اور چھری اُسکی
چھاتی پر دھری تھی * وہ عزیز حیرت سے گھبرا گیا اور سُن
ہو کر باولا سا بن کر کھڑا رہ گیا نہ قوت ہلانے کی رہی
اور نہ طاقت چلنے کی ماں * اتنے میں کوئی نوکر اُس ملک کے
حاکم کا آ پہنچا یہہ ماجرا دیکھہ کر ترت شتابی اُس مرد کی باندھہ
لین اور وہی چھری لہو بھری اُسکے گلے میں لٹکا کر حاکم کے دربار
میں لایا اور سارا احوال دیکھا ہوا کہہ سُنایا * حاکم نے
اُس بیچارے کو ڈانٹا اور کہا تو نے اُسے کیون مارا * وہ
بے گناہ بولا جہان پناہ میں اُس اُجاڑ میں جب پہنچا اُسکو
موا دیکھا تھا پانون بھول گئے حیران اور بے حواس
ہو کر کھڑا رہ گیا * مجھے اُسی حالت کے درمیان یہہ شخص

پکڑ کر تمھارے پاس لے آیا یہہ مین نہین جانتا کہ کنے مارا اور کس کو مارا ہی ٭ حاکم نے گھُرک کر کہا میرے خیال مین یون آتا ہی کہ مقرر تو نے اُسے مارا ہی اب باتین بنا کر چاہتا ہی کہ میرے ہاتھہ سے چھُٹکارا پاوے سو یہہ نہین ہونے کا ٭ اُس غریب نے عرض کی کہ ای پادشاہ فقط اپنے گمان پر میرے ساتھہ بدسلوکی نکر کہ خدا نے فرمایا ہی کہ تحقیق بعضا گمان خواہ نخواہ سچ نہین ہوتا کیونکہ گمان اور یقین مین بڑا تفاوت ہی ٭ حاکم نے اُسکی باتون پر کان نہ دیئے اور حکم کیا کہ اُسکو سولی دو ٭ جس وقت اُسکو باندھہ کر چاہا کہ سولی پر چڑھادین اور منادی والا کہہ رہا تھا کہ اِسنے فلانے شخص کو فلانے میدان مین حلال کیا ہی ٭ ایک جوان تماش بینون مین سے بڑھہ کر للکارا کہ ای جلاد اِتنا صبر کر جو مین پادشاہ کی حضور مین جاؤن اور سارا احوال جو بیتا ہی سُنا کر آؤن ٭ ذرا تھم جا جلدی مت کر کہ یہہ شخص بے گناہ ہی اور بے گناہ کو قتل کرنا بڑا گناہ ہی ٭ جلاد نے توقف کیا اور اُسکو سلطان کے روبرو لے گئے ٭ بولا ای ملک اُس ویرانے مین جو خون ہوا ہی سو مین نے کیا ہی وہ شخص میرا دشمن تھا مین لاگ لگائے تھا

اب قابو پاکر اُسکو میثن نے مار ڈالا * یہہ جوان جسکو سیاست کا حکم ہوا ہی بے تقصیر ہی اور اِس احوال سے کچھ خبر نہین رکھتا * پادشاہ نے بہت تامل کیا اور شرمندہ ہوکر قسم کھائی کہ آج سے فقط اپنے گمان پر حکم نہ کرونگا * اور اُس جوان کو قید کرکر قاضی اور مفتی اور اُس وقت کے عالمون سے اُسکے قتل کا مسلہ پوچھا * سب نے فتوی لکھا اور کہا کہ اُسکا قتل درست نہین اِس لیے کہ اگرچہ ایک کا خون کیا پر دو شخص کی جان بچادی ہی * یہہ مسلہ سُنکر قباد نے اُس جوان کو بلوایا اور سارا احوال پوچھکر خلعت دی اور چھوڑ دیا * اور اپنی وصیتون میں لکھوایا کہ پادشاہون کو لازم ہی کہ خدا کے بندون کا خون نرے گمان پر نکر بیٹھین * قطعہ * گمان پہ کیجے سیاست نہین ہی یہہ اِنصاف * یقین ہووے نہ جب تک کسو کا خون نہ کر * فقط گمان پہ جہان حکم کرتا ہو حاکم * تو جلد بھاگیے اُس ملک سے وہی چھوڑ کے گھر * حکایت * کہتے ہیں کہ کسو پادشاہ نے دربار عام کیا اور ادنا اعلا کو حکم دیا کہ جس کا جی چاہے چلا آوے کوئی روک ٹوک نہ کرنے پاوے * چنانچہ سب چھوٹے بڑے جمال جہان آرا پادشاہ کا دیکھنے جاتے اور روشنی سے تخت اور

چھر کی آنکھون مین نور پانے * مصرع * آنکھین روشن ہون جو دیکھین پادشاہون کا جمال * ایک بوڑھے نے اُن مین سے بات کہنی شروع کی * بولا کہ جو کوئی پادشاہ کے دیدار سے سرفراز ہو ضرور ہی کہ کچھ تحفہ سوغات یا ستھرا پیشکش حضور مین گذرانے * سو میرا ہاتھہ تو سونے روپے کے گنج تک نہین پہنچتا لیکن دانائی کے جواہر خانے سے موتی بیش قیمت جو لایق پادشاہون کے ہی چاہتا ہون کہ سلطان کی دربار مین نچھاور کرون * اور بادشاہ نے حکم کیا کہ گوہر سخن کی قدر و قیمت ہماری مہربانی اور قدر دانی کے بازار مین سب جنس سکے زیادہ ہی لا تیرے پاس کیا ہی * پیر مرد نے ہاتھہ جوڑ کر یہہ التماس کیا کہ جہان پناہ شک اور یقین مین چار اُنگل سے زیادہ تفاوت نہین * چاہیے کہ جو کچھ دیکھے اُسے مقرر ٹھیک جانے اور جو کانون سے سُنے اُسکے بیچ اور جھوٹھہ مین شک اور شبہہ رکھے کہ شاید دروغ ہو * مصرع * شُننے سے دیکھنے کا بڑا اعتماد ہی * پس حکم پادشاہ کا سب پر بھاری ہی اور ہر ایک کام مین جاری ہی لازم ہی جب خوب تحقیق کر لین اور یقین سمجھین تب حکم فرماوین فقط گمان اور خیال کو عمل مین نہ لاوین * اس لیے

کہ اگر اُسکا قیاس کا پردہ ایکبارگی بیچ سنے اُٹھ جاوے
اور برخلاف اُسکے ظہور مین آوے تو دنیا مین بدنامی اور
عاقبت مین شرمندگی کا سبب ہی * یہہ نکتہ سُنکر پادشاہ نے اُسپر
آفرین کی اور شاباشی دی * نصیحت * ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا
کہ بعضے پادشاہون کو جو غفلت ہوتی ہی اُسکا سبب کیا ہی * جواب
دیا کہ دنیا مین ایسی تین چیزین ہین جو پادشاہ کو رعیت اور
سلطنت سے بے خبر اور غافل کر دیتی ہین * ایک شہوت ہی
کہ ہر دم اُسی خیال مین رہے اور عورتونکی اتنی خواہش
رکھے کہ کسو شخص کی اور کسو چیز کی پروا باقی نرہے * بیت *
مست ہی جو دل کے شہوت کی شراب * کام اُسکا
جلد ہوتا ہی خراب * مشہور ہی کہ ایک شخص نے سکندر سے
کہا آپ بڑے پادشاہ ہین بہت سی عورتین نکاح مین لاؤ جو
ڈھیر سی اولاد تمھارے یہان ہو اور اُن سے تمھارا نام باقی
رہے * فرمایا ہمارا نام انصاف اور نیک نامی سے قایم رہیگا
اور یہہ کیسی بُری بات ہی کہ جو آدمی سب مردون پر غالب
ہوا ہو وہ آخر عورتون کے بس مین پڑے * بیت * ایک دم
شہوت کی خاطر خاک اُسکے سر پہ ہی * تابع ہو نارندیہ نکے

کام مردونکا نہین * دوسرا سبب غافل ہونے کا حرص مال کی ہی کہ جب روپی کا لالچ دل مین آیا تو فرق حلال و حرام کا نہین کرتے اور فکر ملک کے بسنے کی اور غم رعیت کے خوش رہنے کا نہین کھاتے بلکہ نہین چاہتے کہ سواے اپنے دوسرے کے پاس مال و اسباب ہووے سب اپنے ہی لئے چاہتین اس پر بھی خاطر جمعی اُن کی نہ ہووے * بیت * حرص والونکی حرص نہین جاتی * صبر سے سیپ موتی ہی پاتی * نصیحت * کہتے ہیَن کہ کوئی زاہد ایک پادشاہ کو نصیحت کرنے کے درمیان کہنے لگا کہ اب تمھاری رعیت طالعمند ہی اور تم تونگر اُن کے پادشاہ ہو اگر مال رعیت سے لوگے تو وہ مفلس ہو جائیگی تب تم سلطان محتاجون کے کہلاؤگے * ابیات * جو پادشاہ کا دل گنج و مال پر آوے * تو دل غریبون کا اُسکے عمل مین دُکھ پاوے * مریگا جب تو وہ دشمن کے ہاتھ آویگا مال * پس ایسے مال جمع کرنے سے ہی جی کا وبال * حکایت * کسو پادشاہ کو کسونے مصلحت دی کہ رعیت سے مال لیکر اپنے خزانے مین رکھئے جو وقت پر کام آوے * جواب دیا کہ خزانہ مال رکھنے کی خاطر رعیت کے گھر سے بہتر نہین جس گھر تری چاہتا ہون اپنا

مال اُسی خزانے سے ایکر خرچ کرتا ہون* تیسرے جس سبب سے بے خبری ہوتی ہی شراب کا پینا ہی اور کھیل کھیلنا اور بے فایدہ کامون مین دل لگانا ہی* پادشاہ کو واجب ہی کہ نشے سے پرہیز رکھے اِس لئے کہ جب مست ہوکر ملک و مال سے بے سُدھ ہو جاوے تو نوکر اُسی کے اُسکو غافل پاکر جو کچھ چاہین سو کرین* بیت* وہ احمق ہی جس نے نشے کو پیا* اور بیہوش ہو ہوش اپنا دیا* اکثر ہوا ہی کہ نشے کے سبب سے کئی طرح کے ایسے خلل پیش آئے ہین کہ اُنکا عوض اور بدلا ہوشیاری کے وقت نہین کر سکے* قطعہ* مست رہنا وقت کے حاکم کا کھووے ہی دباؤ* شاہ کو ہی سلطنت مین سب سے ہشیاری بھلی* شاہ چرواہا ہی سب کا اور مستی ہیگی نیند* خواب لائق نہین ہی رکھوالے کو بیداری بھلی* شکر خدا کا کہ یہہ شہزادہ مقصد و رمانند دارا کے ملک کا سنوارنے والا فریدون کے سے بخت سکندر جیسا صاحب تخت* آفتاب کا سا جہاں جمشید کے برابر جاہ و جلال* قطعہ* ابو المحسن وہ شاہ نامور ہی* جو ہی انصاف مین سنجر کا ثانی* ہی سرداری کی مسند اُسّے نامی* ہی اُسپر ختم عدل

اور قدردانی * موافق حکم خدا کے کہ فرمان برداری اُسکی لازم
ہی یعنے توبہ کرو تم خدا کی درگاہ مین جیسے نصوحا نے توبہ کی * قدم
توبہ کے میدان مین مردون کی طرح رکھا اور دروازہ خدا کی
بخشش کا کنجی سے اِس آیت کی کہ توبہ کرو تم اپنے گناہون
سے کھولا * اور معنون سے اِس کلام کے کہ رجوع کرو تم اپنے
خدا کی طرف درجہ قبولیت کا پایا * جب مانند لالہ کے داغ تہہ پھول
کی پیالا شراب کا پتھر پر پٹکا اور مثل سوسن آزاد کی کلمہ
استغفر اللہ کا یعنے طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے پڑھنا
شروع کیا اور اُسکے چہرہ مبارک نے کہ ہمیشہ دارو پینے سے
سرخ رہتا تھا مانند پرنشان زرد سے کا پیدا کیا اور خدا کے وعدے
پر کہ پلاویگا اُن کو خدا اُن کا شراب پاک بہشت کا اِس
دنیا کی حرام شراب سے باز آئے اب اُنکی مجلس شاہانہ
مین متوالون کی آواز کے بدلے صدا دعا اور اذان کی ہی * اور عوض
نائے ہوے اور نغمۂ چنگ کیشیون کے ذکر اور شور اللہ واکبر اور
لا الہ الا اللہ کا خدا پرست کرتے ہین * بیت * ہی بانسلی کے
بدلے حافظ کی خوش قرائت * اور جام می کی جاگہہ
ہوش کے ہون ہین زمرے * حق تعالی اُس پادشاہ کے

گناہون سے باز آنے اور توبہ کرنے کی برکت سے تمام گروہ انسان کو حصہ نیک بختی کا دے اور نیکی اُسکام کی اُنکی ذات بابرکات کو بخشے *

## چوتھیسوان باب فراست مین

یعنے دانائی مین یہہ صفت بھی حاکمون اور صاحب اختیارون کو واجب ہی چاہیے کہ نظر غور سے کنج دکاوش اُس حادثے کی جو پیش آوے دیکھین * اگر وہ واقعہ بہت ظاہر اور روشن ہی تو موافق شرع اور عدالت کے جو ٹھہرے حکم فرماوین * اور اگر بھید اور پہلو اُسکے خوب دریافت نہون تو دانائی کے نور سے اُس مین غوض کر کے معلوم کرین فقط گویندون کی بات پر بھروسا کرنا خوب نہین * چنانچہ داناؤن نے کہا ہی کہ خوب صورتی حکومت کی دانائی کے زیور سے ہی * روایت * خبر مین آیا ہی کہ دو بڑھیان حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ مین آئین اور ایک لڑکے کو لائین * دونون کا قضیہ یہہ تھا کہ ایک کہتی تھی کہ یہہ میرا بیٹا ہی دوسری بولتی تھی میرا ہی اُسکا . دونون کا شاہد کوئی نہ تھا اپنا اپنا دعوی ثابت کرنے مین حیران تھین * حضرت نے سُنکر حکم کیا کہ اُس بچے کو تلوار سے دو ٹکڑے کر کر آدھا ایک ایک کے

حوالے کرو * جونہین تلوار کھینچی ایک عورت بلبلانے لگی اور
بے قرار ہو کر چلائی کہ مین اپنے حصے سے باز آئی اِسکو مت
مارو اور دوسری جو ن کی تون کھرتی رہی ذرا بھی مُنہہ سے
نہ بولی * حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہہ لڑکا اُسی رنڈی کو
دو جو اِسکے مارنے پر راضی نہوئی اِس لئے کہ فراست سے
یہہ دریافت ہوتا ہی کہ وہ عورت اِسکی ماں ہی اُسی
محبت کے سبب جو اُس سے ظہور مین آئی * اور فراست
ایسا نور ہی کہ خدا نے اپنے ایمان دار بندون کو عطا فرمایا
ہی * چنانچہ اِس حدیث کے مطلب سے معلوم ہوتا ہی کہ
پرہیز کرو تم فراست سے مومن کی کہ وہ خدا کے نور کے باعث
جس چیز مین دیکھتا ہی اُس سے پوشیدہ نہین رہتی * اور
تفسیر والون نے اِس آیت سے کہ تحقیق بیچ اُسکے مقرر
نشان ہین واسطے ایمان دارون کے خیال فقط فراست
پر کیا ہی * لیکن فراست کی دو قسم ہین ایک فراست
شرعی دوسری فراست حکمی * فراست شرعی اُسکو کہتے
ہین کہ جب دل کی صفائی اور بدن کی پاکیزگی کے سبب
پردہ غفلت کا دیدۂ باطن کے آگے سے اُٹھہ جاتا ہی تب

مسلمان یقین کے نور سے بینائی خود بخود پاتا ہی * اور جسکو
دیکھتا ہی اپنی دانائی سے جو اُسکی ذات مین ہی سارا احوال
اُسکا جیسے کا تیسا نظر آتا ہی بالکہ بیت * گر سُنین دور سے
وہ تیرا نام * تیری حالت سے واقف ہو دین تمام * حکایت
کتابون مین لکھا ہی کہ دو بزرگ خدا رسیدہ کعبے کے صحن
مبارک مین بیٹھے تھے کوئی شخص مسجد مین آیا * اُسے دیکھہ
کر ایک نے اُن دونون مین سے فرمایا کہ یہہ کھاتی معلوم
ہوتا ہی دوسرے نے کہا میری نگاہ مین لوہار ٹھہرتا ہی * آخر
اُسکو نزدیک بُلا کر پوچھا تو کیا کسب کرتا ہی * اُسنے کہا
آگے تو مین لوہار پنا کرتا تھا پر اب برھئی کا کام کرتا ہون * اِس
بات سے اُن دونون کی فراست باطنی کی صفائی ظاہر ہوتی ہی *
بیت * جس دل مین پرتو اہی خدا کی نگاہ کا * وہ ہی ہمیشہ ساری
فراست کا آئینہ * حکایت * کہتے ہین کہ خواجہ بزرگ نیکون کے
قطب یعنے خواجہ عبد الخالق غجدانی پاک کرے اللہ بھید اُنکا ایک دن
معرفت کا مذکور کرتے تھے * ایک بارگی ایک جوان مجلس مین آیا زاہد
کی صورت کُرتا بدن مین اور جانماز کاندھے پر ایک کونے مین آکر
بیٹھا * بعد ایک دم کے اُٹھا اور بولا کہ حضرت رسالت پناہ

علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ پرہیز کرو تم مومن کی فراست سے
پس تحقیق وہ دیکھتا ہی اللہ کے نور سے * اِس حدیث کے کیا
معنے اور کیا مطلب ہی * خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکا یہہ بھید ہی
کہ تو جنیو توڑے اور ایمان لاوے * وہ شخص بولا پناہ
مانگتا ہون خدا سے کیا میرے پاس زنار ہی * خواجہ نے
ایک مرید کو اشارت کی کہ پیراہن اِس عزیز کا اوپر سے
اُتار لو وہین خرقے کے نیچے سے نکل آئی * بیت * جو دل کہ غبار
و کینہ سے صاف ہوا * تو غیب کا نقش اُس میں ہو ہی ظاہر *
جوان نے اسی وقت زنار کو کاٹ ڈالی اور ایمان لایا * خواجہ
نے فرمایا ای یارو آؤ اِس جوان نو مسلمان کے ساتھہ جس نے اپنا
ظاہر کا جنیو کاٹا ہی ہم بھی اپنی زنار ہین باطن کی کاٹ
ڈالین * یہہ بات سُنکر مجلس والون نے ایک نعرہ اللہ اکبر کا
کیا اور خواجہ کے قدمون پر گر کر نئے سر سے توبہ کی * ابیات *
توبہ کیا ہی کہ پشیمان ہونا * پھر نئے سر سے مسلمان ہونا * عام کرتے
ہیں بدی سے توبہ * خاص کرتے ہین خودی سے توبہ * پیر سے
مجھکو یہہ نکتہ رہا یاد * چھٹ خدا کے جو ہی سب ہی برباد * دوسری
قسم فراست حکمت کی ہی * اور وہ یہہ ہی جو حکیمون نے آزمایا ہی

اور زیادت کیا ہی اور دلیلین اُسکی اِنسان کی شکل اور
صورت سے معلوم کی ہیئن * اور اکثر وہ سچ پڑتی ہیئن *
نوشیروان کے حکیمون نے پادشاہ کی خاطر کتابین فراست
کے علم میئن بنائین تھیین ہمیشہ اُنکا مطالعہ کرتا اور اُسکے بموجب
حکم فرماتا * حکایت * کہتے ہیئن کہ ایک آدمی ٹھنگنا عدالت کے
وقت نوشیروان کے روبرو دربار میئن آیا اور فریاد کی
کہ ڈہائی پادشاہ کی مجھہ پر ظلم ہوا ہی * نوشیروان نے دیکھہ
کر کہا جھوٹ کہتا ہی اِس واسطے کہ فراست کے علم میئن لکھا ہی کہ
جس کا چھوٹا قد ہوتا ہی وہ شوخ اور مکار اور ظالم اور بد ہوتا
ہی * پس یہہ شخص غالب ہی کہ ظالم ہو نہ کہ مظلوم * جب
تحقیق کیا اور آدمی اُسکے ساتھہ کر دیا جو پادشاہ نے فرمایا تھا وہی
بات ٹھہری * بیت * دانائی سے آنکھہ دل کی کھل جاتی ہی * احوال
جو کچھہ ہی وہ سب دکھلاتی ہی * حکایت * تواریخ میئن مذکور ہی
کہ دوسری مرتبہ بھی ویسا ہی ٹھنگنا آدمی نوشیروان کی
حضور آیا اور انصاف چاہا کہ مجھہ پر ایک زبردست نے ظلم
کیا ہی * نوشیروان نے کہا کہ چھوٹے قد والے انسان پر کوئی
زیادتی نہین کرسکتا بلکہ تو لے ستایا ہوگا اِس لئے کہ

تیرا قد چھوٹا ہی * وہ بولا ای پادشاہ جسنے مجھہ پر جور و جفا
کی ہی وہ مجھہ سے بھی بہت کوتاہ قامت ہی * کسری نے
سُنکر مُنہہ پر رومال رکھا اور تبسم کیا اور عدالت اُسکی
کی * حضرت سید علی ہمدانی نے ذخیرۃ الملوک کتاب مین
جو اُنکی تصنیف ہی تمام احوال قیافہ شناسی کا لکھا ہی * اُس
مین سے ایک فصل دانائی کے نشانون کی فراست کی
دلیلاون کے باب مین سے میری خاطر ناقص مین آیا ہی کہ
تمام وہ فصل اُسی عبارت سے اِن ورقون مین لکھی
جاوے * تو یہہ کتاب بھی اُسکی برکت سے زیب و زینت
پاوے * اور حضرت پادشاہون کے واسطے دستور العمل
بنکر کام آوے * بیت * دستہ گل کا جو گھاس سے
باندھے ہیئن * خوبی اُسکی دو چند ہو جاتی ہی * دریافت
کیا چاہئے کہ حکیمون نے اپنی کتابون مین کہا ہی کہ بہت سفید
رنگ ہو اور آنکھہ نیلی سبز ہو تو نشان سخت روئی اور
بے حیائی اور چوری اور بدکاری اور بے وقوفی کا ہی * اور اگر
اِس دلیل کے ساتھہ تھوڑی پیشانی اور پُر گوشت ہو
اور تیز نظر اور چوڑا ماتھا اور سر پر بہت بال ہون تو حکیم

گھتے ہین کہ ایسے شخص سے ڈرنا لازم ہی جیسے کالے ناگ
سے * اور بالون کی دلیلین حکیمون نے یون لکھی ہین کہ جسکے بال
بھوترے سخت ہون تو نشان شجاعت کا اور دماغ کی صحت
کا ہی * اور نرم بال علامت نامردی اور ڈرپوکنے کی اور
سردی مغز کی سبب کم فہمی کا * اور شانون پر بہت بال
ہونے سے دلاوری اور بیوقوفی ثابت ہوتی ہی * اور بہت
بال پیٹ اور سینے پر نشان گھبراہٹ اور کم سمجھ اور
کند طبیعت کا اور ظلم کی خواہش کا ہی * اور زرد بال
باعث حماقت اور دبدبے اور جلد غصہ ہونے کا ہی * اور
سیاہ بال نشان عقل اور دریافت اور منصفی کا ہی *
اور جو بال نہ بہت سرخ ہون نہ سیاہ نشان یکسان
خوبیون کا ہی * اور پیشانی کی دلیلین حکیمون نے یہہ بیان
کی ہین کہ جو ماتھا چوڑا کہ آسپر چین اور خط شکن کے ہون
نشان دشمنی اور دیوانگی اور جھوٹھی ڈینگون کا ہی * اور
پیشانی پتلی اور ڈبلی سبب اوچھاپے اور سوم پنے اور عاجزی کا ہی *
اور جو ماتھا کہ موافق ہو اور اُسپر خط نہ ہون نشان
راستی اور درستی اور سمجھ اور دانائی اور ہوشیاری

اور تدبیر کاری کا ہی * اور دلیلین بینی کی یہہ ہین * جسکی ناک
پتلی ہو نشان چرب زبانی اور نرمی اور ملایمی کا ہی * اور تیرہی
ناک نشان شجاعت کا اور چوڑی ناک علامت شہوت اور
دوستی کی ہی * اور نتھنون کی کشادگی دلیل غصے اور جھوتھہ
کی ہی * اور جو ناک کہ نہ پتلی نہ لنبی نہ چوڑی ہو نشان فہم اور
عقل کا ہی * اور دلیلین گوش کی یہہ لکھی ہین * کہ بڑے کان نشان
نادانی کے ہین لیکن ایسے آدمی کو بہت یاد رہتا ہی پر بغضے
وقت تندخوئی کرتا ہی * اور چھوتے کان نشان بیوقوفی اور چوری
کے * اور جو کان موافق ہین اُنسے اُسکے احوال کی خوبی اور
ہمواری معلوم ہو جاتی ہی * اور دلیلین ابرون کی اِس طرح
ہین کہ جسکی بھوین بڑی اور بہت بال ہون اُسکو غرور
اور لاف زنی ہو گی * اور جسکی بھوین سیاہ اور موافق
نہ چھوتی نہ بڑی ہون اُسکو عقل و دینداری ہو گی * اور دلیلین
چشمون کی سمجھہ کہ کیری آنکھین سب سے بدتر ہین جو آنکھہ
کیری اور بڑی اور تیز نظر ہو تو نشان خیانت اور بے حیائی
اور دشمنی اور سستی کا ہی * اور دُھسی ہوئی آنکھہ کم
حرکت علامت نادانی اور کند ذہنی کی * اور جلد حرکت آنکھہ کی اور

نظر کی نشان مکر اور بہانہ اور چوری کا ہی * اور سرخی آنکھہ کی دلیاں شجاعت اور دلاوری کی * اور زرد نقطے آس پاس آنکھہ کے ڈیلے کے سبب جھگڑا اور شرارت کرنے کا * اور موافق آنکھہ نہ چھوٹی نہ بڑی نہ بہت سیاہ نہ سرخ نشان دانائی اور راستی اور دینداری کا ہی * اور دلایلین دہن کی کشادہ منہہ والا شجاع ہوتا ہی * اور جسکے ہونٹھہ موٹے ہیں وہ بیوقوف ہی اور موافق ہونٹھہ رنگ سرخ نشان اچھی عقل کا ہی * اور دلایلین دندان کی پیڑھے دانت جو برابر نہون تو نشان مکر اور بہانے اور چوری کا ہی * اور چھدرے دانت برابر علامت عدالت اور ایمان داری اور تدبیر گاری کی ہی * اور دلایلین رخسارونکی سنو جسکے گال موٹے پھولے ہوئے ہون وہ نادان اور بدخو ہوتا ہی * اور جسکے گال بغیر آزار کے دبلے اور زرد ہون وہ دل کا کھوتا اور بدخصلت ہوگا * لیکن جسکے گال موافق ہیں وہ سب خوبیون مین خوب ہی * اور دلایلین آواز کی بڑی آواز والا شجاع اور مرد ہوگا * اور مہین آواز نشان بدگمانی اور وہم کا اور موافق آواز علامت نیکی اور خوش تدبیری کی *

اور جو کوئی نکیا کر بولے وہ احمق اور مغرور اور ناسمجھ ہوگا*
اور دلیلیں سخن کی بوجھ بھار سے بات کہنی نشان خوبی کا
ہی* اور بات کہنے میں ہاتھہ ہلانا سبب بر آپنے اور تدبیر کا ہی*
دلیلیں گردن کی* چھوٹی گردن والا مکر اور بدی کریگا! ور
لنبی اور دُبلی گردن نشان نامردی اور بیوقوفی کا* اور موٹی
گردن والا نادان اور بہت کھانے والا ہوتا ہی* اور جسکی
گردن موافق ہی وہ منصف اور تدبیر کار ہوگا* دلیلیں شکم اور
سینہ کی* جسکا برا پیٹ ہو وہ جاہل اور احمق اور نامرد ہوتا
ہی* اور جسکا پیٹ اور چھاتی صاف اور موافق ہوگا وہ عقلمند
اور دانا ہی* اور دلیلیں شانے اور پشت کی* چوڑا پا دو شانوں
اور پیٹھہ کا نشان جوانمردی اور کم عقلی کا ہی* اور جو دونوں
شانے پتلے ہوں تو وہ بدخصلت اور بے دین ہوگا* دلیلیں کف
دست اور انگلیوں کی* جسکی ہتھیلی اور انگلیاں لنبی ہوں وہ
عقلمند اور ہر کام میں صاحب تدبیر اور سب خوبیاں اُسمیں
ہونگی* دلیلیں ساق کی* موتی پنڈلیاں نشان نادانی اور
سخت روئی کا ہی* اتنے لچھن اور نشان فراست کے جو دانا
عقلمند ہیں اُنکو دنیا کی خلقت کا برا بھلا احوال معلوم کرنے کے

لئے کفایت کرتے ہیں* یہان تاک عبارت ذخیرے کے مصنف کی ہی لیکن اسباب فراست میں ایک نکتہ لایق دریافت کرنے کے ہی وہ یہہ نکتہ ہی کہ جو جو صفت حکیمون نے اِن دلیلون پر مقرر کرکے لکھے ہیں واسطے عوام الناس کے ہیں کہ جن شخصون نے اپنے خلق بدلنے میں کوشش نہین کی اور خصلت درندون اور چارپایونکی نہین چھوڑی اور آدمیت کی خو سیکھہ کر انسانیت کے درجے کو نہین پہنچے* اور جنھون نے اپنے چلن اور عادت کو عبادت اور ریاضت کے سبب یا پیر اور اُستاذ کی نصیحت کے باعث یا تربیت اور صحبت سے عالمون کی یا اگلے زمانے والون کی خوبیان اور احوال سُننے سے اپنے تئین صلاح اور پرہیزگاری سے آراستہ کیا ہو سو ایسے انسان کو شریر اور بدکار نہ سمجھا چاہیئے اگرچہ اُن کے بدن میں ساری علامتین بدذاتی اور کُھچراپے کی ظاہر ہون* چنانچہ یہہ حکایت اخبار یونان میں لکھی ہی کہ افلاطون حکیم کسو ایسے پہاڑ پر رہتا تھا کہ سواے ایک گھاٹی کے اَور راہ نہ تھی سو اُس درہ میں ایک مصور کو تعینات کیا تھا اور یہہ بات مقرر کی تھی کہ جو کوئی میری ملاقات کو آیا چاہے پہلے اُسکی تصویر کھینچ کر میرے پاس لاؤ تو میں اُسکی شبیہ کے نشان اور خط

وحال سے ساری خو بو اُس شخص کی دریافت کردن
اگر جانون کہ میری مجلس کے لائق ہی تو بلاؤن نہین تو اُسے
اپنی صحبت مین دخل نہ دون * تب سے جو آدمی اُس حکیم کے
ملنے کی آرزو کرکے آتا وہ چہرا اُسکی شکل کو لکھکر افلاطون
کے پاس پہنچاتا وہ حکیم الہی اُس تصویر مین غور فرماتا اگر مناسب
ملاقات کے سمجھتا تو بلاتا نہین تو وہین سے جدا کروا تا * ایکبار کوئی
بزرگ آیا اُنکی صورت نقاش کھینچ کر حکیم کے روبرو لایا
افلاطون نے فرمایا کہ ایسا آدمی میری صحبت کے لایق نہین *
جب یہہ خبر اُس نیک خو کو پہنچی سُنکر یہہ پیغام حکیم کے پاس
بھیجا کہ آپ نے جو کچھ میری خصلتین بموجب فراست کے
ٹھہرائین ہین سچ ہی کہ مین آگے ایسا ہی تھا لیکن اب مین
نے بہ سبب ریاضت کے سب کا علاج کیا اور بالکل بدل ڈالی ہین *
تب افلاطون نے اُسکو بلایا اور اپنی صحبت مین ملایا * پس
اِس نقل سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خواہ نخواہ فراست کی دلیلون
پر کام نکیا چاہیے کچھ اپنی عقل اور سمجھ کو بھی دخل دیا چاہیے
اور الہام الہی کے فیض سے جو صاحب دولتون اور نیک
طالعون کو ہوتا ہی قوی بہت رہا چاہیے * قطعہ * صاحب مال بد

دین کے دل مین * فیض الہام آپ دیتے ہی خدا * راہ حق وہ
کبھو نہ بھولیگا * نور اُسکا ہی جس کا راہ نما * چھبیسوان باب
کتمان اسرار مین * یعنے دل کے بھید کو چھپائے رکھنے * راز
پوشیدہ رکھنے سے سلطنت کا داب رہتا ہی اور رمانکی کامون
کے ظاہر کرنے سے بہت سے خطرے اور وسواس ہین * روایت
تواریخ مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ درود ہو جیسو خدا کا
اُنپر اور اُنکی آل پر بعضے سفر مین اپنے ارادے کو چھپاتے اور
زبان مبارک سے اِس طرح بیان فرماتے کہ سُننے والونکا دھیان
اور طرف جاتا اور حضرت دوسری طرف توجہ کرتے جو برا
عکس اُنکی سمجھ کے ہوتی * اور اگلے زمانے کے صاحب جرات اور
عالی ہمت اِسی بات پر عمل کرتے * خصوصاً لڑائی کی دُھن
مین یہہ منصوبہ ضرور ہی * ابیات * تیرے چاہئین ایسے کردار
ہون * کہ انسان نہ اُن سے خبردار ہون * سکندر جو پورب
کا کرتا سفر * تو پچھم طرف کرتا خیمے کا در * نہین ساجھی اِس کام
مین کوئی ترا * سوا تیرے یہہ بھید نہین جانتا * جو ہو غیر واقف ترے
بھید کا * تو اُس عقل و دانش پہ رونا بھلا * نصیحت * اور یہہ
بات مشہور ہی کہ آدمی کو لازم ہی کہ تین باتونکو چھپاوے

ایک نوجوان جانے کا قصد رکھتا ہو اور جدھر جاوے غیر سے نہ کہہ دوسرے اپنی دولت کو نہ جتاوے * تیسرے اپنے دین کی بات نہ چلاوے اِس لئے کہ اگر سفر سے اور راہ سے آگاہ کریگا تو دشمن گھات میں رہینگے اور دغا کرینگے * اور اگر مذہب کا چرچا کریگا تو بُرے اور دشمن بہت ہیں کہاں سے کہاں بات پہنچاوینگے * اور جو اپنے دھن مال پر اِترا ویگا تو لالچی دغابازوں کے ہاتھ سے دُکھ پاویگا اور آخر اپنے کہے سے پچھتاویگا * پس جو بھید تیرے دل میں ہی اُس کا پوشیدہ رکھنا ہی سب سے بہتر ہی * کیونکہ واقف راز کا دنیا میں کم ہی *

ابیات * مگر بھید اپنا کسی سے بیان * کہ دنیا میں محرم کہاں ہی کہاں * پھر اسیر کرتا کہیں سے کہیں * یہ دیکھا کہیں یار بھید و نہیں *

نصیحت * حکیموں کا قول ہی کہ آدمی کے دل کی بات دو صورت سے باہر نہیں یا اُس میں ذکر خوشی اور سُکھ کا ہی یا مذکور محنت اور دُکھ کا * پس یہہ دونوں طرحیں لائق پوشیدہ رکھنے کے ہیں اگر مال و دولت کی ہی تو بھی نہ کہہ کہ نظر دشمنوں اور حاسدوں کی اُس پر نہ پڑے اور لالچیوں کے ہات سے پناہ میں رہے * اور اگر سختی اور مصیبت کی بات ہی تو بھی چھپا

رکھے کہ دوستون کے دل کو سُننے سے رنج وملال نہ پہنچے * اور دشمنون کو طعنے دینے کی جگہہ نہ ملے * اِسی سبب سے دانا بطور نصیحت کے کہہ گئے ہین * قطعہ * بھید اپنا تو کسو سے کچھ نکہہ * کیونکہ اُس مین یا خوشی ہی یا ملال * غم اگر ہوگا تو کڑھ جاوینگے سب * اور خوشی سے ہووےگی شادی کمال * پس کسو سے اپنا سر ظاہر نہ کر * دل مین رکھہ اور مُنہہ سے ہرگز مت نکال * نصیحت * ایک حکیم سے کسو نے صلاح پوچھی کہ اگر کوئی ایسا بھید ہو جسے دل مین نرکھہ سکون تو اُسے کس سے کہون جو امانت رکھے اور کسو سے ظاہر نہ کرے * جواب دیا کہ جب تو اپنے بھید کو کہ وہ تیرے کام کا ہی اپنے پیٹ مین نرکھہ سکے اور دوسرے سے کہے پس جس شخص کے کام کا نہین وہ کسواسطے اپنے دل مین جون کا تون رکھیگا * بیت * جو تو ہی چھپا سکتا نہین راز کو اپنے * بدنام نکر کھُلنے سے ہمراز کو اپنے * نصیحت * سُنا ہی کہ سکندر نے اپنا راز ایک شخص سے کہا اور اُسکے پوشیدہ رکھنے مین بڑا تقید کیا لیکن تُرت وہ بھید مشہور ہو گیا اور سب کے کان پڑا یہانتک کہ خود بادشاہ نے بھی سُنا * بلیناس حکیم سے کہا جو آدمی بھید

کو ظاہر کرنے اُسکی کیا سزا ہی * حاکم نے کہا مین خوب طرح
نہین سمجھا کھول کر فرمائیے * سکندر نے کہا مین نے فلانے شخص
سے ایک بھید کی مصلحت کی تھی اُس نے اُسکو بر ملا کر دیا * سو
مین اُس سے رنجیدہ ہوا ہون چاہتا ہون کہ اُسکو خوب
سیاست کرون اور تنبیہہ دون * حکیم نے التماس کیا ای
شہنشاہ اِس سے دق مت ہو اور عتاب نہ کرو کہ اپنا سر تم نے
آپ ہی کھولا ہی ہرگاہ وہ بھید تمھارے دل مین تھا اور تم
اُس کا بوجھہ اُٹھا نہ سکے پس اگر غیر اُسکو جی مین نرکھہ سکا
کیا مضایقہ ہوا * قطعہ * بھید اپنا اپنے دل مین رکھہ کہ ہی محرم کہان *
اپنا ہم دم آپ ہی ہو رہ کہ ہی ہم دم کہان * پوچھا مین پیر خرد
سے دوست یک سان ہی کہین * بولا چُپ رہ تو جو چاہے ہی
وہ ہی یہان کم کہان * چھبیسوان باب اِغتنام فرصت مین *
یعنے وقت کو غنیمت جاننا * داناؤن اور عقلمندون کے
دل کے آئینے مین روشن اور ظاہر ہی کہ زندگی اِنسان کی
بجلی کی مانند چلی جاتی ہی اور جوانی کا وقت دریا کی لہرون کی
طرح مٹا جاتا ہی جو گھڑی گذرتی ہی نعمت بے بدل ہی قدر
اُسکی سمجھا چاہئے اور جو دن کہ گذرا جاتا ہی غنیمت ہی کہ

بھروسا نہین آنیکا اُسکو ضایع نکیا چاہیئے * بیت * جو دم کہ گذرے ہی اُسکا نشان تو مت ڈھونڈھ * کہ زندگی کا جو فاصد ہی اُسکا نہین ہی پتا * جو دن زندگانی کے گذرے پھر اُن کو ہاتھہ لانا مقدور سے باہر ہی اور جو باقی رہے ہین وہ غیب کے پردے مین پوشیدہ ہین * جو وقت گذر گیا ہی اور جو آگے آنے والا ہی اِن دونون کے بیچ مین ایک دم ہی کہ اُسکو حال کہتے ہین اُسی کو اپنی عمر کا دم جانا چاہیئے اور اپنا کام اُس عرصے مین کیا چاہیئے * قطعہ * غنیمت جان تو اس وقت کو اور اپنے جینے کو * کہ آخر دونون کو لازم ہی تیرے ہاتھہ سے جانا * جو عاقل ہی سو دنیا پر نہین دل باندھتا ہرگز * نہین کرتا بھروسا عمر کا اپنی جو ہی دانا * پس ایسی پانی پھرتی زندگی اور بے بھروسے عمر کے درمیان صاحب دولت وہ شخص ہی کہ بزرگی کے نشان ظاہر کرنے مین اور مہربانی اور فیض کی نہرین جاری کرنے کے سبب سے نیکنامی اور خوبیان یادگاری چھوڑے کہ دوسری زندگی خیر کا نام ہی * قطعہ * جو چاہے تو کہ ہمیشہ مین اِس جہان مین جیون * تو ذکر خیر سے باقی ہی آدمی کا نام * یہہ مال و جاہ اور اسباب کچھہ نہین رہتا * کہ آدمی کا فنا سے ہی آخرش انجام * فکر مین کرتا ہون ہرچند حاصل

دُنیا * سوائے نام نکو کے نہین ہی دوسرا کام * حکایت * کہتے
ہین کسو مرد خدا کی تعریف پادشاہ کے دربار مین لوگون نے
بہت سی کی اور مذکور اُنکی خوش گوئی اور کمال کا اور
بزرگی اور خصلتون کا حد سے زیادہ بیان کیا یہان تک کہ
پادشاہ کو اُنکی ملاقات کا شوق بے نہایت ہوا اور اُنکے حاضر
ہونے کے لئے پادشاہی فرمان عنایت فرمایا * وہ بزرگ جب
حضور مین آئے بعد سلام بجا لانے کے بولے کہ جہان پناہ کی عمر
ہزار برس کی ہوجیو * پادشاہ نے کہا پہلے پہل آتے ہی تم نے
ایسی مشکل بات کہی اور جھوٹھی دعا دی یہہ بات تم سے
آدمی سے بعید معلوم ہوتی ہی * جواب دیا کہ انسان کی
زندگی فقط تندرستی اور صحیح البدنی نہین ہی اور یہہ بھی
سب جانتے ہین کہ عمر آدمی کی ہزار سال کی نہین ہوتی پر
جو نیکی کے ساتھہ مرنے کے پیچھے نام باقی رہ جائے تو گویا دوسری
حیات پائی * میرا مطلب اِس دعا سے یہہ تھا کہ نشان آپ کا
ہزار برس تک دنیا مین قایم رہے * قطعہ * ہو جس کا نام
یہان نیکی سے مشہور * مرے تو اُسکو دانا زندہ جانین * اور
جو بدکار اور بدنام ہووے * جو جیتا بھی رہے تو مُردہ جانین *

اور اسی مضمون کی یہہ بیت ہی * بیت * مرتا نہین مرد نیکو نام ای سعدی ہرگز * نام نیکی سے نہین جسکا وہی مرتا ہی *
حکایت * ایک بزرگ نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ نوشیروان کا طاق اگرچہ بلند تھا اور تمام عالم مین مشہور ہوا لیکن اُسکے کنگورون کے اونچے ہونیکا اچنبھا نہین نہ خوش اسلوبی شہ نشین اور کھڑکیون کی سراہی جاتی ہی کیونکہ کتنی ایک اینٹین اوپر نیچے رکھنی اور کئی محرابین اور دروازے بنانے کچھ بڑا کام نہین لیکن عقل کی نظر سے بڑھیا کی جھونپڑی کو غور کر کے دیکھا چاہیے کہ پادشاہی محل کے ایک گوشے مین واقع ہوئی تھی * اُسکی نقل یون ہی کہ جس روز وہ عمارت کسری کی بن چکی اور تیاری شہ نشین اور برآمدون کی پوری ہوئی پادشاہ نے حکیمون اور مصاحبون کے گروہ کو فرمایا کہ خوب طرح تامل سے دیکھو کہ اِس مکان مین کچھ عیب یا خلل باقی رہا ہو تو مین اُسکے دور کرنے کی فکر کرون * اُنھون نے چارون طرف اُسکے پھر کر نگاہ کی تب حضور مین آکر التماس کیا کہ جہان پناہ اِس عمارت کی بلندی کا ہاتھہ عطارد کی کمر سے پٹکا کھولتا ہی اور کنگورہ اُسکا ایسا اونچا ہی کہ زحل کے بالاخانے پر اپنا

قدم رکھا ہی * قطعہ * مکان ایسا مبارک فلک کو یاد نہین * عمارت ایسی بلند آسمان نے نہین دیکھی * جو پہلے مرتبہ دولت نے اُسکا در کھولا * گویا کہ کھولی جہان بر بہشت کی کھڑکی * کوئی خلل اِس محل کے ستونون مین اور کچھ عیب اُسکی دیوارون مین نہین سوا اسکے کہ ایک کونے مین ذرا سا کھرا اور چھوٹی سی کوٹھری رہ گئی ہی اُسکے تابدان سے دھوان باہر بھرتا ہی اور دیوارون کو میلا اور کالا کرتا ہی * اگر یہہ بات موقوف ہو جاے تو بہت مناسب ہی ایسا عیب ایسے مکان عالیشان سے دور کرنا لازم اور ضروری کسری نے فرمایا وہ گھر ایک بڑھیا کا ہی کہ اُسنے ساری عمر اپنی اُس مین کاٹی ہی اور وہین اُسکی زندگی کا سورج غروب ہونے کو آیا * مین جس وقت نیو اِس عمارت کی رکھوانا تھا اور معمار سوت کھینچنے لگے اُس گھر کے سبب سے صحن سایبان کا درست نہوتا تھا اِس لئے مین نے ایک آدمی اُس پیرزن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ اِس حجرے کو جتنی قیمت پر چاہے میرے ہاتھ بیچ کہ تو روپیے اشرفی تیری زمین مین بچھا دون نہین تو ایک حویلی

تیرے رہنے کے لئے اِسّے بہتر تیار کروا دون * اُس نے جواب دیا کہ ای پادشاہ ایک تو اِس گھر مین مین پیدا ہوئی ہون اور اپنا سارا جنم یہین گنوایا ہی مجھکو اِسس سے اُلفت ہی * دوسرے سارا ملک مین تیرے حکم مین دیکھہ سکتی ہون اور تو یہہ چھوتا سا گھونسلا میرے پاس نہین دیکھہ سکتا * مین یہہ بات سُنکر ڈرا اور جب مالک مکان تیار ہوا پھر ہرگز نہ ٹوکا * اب ہروقت دُھوان اُسکے روزن سے آتا ہی اور ردوالون کو خراب اور دماغون کو پریشان کرتا ہی * لاچار ہوکر پھر کہلا بھجایا کہ اِتنا دُھوان کیون کرتی ہی * جواب دیا کہ اپنے لئے کُچھ پکاتی ہون اور کھاتی ہون * یہہ بھی سُنکر چُپ ہو رہا جب رات ہوئی ایک خوان مرغ کے دم پخت کا بہت احتیاط سے اُسکی خاطر بھیجا اور کہا مائی ہمیشہ رات کو ایک خوان طرح بطرح کی نعمتون کا تیرے لئے بھیجا کرونگا تو اُسس چھوتی سی جگہہ مین آگ مت روشن کیا کر دُھوین سے میرا طاق سیاہ ہوتا ہی * بولی کہ دنیا مین بہت بھوکھے پیاسے فاقون کے مارے جنتے بُھنتے ہین اور مین گھی مین تلا ہوا مرغ کھاون یہہ کب درست ہی * اپنے پیدا کرنے والے سے ڈرتی ہون کہ ستّر برس تو بوڑھی

روٹی اَور اپنی حلال کی چھاچھ کھائی ہی اب جھوٹا مرغ
اور حرام کا حلوا نکھاؤن * یہہ جھونپڑی میری جون کی تون قایم
رہنے دے کہ تیرے مکان کی زیبایش اور تیرے انصاف کی
خوبی ہی * اِس واسطے کہ جب تیرے امیر اور نوکر چاکر دیکھینگے
کہ تو کمال انصاف سے روا نہین رکھتا کہ یہہ اندھیری کوٹھری
میری مجھہ سے چھنے تو وہ بھی رعیت کی مالک املاک پر
دست درازی نکرینگے * اور ایک بات اَور بھی ہی کہ طاق تیرا
مدت تلک نہین رہنے کا پر تیرے گھر کا قصہ مدتون تلک اِس
زمانے مین چلا جاویگا اور تواریخ مین لکھا رہیگا * یہہ حجت معقول
اُسکی مین نے سُنکر پسند کی اور اُسکے پرتوس رہنے پر
راضی ہوا ہون * حکایت * کہتے ہین کہ ایک دُبلی سی گاے
اُس بُڑھیا کی تھی ہمیشہ فجر کو گھر سے باہر کرتی اور میدان
مین لیجاتی شام کے وقت پھر لے آتی اِن دونون وقت وہ گاے
اُس رنگ برنگ فرش پر کہ آگے بارگاہ کے بچھے تھے آتی جاتی *
ایک روز کسو مصاحب نے ڈانٹا کہ اے ماما تو اتنی شوخی
مت کر کہ دبدبہ اور دہشت سلطنت کی کھوتی ہی * وہ بڑبڑانے
لگی کہ پادشاہ کو زیادہ رعب ظلم سے گھٹتا ہی نہ کہ انصاف سے * اور

بہت سلطنت کی نادانی سے کم ہوتی ہی نہ عقل سے * مین یہہ حرکت پادشاہ کی نیکنامی کے لئے کرتی ہون اور اُسکی عاقبت بخیر چاہتی ہون * واقعی سچ کہتی تھی آج تک اس بات کو ہزار برس گذر چکے پر کہانی بڑھیا کی جھونپری کی اور نوشیروان کے طاق کی اب تک کتابون مین لکھتے ہین اور زبانی بھی کہتے ہین * بیت * یہہ نیک عمل کا ہی بدلا کہ دنیا مین اب تک * بنا بنایا ہی جیسا تھا طاق کسری کا * نصیحت * کلمات منوچہر مین لکھا ہی کہ دنیا اعتماد کے لایق نہین دانا وہی کہ چند روز کے اقبال پر دل نہ لگائے بلکہ جی مین سوچے اور سمجھے کہ جسکو بادشاہ حقیقی نے سلطنت بخشی تو حق اسکی عنایت کا اُسپر فرض ہوا * اور وہ حق یہہ ہی کہ دنیا اور دین مین نیکی جمع کرے اور چال مہربانی اور بخشش کی نہ چھوڑے تو دنیا مین نیک نام جئے اور عاقبت مین بھی عاقبت بخیر ہو * بیت * تو مروت اور جوانمردی کا پہلے یار ہو * پھیر تخت و تاج سے اپنے تو برخوردار ہو * حکایت * کہتے ہین کہ کیقباد نے اپنی سلطنت کا عقل کی روشنی کی قوت سے بند و بست کیا اور اچھے اچھے ضابطے اور قاعدے مقرر کئے * چنانچہ

ایک نشان اُسکی خوبی کا یہہ تھا کہ سخنوروں اور شاعروں کو دوست رکھتا اور کہتا کہ آدمی کا نام دو صورت سے باقی رہتا ہی ایک مدح سے دوسرے عمارت بنانے سے * قطعہ * گر نہوتا شاہنامہ کوئی کیون کرجانتا * کس لئے رستم ترا جمشید و کاوہ کون تھا * نام بہرامی کیا نظم نظامی نے بلند * انوری کے شعر سے ہی وصف سنجر کا کھلا * نصیحت * کہتے ہیں کہ سلطان محمود کا ایک باغ تھا جیسے بہشت کہ جسکی سیر کرنے سے دل مانند گل کے کھل جاے اور جی مین تازگی آے * اور اُسکی پاکیزگی اور صفائی مانند باغ جنت کے روح کو تازہ اور خوش کرے اور نہایت طراوت اور سیرابی مین گلستان اِرم سے سرسبز * ابیات * بہت پھولون سے کھل رہا تھا وہ باغ * ہراک پھول روشن تھا جیسے چراغ * اور بوٹے لگے تھے لب جوے پر * نسیم اور صبا نے ملا تھا عطر * درخت اُسکے طوبی سے تھے خوشنما * اور گھاس اُسکی سوسن تھا گویا اُگا * اُس مین اپنے باپ کی کہ ناصرالدین سبکتگین اُن کا نام تھا ضیافت کی کہ آسمان کے بڑکا دل نے اُس خوبی کی مجلس نہ دیکھی ہوگی اور زمانے کے سفرہ چیبن نے اپنے کانون سے اُس تیاری کا دسترخوان

نہ سُنا تھا قسم بہ قسم کے کھانے مزے دار لہ بہشت کی نعمتون کا ذایقہ دیتے ہے جنے * اور طرح بطرح کے شربت کہ مٹھاس انکی شراب کوثر کا مزا بخشتی تھی حاضر کیے * ابیات * نعمتین خوشبو بھی بے انتہا * دیتی تھین جنت کے میوون کا مزا * مرغ موٹے ایسے دسترخوان پر * گویا دسترخوان کے اگلے تھے پر * لوز اور حلوے ہزار اقسام کے * پستون کے اور کشمش و بادام کے * جب نوش جان فرما چکے اور فراغت کر کے بیٹھے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ یہہ باغ نظر مبارک مین کس نقشے کا معلوم ہوتا ہی * ناصرالدولہ نے فرمایا کہ ای باباجان یہہ باغ نہایت دلکشا اور پر فضا اور سب میوون سے لدا ہی لیکن امرا اور نوکر ہماری سرکار کے بلکہ رعیت پرجا ایسا باغ بنا سکتے ہین پادشاہون کو لایق ہی کہ ایسا باغ بناوین کہ اور کوئی ویسا نہ بنا سکے اور جیسے اُس مین میوے ہون کبھو کسو گلشن مین ہاتھ نہ لگین * سلطان نے عرض کی کہ وہ کیسا باغ ہوتا ہی * ارشاد کیا کہ پودھے مروت اور انعام کے حکیمون اور عالمون اور شاعرون کے دل کے باغیچے مین. تمہارا وُہ ایسا پھل تمھین ملے کہ جاڑے کا پالا اور گرمی کی لون اُس مین اثر نہ کر سکے * اسی کے حق مین

نظامی عروضی شاعر نے کہا ہی * قطعہ * باند عمارتین ایسی بنا گیا
محمود * ہر ایک اُن مین سے تھی آسمان کے ہمتا * جو آج دیکھو
تو اِک اینٹ اُنکی نہین باقی * مگر جو عنصری نے مدح کی سو ہی برپا *
اور اِسی طرح کا یہہ قطعہ مشہور ہی * قطعہ * نوشیروان
کو باغ بنانے کا تھا خیال * بولا بزرجمہر کہ ای شاہ کامران * پانی زمین
ملک کا ہی آج تیرے ہاتھہ * ایسا لگا تو باغ اِس عالم کے درمیان *
جس مین درخت ایسے ہون نیکی ہو جنکا پھل * اِس باغ عمر
کو ہی بہار اور کبھی خزان * سینتیسوان باب رعایت حقوق مین *
یعنے حق دارون کے حق پہچانے اور ہر ایک کا حق ادا کرے * سو
یہہ حق شناسی تمام بنی آدم کے فرقے کے سر پر عموماً اگرچہ لازم
ہی پر صاحب دولت اور خداوند قدرت کے اوپر خاص کر واجب
ہی * اِس واسطے کہ حق پہچاننے کے سبب نیک ذاتی اور خوشخوئی کی
دلیلیں ظاہر ہوتی ہی اور بزرگی خاندان کی اور نیک معاشی کی
حجت درست پڑتی ہی * پس ضرور ہی کہ خالق کی نعمتون
کے حق ادا کرکے ماباپ کی پرورش اور پیار کے حق بجالاوے *
اِس لئے کہ پروردگار نے اپنی رضامندی کو اُنکی خوشی کے
ساتھہ کر دیا ہی * چنانچہ حدیث قدسی مین حکم کیا ہی کہ جس سے

راضی ہیں والدین اُسکے پس ہم بھی اُس سے راضی ہیں * اور اُنکی خدمت بجالانے کا اپنی بندگی کے برابر درجہ دیا ہی * خدا کا حکم ہی کہ اگر میری عبادت کیا چاہو تو مادر و پدر کے ساتھہ نیکی کرو * یہہ مقرر ہی کہ خوشنودی ماباپ کی دنیا میں سبب دولت اور نعمت کا ہی اور دین میں واسطہ نیکی اور چھٹکارے کا * رباعی * جو ہر مرتھا پدر سے نوشش رہا * بہت دولت اور درجہ اُسکا بڑھا * جو خسرو سے شہر دیہ تھا بے ادب * تو کم بختی سے خاک میں وہ ملا * روایت ہی مالک دینار رحمت اللہ کی اُسپر کہ ایک برس وہ حج کو گئے تھے * جب حاجی عرفات سے پھرے رات کو مالک نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان پر سے اُترے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اِس سال کس کا حج قبول ہوا * اُس نے جواب دیا کہ سب آدمیوں کا حج قبول پڑا لیکن احمد جو بیٹا محمد بلخی کا ہی اُتنی دور سے محنت سفر کی اُٹھا کر آیا اُسکا حج قبول نہوا اور اِس سعادت عام سے بے نصیب رہا * مصرع * تیری گلی سے جو محروم ہو کہاں کا ہو * مالک گھبرا کر چونک اُٹھا اور اِس حیرت سے صبح تک نہ سویا * فجر ہوتے ہی چلا اور خراسان کے

قافلے کو تلاش کر کے لوگون سے احمد بن بانی کو پوچھنے لگا * جاتے
جاتے ایک بڑے خیمے کے نزدیک جا نکلا دیکھا کہ قنات تنبو کی کھڑی
ہی اور ایک جوان خوبصورت پلاس پہنے ہوئے بیڑی
پانون مین اور طوق گردن مین پڑا بیٹھا ہی * جون اُسکی نگاہ
مالک پر پڑی سلام کیا اور بولا ای مالک جس جوان کو تو نے
خواب مین دیکھا ہی کہ حج اُسکا قبول نہین ہوا وہ مین ہی ہون
اور یہہ موٹا کپڑا اور طوق زنجیر نشان میری کم نصیبی کا ہی *
مالک کہتا ہی کہ اُس شخص سے یہہ بات سُنکر مین حیران ہوا
اور پوچھا کہ اللہ اکبر جب تو ایسا روشن ضمیر اور غیب
دان ہی پس یہہ نہین دریافت کرتا کہ بدقسمتی تیری کس
باعث ہی * بولا اب مجھے معلوم ہی کہ میرا باپ مجھہ سے ناخوش
ہی اِسی سبب میری یہہ حالت بنی ہی * مین نے پوچھا قبلہ گاہ
تمھارا کہان ہی * بولا اِسی قافلے مین ہین * تب مین نے کہا ایک
آدمی میرے ساتھہ کر دو تو تمھارے والد کے نزدیک جا کر گناہ
تمھارے بخشا دُون شاید میرے کہنے سے معاف کرین اور
راضی ہون * اُسنے ایک خدمتگار میرے ہمراہ کر دیا جون
مین وہان پہنچا دیکھتا ہون تو ایک سایبان کھنچا اور فرش

شاہانہ بچھا ہی اور ایک بڈھا نورانی خوش محاورہ کرسی
پر بیٹھا اور نوکر چاکر ڈھیر سے ہاتھہ باندھے سامنے کھڑے ہیں * میں
نے آگے بڑھہ کر سلام علیک کی اُسنے کہا علیک السلام *
تب مین نے پوچھا ای بزرگ تمھارے کوئی لڑکا بھی ہی * بولا
ہی لیکن کپوت مین اُس سے خوش نہین * مین نے کہا ای
شیخ تم خوب جانتے ہو کہ آج ایسا دن نہین کہ کوئی مسلمان
کِسوکی طرف سے دل مین میل یا بدی رکھے بلکہ یہہ دن گناہ
بخشنے کا اور دشمنون سے صاف ہو کر ملنے کا ہی * تمھاری
خوبیون کے لایق نہین کہ اپنے فرزند کو عتاب مین گرفتار رکھو *
میرا نام مالک دینار ہی آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہی
سو تمھاری خدمت مین آیا ہون اور خدا اور اُسکے رسول کو
واسطے شفاعت کے درمیان لایا ہون * خدا کے واسطے بیٹے کے
گناہ سے درگذرو اور اُسکی تقصیر معاف کرو * اُس مرد نے
جب میرا نام اور یہہ کلام سُنا اُٹھا اور میری تعظیم کی اور
کہنے لگا ای مالک مین نے یہہ نیت کی تھی کہ ہرگز اُس سے
رضامند نہونگا * لیکن جب تم سا مرد بزرگ آیا اور واسطہ
ایسا بڑا درمیان لایا خیر مین نے قبول کیا اور اُسکے گناہ

سے درگذرا اور دل سے خوش ہوا * ماں کہتا ہی کہ مین اُس نیک مرد کو دعا دیکر اور بہت سی تراُیان کر کے رخصت ہوا اور پھر اُس جوان کے پیچھے کی طرف آیا اِس واسطے کہ اُسکو باپ کے خوش ہونے کی مبارک باد دون * دیکھا کہ طوق گلے سے اور بیریان پانون سے اور ٹاٹ بدن سے اُتار کر پاکیزہ پوشاک پہن کر تنبو سے باہر نکل کر شمیانے کے بیچ بیٹھا ہی * جون اُسکی آنکھ مجھپر پڑی بولا ای ماں خدا تجھے جزاے خیر دے کہ میرے اور میرے قبلہ گاہ کے درمیان صلح کرا دی اب اُن کے راضی ہونے کے سبب میرا حج بھی قبول ہوا * ابیات * تن ترا لخت جگر ہی باپ کا * اُسکے قطرے نے تجھے موتی کیا * مرتبہ چاہے تو خدمت اُسکی کر * بھیک مانگ اور آگے اُسکے لاکے دھر * لیکن ماکی دعا اور رضامندی باپ کی خوشنودی اور مہربانی سے زیادہ پھل دیتی ہی اور بہت جلد اثر کرتی ہی * حدیث مین فرمایا ہی کہ بہشت ماکے قدمون تلے ہی جو کوئی اپنی والدہ کی خدمت اور اُنکے پالنے اور رکھ رکھاو مین رکھنے گا اور رگوہ موت کرنے کا حق سمجھے گا اور اُن کی جوتیون کی دھور کو آنکھون کا سُرمہ کریگا البتہ بہشت مین نیک

گرداروں کے ساتھ رہیگا * بیت * خوشی ماکی جنت ہی
گر دیکھئے * کہ رہتی ہی وہ ماکے پاؤن تلے * اُسکے بعد اپنے
رشتہ دارون کے حق اور رحم کا منظور رکھا چاہیے کہ یہہ
بھی اور واجبات اسلام کے برابر ہی * اور جو کوئی صلۂ رحم
کی رعایت اکرے مقرر اُسکی عمر زیادہ ہو اور روزی کی
کشایش ہو * چنانچہ حدیث قدسی مین خدانے فرمایا ہی * کہ
مین رحمان ہون اور رحم میرے نام سے مشتق ہی جو شخص
اُسکو میرے اسم سے ملادے مین اُسکو اپنی رحمت
سے ملاؤن * اور جو کوئی اُسکو کاٹے مین اُسے اپنی مہربانی سے
بُریدہ کردون * روایت * کہتے ہین کہ اللہ نے حضرت موسی
علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اپنے ناتے والون سے جو تیرے اقربا
ہین نیکی کر * موسی نے کہا الٰہی حکم کر تو مین اُسکے موافق
عمل مین لاؤن جس مین تیری خوشی ہو * خطاب آیا کہ اُنکے
ساتھ بھلائی کر کہ اگر تجھہ سے جدا ہین تو نامہ وپیام اور دعا
وسلام سے اور اگر نزدیک ہین تو داد و دہش اور بخشش
وانعام سے اور اگر دولتمند ہین تو ملاقات اور صفت وثنا
کے کلام سے * بیت * اپنے اپنونکا جو حق پہچانے تو دولت برھے *

مرتبے مین ہو زیادہ اور درجے پر چڑھے * اور حق اُستاد اور پڑھانے والے کا بھی بڑا ہوتا ہی * جو کوئی حق معلم اور اخوند کا پہچانے اور اُنکی حرمت کرے غالب ہی کہ دونون جہان مین صاحب نصیب ہووے * کہتے ہین کہ دل سے خدمت اُستاد کی بجالانی خصلت اوتادکی ہی * اور اوتاد کا ایک گروہ ہی کہ وے خدا کے ولی ہین کہ قائم رہنا اِس جہان کا اُن کے ہونے کی برکت سے ہی * ابیات * بھلا مت توحق اپنے اُستاد کا * کہ جسکے سبب علم تونے پڑھا * جو تجھکو نہین مہر اُستاد کی * تو محنت جو کی تونے برباد کی * جو اُستاد کا حق بجالاویگا * تو وہ آپ اُستاد بن جاویگا * اور اُنکا حق جو ہمسائے مین تیرے بستے ہین * یعنے اُنکے گھر تیرے محل یا حویلی کے آس پاس واقع ہوئے ہین * حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہی اور برحق جانتا ہی اُسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو عزیز رکھے * اور حرمت رکھنی ہمسائے کی یہہ ہی کہ اپنے مقدور بھر اُنکو کچھ نفع پہنچاوے اور اپنے ضرر سے اور زبردستون کے زور سے بچاوے اور اُنھین ہرطرح پناہ دیوے * اگر مفلس اور فقیر ہاون تو ہمیشہ اُن کا احوال دریافت کرتا رہے *

حکایت * کہتے ہیں کہ ایک غریب کسو طالبعور کی دیوار کے نیچے رہتا تھا اور فقر و فاقہ سہتا تھا اور کسو سے نکہتا تھا * ایک دن اُس بختاور کا لڑکا اُس محتاج کے گھر میں جا نکلا * دیکھا تو وہ شخص اپنے بال بچون کو ساتھہ لئے کھانا کھا رہا ہی * وہ طفل ایک دم کھڑا رہا اِس لئے کہ جو کھا تھا خواہش کھانے کی رکھتا تھا * انھون نے اُسکی تواضع نکی اور بلا کر مُنہہ میں ایک نوالہ بھی ندیا * وہ روتا اپنا سا مُنہہ لئے پھرا اور اپنی حویلی میں آیا * ماں باپ نے اُسکے دبدبائے آنسو جو دیکھے گُھبرا کر سبب رونے کا پوچھا * وہ کہنے لگا میں ہمسائے کے گھر میں گیا تھا وہ سب کھانا کھایا کئے مجھے ندیا * باپ نے سُنکر وونہین حکم کیا رنگ برنگ کی نعمتین آموجود ہوئین * ہرگز اُنکو دیکھہ کر نہ بہلا جیسے ہٹیلے لڑکون کی خو ہوتی ہی روتا تھا اور کہتا تھا کہ میرے تئین وہی کھانا لادو جو پڑوسی اپنے گھر میں کھا رہا ہی * باپ نے بہتیرا بہلایا او رسنایا پر وہ ضد سے باز نہ آیا * لاچار بیٹے کی ہٹ سے بے بس ہو کر ہمسائے کے گھر پر گیا اور دستک دیکر اندر سے باہر بلا کر کہنے لگا کہ ای درویش یہہ تجھے نچاہیے کہ تیرے ہاتھہ سے مجھے ایذا پہنچے * وہ غریب بولا

خدا نہ کرے کہ مجھہ سے کسو کو دُکھہ یا رنج ہو * اُسس تونگر نے
کہا اِس سے زیادہ کیا ستم ہوتا ہی کہ میرا بیٹا تیرے مکان مین
گیا اور تو اپنے لوگون کے ساتھہ کھایا کیا اور اُسکو نہ دیا آخر وہ
روتا ہوا آگیا * اب مچل رہا ہی اور ایڑیان رگڑتا ہی ہر ایک
چیز دیتے ہیں بھاتی نہین اور چُپکا نہین رہتا تمھارا ہی کھانا مانگتا
ہی * درویش نے یہہ بات سُنکر ایک دم سر نیچے کیا پھر بولا
ای صاحب اِس مین ایک بھید ہی مجھہ سے مت پوچھو
کہ پردہ میرا اُٹھتا ہی * قطعہ * چاند گو رتّے پہ چڑھا ہی تو خبر لے
اُسکی * کہ گدھا ڈبا ہی درویش کا کیچڑ مین پھنسا * گھر سے
ہمسایۂ درویش کے تو آگ نہ مانگ * یہہ جو تو دیکھے ہی اُسکے
سو دھوان ہی دل کا * وہ دولتمند نہایت بد ہوا کہ خواہ
نخواہ اپنے دل کی بات کھول کر کہہ * فقیر نے کہا وہ کھانا جو ہم
کھاتے تھے ہم پر حلال تھا اور تمھارے لڑکے پر حرام * مین نے
مناسب نہ جانا کہ حرام کا طعام تمھارے فرزند کو کھلا دُون *
خواجہ بولا سبحان اللہ ایسا بھی کوئی کھانا ہی کہ ایک پہ
حلال اور دوسرے کو حرام ہووے * اُسس غریب نے کہا
قرآن شریف مین یہہ آیت کیا تم نے نہین پڑھی جسکے یہہ

معنے ہین * کہ جو کوئی ناداری اور لاچاری سے حیران اور رنجیدہ ہو تو حرام اُسپر حلال ہو جاتا ہی اور جو کچھ میسر ہو تا ہی کھاتا ہی * سو مجھہ پر تین دن صاف گذر گئے تھے کہ بال بچوّن نے میرے کچھ نہ کھایا تھا اور میرے ہاتھہ ایک دانہ نہ آیا تھا * جب کچھ فکر نہ بن آئی حیران ہو کر آج فلانے میدان کی طرف جا نکلا * ایک گدھا وہان موا ہوا پایا تھوڑا سا گوشت اُسکا کاٹ کر میں لے آیا اُسکو غالی پکا یا وہی مل جُل کر کھا رہے تھے اتنے مین تمھارا لڑکا گیا مین اُسے اُس مین سے دے نہ سکا * اصل صورت یہی تھی جو مین نے تم سے کہی * بیت * رات تیری خوشی سے بیتے ہی * ہم پہ کیا جانے کیون کے بیتے ہی * اُس طامع نمند نے جب یہہ بات سُنی رو دیا اور بولا ہی ہی اگر خداے تعالی قیامت کے دن مجھہ پر غضب فرما وے کہ تیرے ہمسائے مین ایسی صورت ہوئی تھی اور تو غافل رہا اُسکی خبر نہ لی تب مین کیا جواب دونگا * یہہ کہہ کر اُس غریب کا ہاتھہ پکڑ کے اپنے مکان مین لے آیا اور نقد و اسباب جتنا اُسکے پاس تھا آدھون آدھ حصہ برادرانہ برابر کر کے اُسے دیا اور رخصت کیا * رات کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو خواب مین دیکھا

کہ اُسکو فرمانے ہین * ای خواجہ اِسی مہربانی اور خدا ترسی
کے باعث جو تونے اپنے پڑوسی کے ساتھہ کی تیری تمام عمر
کے گناہ بخشے گئے اور تیرے مال متاع مین برکت ظاہر ہوگی
اور کل جنت مین میرے ہمسائے مین تجھے جاگہہ ملیگی * بیت *
بترلے بھو کے ہمسائے کی گر یہہ تجھہ سے بن آوے * تو جنت مین
پیغمبر کا پڑوسی تو بھی ہو جاوے * اور جو شہر پاسے تخت
پادشاہ کا ہوتا ہی وہ گویا عمر سلطان کا ہی * پس جو محتاج اور
مفلس اُس نگر کے بسنے والے ہون اُنکا حق ہمسایگی کا مالک پر
واجب ہی اور حاکم کو رعیت کے احوال سے واقف رہنا
لایق اور لازم ہی * یہہ قصہ مشہور ہی کہ جب مصر مین سات
برس کا لگاتار کال پڑا اور حضرت یوسف علیہ السلام پادشاہ
تھے دن بدن دُبلے اور ضعیف ہونے لگے * لوگون نے اِس صورت کا
سبب پوچھا * سُنکر چُپ ہورہے کچھہ جواب نہ دیا * جب نہایت
منت اور زاری کی فرمایا کہ مین ایک آزار باطنی رکھتا ہون *
سبھون نے عرض کی کہ اُس مرض کا بیان کیجے تو اُسکے علاج
کی تدبیر کرین * فرمایا آج سات برس سے سلطنت کے تخت پر
بیٹھا ہون اور سارے ملک کی رعیت کا اختیار خدا نے میرے

ہاتھہ میں دیا ہی ہو اِتی مدت سے میرا دل اِس آرزو میں ہی کہ جو کی روٹی پیٹ بھر کھاؤں لیکن نہیں کھا سکتا * تب اُنھوں نے حیران ہو کر التماس کیا کہ اتنی تصدیع کیوں کھینچتے ہو * فرمایا کہ محتاجوں اور غریبوں کا ساتھہ دیتا ہوں تسپر بھی ڈرتا ہوں کہ شاید تمام ملک مصر میں رات کو کوئی بھوکھا رہ جاوے اور میرا پیٹ بھرا ہوا ہو تو روز حساب کو عذاب میں پڑوں * چنانچہ یہی مضمون شیخ سعدی شیرازی بخارا کے قحط کے بیان میں فرماتے ہیں * قطعہ * تو نے تو ہر اِک کھانے سے اب پیٹ بھرا * کر یاد اُسے جو کہ ہی بھوکھا مرتا * تو سوتا ہی ساری رات وہ روتا ہی * منصف ہو کہ کس دین میں ہارگا یہہ روا * حکایت * کہتے ہیں کہ ملک شام کے بادشاہوں میں ملک صالح نام کوئی بادشاہ تھا اُسکی یہہ عادت تھی کہ رات کو اپنے ساتھہ ایک غلام لیکر باہر نکلتا اور مسجد اور مقبروں اور رستوں میں پھرتا اور احوال ہر ایک شخص کا دریافت کرتا * ایک شب پھرتے پھرتے کسو مسجد کی طرف جا نکلا ایک مسکین فقیر کو دیکھا کہ ننگا منگا پڑا ہی اور سوسو کر رہا ہی اور بلے اخیار مارے جاڑے کے کانپتا ہی اور دانت سے دانت

مجھسے ہیں اور گنہاہی * ای پروردگار تیری نعمت اور بخشش کو
دنیا کے پادشاہون نے اپنی ذات کی خوشی اور خواہش
کا سبب بنایا ہی اور غریب محتاجونکی احوال پُرسی سے ایسے
غافل ہو رہے ہیں کہ ہرگز یاد نہین کرتے * اگر کل حشر کے دن یے
بہشت مین جاوینگے قسم ہی تیری محبت اور عظمت کی مین
ہرگز جنت مین قدم نہ رکھونگا * ملک صالح یہہ بات
سُنکر مسجد کے صحن مین آیا اور رضائی اور ایک بدرہ
اشرفیون کا اُس درویش کے آگے رکھا * اور رو کر کہنے لگا مین نے
سُنا ہی کہ عاقبت مین درویش بے ریا اور فقیر بے سروپا
بہشت کے پادشاہ بنینگے اور آج مین پادشاہ ہون آپ
سے صلح کرتا ہون * اِسلئے کہ جب تم وہان پادشاہ ہو تو
دروازہ دشمنی کا مجھپر نہ کھولو اور نظر حمایت اور دستگیری
کی مجھہ سے موقوف نکرو * ابیات * مین نے اب دنیا مین تم سے
صلح کی * تم نہ کیجیو حشر مین پھر ناخوشی * مین نہین وہ جو
غرور اتنا کرون * اور غریبون سے مُنہہ اپنا پھیر لون * تو بھی
میرے ساتھہ کچھہ خفگی نکر * تو رہین جنت مین باہم یکدگر *
اور مہمانون کے حق پہچاننے لازم ہیں کیونکہ مہمان گویا تحفہ ہی

کہ حق تعالیٰ جسپر مہربان ہوتا ہی اُسکے پاس بھیجتا ہی * اور حدیث مین آیا ہی کہ جو انسان خدا کو برحق سمجھے اور روز قیامت پر ایمان لاوے چاہیئے کہ وہ مہمان کو دوست رکھے اور اُسکی خدمت کرے * اور مہمان کی بزرگی اور خاطرداری یہہ ہی کہ اُسکو پیار کرے اور ایسے سلوک سے پیش آوے کہ جسمین اُسکی آبرو بڑھے جتنا تکلف اُسکی خاطر کرسکے بجا ہی * قطعہ * جب کسو کی کرے تو مہمانی * پاس جو کچھ ہو اُسکے آگے دھر * اور غریبی و آدمیت سے * جس مین اُسکی خوشی ہو سو تو کر * نصیحت * حکیمون نے کہا ہی کہ مہمان کی شخصیت اور لیاقت کی طرف نگاہ نکرو وہ کیسا ہی ہو تم اپنے کرم اور ہمت پر نظر رکھو اور موافق اُسکے عمل مین لاؤ * یہہ حکایت مشہور ہی کہ طلحۃ الطلحات کو ایک دفعہ یون اتفاق ہوا کہ اکیلا قبیلۂ قیس مین وارد ہوا * سردار اُس قوم کا مالک بیٹا عوف کا تھا اُسنے طلحہ کو نہ پہچانا اور اُسکے درجے اور مرتبے سے واقف نہوا اِس لئے مہمان داری کی خدمت مین قصور ہوگیا * طلحہ نے اِس بے حرمتی کے زہر کے پیالے کو چُپکے پی لیا اور غصے اور غیرت کے بوجھ کو اپنی ذات کی خوبی اور حسب

نسب کی شرافت کے باعث جو اُس مین اصل تھی اُٹھا لیا اور دم نہ مارا * جب اُس قبیلے سے کوچ کیا تب مالک پر کھلا کہ یہہ مہمان تو فلانا شخص تھا نہایت شرمندہ ہوا اور معذرت کا رقعہ مجھے سے لکھہ بھیجا اُس کا یہہ مضمون تھا * کہ تمکو مین نے نہ پہچانا اور اسباب خدمتگاری کا جیسا لایق آپ کے خادمون کے چاہیے تیار نہ کیا * اب دل اِس حرکت سے دو پارہ اور سر اس شرمندگی سے نیچا ہو رہا ہی * بیت * اُٹھاؤن شرم سے سر کیونکہ سخت حیران ہون * کہ لایق آپ کے خدمت نہو سکی مجھہ سے * امیدوار ہون کہ مجھہ سے یہہ جو تقصیر واقع ہوئی ہی معاف فرمایئے * اور تمھارے کرم کا شیوہ لایق عذر قبول کرنے کے ہی اِس میری خطا سے درگذریئے * بیت * اگر ہون مین خدمت مین تقصیروار * پہ تیرے کرم کا ہون امیدوار * طایحہ نے جواب لکھا کہ جو کچھہ توقع اِس عذر قبول کرنے کی مجھہ سے رکھتے ہو اُسکا خطرہ دل مین مت کرو بلکہ خاطر جمع رکھو * میری مروت یہہ چاہتی ہی کہ ہزار ایسے گناہ سے تمھارے ایک عذر کرنے پر درگذرون * بیت * جہان عذر کی روشنی منہہ دکھاے * اندھیرا گناہون کا سب مٹ ہی جاے * لیکن وہ بات

جو تم نے کہی ہی کہ مین نے تمکو نہ پہچانا تھا یہہ عذر بہت کچا ہی
اور کرم کی راہ سے دور * اِس لئے کہ مہمانی مین بڑے
آدمیون اور شان دارون کی عزت اور حرمت کی رسمین
کرنی مروت کی بات اور مرد آدمیت کا شیوہ نہین * شرط
میزبانی کی یہہ ہی کہ مانند آفتاب کی یکسان سب پر روشن
رہے اور مینہہ کی طرح سب جگہہ ایک سا برسے * اگر مہمان
بزرگ ہی اُسکی بزرگی کا حق بجا لاتا رہے * اور اگر وہ کمینہ
ہی تو اپنا احسان اور کرم ظاہر کرتا رہے * اِس لئے کہ
کمی کرنی بڑون کی خدمت مین سبب پشیمانی اور خجالت کا
ہی * اور غریب مستحق کی خدمت کرنے سے بدنامی اور
شرمندگی نہین ہوتی اُسی کے معنے کہے گئے ہین * قطعہ *
مہمان کو عزیز چاہیے رکھے * آدمیت اُسی مین ہیگی تمام *
گر وہ لائق ہی ایسی خدمت کے * تو تو تو نے بجا کیا یہہ کام *
اور اگر ہی کمینہ تو بھی کوئی * نرکھیگا تواضع کرنے سے نام *
چنانچہ ایک گروہ اشرافون کا ایسا ہو چکا ہی کہ اپنے دشمن
کے حق مین بھی رعایت اور مہمانداری کرتے رہے ہین *
جیسے تواریخ مین مذکور ہی یہہ حکایت * کہ کرمان مین کوئی

پادشاہ ہو گیا ہی بہت سخی اور مہمان نواز ‪*‬ ہمیشہ اُسکے مہمان خانے کا دروازہ کُھلا رہتا اور خوان اُسکے کرم کا ہر خاص و عام کے آگے دھرا رہتا ‪*‬ جو کوئی اُسکے شہر مین آتا اُسی کے دسترخوان احسان پر روٹی کھاتا ‪*‬ اور جب تلک اُس بستی مین رہتا فجر اور شام کا کھانا اُسکے باورچی خانے سے پاتا ‪*‬ ایک سال عضد الدولہ نے لشکر بہت سا لیکر اُسکی ولایت کو عمل کر لیا ‪*‬ وہ پادشاہ اُسکے مقابلے کی قوت نرکھتا تھا لاچار قلعہ بند ہوا ‪*‬ ہر روز فوج عضد الدولہ کی کوٹ کے دروازے تک آتی اور لڑ کر اپنے ڈیرے اوپر پھر جاتی ‪*‬ جب رات ہوتی کرمان کا سلطان اِتنا کھانا گرما گرم دیگون مین جو تمام سپاہ کو عضد الدولہ کی کفایت کرتا بھیج دیتا ‪*‬ عضد الدولہ نے کہلا بھیجا کہ دن کو لڑنا اور رات کو کھانا بھیجنا اِسکے کیا معنے ‪*‬ جواب دیا کہ لڑائی لڑنے سے مضبوطی اور جوانمردی ظاہر ہوتی ہی اور روٹی کھلانی شیوہ مردِ آدمیت اور بھلمنساہی کا ہی ‪*‬ تمھارے نوکر چاکر اگرچہ دشمن جانی ہیں لیکن مسافر اور میرے ملک مین مہمان ہیں ‪*‬ مروت قبول نہین کرتی کہ وے میرے مکان مین اپنی روٹی پکا کر کھائین یا تصدیع پائین ‪*‬

عضد الدولہ یہہ بات سُنکر رویا اور بولا جس شخص میں یہہ خوبی اور مردانگی ذاتی ہو اُسسے لڑنا نامردی اور بدذاتی ہی اور مروت سے بعید * بیت * دوست دشمن سے کر جوانمردی * کہ مروت سے ہوتا نہین نقصان * اور دوسرا قاعدہ مہماندار ی کا یہہ ہی * کہ مہمان سے اگر گناہ ہو جاوے یا پہلے کوئی اُسسے تقصیر ہوئی ہو جب اپنے دسترخوان فیض پر لقمہ کہاوے اُسکی تقصیر معاف فرماوے * چنانچہ نقل ہی کہ تین سو قیدی جو دشمن معین بن زائدکے تھے اُنکو اُسکے روبرو حاضر کیا دیکھکر اُسنے چاہا کہ اُنکے حق مین سیاست کا حکم فرماوے * ایک لڑکا اُن بندیون مین سے ہاتھہ جوڑکر کہنے لگا * ای امیر خدا کے واسطے ایک گھونٹ پانی مجھے پلوا اور پیاسا مت قتل کروا * معین نے حکم کیا کہ ایک کٹورا پانی اِس کودک کو دیوین * کہنے لگا ای پادشاہ میری قوم کی قوم تشنہ ہی اگر مین ہی پی لون اور اُنکو ندون تو مروت سے بعید ہی * اور اگر پانی نہ پیون تو پیاسا مارا جاتا ہون اور روح بھٹکتی رہیگی * آخر تم سیاست کروگے بھلا سب کو ذرا پانی تو پلوا دو * معین نے فرمایا کہ سب کو خوب طرح بھرپیٹ پانی دو * جب سب کی

پیاسس بجھی اور خوب سیراب ہوئے وہی امردا ٹھا اور
بولا # جہان پناہ اب ہم سب آپ کے مہمان ہوے اور
مہمان کی خاطر اور حرمت واجب ہی اُسکو مارنا رسم سرداروں
اور مردوں کی نہین # معین اُسکی زبان آوری اور دلاوری سے
حیران ہوا اور سارے بندیوانون کو آزاد کیا # اِسی طور کی ایک
اور حکایت ہی # حکایت # کہتے ہیئن کہ کسو امیر کا بہت سا
مال واجبی ایک آدمی کے ذمّے تھا اور وہ شخص اُسکے ادا
کرنے مین لیت لعل کرتا تھا # آخر اُسپر محصّل تعین کیا کہ روپیہ
اِسسے جلد داخل کروا وے # پیادہ اُسکو اپنے گھر لے گیا
اور بہت سی سختی اور بدزبانی کی # وہ بیچارا نہایت گڑگڑا کر
اُس محصّل سے کہنے لگا کہ مجھے امیر کے پاس لے چل کہ ایک
بات کہنی نہایت ضروری اُس سے عرض کرون # اُس سزاول
کو ترس آیا اور اُسکو خاوند کے روبرو لایا # اتفاقاً اُسوقت دسترخوان
بچھا تھا وہ محصّل کھانے کو جا بیٹھا اور اُس عزیز کو بھی اپنی بغل مین
بیٹھایا # امیر کی نگاہ اُس آدمی پر جا پڑی محصّل کو کہا # یہہ مرد
اب ہمارا مہمان اور شریک آب و نان کا ہوا ہمارے
دسترخوان پر اِسنے کھانا کھایا # اب اِسکو دُکھہ دینا مرد

آدمیت سے باہر ہی وہ تمام مال مین نے اُسکو بخشا چھوڑ دو تو چلا جاوے * قطعہ * میہمانداری کی یہی ہی رسم * کہ رکھے میہمان کی عزت * میہمانی کی دونگ کے لب پر * چھت کرم کے توپو دہئے کچھ بومت * اور سوال کرنے والون کا حق پہچاننا واجب ہی خواہ وہ پردے مین مانگین یا مُنہہ کھول کر * اُنسے چشم پوشی نکرنے کی موافق خدا کے حکم کے خبر ماتی ہی * جو فرمایا کہ سایل کو محروم نہ پھیرو * اور پیغمبر خدا کی بھی حدیث ہی * کہ سایل کا تم پر حق ہی اگر وہ گھوڑے پر سوار ہوکر تمھارے پاس آوے * پس یہہ تاکید اِس لئے ہی کہ سایل کا حق برباد نجاوے * اور کلمات عیسوی علیہ السلام سے خبر ماتی ہی * کہ جو کوئی سایل کو نا امید پھیرتا ہی تو ایک ہفتے تک خدا کی رحمت کے فرشتے اُسکے گھر نہین جاتے * حکایت * سلطان ابراہیم ادہم قدس سرہ اپنی سلطنت کے وقت مین فرماتے * کہ یہہ سوال کرنے والے بڑے دوست ہین کہ ہمارے دروازے پر آتے ہین اور پکارتے ہین کہ جو کچھ رکھتے ہو ہمین دو تو تمھارے واسطے اُٹھا کر آخرت کے گھر مین لیجاوین اور وہان اُسکا دس گُنا تمھارے حوالے کر داوین * قطعہ * جو چاہے تو کہ رہون خوش مین دین

و دنیا میں * تو دل کو ستایاوں کے دسے کے کچھ رکھا کر شاد *
اور تجھکو چاہیے کر ہر بلا سے چھٹکارا * تو غم کے قید سے محتاجوں کو
تو کر آزاد * اور جو کوئی کسو کا گناہ بخشواوے اُسکا بھی حق سمجھا
چاہیے * اس لئے کہ مقرر ہی کہ شفاعت بھی ایک سوال ہی کہ منت
و عاجزی سے کہہ سکتے ہیں * اور جو شخص کسوکی شفاعت
یا سفارش کریگا البتہ وہ اشراف اور خاندان عالی
سے ہوگا * پس ایسے انسانوں کے کہنے کی خاطر کرنی اور اُنکی
بات گنہگاروں کی تقصیر معاف کروانے کی خاطر جو کہیں سُنیں
نیک بخت مردوں کی خو اور بزرگ زادوں کا کام ہی *
حکایت * کہتے ہیں کہ ایک مرد بزرگ نے کسو تقصیروار کے گناہ کی
شفاعت خلیفہ منصور کے پاس کی * خلیفہ نے کہا اُس مردک نے بڑا
گناہ کیا ہی * تب اُس دانا نے کہا میں بھی بڑے ہی گناہ کے بخشوانے
کے لئے تمھارے نزدیک آیا ہوں اور چھوٹے گناہ تو بغیر شفاعت
کے معاف ہوتے ہیں * خلیفہ کو یہہ نکتہ پسند آیا اور اُن کی
سفارش کو قبول کیا * بیت * جس کا کہ بچانے والا ایسا
ہووے * سب جاگہہ میں درجہ اُسکا اعلا ہووے *
نگارستان میں لکھا ہی کہ صاحب قدرت کو کم زور

کے گناہ معاف کرنے سے علامت زیادتی جاہ و جلال کی اور نشان کمال عالی ہمتی کا ہی * اور شفیع کی شفاعت ایک بہانہ ہی اُنکی رحمت ظاہر ہونے کا * حکایت * کہتے ہین کہ کسو آدمی کو کچھ خیانت کی بہتان لگائی تھی * اُسکا قضیہ کچہری مین اُس ملک کے حاکم کے حضور تک گیا آخر بندی خانے مین قید رکھنے کا حکم ہوا * ایک مدت تک اُس قیدی کا ذکر سب کے دلون سے بھول گیا کسو نے اُسکو یاد نہ کیا * ایک فرزانہ اُس زمانے مین کہ نہایت حق شناس اور وفاداری مین یگانہ تھا اور اُس ہندیوان کے ساتھ دوستی رکھتا تھا * اُس نے حاکم کو رقعہ اِس مضمون کا لکھا کہ درگذرنا گنہگارون کی بدی اور چوک سے صاحب اختیارونکی رحم دلی کی عادت اور مقدوروالون کی شفقت ذاتی کی خصلت ہی * اور وہ قیدی سخت لاچار اور مصیبت مین گرفتار ہی اب قریب مرنے کے پہنچا ہی * سو میرے خیال مین یون آیا ہی کہ آپ کا کرم جو عام ہی قید یونکے چھٹکارے کے لئے کچھ بہانا ڈھونڈتا ہی * پس اگر دامن اُس قیدی کا گناہ کی ناپاکی سے پاک ہی تو اُسکی تخلصی اور رہائی کے واسطے حکم عالی ارشاد ہو * اور اگر گرد گناہ کی اُسکی بے گناہی کے گریبان

پر ہی ہو تو بھی بخشش اور مہربانی کے پانی سے دھو دیجیے* اور
جو سواے اِن دونون مانون کے کوئی اور صورت ہی تو گناہ
اُسکا شفاعت کرنے والون کو بخشنا چاہیے* قطعہ* سب پہ
یکسان ہی تیری بخشش عام* فیض مین سورج اور مینہہ کی
مثال* بے گناہون کو فکر مین مت رکھہ* عیبون کے تو ناے کو دھو
ڈال* اور جو تقصیر اُس سے ہوئی ریادہ* عذر یارون کا
اُسکو لیکا سنبھال* جب یہہ رقعہ حاکم کے پاس پہنچا اور
خوبی مضمون کی اور لذت شفاعت کی معلوم کی جواب مین
لکھا کہ* بیت* جلوہ کہ مہربانی سے تو اپنی دکھاوے* بگڑے
ہوئے کام اُسکے جو ہون سنارے بنوے* اُس بزرگ راست
گو اور شفیق کے خط کے وسیلے سے کہ اُسکے مطلب کے باغ سے
مہر اور محبت کی خوشبو مہکتی تھی* اور پڑھنے سے اُسکی
عبارت کے راستی اور درستی کی روشنی نکلتی تھی* گناہ
سے اُسکے خواہ کیا تھا یا نہین دیدہ و دانستہ مین درگذرا* اور اُسکا
عوض لینے کی اُسکی تقصیر کے میدان کی طرف سے موڑ کر قید کی
ہلاکت سے آزاد کیا* بیت* تمھارے حکم سے جی دے سکون
ہون* بھلا تقصیر اُسکی کیون نہ بخشون* لیکن یہہ البتہ کہ عدو

شرعی کے جاری کرنے میں شفاعت کا دخل نہیں بلکہ شرعی
گناہ میں جو کوئی صاحب ایمان اور دینداری ہر گز شفاعت
نہیں کرتا * اِس لیے کہ قرآن مجید میں فرمایا ہی * کہ حکم الٰہی
میں شفقت اور مہربانی تمھیں نہ چاہیے * طہماج خان کے
سیاست نامے میں یہہ حکایت مذکور ہی * کہ ایک جوان مرد
چوری کا طوفان کر کے اُسکے پاس پکڑ لائے * وہ نہایت خوبصورت
اور خوش ترکیب خط و خال سے درست * گویا خدا نے اپنے
ہاتھہ سے سنوارا تھا جیسے کلام اللہ میں فرمایا ہی * کہ تحقیق بنایا
ہی تمھیں اچھی صورت میں اور آئینے کی طرح چہرہ اُسکا روشن
تھا اور دست قدرت کے مصور نے تصویر اُسکے چہرے کی قلم
صنعت سے کھینچی تھی * موافق اِس آیت کے کہ تحقیق پیدا کیا
ہم نے انسان کو نیک ساخت میں * بیت * قلم خیال کا کاغذ
پہ وہم کے جو لکھے * تو اُس سے خوب یہہ تصویر تیری کھینچی ہی *
پادشاہ نے فرمایا کہ شہر کے چوراہے پر لیجا کر ہاتھہ اُسکا کاٹ
ڈالیں * اُمرا اور منصب دار پادشاہی آبدیدہ ہوئے اور
پگڑیاں سر سے اُتار ننگے سر ہو کر عرض کرنے لگے * کہ قبلۂ عالم
اِس جوان کی تقصیر معاف ہو اور سزا دینی اسکی قدیم

نمک خوارون کی عذر خواہی کی خاطر موقوف فرمایئے * سلطان نے
کہا اِس مین میرا اختیار نہین خدا ای تعالی نے حکم کر دیا ہی کہ چور
کا ہاتھہ کاٹ ڈالو * سبھون نے کہا بادشاہ سلامت ایسا
خوش ڈول ہاتھہ جو اُسکا ہی ہمین رحم آتا ہی کہ کاٹا جاتا ہی *
فرمایا کہ دزد کے نازک دست کو لازم نہین کہ دیکھہ کر ترس
کھاؤ جس کا مال چورایا ہی اُسکے دل پُر خون کو لحاظ کرو آپ
سے آپ اِسکے ہاتھہ کا افسوس تمہارے جی سے مٹ جاویگا *
اور اُس شخص کا بھی حق بجا لانا واجب ہی جو تھوڑی سی بھی
آشنائی یا روشناسی رکھتا ہو یا کسو وقت اُسنے ادنی خدمت بھی
کی ہو * اگرچہ یہہ وسیلہ نہایت چھوٹا ہی پر نگاہ کرم کی
اُسکو بڑا کر دیتی ہی * کہ غریبون کی پرورش اور نوازش
کرنے کو ذرا سا کچھہ بہانہ چاہیے * حکایت * سنا ہی کہ ایک
شخص نے کسو کا مکان بھاڑے لیا تھا کئی دن رہکر ایکبارگی اُس
حویلی سے اُٹھہ گیا بلکہ وہ شہر بھی چھوڑ دیا * اور سفر کر کے
دوسرے ملک مین جا رہا وہان قسمت کے زور سے وزیر ہوا *
یہہ غریب گھر والا جسنے وہ جگہہ اُسے کرایے کو دی تھی بہہ
احوال سنکر خدمت مین چلا * جب اُس نگر مین جا پہنچا

اُسی طرح مسافر کی صورت بنا گرد میں بھرا ہوا وزیر کے دربار کی طرف چلا * جب جلوخانے میں گیا دیوانخانے میں جانے کا قصد کیا * چوبداروں نے جو دروازے پر کھڑے تھے ٹوکا کہ تو کون ہی جو اِس طرح جرأت سے وزیروں کی بارگاہ میں گھسا جاتا ہی * وہ بولا کہ میں وزیر کا آشنا ہوں دوستی کے بھروسے بدھڑک جاتا ہوں * یساول نے پوچھا کس طرح کی دوستی وزیرالممالک کے ساتھہ رکھتے ہو * کہا کہ ایک وقت میں میرا گھوڑ کرایہ لیا تھا اور وہاں کوئی دن رہے تھے * اُس اُمید پر آنکلا ہوں کہ شاید میرا احوال دیکھہ کر اِس رسوائی اور خرابی کی حالت سے نکال کر بزرگی اور آبرو کے درجے پر پہنچا دیوین * اُسے بردار نے ہنس کر کہا کہ ای عزیز تو سودائی ہوا ہی یا احمق ہی یہہ کون سا ہتا اور سیاہ ہی کہ میں نے گھر بھاڑے دیا تھا اتنی بات پر اپنا حق ثابت کر کے اتنی دور سے آیا ہی کہ اُس کی عوض کچھہ سلوک کرینگے * جا اپنی راہ لے اور کہیں کچھہ تلاش کر * اتفاقاً وزیر نے پردے کے پیچھے سے یہہ سوال جواب سُنکر دریافت کیا * چوبدار کو بلایا اور پوچھا تو کس سے یہہ گفتگو کر رہا تھا * اُس نے مُسکراتے ہوئے تعجب سے التماس کیا کہ ایک آدمی آیا ہی

کہتی کہ مین وزیر کا آشنا ہون ایکبار مین نے حویلی اُسکو کرایہ دی تھی سو اب اُسکو ڈانٹتا تھا کہ یہہ بات مت کہہ * اور ایسے وسیلے نکمّے سے توقع حضور مین جانے کی اور مہربانی فرمانے اور انعام پانے کی دل سے اُٹھا ڈال * وزیر نے فرمایا تو نے بُرا کیا اور اچھا جواب نہ دیا اُنکو بُلا لا * چوبدار باہر گیا اور اُنکو لے آیا دیکھتے ہی وزیر نے اُنکی بڑی لنبی تعظیم کی اور خیر و عافیت کے بعد گھر بار اور لڑکے بالون کی خیر صلاح پوچھی * پھر ہر ایک کے واسطے جدا جدا نام بنام تحفے اور سوغت تیار کر کے اور اُسکو بہت سا نقد اور جنس دیگر خوش وقت اور بامراد بنا کر اُسکے وطن اور گھر کی طرف رخصت کیا * ابیات * وفا و مہر سے سینے کو اپنے روشن کر * دھیان اپنا رکھا کر قدیم صحبت پر * نہو تڑ منہہ کو تو اپنے رفیقون سے زنہار * اور اُنکی خدمتون کو یاد رکھہ جو ہینگے یار * حکایت * کہتے ہین کہ ایک روز عبد اللہ طاہر نے دیوان عام کیا تھا اور محتاج مظلوم اپنا احوال عرض کرنے اور اپنی احتیاج اور آرزو چاہتے تھے * اس مین ایک شخص آیا اور بولا کہ ای میر میرا ایک حق نعمت کا اور دوسرا حق خدمت کا تجھہ پر ہی * امیدوار ہون کہ اب اُن دونون حق کی رعایت

کر کے مجھے اُس گم نامی کے درجے سے نام آوری کے مرتبے پر پہنچادو * عبد اللہ نے پوچھا کہ تیری نعمت کا حق مجھ پر کیا ہی * بولا کہ فلانے روز بغداد میں سے فوج آپ کی سواری میرے دروازے پر ہو کر گذری تھی میں نے اپنے سارے مکان میں پانی چھڑک دیا تو گرد تمھارے کپڑوں پر نہ پہنچے اُسی پانی کا حق نعمت ہی کہ خاک پر بہا تھا سو اُسکا حق مانگتا ہوں * بیت * اگر ہو دے تو پیاسا اور کوئی پانی پالا دیوے * کسو حالت میں لازم نہیں کہ حق اُس کا بھلا دیوے * یہہ سُنکر عبد اللہ نے پوچھا کہ دوسری خدمت کا حق کون سا ہی * کہنے لگا کہ فلانی جگہ تم سوار ہوتے تھے میں نے دوڑ کر تمھارا ڈنڈ پکڑا تھا جو تم سوار ہوئے * تب فرمایا تو نے سچ کہا تیرے دونوں حق مجھ پر ثابت اور درست ہیں یہہ کہہ کر اُسکو بڑا آدمی کر دیا * ابیات * جو کوئی اہل دل ہیں اور کچھ مقدور رکھتے ہیں * غریبوں اور حق داروں کا حق منظور رکھتے ہیں * مئے غفلت کو پی کر ہوتے نہیں غافل کبھو ہرگز * بھلاتے ساتھہ والوں کو نہیں عاقل کبھو ہرگز * بزرگی کی بنا ہوتی ہی محکم حق شناسی سے * اور صورت ناشناسی کی ملے ہی ناسپاسی سے * اور رعایت کرنی

حق کرم کی صاحب ہمت کے اوپر برابر فرض کے ہی * یعنے اپنی طرف سے کرم کرنا دوسرے کے کرم کو دیکھنا * سو اُس کی یہہ کیفیت ہی کہ کوئی اجنبی شخص کہ ظاہر میں اُسپر کوئی حق نہین رکھتا پر اپنی جان کے بچاو کی خاطر چاہے کہ کوئی ایسا بہانا بناوے کہ ہلاکت سے مخلصی پاوے * اور یہہ اُس کا مکر دریافت کرے تو اُسکے مُنہہ پر نہ دھرے * بلکہ اپنے کرم کے حق کی رعایت فرماکر اِس طرح جواب دے کہ گویا اُسکے حیلے کو نہین سمجھا اور اُس فریب کو معلوم نہین کیا * یہہ حرکت نہایت کرم اور رحم مروت کی ہی * حکایت * کہتے ہیں کہ کسو آدمی کو خون کی تہمت سے زیاد بھری کے پاس پکڑ لائے * اُسنے قتل کا حکم دیا * جلادنے جون کھانڈا کھینچا اور چاہا کہ آنکھین اُسکی پٹی سے باندھے * اُس بیچارے نے دیکھا کہ آفت کے دریانے جوش مارا اور اجل کے مگرمچھ نے مُنہہ پسارا * گڑگڑانا اور رونا شروع کیا کچھ فایدہ نہوا * لاچار ہو کر توبہ نالا مچائی وہ بھی کچھ کام نہ آئی * تب حیران ہو کر پُکارا اے امیر مجھے مت قتل کرو میرے تمھارے درمیان حق ہمسائگی کا ہی * اور ہر ترسی کا حق شرع اور اسلام مین اور مردانگی

کے مذہب اور مروت کی راہ مین بہت ہی * اگر میری
طرف داری کی رعایت مین کمی کروگے تو تمام دنیا کے عیب جو
طعنے کی زبان کھولینگے اور عیب و اعتراض کر کے بولین گے *
کہ دیکھو امیر نے حق جوار کا نرکھا اور پر تردستی کو ظلم و ستم سے
پایمال کیا * لازم ہی کہ امیر اپنے دل مین غور فرماوے کہ مجھہ
سے غریب عاجز کا خون کرنا اور اپنے تئین نشانہ تیر ملامت کا
بنانا تم سارکے عمدے پادشاہ سے کہ تمھارے اخلاق کے باغ
مین کانٹا جور کا نہین اُگا اور آپ کی خوبیون کے دامن پر غبار
جفا کا نہین بیٹھا تعجب اور بعید ہی * قطعہ * سہل ہی. مجھکو جی
سے ہاتھہ دھونا * نہین پرواجو سو مجھہ سے مرے تو * پہ واناؤن
کے آگے کیا کہیگا * لہو مین آستین تیری بھرے تو * زباد نے سنکر
دل مین یاد کیا اور ہر طرف دھیان دوڑایا کسو طرح آشنائی
اور روشناسی کا پتا خیال مین نہ آیا اور ہرگز ثابت نہوا *
تب فرمایا بھلا بتا تو کس محلے مین تو میری دیوار بدیوار رہتا تھا
اور کس شہر مین دھوبن کا شریک تھا * کہنے لگا میرے
باپ کا گھر پرھرسے مین آپ کے مکان کے دروازہ بدروازہ
تھا * اور میرا والد اکثر امیر سے ہم کلام ہوتا تھا * زباد نے

پوچھا تیرے باپ کا کیا نام تھا * جواب دیا اے امیر جان کی دہشت سے اپنا ہی نام بھول گیا ہون باپ کے ناونکو کون پوچھے * زیادہ سننے ہی کھال کھال کرہنسا اور اُسکی جان بخشی کی * اور باقی عدل رعیت کی رعایت اور اُن کے اِنصاف و احسان کے ادرحی اولاد اور وزیرون اور اُمراؤن اور نوکرون اور سپاہیون اور شاگرد پیشے کے چالیسوین باب مین لکھے جاینگے * اٹھتیسوان باب صحبت اخیار مین * یعنے نیک مردون کی صحبت مین بیٹھنا اور داناؤن کی مجلس مین رہنا ہمیشہ کی نیک نامی کے لئے مانند کیمیا کی ہی * اور دولت بے زوال کو پہنچی وسے ہی * ابیات * دوستی مین اچھّون کی توجی لگا * خوش مزاجون سے تو اپنا دل ملا * نار خندان باغ کی ہیگی بہار * مرد ہو اچھے تو مردون کا ہو یار * سنگ اگر خارا ہو یا مرمر ہو وہ * پہنچے صاحب دل کو تو گوہر ہو وہ * حکایت * پارسیون کے پادشاہون کا یہہ قاعدہ تھا کہ مجلس اُن کی عالمون اور حکیمون سے ہرگز خالی نہ ہوتی تھی * اور بدون اُن کی صلاح اور تدبیر کے کچھ حکم نہ کرتے * پس جیسے نو اپنی سلطنت کی انصاف اور راستی پر رکھی تھی

ویسے ہی پادشاہت اُنکی چار ہزار برس تک بے کھٹکے یکسان چلی گئی * سلطان سنجر پہلا خدا کی رحمت اُسپر ہو جیسو حکیم عمر خیام کو اپنے ساتھہ تخت پر بیٹھاتا * اور عباسی خلیفے جتنے ہوئے اگرچہ آپ بھی ہوشیار اور عقلمند تھے لیکن بندوبست اپنی حکم رانی کا داناؤن اور پارساؤن کے کہنے پر کرتے * خلافت نامۂ الٰہی مین مذکور ہی کہ پادشاہ اُسکا نام ہی اور اُسکو کہا چاہیے جو صاحب دبدبہ ہو اور حکم اُسکا موافق حکمت کے ہو * پس جسکو خدا نے کمال قدرت دی ہی اُسے لازم ہی کہ پوری دانائی کی صفت پیدا کرے * اور یہہ وصف صفت ہاتھہ نہین آتا مگر اِس طرح حاصل ہوتا ہی کہ کیفیت اور تدبیر عمل کرنے اِس جہان کی سیکھے اور موافق سیکھنے کے عمل مین لاوے * اِس صورت مین صحبت اور دوستی عالمون اور حکیمون کی ضروری ہی اور خداپرستون کی خواہش رکھا چاہیے اور جاہلون اور غافلون اور بدخویون سے پرہیز کیا چاہیے * قطعہ * جو صاحب ہووے دانا نکتہ رس * روح تازی دل خوشی ہو لاکلام * اور اگر غافل ہی یا نادان ہی * صحبت اُسکی سم ہی تجھہ کو لاکلام * حکایت * چنانچہ یونان

دانون کی یہہ رسم تھی کہ حاکم اپنا ایسے شخص کو بناتے جسکو علم اور عقل مین سب عالمون اور فاضلون اور حکیمون سے زیادہ پاتے * یا دانا اور قابل باہم ہوکر اُسکی فرمان برداری کو پسند فرماتے * اور رفتہ رفتہ اثر اُنکی صحبت اور نور اُنکی بزرگی کا اُسکی خصلتون مین ظاہر اور روشن ہوتا اِسلیے کہ صحبت کا بڑا اثر ہی * خبر مین آیا ہی کہ ہمنشین نیک ذات مانند گندھی کے ہی اگر اپنے عطر مین سے بھرے جامے مین نہ لگادے تو بھی اُسکی خوشبو کی لپٹ سے تیرا دماغ معطر ہو جاوے * اور بدذات کی مجلس جیسے لوہار کی بھٹی ہی اگر اُسکی آگ سے تو نہ جلے تو بھی وہان کی چنگاری کپڑے جلاوے * ابیات * لوہارون کی بھٹی سے تو آگے جا * کہ چنگاریان دیگی کپڑا جلا * جو بیٹھیگا تو جا کے گندھی کے پاس * تو جامے مین خوشبو کی ہوویگی باس * اور صاحب علم و حکمت کے فرقے مین سے بادشاہ کو اِن کئی قسم کے آدمیون سے احتیاج اور کام پڑتا ہی * ایک فقہ کے علم کا عالم جو موافق اُس علم کے عمل کرے * اور دیانت دار اور ایمان دار ہو اور حکم شرع کے خوب یاد رکھتا ہو اور مسئلے اُصول و فروع کے تمام جانتا ہو *

تو فرصت کے وقت مجلس مبارک مین ذکر حلال اور حرام کا اور جو کچھ اُنکے حکم اور سزا ہی مذکور کیا کرے * اور فرض و سنت اور آداب نماز و روزے کے اور شرطین غسل اور وضو کی مفصل بیان کرے * تو برکت مسلون اور فتوی جاری ہونے کی پادشاہ کی عمر و دولت کی طرف رجوع ہو اور ثواب ملے * بیت * گر نہووے مسلے اور فتوے کی باتون کا رواج * مشرع اور رمات کی رسمین دنیا سے اُٹھ جائین آج * دوسرے نصیحت کرنے والے آئین کے اور راہ دکھانے والے صاحب یقین کے کہ عاقبت کے کام اُنکو یاد دلواوے اور نصیحت دنیا کے کاروبار کی بھی اُن سے باز نرکھے * اور معقول گفتگو سے اور ایسی اشارتون سے جو اُنھین پسند پڑین بُرے قول اور بد فعل سے اُنکو بچاوے * اور جو خدا نے منع کیا ہی اور حرام جتا دیا ہی اُسکے عمل مین لانے سے اور دَرپے ہونے سے منع کرے * پر ناصح کو لازم ہی کہ پند اور رہنمائی کی باتین ملایمت اور نرمی کی راہ سے سُناوے * اور سر دربار اور مجلس مین نصیحت نکرے بلکہ خلوت کے وقت جب ایسی فرصت پاوے اور سمجھے کہ اب میری بات اثر کریگی تب

شیرین زبانی اور نرمی سے کہہ * اِس واسطے کہ اُس دم نرم گوئی اور خوشخوئی صلاح وقت ہی * یہہ اگلے زمانے مین رسم تھی کہ پادشاہ یا اُمرا عالمون اور شایخون سے سخت باتین سُنتے تھے اور خوشی سے قبول کرتے تھے * چنانچہ کتابون مین لکھا ہی کہ ہارون رشید نے شقیق بلخی قدس سرہ کو کہا کچھ مجھے نصیحت کرو * شقیق نے کہا ای خلیفہ خدا کے یہان ایک گھر ہی اُس کا نام دوزخ ہی تجھے اُس مکان کا دربان بنایا ہی * اور تین چیزین عنایت کی ہین جو تو اُن سے خدا کے بندونکو جہنم مین نہ جانے دے * ایک دولت دوسری تلوار تیسری کوڑا * لیکن اب تجھہ پر واجب ہی کہ محتاجون کو مال دیکر فاقہ کشی اور لاچارگی سے بچاوے تو وہ لاچار ہو کر اپنی ضروریات کی حیرانی سے حرام اور مکروہ کی طرف مُنہہ نکرین * اور ظالمون کو شمشیر سے قتل کرے تو مسلمان اُنکی شرارت سے بے پرواہ رہین * اور بدکارون اور زانیون کو تازیانے سے ادب دے تو فسق و فجور سے باز آوین * اگر یہہ کام کروگے تو تم بھی وہان چھُٹکارا پاؤگے اور خلق اللہ کو بھی نجات اور مخلصی دلواؤگے * اور اگر برعکس اُسکے عمل مین لاؤگے تو سب سے پہلے تم ہی

دوزخ میں جاؤگے اور سب تمھارے پیچھے جاوینگے اور اپنی اپنی سزا پاوینگے * ہارون نے سُنکر رو دیا اور شقیق کا ہاتھہ چوم لیا * قطعہ * نصیحت اگر صدق دل سے کریں * وہی مانئے اُسکو جو کوئی سُنے * ہی صاحب دلون کے سخن میں اثر * یقین آوے وہ بات دل میں لگے * اور طبیب دانا اور رحم دل کو کہ قانون علاج کے سمجھہ کر اور کُہنیں حکیمون کی اپنے دل میں ذخیرہ کرکے بیمارون کی شفا کے لئے اور مرضون کے دریافت کرنے میں دانا اور کار آزمودہ سب فن کا ہوا ہو * اور اُسکے کلام سے حضرت عیسی کے دم کا فیض اور اُسکے ہاتھہ سے حضرت موسی کا ید بیضا ظاہر ہو * اور جہاندیدہ اور کہنہ ہو اِسلئے کہ داناؤن کا قول ہی * مصرع * پُرانا چاہیئے حاکم حکیم اور حمّام * بیت * جان بیمار کی باتون سے تسلّی پاوے * جی میں آرام فقط آنے سے اُسکے آوے * جو حکیم ایسے ہون تو ہمیشہ مزاج مبارک کی پاس داری کرکے قاعدہ رعایت صحت کا جاری رکھین * اور اگر خدا نخواستہ طبیعت اشرف کسو سبب سے بے مزہ ہو جاوے جلد تجویز کرکے اُسکی تدبیر میں لگیں * اور نجومی ایسا جن نے نجوم کے علم کو خوب تحقیق کیا ہو اور سمجھہ کر پڑھا ہو اور

مُنہین زیچ اور تقویم کی کتابون کی دریافت کی ہون * اور علم ہیئت اور ہندسے کے خزانے کی کنجی اپنے ہاتھ مین لایا ہو * اور اختیار اور لحاظ کرنے مین اُس علم کی باریکی کی شرطون اور پوشیدگیون کے کمال کو پیدا کیا ہو * بیت * آسمان کی زیچ ذ نقش اور مہر کے دایرے کرے * جون کی تون شکلین ستارون کی قلم اُسکا لکھے * تو طالع فرخندہ پادشاہ کے دیکھے اور سیر رجال الغیب اور رجوگنی کی اور دلیلین اُنکی تحقیق کر کے ہر ایک طرف کے رہنے اور پھرنے کے سبب کیفیت سعد اور نحس سے خبردار ہو * اور دولت وشوکت کا نشان جسوقت ظاہر ہونے پر ہو اُس گھڑی سلطان کو شکرگذاری اور منت داری کی راہ مین راہبری کرے * تو اِسی صفت کے باعث موافق اُس حکم کے کہ جو کوئی شکر کریگا ہمیشہ اُسکی نعمتین زیادہ ہونگی نعمت سلطنت کو قیام اور پایداری پیدا ہو * اور جب علامت خطرے اور نحوست کی دیکھے اُسی ساعت مین سعی کرے * تو دعا اور صدقے اور بہت سی خیرات دلوادے * جو اُسی وسیلے کے سبب سے معنے اُس قول کے کہ صدقہ دفع کرتا ہی بلا کو اور زیادہ کرتے ہی عمر کو * وہ بلا اور مشکل

نزا و نزدیک ہو جائے * قطعہ * بلا سے جان بچانے کی دھن ہی
تجکو اگر * تو اپنے دل سے اگر ہو سکے تو عاجزی کر * پھر اپنے ہاتھہ
تو بخشش کے وقت کھولا کر * تو پردہ عشق کا اُٹھہ جاسے آگے سے
یکسر * اور شاعر شیرین گو جو خوش گوئی مین گوے
شیرین سخنی اور اُستادی کی سخن کے میدان مین زبان کی
چوگان سے لے گیا ہو * اور نظم مین موتیون کی لڑیان پروتا اور
شاعری کے چمن مین اپنے تر و تازہ شعر کے رنگ برنگ خوشبو
پودے بوتا ہو * بس وہ بادشاہ کی تعریف کے جواہر نظم کی لڑی
مین گونتھہ کر شہرت کے بازار مین رواج دیوے * اور
قصیدے اور غزل یا رباعی پُر مضمون سے نام ممدوح کا دنیا کے ورق
پر یادگار چھوڑے * قطعہ * شاعرون کو عزیز چاہیے رکھہ * نام
مشہور اُنسے ہو ہی تمام * شعر ساسان سے تازہ ہی ابتک *
جیسے سلطان اُویس کا ہی نام * اور مصاحب ہنس مکھہ تازہ
رو اور لطیفہ گو کہ رنگین نکتون سے مجلس کو زیب دے * اور
میٹھی باتون سے دروازہ خوشی کا حاضران مجلس کے مُنہہ پر کھولے
* بیت * دل مزا پاوے اُسکے نکتون سے * روح کو بھی خوشی ہو
باتون سے * اور سب سے بہتر ہم نشین اور خوب مصاحب

کتابین بزرگون کی اور رسالے اُستادون کے ہین کہ بغیر
درماہہ اور جاگیر کے مصاحبت کرتے ہین اور بدون غرور اور
چوچلے کے ہم کلام ہوتے ہین * چنانچہ داناؤن نے کہاہی کہ سب
سے بہتر اِس زمانے مین کتاب ہی کہ نہ پڑھنے والے کے دل کو
اُس سے رنجیدگی اور نہ سُننے والے کی خاطر کو اُس سے
خنگی آوے * ابیات * کوئی مصاحب نہین کتاب سے خوب *
دل کے بہلانے کو ہی وہ محبوب * جی کا آرام اور دل کی خوشی *
جتنی چاہے تو اُس سے ہی ملتی * ایسا ہمدم بھلا کہان سے ملے *
نہ خفا آپ ہو نہ کوئی اُس سے * نصیحت * داناؤن نے کہا ہی
کہ سارے آدمی عقل کے محتاج ہین * اور عقل آزمایش سے
بڑھتی ہی * اِس لئے کہہ گئے ہین کہ تجربہ آئینہ شعور کا ہی کہ اُس
مین صورت نیک کامون کی نظر آتی ہی * اور تجربہ کو بہت مدت
اور بڑی عمر اور کمال بےفکری لازم ہی * یہہ سوچ کر حکیمون
نے دیکھا کہ انسان کی زندگی کا بھروسا نہین * یعنے سب باتون
کے تحقیق کرنے کو وفا نہین کرنے کی * تب یہہ فکر کی اور مہربانی
اور دانائی کی راہ سے یہہ تدبیر ٹھہرائی * کہ اِس نقصان کو کمال
دین اور تھوڑے دنون مین سب تجربے ہر ایک کو معلوم ہو جاوین

اِسی واسطے پادشاہون کے احوال اور امیرون وزیرون کے
مذکور اور حکیمون عالمون کے قول و نقل کتابون مین لکھے * اور
اگلون کے قصے اور تواریخ حال کے پیدا ہونے والون کے یاد رکھنے
اور فیض پانے کی خاطر قید عبارت مین لاے * تو صاحب دولت
اور مرتبے والے اُسکو دستور العمل اپنا بناوین * اور ہر کوئی
موافق اپنی استعداد اور ہمت کے اُن قصون کے پڑھنے
سے اور اُن روایتون کے دیکھنے سے فایدے اور فیض پاوے *
تو موافق مضمون اِس قول کے جو داناؤن کا حکم ہی کہ نیک بخت
وہ شخص ہی جو دوسرے سے نصیحت لیوے اور غیرون کے
بُرے سے فایدہ پاوے اور اَورون کے ارشاد سے راہ راست
پر آوے * ابیات * شاہون کے ذکر اور حکایت سے * اور
داناؤن کی روایت سے * آنکھہ اور دل مین روشنی آوے *
علم اور عقل سے خبر پاوے * ہر طرح کی وہ باتین بولے ہیں * سچّے ای
موتی سارے تولے ہیں * اور زمانے کو آزمایا ہی * ڈھیر سا رنج بھی
اُٹھایا ہی * ہی یہ بہتر کہ انکی بات سُنین * اور اگلون کی پیروے
مین چلین * جو درخت اِس جہان مین بوئے * بہت سے میوے
اُن مین ہیں پکے * آؤ تو اُن کے باغ مین جاوین * دم بدم اچھے اچھے

پھل لکھاوین * اُنتالیسوان باب دفع اشرار مین * یعنے حرام زادے اور شریرون کے دور کرنے مین * جیسے کہ نیک مردون اور حلال خورون کی صحبت کی خواہش کرنی واجب ہی ویسے ہی بد ذاتون اور حرام کارون کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور دور بھاگنا لازم ہی * اِس لئے کہ صحبت کا خاصہ ہی کہ ستر اثر کرتی ہی * پس جتناکہ نیک ہم نشینون سے فایدہ کلّی حاصل ہوتا ہی وتنا ہی بدون کی صحبت سے نالایق پھل ملتا ہی * اچھون کی محبت سبب زیادتی دولت اور خوشی کا ہی * اور بُرون کی دوستی باعث رنج اور شرمندگی کا * ابیات * پاس عمدون کے بیٹھ ای ہشیار * پھول کے ساتھہ کانٹے کی ہی بہار * ساتھہ احمق کے بیٹھنے تو نہ * سر کے سے مُنہہ کبھو نہ میٹھا * لیکن جو شریر ہین اُن کی دو قسمین ہین * ایک کا تو مطلق دفع ہی کرنا واجب ہی * اور دوسرے وے ہین جنکو منع کرنا لازم ہی * پس جنکہ دفع کرنے سے مسلمانون کو نفع پہنچتا ہی اور اُنکے نیست نابود ہونے مین سب کی بہتری ہی * وے تین گروہ ہین * پہلے جو ہے کہ اُنکا قتل کرنا ہمت والون کے ذمّے پر درست ہی * نصیحت * ہوشنگ کی تیسری وصیت یہہ تھی کہ ای فرزند تجھے چاہیے کہ فاسقون اور

شریرون مفسدون کو کم زور اور خراب اور ناپرسان اور
عاجز اور خوف زدہ رکھے * اور آفت اور ڈر چورون اور ڈکیتون اور
قزاقون کا ہر ملک کے رستون سے دور کرے * تو جب راہین
صاف اور بے خطرہ ہوئین آرام سے سوداگر بیپاری تمہارے
چارون طرف سے تمہارے ملک مین آوین جاوین اور چین
سنکر ارادہ آنے جانے کا کرین * اور طرح بطرح کی جنس اور تحفے
اور چیزین پیدا ہووین * اور اس سلوک سے آرام اور خوشی
رعیت کو ہووے * قطعہ * نکرے منصفی تو ہووے نہ تو * ملک
اور سلطنت سے ہر گزشاد * راہ کو چوٹون سے کر دے
صاف * جو رعیت تری رہے آباد * حکایت * عمر خطاب
راضی ہووے اللہ اُن سے اپنی نقل کرتے ہیں * چنانچہ جو اہرالامارہ
جو کتاب ہی اُس مین لکھا ہی * کہ وہ خود کہتے ہین کہ ایک
بار جب مین مسلمان نہوا تھا اور پیغمبر آخرالزمان کا دین جاری
نہوا تھا مداین کی طرف مین چلا تھا * اور چالیس تھان چادرین
یمن کی میرے ساتھ تھین * جب نزدیک مداین کے پہنچا چورون
نے راہ مین گھیرا اور لوٹ لیا * مین ہزار محنت اور خرابی سے
شہر مین گیا اور فریاد کرنے کو چلا * جب دروازے پر گیا میری

خبر نوشیروان کے کان مین پہنچی اور تمام میرا احوال دریافت
کیا * چوبدار کو بھیجا وہ میرا ہاتھہ پکڑ کے لیچلا اور ایک حجرے مین
لاکر بولا اِسّ مکان مین رہ * جب تک تیرے مال کے چور کو
ڈھونڈھین اور تیرا اسباب اُس سے پھیر لین * مین
اُس جگہہ مین رہنے لگا ہمیشہ پادشاہی باورچی خانے سے ایک
خوانچہ سُتھرے کھانے کا لاتے اور مجھے دے جاتے * مین ہر روز
نوشیروان کے دربار مین جاتا اور اُسکی سلطنت کی راہ
و رسم و روش کا تماشا دیکھتا * اور رعیت سے جو کچھ
سلوک اور انصاف اُسکا تھا معلوم کرتا * اِسی طرح اُنتالیس
دن بیتے چالیسوین روز جو نہین مین اُس کوٹھری مین آیا دیکھتا
ہون کہ میرا سب مال دھرا ہی اور ایک ہاتھہ کٹا ہوا بھی پڑا ہی *
اور ایک کاغذ پر چالیس اشرفیان دھری ہین * اور اُس
مین لکھا ہی کہ تو چالیس دن یہان رہا آخر چور تیرا پکڑا گیا اور
تیرا اسباب تیرے پاس پہنچا * یہہ روپیے تیرے چالیس دن
منتظر رہنے کی مزدوری کے ہین * جب اپنے ملک مین پہنچے تو ہمارا
گلہ نکیجو * اِس قصے سے معلوم ہوتا ہی کہ جو پادشاہ بلند مرتبہ ہوتے
ہین اُنکی ہمت اور نیت چورون اور بٹپارون کے نیست نابود

کرنے پر بہت رہتی ہی * پس جو کوئی حاکم عادل ہو چاہیے کہ
راہین مسافرون کی رہزنون کے خوف و ترس سے اپنی سیاست
کے دبدبے سے بے خطرہ کرے * اور جو کوئی راہ مین لوگون کے
احوال کا مزاحم ہو اُسکو عذاب و رنج سے سزا دے * تو یہہ دیکھہ
کر اژدرونکے کان کھڑے ہون اور ڈرین * ابیات * تو قزاق اور چور
کے کاٹ ہات * چلین ہر دوزن راہ مین دن اور رات * نڈر
ہووے جب راہ تب کاروان * تجارت کی خاطر چلین یہان سے
وہان * پھر اُس سے بہت سا نفع لوگ پائین * کرین لین دین
اور سب آئین جائین * تو آباد ہو شہر اور بستیان * خوشی
سے بھرین چیزین ہون کشتیان * دوسری قسم رندون
اور اوباشون کی ہی * کہ آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور فتنہ و فساد
مچاتے ہین * اور شہرون اور گانون مین حرامزدگی اور تندخوئی
سے ظلم کا ہاتھہ رعیتون کے مال اور فرزندون پر دراز کرتے ہین *
ہر کوئی اپنی جان کی دہشت اور بچاؤ کے لئے اُنکا متعرض
اور مزاحم نہین ہوتا * پس سواے حاکم صاحب مقدور کے
اُنپر ہاتھہ ڈالنے کی قدرت کون پاوے * مقرر ایسون کی جڑ
اُکھاڑنی ضرور رہی * حکایت * تواریخ مین لکھا ہی کہ حلب مین

مردم آزار اور بدکردار بہت ہوئے تھے * سب رعیت اور خوش باش اُنکے ہاتھہ سے ایذائین پاتے پاتے حیران اور سرگردان ہو گئے * آخر سلطان مصر کے روبرو سب نے ملکر جا فریاد کی اور دُہائی تہائی مچائی اور اپنا انصاف چاہا * پادشاہ نے سُنکر مصلح نام ایک حاکم منصف اور مردانہ اُنکے دفع کرنے کو متعین فرمایا * جب وہ حاکم قلعہ میں داخل ہوا مفسدون کی تلاش کر کے پکڑنے لگا اور سیاست کرنے * وے کم بخت اپنے کام سے باز نہ آئے اور اپنی حرامزدگی کی باتین نہ چھوڑین * رفتہ رفتہ ایسی بدعملی ہو گئی اور اتنی شوخی کرنے لگے کہ جامع مسجد میں جہان وہ خود نماز پڑھنے جاتا تھا محراب میں عین منبر کے روبرو لکھہ گئے * کہ ای مصلح تو ناحق اپنے تئین حیران پریشان مت بنا * کیونکہ ہماری وہ مثل ہی کہ دیو کی مانند اگر ایک کو مارے تو دس پیدا ہون * ہم بھی اُسی طرح سر اُٹھائین گے اور اپنے کام سے باز نہ آئینگے * اِس لئے کہ ہم مرنے کو اپنا فخر اور نمود سمجھے ہین اِس بات سے ہمین خوف نہین آتا * رباعی * ہم عاشقون کا مرنے ہی سے اِعتبار ہی * گویا کہ سان ہماراہی سنگ مزار ہی * جب تک نہ زخم کہاوین نہین مرتے ہم کبھو *

بے زخم کھیت چھوڑنے سے ہمکو عار ہی * غالب یہہ ہی کہ تو ہمارے قتل کرنے سے عاجز ہو جائے اور ہمارا کچھ علاج نہ کر سکے * مصاحب نے جب یہہ مضمون پڑھا دل میں سمجھا کہ اِن سے کچھ حیلہ اور مکر کیا چاہیے * حکم کیا کہ اِس عرضی کے نیچے لکھہ دو کہ درست ہی اب میں نے مردانگی اور دانائی تمھاری دریافت کی اور تمھارے آپس کی یکدلی اور اتفاق معلوم کیا * بیت * مضبوطی دل چلی میں نہیں تمسا کوئی اوڑ * شاباش ایسے مردون کو جو ہوئیں ایک دل * اب آگے کو میں نے توبہ کی اور اپنے کہیے سے پشیمان ہوا * پھر ایسا کام ہرگز نہ کرونگا بلکہ جس میں تمھاری دل جمعی ہوگی سو عمل میں لاؤنگا زیادہ سلام * جتنے اعلا ادنا اُس جگہہ حاضر تھے اِس جواب لکھنے سے حیران ہوئے * اُسی روز سے اکثر سر دربار اور خلوت میں حاکم نے تعریف اور بڑائی رندون اور مضبوطون کی کرنی شروع کی * اور اُنکو تلاش کرنا موقوف کیا * اتفاقاً اگر کوئی گرفتار ہوتا تو اُسے چھوڑ دیتا بالکل اُنکی طرف سے دست بردار ہو بیٹھا * ایک روز سردار اور رئیس شہر کے کچہری میں آئے اور چاہا کہ اوباشون کے ظلم اور ستم کی نالش کریں * یہہ ابھی کہنے

پاۓ تھے کہ بھلے ہی اُسنے فرمایا* کہ ای صاحبو میئن ایسے جوانون
اور دلاورون کے مارنے سے پچتاتا ہون اور نہایت افسوس
کھاتا ہون * اسواسطے کہ دلچل اور چالاک آدمیون کا خون کرنا
بہت بیجا ہی اور حاکمون کو مناسب نہین* کیونکہ ایسے مرد ہر
عہد میئن بالکہ اِس زمانے میئن کم پیدا ہوتے ہیئن خصوصاً آج میئن
ایسے بہادرون کا محتاج ہون اور نہایت مجھے درکار ہیئن اس
لئے کہ روم کا قلعہ دار باغی ہو گیا ہی مجھے اُسکی فتح کرنے کو
جوانمرد اور لڑاکے سپاہی مطلوب ہیئن * تم اگر میرے
دوست ہو تو کسوطرح اُس گروہ کے سرکردون کو میرے
پاس لاؤ تو میئن اُنکو نظر پرورش سے دیکھون اور
سرفراز کردون * اور سب صورت سے اُنکی خاطر جمعی کر
دون اور بیش قرار نوکر رکھون * ابیات * ایسے مردونسے
جو کہ ہیئن دانا * جسکو دیکھون لڑائی میئن یکتا * اُسکو دون گھوڑا
اور زرہ بکتر * کرون سردار اور رکھون چاکر * شہر کے
باشندون نے عرض کی کہ سردار اور جمعدار اُن کا ایک
بوڑھا ہی اور اُسکے چار بیٹے ہیئن * اب وہی ڈکیتی اور
مردم آزاری کرتے ہیئن اور اپنے کاروبار میئن پھرتے ہیئن *

پر اُنکا باپ تمھاری سیاست کے ڈرکے مارے سے گوشہ نشین ہوکر بیٹھا ہی * مصلح نے حکم کیا کہ اُنکو بلاؤ اور تسلی کا بیڑا عنایت کیا * جب وہ سردار معہ بیٹون خاطر جمع سے آیا اور ملازمت کی * حاکم نے نہایت مہربانگی اور توجہ فرمایا * اور شہر کی جامداری کا کام اُس پیرمرد کو اور بساولی اپنے حضور کی اُسکے فرزندونکو بخشی * غرض سب کو خلعتین سرفرازی کی دیکر اپنی طرف کا وسواس اور دغدغہ اُنکی خاطر سے بالکل دور کردیا * بعد کئی دن کے جب بے فکر ہوئے اور حاکم کی طرف سے اُنکی دلجمعی ہوئی * مصلح نے فرمایا کہ مجھے بالفعل بہت سے سپاہی مضبوط تلوار اور عیار پیشہ چالاک درکار ہیٖن * اگر کہین میسر ہون تو میٖن اُنکی خدمت کرون اور اُنکی ڈھالین روپیون سے بھردون اور اپنا کام ضروری لون * اگر ایسے جوانمرد تمھاری نظر میٖن ہون اور تمھارے جان پہچان اور بھروسے کے ہون تو لایق اِس مہم کے سمجھہ کر جنکے ہاتھون سے یہہ جنگ سرانجام پا دے لو الاؤ اور مجھہ سے ملاؤ * تو میٖن اُنھین سرسے پاؤ دون اور اُنکی خواہش کے موافق جاگیر اور منصب عنایت کرون * وہ بوڑھا

اور اُسکے بیٹے نہایت خوش خوش باہر نکلے * اور چارون طرف سے تین سو آدمی ہت چل اور بانہہ بلی اور خون خوار جمع کیے اور حاکم کے روبرو لائے * حکم ہوا کہ کل اُن کو لاؤ جو خلعتین تیار ہون اور اِنکو دی جائین * اور اُسی وقت خانسامانی کو کوٹھے مین پروانگی دی کہ درزیون کو جلد بلاؤ اور تین سو جوڑے تکلف کے بنوا کر سلواؤ * جتنے نوکر اور کارباری سرکار کے اور رئیس اور باشندے شہر کے اور ملک کے تھے سب یہہ صورت دیکھہ کر اور یہہ بات سُنکر حیران ہوئے اور آپس مین چرچا کرنے لگے * کہ سلطان مصر نے اِسکو اُنکے ذبح کرنے کے لیے بھیجا تھا سو یہہ برخلاف حکم پادشاہ کے اِنکو اور بھی قوت اور زور دیتا ہی * بیت * جہان کانٹے ہین وہان پھول ہی لگاتا * زہر کے بدلے میٹھا ہی چکھاتا * لیکن جب رات ہوئی تین سو مرد مردانہ کار آزمودہ مرنے والے چنکر تجویز کیے * کہ سلاح پہن کر خلعت خانے مین منتظر بیٹھین جس وقت وہ رند اُس مکان مین آوین ہر ایک کو پکڑ کر قتل کرین * دوسرے روز وہ گروہ کا گروہ آیا اور مجرا کر کے حاکم کی دست بوسی کی * مصلح نے اُس مکان کی طرف اشارت کی کہ خلعتین پہن کر

باہر آوینن اور صف باندھہ کر اپنی نوکری اور خیرخواہی مین
حاضر رہین * وے سب جو نہین اُس جگہہ گئے سب کے سب
ایکدم مین مارے پڑے اور بوڑھا سمر گروہ بھی اپنے بیٹون
سمیت فی النار ہوا * غرض سب کے سر کاٹ نیزون پر
چڑھا کر شہر کے گرد پھروا دیئے * اور اُس دغاباز
قوم کی سزا اِس حکمت سے دی * سچ مین اُس ملک کو
اُنکی شرارت اور فساد سے صاف کر دیا * بیت * جو بُرا
چاہے کسو کا اُسکا سر نیچا بھلا * پیڑ جو ہووے بُرا وہ جڑ سے
اُکھڑا بھلا * تیسرے ظالم مردم آزار کہ اپنے ظلم کے اندھیرے
کے باعث روز قیامت مین عاجز اور درماندے رہینگے * اِس
لیے کہ مسلمانون کے مال اور اسباب کے لینے کا قصد رکھتے ہین *
اور حق تعالی ذات کہ جو فرماتا ہی کہ لعنت خدا کی ظالمون پر *
اُسکا اندیشہ نہین کرتے اور خدا کے عذاب سے نہین ڈرتے
اور ملک کے حاکم کی سیاست سے نہین دہشت رکھتے *
ایسے شخصون کا دفع کرنا پادشاہ پر واجب ہی * تو ضرر
اُنکی بدذاتی کا تمام ملک مین نہ پہنچے اور اثر اُنکی بدانجامی کا
اُس ولایت مین ظاہر نہو کہ انجام ظلم کا بد ہی اور جزا

ستم کی عذاب بے حد * ابیات * ملک ویران کرنا ظالم کا ہی
کام * دو دوسے اُسکے ہاتھ سے عالم تمام * ہر ظالم اپنے گمان میں
جو رکھے * وہ بلا کی تیغ سے کبھو نہ بچے * لیکن دوسری قسم کے
لوگ جنکا منع کرنا واجب ہی وہ کئی طایفے ہیں کہ بد خصلت اور
زشت خو مشہور ہیں * ہر صورت میں ملاقات اور گفتگو اُنکی
صاحب دوست کو نقصان رکھتی ہی * ایک اُن گروہوں میں
سے سخن چین ہیں کہ جھوٹی سانچی باتوں سے ہر مجلس میں
فتنہ و فساد اٹھاتے ہیں * اور دوستوں کے آپس میں دشمنی
کر دیتے ہیں * حدیث میں آیا کہ سخن چین بہشت میں نجاویگا *
حق تعالٰی نے توریت میں حضرت موسٰی علیہ السلام سے
خطاب کیا * کہ ای کلیم اللہ روز قیامت میں سخن چین کی پیشانی
پر لکھا ہوا دیکھیگا کہ یہہ سخن چین ہی * اِس لئے خدا کی مہربانی سے
نا امید ہی اور اسکی رحمت سے بے نصیب ہی * اور قرآن مجید
میں خدا نے سخن چین کو بد کار کہہ کر یاد کیا ہی اُسکا یہہ ترجمہ ہی کہ
اگر کوئی دوسے فاسق تمھارے پاس خبر لیکر * اور روانا بھی کہہ گیے
جو کوئی تمہارے پاس خبر دوسے کہ فلانا شخص تیرے حق میں
ایسی بات کہتا تھا تجھ سے کچھ روا کیا چاہتا ہی * اُسوقت تجھپر

چهه چیزین واجب هین * پہلے تو اُسکو راست گو نہ سمجھے
کہ خدا نے اُسے فاسق کہا ہی اور بدکار کی بات درست
نہین ہوتی * دوسرے اُسکو بدگوئی سے منع کرکہ بُرے کام سے
منع کرنا واجب ہی * تیسرے یہہ کہ اُسکا دشمن ہو جا
اِسلیے کہ خدا اُسکو دشمن جانتا ہی * چنانچہ حدیث
شریف مین فرمایا ہی * کہ برا دشمن تمہارا خدا کے نزدیک
وہ ہی کہ چُغلی کہانے سے دوستون کے درمیان دشمنی
ڈالے * چوتھے یہہ کہ مسلمان بھائیون پر گمان بد نرکھے کہ اکثر
خیال باطل کرنے مین گناہ اور وبال حاصل ہوتا ہی * پانچوین
تلاش بد خبر کی نکرے کہ بدی کی جستجو بد ہی * چھٹے جو کچھ
چُغل خور کہے اُسکے موافق عمل مین نلاوے * اور اصل بات
تو یہہ ہی کہ سخن چین کو اپنی صحبت مین آنے ندے اور
اُسکی بات نہ سُنے * ابیات * تو ہرگز تیرے کوست پاس
بٹھا * کہ اِکدم مین کرے سو فتنے برپا * سخن چین پاس
تیرے گر رہیگا * تو آخر وہ بُرا تجھکو کہیگا * نقل * ایک اصفہانی
سردار ایک غلام کو مول لیتا تھا * بیچنے والے نے کہا ای مرزا
یہہ میرا غلام ایک عیب رکھتا ہی کہ سخن چین ہی * لینے والے نے

کہا غلام کیا سخن چینی کرنے کا غرض اُسکو خرید کیا * کتنے
دنون کے بعد اُس غلام نے گھر کی بی بی کو کہا کہ ہمارا میان تمھین
نہین چاہتا دوسرا نکاح کریگا * بی بی یہہ سُنکر کڑھی اور گھبرائی
غلام نے دیکھا کہ میری بات نے اثر کیا اور یہہ بیال منڈھے چڑھی
اور میرا منصوبہ پورا پڑا اور فساد کا تیر نشانے پر لگا * تب بولا
کہ تم چاہتی ہو کہ تمھین پیار کرے اور تمھارا ہی سُہاگ
بڑھے * وہ غریب بولی ہان مین یہی آرزو رکھتی ہون کہ میرے
ناو سے دیکھہ کر دوسری کا مُنہہ نہ دیکھے * غلام نے کہا مین ایک
طلسم جانتا ہون اور حُب کا منتر بھی مجھے یاد ہی * جب خواجہ
سووے اور خوب طرح سو جاوے ایک تیز اُسترا لیکر اُسکی
داڑھی کے نیچے کے بال تھوڑے سے مونڈ لے اور مجھے دے تو مین پر افسون
پھونکون اور تمھاری محبت اُسکے دل مین پیدا کرون * عورت
نے قبول کیا اور اُس کام کی دُھن باندھی اور بولی کہ آج ضرور مین
یہہ بات کرونگی * یہہ سُنکر غلام میان کے پاس گیا اور
کہا ای خواجہ تمھارے لون پانی کا حق مجھہ پر ہی مین نے سُنا ہی
اس لیے تمھین خبردار کر دیتا ہون کہ تم غافل نہ ہو * صاحب نے
گھبرا کر پوچھا وہ کونسا ماجرا ہی * غلام نے کہا تمھاری بی بی نے

کوئی یار پیدا کیا ہی سو تمھارے مارنے کے ارادے مین رہتی ہی * اگر میرے کہنے کو آزمایا چاہو تو اپنے تیئن جان بوجھ کر نیند مین ڈالو اور جھوٹ موٹ خراٹے بھرنے لگو تب دیکھو کہ کیا صورت پیش آتی ہی * گھر کا مالک یہہ سُنکر گھر مین آیا اور صبح کا ناشتہ کر کے لیٹ گیا اور اپنے تیئن خواب مین ڈالا اور منتظر اِس حرکت کا رہا * عورت نے جب خوب معلوم کیا کہ میان غافل سوتا ہی اُسترہ ہاتھہ مین لیکر ڈارھی خاوند کی اُٹھا کر پکڑی اور چاہا کہ کئی بال مونڈ لے * خاوند نے آنکھین کھول دین اور بی بی کو اِس طرح مستعد دیکھہ کر مقرر خیال کیا کہ میرے سر کاٹنے کے ارادے مین ہی ہڑبڑا کر اُٹھہ بیٹھا اور بیبیاں کا ہاتھہ پکڑ کر چھری چھین لی اور سر اُسکا کاٹ لیا * جورو کے وارثون کو خبر ہوئی خاوند کو پکڑ کر اُسکے خون کے عوض مار ڈالا * غرض اُس سخن چین کی شامت کے سبب سے گھر اُن بیچارون کا بات کی بات مین اُجڑ گیا * ابیات * لڑائی آگ دو کے درمیان ہی * اور اُس مین لکڑی لُترے کی زبان ہی * اندھیرے کوئین مین وہ قید ہو کر * تو اُسپر کُڑھ چُغلی کھانے سے ہی بہتر * اور غماز بھی ایسے ہی بُرے ہوتے ہین کہ اُنکا مُنہہ

نہ کاٹے اور اُنکی بات نہ سُنئے * بیت * چغل خور سے زیادہ
کوئی بد نہین * کہ بد بختی اُسکی کچھ حد نہین * خبر مین آیا ہی کہ غماز
حلال زادہ نہین ہوتا ہی * روایت * کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کی
قوم مین ایک سال مینہہ نہ برسا اور اناج مہنگا ہو چلا *
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اکابرون اور اشرافون
کو اپنے ساتھہ لیکر نماز باران کے واسطے میدان مین نکلے اور
چار روز تک رات دن دعا کیا کئے کچھ فایدہ ظاہر نہوا * تب
بے اختیار موسیٰ پیغمبر رونے لگے کہ الٰہی آج چار روز ہوئے
کہ تیرے بندے تیری درگاہ مین عاجزی سے دعا مانگتے ہین کیون
قبول نہین ہوتی * خطاب آیا کہ اگر چالیس دن رات تک
پیہم دعا کروگے تو بھی مستجاب نہوگی * اِس لئے کہ تیری قوم
مین ایک غماز ہی کہ اُسکی بد ذاتی دعا کو اثر نہین بخشنے
دیتی * حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ بارخدایا مجھہ سے
فرما کہ وہ غماز کونسا ہی تو اُسے معلوم کرون اور اپنے
ساتھہ سے نکال دون * آواز آئی کہ کیا خوب مین تو خود
غماز کا دشمن ہون سو مین ہی غمازی کرون * تو اپنی ساری
قوم کو کہہ توبہ کرے وہ بھی اُس مین استغفار کریگا

حضرت موسی نے سب قوم کو فرمایا کہ عُمز سے توبہ کرو * وہین کریم نے
مینہہ کو حکم کیا اور ملک کو آباد کر دیا * اِسی خاطر جو بادشاہ
نامور اور باخبر ہیئن ہرگز غمازکی بات پر کان نہین رکھتے بلکہ اُس
گروہ کو دشمن جانتے ہیئن * حکایت * حکایات مین لکھا ہی کہ
کسو پادشاہ نے ایک شخص کو پرورش کیا اور سمجھایا اگر
تو چاہتا ہی کہ روز بروز اور ساعت بساعت تیرا درجہ زیادہ
ہو اور مرتبہ بڑھے اور سب نوکرون سے زیادہ سرفرازی
پاوے اور قربت حاصل کرے تو تین کام نکریو * ایک تو جھوٹ
نہ بولیو کہ جھوٹ بولنے والا میری نظرون مین اوچھا اور ہلکا ہو
جاتا ہی * دوسرے لوگون کے روبرو میری تعریف اور بڑائی
نکریو کہ مین اپنے تئین جتنا سمجھتا ہون تو نہین سمجھتا * تیسرے
بدی نکیجیو اور چغل خوری سے ڈریو اور بدگوئی فوج اور
رعیت کی میرے حضور نکریو اِس لئے کہ جب مین اُن
کی بُرائی سُنون تو مین بھی اُن سے بد ہو جاؤن * پس جب
میری بدی سپاہ پر ظاہر ہو تو وہ ڈرین اور بیدل ہوکر مجھہ
سے پھرین اور دوسرے کی نوکری کرین اور یہہ بھی چاہین
کہ دوسرا پادشاہ ہو تو بہتر ہی * اِس سبب سے بڑا خلل

ملک مین بہ ترجائے* ابیات* چغل خور سے سلطنت ہو تباہ*
اُداس ہون امیر اور بید ل سپاہ* اُلٹ جائے لشکر سے
کے باعث جہان* جہان وہ ہی وہان خیریت پھر کہان* جو غماز کو
دیکھے ای خوش خصال* تو جیب اُسکی گُدّی سے دو ہین
نکال* حکایت* کہتے ہین کہ نوشیروان کے نوکرون مین سے
ایک شخص نے پادشاہ کے روبرو چغلی کہائی* کسرانے فرمایا کہ
اِس بات کو مین تحقیق کرتا ہون اگر سچ ہوئی تو غمازی کے
لئے تیرا دشمن ہونگا اور جو جھوٹ ہی تو دروغ گوئی کی سزا
دونگا* اب اگر توبہ کرے اور پھر ایسی بات نہ کہے تو تیری
تقصیر معاف کردون* وہ بولا کہ مین نے توبہ کی* نوشیروان نے فرمایا
کہ مین نے بھی تیرا گناہ عفو کیا* ابیات* شاہون کے پاس جو
کہ چغلی کہائے* اُنہین کے آگے روسیاہ ہو جائے* جیسا
عالم کو وہ جلاتا ہی* ویسا اپنے کئے کو پاتا ہی* حکایت* کہتے ہین
کہ کسو نے بطور بدی اور چغلی خوری کے خلیفہ معتصم کو عرض
کی کہ فلانا شخص جو سردار تھا اُس نے رحلت کی ایک بیٹا
خرد سال اور بہت سا مال چھوڑ گیا ہی* اگر حکم حضور کا ہو
تو اُس لڑکے کی پرورش کے موافق دیکر ساری دولت

بطریق قرض حسنہ کے خزانۂ پادشاہی مین داخل کردن * جب وہ بڑا ہوگا حوالے کی جاویگی بالفعل خزانۂ عامرہ کی رونق اور زیادتی ہوتی ہی * معتصم نے مطالعہ کر کے رقعہ کی پشتہ پر لکھا * کہ مرنے والے کو خدا بخشے اور میراث کے مال کو برکت دے اور یتیم کو نیت خیر دیکر پرورش کرے اور غماز خدا کی لعنت اور خلق اللہ کی ملامت مین گرفتار ہو * ابیات * شاہون سے چُغلی تو کسو کی نکر * بے گناہون کی آہ سے تک ڈر * بے گناہون کی آہ ہیگی بُری * پتھون پر بجلی کی طرح ہی پڑی * اور گروہ صاحب غرضون کا بھی ایسا ہی ہوتا ہی کہ جو بات کہین یا کام کرین اُسمین اپنی ہی غرض منظور رکھین ہرگز اخلاص اور رنگ علالی کی راہ سے ایک بات عرض نہ کرین * نصیحت * ہوشنگ ملک نے اپنی وصیتون مین فرمایا ہی کہ صحبت اور دوستی سے صاحب غرض کی پرہیز اور احتراز کیا چاہیے * اِس لئے کہ غرضو آدمی جھوٹ موٹ خیرخواہی کے دعوے کرتے ہیںن اور جواہر نیکی کے بدی کے تاگے مین پروتے ہین * اور نیک فعلون اور اچھے کامون کو بھوندے اور برے لباس مین ظاہر کرنے کو تیار ہوتے ہین * ابیات * نہ سے صاحب غرض کو پاس

آنے * جاتا ہی وہ دل کو بے ٹھکانے * بھرے ہین اُس مین سارے مکر اور فن * ہی ظاہر دوست اور باطن مین دشمن * جب احوال صاحب غرضون کا دریافت ہوا کہ وے مکر کا نام تدبیر رکھتے ہین اور بدی کو نیکی کے پردے مین چھپاتے ہین * اور سختی کو نرمی کے لباس مین دکھاتے ہین اور ہر طرح کی باتین بناتے ہین * پس بغیر خوب اثبات کرنے کے فقط اُنکے ظاہر کرنے پر حکم نہ دے بیٹھا چاہیے بلکہ ایسے لوگون کی بات کو نہایت تحقیق کرنا لازم ہی * ابیات * کہ صاحب غرض جب کہنے پہ آوین * بھلائی کو بُرائی کر دکھاوین * نہو وے جب تلک سب بات ظاہر * فقط کہنے پہ اُنکے کام مت کر * نصیحت * سکندر نے ارسطو سے سوال کیا کہ بادشاہ کی ملازمت کے واسطے کیسے انسان لایق ہین اور کیسے لوگ نالایق ہین * حکیم نے جواب دیا کہ سلاطین کی خدمت کے مناسب دو شخص ہین جو ایماندار ہون کچھ خیانت نکرین * اِس لئیے کہ امانت کے سبب سے عزت و آبرو بڑھتی ہی اور خیانت سے ذلت اور خواری مین پڑتے ہین * اور قانع و صابر ہو نہ لالچی اور طامع * کیونکہ قناعت گنج بے شمار ہی اور طمع سرا رنج و آزار * بیت * آدمی سب مین قناعت سے بڑا
*

ہوتا ہی * لالچی آبرو کو اپنی برباد کھوتا ہی * اور ضرور ہی کہ خوش گو ہون
نہ عیب جو کہ آدمی جو خوش گفتار ہی اُسکا ہر کوئی خریدار ہی اور
سب کو پسند اور درکار ہی * اور عیب بین سے ہر ایک ناخوش
اور بیزار ہی بلکہ وہ سب کے نزدیک ناکارہ اور شرمسار
ہی * اور لازم ہی کہ کار کردہ ہون نہ بہت بینے اور ڈینگ
مارنے والے کہ میدان کے مرد کی حرمت و عزت ہی اور جھوتی
شیخی کرنے والے بدنام اور رُسوا * اور چاہیے کہ دوست ہون
نہ بیری اِس خاطر کہ فایدہ دوستی کا محبت اور اُلفت ہی
اور ثمرہ دشمنی کا بدی اور بیوفائی * اور صاحب سُنت ہون
یعنے نیک چلن نہ گمراہ اور بدکار * اِس لئے کہ قوت شرع کی
بہشت مین لیجاتی ہی * اور بیا ظلم جو اپنی طرف سے ایجاد کرے
وہ گمراہی اور بدنامی مین پڑتا ہی اور آخر یہہ چال دوزخ مین
پہنچاتی ہی * اور چاہیے کہ پادشاہ اپنے حضور مین اِن سات فرقون
کو دخل نہ دین * پہلے حاسد کو کہ حسد کا زہر کسو تریاک سے علاج پذیر
نہین ہوتا اور حاسد کے دل کا دُکھ کوئی جوشاندہ نہین کھوتا *
* بیت * حسد بھی آگ ہی ایسی کہ جس سے جان جائے *
اور رفتہ رفتہ اُسی آگ سے جہان جلے * اور بدی حسد کی سبب

فسادون مین مزاجی هی اِس سبب سے کہ حاسد کا دل نہایت بد ہوتا ہی اور وہم اُن لوگونکا جنکا دل خبیث اور کھوٹا ہی دوسرے کے زوال نعمت کے حق مین برا اثر رکھتا ہی * اِس باعث خدای تعالی فرماتا ہی کہ پناہ خدا کی مانگو حاسدونسے * اور حدیث مین آیا ہی کہ حسد بندے کی نیکیون کو کھا جاتا ہی یعنے ناچیز کر دیتا ہی جیسے لکڑی کو آگ تمام کر دیتی ہی * سچ ہی حسد بُری خو اور زبون خصلت ہی * مترجم کہتا ہی جو حوصلہ ہی وہ حسد دوسرے کا کرتا ہی نہ کہ عالی ہمت سے ظہور مین آتا ہی کہ یہہ نشان نادانی کا ہی اِس سبب کہ ظاہر ہونا اِس صفت کا عقل کے نقصان پر دلالت کرتا ہی * سب جانتے اور دیکھتے ہین کہ حاسد ہمیشہ غیر کی خوشی اور فراغت سے غم اور رنج مین رہتا ہی اور پرائے کے سُکھہ کو دیکھہ کر آپ دُکھہ سہتا ہی * بیت * اِسی غم مین دیتا ہی وہ اپنی جان * کہ کیون کھاتا پیتا ہی سارا جہان * اِسی طرح ہر دم ہزار رنگ کے شربت غم و غصے کے زہر سے ملے ہوئے پیتا ہی اور لعنت بھیج دیتا ہی * اور جب کوئی پاون خوشی کا زمین پر رکھتا ہی وہ ہاتھہ غم کا اپنے سر پر مارتا ہی * مثل مشہور ہی کہ حاسد کو اُسکا حسد ہی کفایت کرتا ہی * ابیات * حاسد کی

ہمرا اُسکا حسد کرتا ہی * جو رنج میں اور دُکھہ میں سدا مرتا ہی *
اور رون کے لئے آگ وہ سلگاتا ہی * جو غور کرو تو آپ ہی
جل جاتا ہی * چنانچہ حاسد کے اپنے حسد میں ہلاک ہونے کی یہہ
نقل لکھی ہی * حکایت ہی کہ سکندر کے وقت میں کوئی جانور
پیدا ہوا اُسکی یہہ خاصیت تھی کہ جسپر اُسکی نظر پڑتی تُرت
مرجاتا * بادشاہ نے ہرچند حکیمون سے اُسکے دفیعہ کا علاج
پوچھا کسو نے کوئی تدبیر اُس بلا کے دور ہونے کی نہ بتلائی *
اور اُس ہلاک کرنے والی آفت کے دفع کرنے کی کچھہ فکر
کسو کے دھیان میں نہ آئی * آخر ارسطو نے نہایت غور کر کے
التماس کیا کہ میرے خیال میں ایک منصوبہ آیا ہی
خدا چاہے تو یہہ بلا دفع ہو اور خلق اللہ اُس آفت سے چھٹکارا
پاوے * حکم کیا کہ ایک آئینہ قدّ آدم تیار کرین اِتنے طول عرض
کا کہ آدمی اُسکے پیچھے چھپ سکے * جب بن چُکا ایک چھکڑے
کے آگے اُس شیشے کو باندھا اور آپ اُسکے رہار و پر
بیٹھا اور جس جگہہ وہ جانور رہتا تھا آئینے کا رخ اُدھر کر کے
چلا * اُسنے اِنسان کی بو معلوم کی اور اُسکی طرف آیا
جو نہین نگاہ آئینے پر پڑی اور اپنی شکل دیکھی نزدیک پہنچتے

پہنچتے گر پڑا اور مر گیا * سکندر کو یہہ خوش خبری پہنچی حیران ہو کر حکیم سے پوچھا کہ یہہ کام جو تم نے کیا اِس مین کیا حکمت تھی * بولا ای شہنشاہ زمین و زمان کے یہ جو بخار جو زمین کے نیچے بند ہو رہے تھے اُنکے باعث بعد کتنی مدت کے خدا کی قدرت سے یہہ جانور پیدا ہوا اُسکی آنکھون مین زہر قاتل تھا جسپر اُسکی نظر پڑتی تھی مر جاتا تھا * مین آرسی اُسکے منہہ کے مقابل رکھکر لیگیا اِسلیئے کہ جب وہ اپنی پرچھائین اُس مین دیکھیگا نظر اُسکی وہین سے پلٹ کر اثر اُسکا اُسی کے اوپر پڑیگا اور مر جاویگا * سکندر نے ارسطو کو دعا دیکر آفرین کی * سوچی بات تحقیق احوال حاسد کا ہی کہ بدی حاسد کی حاسد ہی کی طرف پھرتی ہی * جیسے آگ جب کچھ نہین پاتی تب اپنے ہی تئین آپ کھاتی ہی یہان تک کہ آخر جل بل کر راکھہ ہو جاتی ہی * دوسرے وہ لوگ جو لایق بادشاہون کے حضور کے نہین سو بخیل اور ممسک ہین * کیونکہ منحوس اور رکھی ہوس دشمن خدا کے بندون کا ہی * جیسے سخاوت سب عیبون کو چھپاتی ہی ویسے ہی بخل سارے ہنرونکو پوشیدہ کر دیتا ہی * ایک بات * آدمی مین ہنر ہزار ہو گو * پر بخیلی چھپاتی ہی سب کو *

تو انہیون کے پاس تک بھی نجا * اور کریمون کے ساتھہ
دل کو لگا * جامع الحکایات مین لکھا ہی کہ سلاطینون کو چاہیے
کہ شوم اور کنجوس کو اپنی سرکار مین نوکر رکھین کہ اُنکے
باعث شرمندگی ہوتی ہی * چنانچہ نقل ہی کہ عمر بن لیث کا
ایک خانسامان تھا نہایت بخیل * ایک سال میوون کو پالے نے
مارا عمر نے اُسکو حکم کیا کہ جہان کہین میوہ ملے خرید کرا ور احتیاط
و صرفے سے خرچ مین لا * ایک دن عمر نے مجلس جشن کی بنائی
اور بڑی تیاری فرمائی * ایلچی ہر ایک ملک کے جو آئے تھے اُسوقت
حاضر تھے اور اسباب ضیافت کا موجود تھا مگر میوہ کہ نہایت
کم معلوم ہوا بادشاہ نے خانسامان کو فرمایا کہ میوہ بہت سا
حاضر کر * اُس نے عرض کی کہ اب سو اور دس اور میوہ باقی
رہا ہی حکم ہو تو لاؤن * سلطان حد شرمندہ ہوا اور اُسکو
اُس کام سے تغیر کیا تو بھی اکثر فرماتا کہ اُس کم بخت بخیل
نے مجھے ایسا خجل کیا کہ ہرگز اُسکا عوض نہین کر سکتا * بیت *
داناؤن سے تو نے کیا سُنا نہین * کوئی عیب بخیلی سے بڑا
نہین * بہتر ہے وہ لوگ جنکو حضور مین رکھنا مناسب نہین
وے کم ہمت اور سفلہ مزاج ہین * ایسے آدمی بھی بادشاہونکی

خدمت جو گے نہین ہووے * دانا کہہ گئے ہیئن کہ سفاہ آدمی بخیل اور ممسک سے بھی بدتر ہی اِس واسطے کہ سوم وہ ہی کہ کسو کو کچھ نہ دیوے لیکن سفاہ نہ آپ کھاوے نہ اور کو دیوے یا کہ دوسرے کا بھی اپنا دینا اُسے بڑا معلوم ہو * حکایت * کہتے ہیئن کہ کوئی پادشاہ بڑا جوانمرد اور سخی تھا * ایک دن اپنے کسو مصاحب سے فرمانے لگا میئن چاہتا ہون کہ لاکھہ درم ایک نوکر کو بخشون تو کیا صلاح دیتا ہی * وہ بولا اِس قدر بہت ہی اتنے مین سو شخص کو عنایت کر کے راضی کیجئے * پادشاہ نے کہا بھلا اگر اُسکا آدھا بخشون تو مناسب ہی * جواب دیا تد بھی ڈھیری پھر پوچھا تہائی دون کہنے لگا یہہ بھی زیادہ ہی * فرمایا چوتھائی انعام کرون تو بس ہی اُسنے عرض کی اب بھی سرس ہی * غرض اِسی طرح گھٹاتے گھٹاتے دسوین حصے پر نوبت آئی * تب پادشاہ نے کہا اب کیا کہتا ہی بولا اگرچہ یہہ بھی بہت ہی پر ایک انسان کو بخشنا مضایقہ نہین * سلطان نے کہا ای کم بخت بے نصیب میئن چاہتا تھا کہ اتنا تجھہ کو ہی عنایت کرون پر تو نے ایسی کفایت بتائی کہ اپنے تئین محروم کیا اور مجھہ کو بھی سخاوت کے درجے سے باز رکھا * جب اُسنے یہہ سُنا تو

گڑگڑا نے لگا کہ جہان پناہ مجھہ سے گناہ ہوا تم اپنی ہمت اور سخاوت کو نہ چھوڑو * مالک نے حکم کیا تو سفاہت ہی لایق تنبیہہ کے نہ سزاوار مرتبے کے * تو نے اپنا بھی ضرر کیا اور مجھے بھی نقصان دیا * میرا تو نقصان یہہ ہوا کہ اگر اِتنا مال میں تجھہ کو دیتا تو سخاوت میں میرا نام ہر کوئی لیتا * اور جب تلک زمین آسمان قایم ہی میری بخشش اور مروت کا شور باقی رہتا * اور تیرا ضرر تو ظاہر ہی کہ اِتنے مال سے بے نصیب ہوا * اب جالا کہہ درم جو میں نے بخشنے کے لئے دل میں ٹھہرائی تھی لے اور بار دیگر ہمارے دربار میں ایسا سفاہت پن نکرنا * ابیات * کمینہ دیکھہ نہیں سکتا دوسرے کا بھلا * پیالے پر سے اُڑا دے ہی مکھی کو تنکا * جو سفلہ ہیگا وہ بدذات سب سے بدتر ہی * جو کوئی کمینہ ہی خاک اُسکے سر پہ بہتر ہی *

چوتھے اُن میں سے عیب جو اور بدگو ہیں کہ اگر کسو کا ذکر درمیان آوے تو وہ چاہیں کہ خواہ نخواہ برعکس اُسکے کچھہ نہ کچھہ بولئے اور یہہ سخت گناہ ہی * کیونکہ اگر وہ بات سچ ہی تو غیبت ہوگی اور اگر جھوٹھہ ہی تو تہمت اور غیبت بھی ہوئی * حدیث ہی کہ غیبت بدتر ہی زنا سے اور غیبت کی سزا حرام کاری کی تنبیہ سے زیادہ ہی * حق تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہی کہ ای بندو آپس

مین ایک ایک کی غیبت نکرو اگر کروگے تو جیسے اپنے موئے بھائی کا گوشت کھایا * پس یہہ نہایت سرزنش اور عتاب ہی اِس فرمانے سے سمجھا جاتا ہی کہ بدگوئی کرنے والا مُردار خور ہوتا ہی اور جو کوئی اِنسان ہی حرام خوری سے پرہیز کرتا ہی اور مردار سے بھاگتا ہی * بیت * بیتمہ پیچھے بدی کسو کی نہ کر * عیب جو آدمی سے بھاگا کر * حکایت * کہتے ہیں کہ کوئی پیغمبر جو صاحب کتاب نتھے مگر خواب مین حکم خدا کا دیکھتے اور آواز غیب کی سُنتے * اُنھون نے ایک دن رات کو معلوم کیا کہ فرمان الٰہی ہوا کہ صبح تڑکے ہی اُٹھہ کر فلانے میدان مین جائیو * پہلے جو چیز تیرے آگے آوے اُسے نگل جائیو * دوسری چیز جو نظر پڑے اُسے چھپا دیجیو * تیسری چیز جو ملے اُسکو رکھیو * چوتھی کو نیرا اِس مت پھیرنا * پانچوین چیز جو دیکھے اُس سے بھاگیو * یہہ سب سمجھہ کر جب فجر ہوئی اُٹھے اور جس طرف کا اشارہ ہوا تھا چلے * پہلے ایک پہاڑ بڑا اور اُونچا کالے رنگ کا ملا یہہ پیغمبر حیران ہوئے کہ ایسے نوالے کو کیونکر کھاؤن لیکن امر الٰہی سے لاچار ہون * یہہ سوچ کر اُس کوہ کی طرف چلے تو اُسے کھاوین * جب پاس پہنچے اِتنا بڑا پہاڑ چھوٹے لقمے کے برابر ہو گیا * اُنھون نے اُٹھا کر مُنہہ

مین دھر لیا اور نگل گئے مرنے مین شہد سے میٹھا اور شاست
سے نہایت خوشبو تھا خدا کا شکر بجا لائے اور وہان سے آگے
چلے * ایک لگن دیکھا راہ مین پڑا ہوا دل مین کہا کہ حکم یون ہی
کہ اُسکو پوشیدہ کریو * تب زمین مین گڑھا کھودا اور اُس
مین داب کر بہت سی مٹی اُسپر ڈال کر چھوڑ دیا اور چلے * دو
قدم بھی نہ بڑھے تھے کہ وہ طشت زمین کے اوپر ویسا ہی دھرا
دیکھا پھر مڑ کر آئے اور گہرا گڑھا کھودا اور چھپا دیا ابھی فارغ
نہوئے تھے کہ پھر وہ طاس اوپر کا اوپر ہی نظر پڑا * تیسری
بار پھر اُسکے الوپ کرنے مین محنت کی لیکن وہ باہر کا
باہر ہی رہا * پھر اندیشہ کیا کہ مجھے چھپانے کا حکم ہوا تھا سو مین
بجا لایا * جب وہان سے بڑھے ایک مرغ دیکھا کہ سر کے اوپر گھبرایا
ہوا شتابی شتابی اُڑا جاتا ہی * اُنکو دیکھہ کر بولا ای خدا
کے نبی میرے حریف نے میرا پیچھا کیا ہی پیغمبر نے اُسکو اپنے
گریبان مین چھپا لیا وہ مین باز بھوکھہ سے جھنجلایا ہوا پہنچا
کہنے لگا ای پیغمبر خدا کے آج مین نے شکار کے پیچھے بڑی محنت
کی ہی اب وہ اگر تیری پناہ مین گھسا ہی مین بھوکا جھکا لا
ہو رہا ہون مجھے میرے طعمے سے محروم مت کر * اُنھون

نے جی مین کہا کہ مجھے فرمان ہوا ہی کہ اُسکو رکھیو اور دوسرے
کو نا امید مت پھیریو اب کیا کرون جلد چھری نکال کر تھوڑا
سا گوشت اپنی ران سے کاٹ کر اُس باز کے روبرو
پھینکا اُسنے گوشت کا لوتھڑا اُٹھا لیا اور شکار سے وہ باز باز
آیا * جب اُس مکان سے وہ نبی آگے چلے ایک مری کو دیکھا
کہ سڑی ہوئی پڑی ہی اُس سے بھاگے * جب یہہ سب سیر
کر کے پھرے پیغمبر نے رات کو خدا کی درگاہ مین مناجات مانگی کہ
بار خدایا جو کچھ فرمان حضور کا تھا میں بجا لایا لیکن کچھ میرے دھیان
مین نہین آیا کہ اُس مین کیا حکمت الہی تھی اُسکے سبب سے
مجھے آگاہ اور خبردار فرما * غیب سے آواز آئی کہ وہ بلند
پہاڑ جو تو نے دیکھا اور لقمے کے برابر ہو گیا اور تو نے کھا لیا وہ
غصہ ہی * پہلے بڑا دکھائی دیتا ہی اور جب تو نے اُسے نگلا تو
سب لذتوں سے زیادہ لذت پائی اور ساری مٹھائیوں سے
بہت میٹھائی * دوسرے وہ طشت سونے کا جسے تو بہتیرا چھپا
تا تھا اور وہ ظاہر ہو تا تھا خیر ہی * کہ ہر چند انسان نیکی کو پوشیدہ
کرے البتہ وہ علانیہ ہوا چاہے * اور تیسرے کے معنے یہہ ہیں
کہ جو کوئی تیرے آسرے مین آوے اُسے پناہ دے اور جو کوئی

تجھے امین جان کر اپنی امانت سونپے چاہئے تو اُسمین خیانت نہ کرے * چوتھی بات کا فایدہ یہہ ہی کہ اگر کوئی تجھہ سے کچھہ خیر مانگے تو سعی کر جو اُسکی احتیاج بر لاوے * پانچوین وہ مردار گندی جو پتری تونے دیکھی وہ غیبت تھی * خبردار ہر کسو کی بدی کرنے سے بھاگیو کہ غیبت آدمی کے نیک فعلون کو باطل کرتی ہی * ابیات * نہ کر غیبت کسو کی ہو سکے تو * کہ طاعت کا ہی نقصان اُس سے تجھہ کو * ہر اک غیبت مین طاعت ہوتی ہی کم * اور غیبت کرنے سے ہون کام برہم * خصوصاً دربار اور سرکار پادشاہون کی لازم ہی کہ غیبت اور بہتان کی ناپاکی سے پاک رہے * اِس لئے کہ جیسے بدی کا کرنا حرام ہی ویسے ہی سُننا بھی درست نہین کہ عذاب کرنے مین بدگو اور سُننے والے کو برابر گناہ ہی * بیت * زبان و گوش روح مین تو لگائے رکھہ * بدی سے کان کو اور جیب کو بچائے رکھہ * پانچوین وے لوگ جو لایق حضور سلاطینون کے نہین سو ناحق شناس اور بیوفا اور ناشکر ہین * کہ حق ولی نعمت اور محسن کا نہین پہچانتے بلکہ شکر ان نعمت کا عوض کفران نعمت مین جانتے ہین * ایسا گروہ ہمیشہ ذلیل اور خوار اپنے

اور بیگانون کے دلون سے دور اور اترار ہتا ہی نہ اُن کی
قسمت یاور اور نہ دولت سے بختاور اور اُن کی زندگی یکسان
فراغت سے نہین کٹتی * قطعہ * جو بھلاوے کسو کی نعمت کو *
بھول جانا اُسے نہبت ہی صواب * حق نجانے جو کوئی اُسکا
سے نہ مل * اُسکی صحبت سے روح کو ہی عذاب * نصیحت * غایفہ
معتقد کا مقولہ ہی کہ جسکی زبان کی تلوار حق گذاری مین کند
ہو اُسکو شمشیر تیز کی زبان سے سزا دیا چاہیے * ابیات * لون
روٹی کا حق جو کوئی بھولے * ویسے کی گردن اور سر توڑے *
جو کہ خاوند کی کرے خدمت * پاوے دونون جہان مین وہ حرمت *
حق شناسی سے مرد ہوہی بڑا * اور ناشکری جلد دے ہی سزا *
چھٹے دروغ گو ہین کیون کہ جھوٹ ایسی بُری چیز ہی کہ کسو
آدمی کو پسند نہین آتا * اور جھوٹ بولنے والے بادشاہون کے
روبرو بے آبرو اور بے قدر ہو جاتے ہین * اخلاق کی جو کتاب ہی
اُسمین یہہ حکایت لکھی ہی کہ فضیل وزیر کی مجلس مین
دو مصاحب تھے ایک کا نام زہیر تھا اور دوسرے کا اسم
ثاقب * اُن دونون مین دوستی کے سبب خوش طبعی ہوا کرتی *
آخر ٹھٹھے مزاج کی نوبت پہنچی نہایت کو ٹھکانا نہین ہونے لگی *

ایک دن زمر کے ہاتھ کے دھکّے سے ثاقب کے سر پر سے پگڑی گر پڑی ثاقب نہایت شرمندہ ہوا اور مارے کھسیان پنے کے چہرہ لال ہو گیا * وزیر نے فرمایا کہ تو کون سی بات پر اتنا دق ہوا ایسی باتیں یاروں میں ڈھیر ہوتی ہیں * ثاقب بولا واہ واہ کیونکر کٹے میں نہ آؤں کہ بھری مجلس میں تمھارے روبرو میری حرمت جاتی رہی اور آبرو کی ٹوکری گر پڑی * فضیل نے کہا بس اپنا غصّہ ٹھنڈا کر اِس حرکت کو خاطر میں نہ لا تیری آبرو اور حُرمت میرے نزدیک اُسی روز سے گئی گذری ہی جس دن تو نے کہا تھا کہ میری خچر نے مجھے ایک رات میں مرو سے نیشاپور میں پہنچایا * ابیات * جھوٹ کا مت چراغ روشن کر * روشنی اُس میں ہو وےگی کیونکر * جھوٹ سے حرمت اپنی تو مت کھو * آبرو اُس سے ہو ہی آب جو * ساتویں وے لوگ جو واہی بولیں اور بہت باتیں بناویں وے بھی لایق خدمت کے نہیں * اِس لئے کہ جو کوئی بہت بکتا ہی آخر اُسکی بات کی قدر نہیں رہتی * حدیث میں فرمایا ہی کہ بہت بولنے میں جھوٹ اور بناوٹ آن گھُستی ہوتی ہی * نصیحت * حکیم بوزرجمہر کا قول ہی کہ جس اِنسان کو بہت کہنے کی خواہش ہو وے

یقین سمجھو کہ اُسے مالیخولیے کا آزار اور جنون ہی * مثل خراسان ہی کہ بسیار گو بیہودہ گو می شود * نصیحت * نقل ہی حضرت عیسی علیہ السلام سے حواریوں نے کہا کہ ہمین کچھ ایسی پند دو کہ جسپر عمل کرنے سے بہشت مین جاوین * فرمایا کہ ہرگز مت بولو اُنھون نے عرض کی یہہ بات تو ہو نہین سکتی * حکم کیا کہ جو کلام کرو سواے اچھی اور نیک بات کے نہ کہو کیونکہ بہت بولنا دل کو سیاہ کر ڈالتا ہی * بیت * صرف زر کا کرے سو احمق ہی * صرف باتون کا کرنا لایق ہی * زر کی خاطر نہ کھینچ اِشارنج * بات اندیشے سے ہی کہنا گنج * زیادہ بکنا ہی بے حیا کی صفت * بولنا سچ ہی انبیا کی صفت * بولنے سے بھلا ہی چُپ ہو رہے * وقت کہنے کے خوب کرنہ کہے * بات اِنسان کی ہی کیا سب خوب * وقت پر خوب بولے ہی تب خوب * حکایت * کہتے ہین کہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ تین پادشاہ نوشیروان کے دولت خانے مین جمع ہوئے * ایک قیصر روم دوسرا خاقان چین تیسرا شحنۂ ہند * نوشیروان نے فرمایا کہ بہت قرن چاہئین اور کئی مُلک یعنی جو ایسی صحبت میسر آوے لایق ہی کہ ہم مین سے ہر ایک بات کہے * کیونکہ پادشاہون کی بات باتون کی پادشاہ ہوتی

ہی نہین تو افسوس رہ جاویگا کہ ایسا مجمع تمام ہو جاوے اور ہم سے کوئی نشان زمانے کے ورق پر یاد رہنے نپاوے * بیت * بول اِس جہان مین میٹھے بول * بات ہی کچھ یاد رہتی ہی * سبھون نے کسریٰ سے کہا کہ پہلے آپ ہی شروع کیجیے * نوشیروان نے اپنے دل کے جواہرخانے سے یہہ انمول موتی بیان کی تھالی پر رکھکر فرمایا کہ مین کبھو نہ کہی ہوئی بات پر پشیمان نہین ہوا * اور بعضے سخن جو کہہ چکا ہون آخر اُسکی ندامت کھینچی ہی * پھر قیصر روم نے اپنے خیال کے خزانے کو دیکھکر زر خالص بادشاہ کی مجلس مین نچھاور کیا کہ جو بات مین نے نہین کہی اُسے کہہ سکتا ہون اور جو کہہ چکا وہ میرے قابو سے نکل گئی یعنے جو تیر سخن کا کہ بیان کی کمان سے نہین چھوڑتا اُسپر حاکم ہون کہ جب چاہون چھوڑ دون لیکن جب اختیار کے قبضے سے نکل گیا یعنے بیان کر چکا پھر اُسے پھیر نہین سکتا * تب خاقان چین نے یہہ نافہ سربمہر کھولا اور اُسکی خوشبوئی سے دماغ بادشاہون کا جو اُس مجلس مین بیٹھے تھے معطر کیا * کہ جب تلک مین نے بات نہین کہی وہ میرے تابع ہی اور مین اُسپر غالب ہون * اور جب کہہ چکا وہ زبردست

ہوئی اور میں اُسپر حاکم نہیں بن سکتا * یعنے جب تک سخن کی دُلہن فکر کے پردے میں پوشیدہ ہی تب تک اختیار کی مشاطے کا اختیار باقی ہی اگر چاہے گویائی کے تخت پر بیٹھا کر اُسکو جلوہ دے * اور اگر چاہے پھر گھونگھٹ کے پردے میں چھپا رکھے * لیکن جب اوٹ سے باہر نکلی اور اپنے چہرے سے گھونگٹ اُٹھایا پھر اُسے پوشیدگی کے خلوت خانے میں الوپ نہیں کر سکتی * آخر ہندوستان کے راہبہ نے اپنی گویائی کے باغ سے یہہ خوشبو پھول اور تر و تازہ گلدستہ بیان کے چمن سے نکالا * کہ جو بات کہنے میں آتی ہی دو صورت سے خالی نہیں یا نیک ہی یا بد * اگر خوب ہی تو کہنے والا اُسکے کہنے میں سمجھتا ہی کہ یہہ کر سکو نکالا یا نہیں اگر بد ہی تو کچھ حاصل نہیں * پس اِن دونوں حالوں میں چُپ رہنا ہی سب سے بہتر ہی * قطعہ * ملا ایک بوڑھے سے یونان میں میں * یہہ پوچھا کہ سُن اے زمانے کے دانا * ہی انسان کو کیا خوب ہر وقت بولا * کہ چُپ رہنا چُپ رہنا اب تونے جانا * اور قدیم حکیموں نے فرمایا ہی کہ چُپ رہنا بہتر ہی بُری بات بولنے سے اور اچھی بات خوب ہی چُپ رہنے سے * قطعہ * جو دیکھا عقل کی آنکھوں سے میں نے

نہ بکھی چُپ سے بہتر کوئی خصلت * نہ تو مُنہہ بند کرنہ آنکھہ ٹی لے *
و لیکن بات بے موقع کی کہہ مت * چالیسوان باب حشم و خدم کی
تربیت مین * یعنے اپنے لواحقون اور نوکرون کی پرورش اور قدردانی
مین اِسباب سے مین دو قسمین ہین * پہلی قسم مین پادشاہون
کو متعلقون اور ملازمون کی سرفرازی اور خبرگیری جو کرنی
لازم ہی لکھی * اور دوسری قسم مین نوکرون کو سلاطین
کی خدمت گذاری مین جو آداب بجالانے واجب ہین بیان
کئے * لیکن پہلی قسم کے بیان مین حکیمون کا قول ہی کہ پادشاہون
کو امیرون اور وزیرون اور کاربارپون اور ملازمون سے لاچاری
ہی یعنے اُنکے بغیر کام سلطنت کا جاری ہونا مشکل ہی * اِس
لئے کہ جسکے تکم مین خدا نے اپنے بندے اور ملک کردیا ہو اُسے البتہ
ضرور ہی کہ ادنا اعلا جتنے کاربار پادشاہت کے ہین موافق
قاعدے کے اُنکی احتیاط کرے * اور خوب غور تامل کرکے کام مین
رعیت اور زیردستون کے مشغول رہے * اور اپنے ملک کے
بڑے چھوٹون کے احوال سے جتنا چاہیئے خبردار رہے * پر ایسی
باتون کے تحقیق کرنے مین یہی دو کان اور دو آنکھین انسان
کی کفایت نہین کرتین * بلکہ بہت سے کان اور ڈھیر سی

آنکھین چاہئین * پس اِس خاطر لازم ہی کہ کتنے ایک آدمی
دانا اور صاحب ہوش نیک باطن بے طمع عالی ہمت
نوکر رکھین * تب گویا اُنکی بھی آنکھون اور کانون کا بھی مالک
ہوا تب گوش ہوش سے سب ملکون کی خبر سُننے اور
دیدۂ تحقیق سے حقیقت مین سب مہمون کی نظر کرے * اور اِس
طرح اُس گروہ سے نوع بنوع کی خبرین سُننے مین اور
رنگ برنگ کے جاں دیکھنے مین کہ برابر اپنی آنکھون اور
کانون کے ہین رعایت کلّی بجالاوے * تو وہ اپنے کام سے باز نرہین
اور ہمیشہ تلاش کر کے تحقیق خبرین نئی نئی کہین اور احوال
جابجا کے پہنچانے مین مستعد رہین * کیونکہ کوئی چیز بادشاہ کو نقصان
کرنیوالی اِس سے زیادہ نہین کہ خبرین چارون طرف کے
ملکونکی اور رعیتون کا نیک و بد جون کا تون والی ملک تک
نہ پہنچے * اور کتاب سراج الملوک مین یہہ نصیحت لکھی ہی * کہ
نوشیروان نے داناؤن سے پوچھا کہ مضرت سلطنت کی کون
سی حرکت سے ہوتی ہی اُنھون نے کہا تین کام سے * پہلے
پادشاہون سے خبرونکا پوشیدہ رہنا * دوسرے کمینے
آدمیون کو پرورش کرنا * تیسرے عامل ظالم کو خدمت

پر بھیجنا * کسریٰ نے پوچھا یہہ بات کس دلیل سے کہتے ہو *
جواب دیا کہ جب خبر اپنے ملک کی پادشاہ کو نہیں موقوف ہوئی
تو دوست دشمن سے بے فکر اور غافل رہے پھر جو کوئی
جو کچھہ چاہے سو کرے * پادشاہ کی بے خبری اور غفلت سے ہزار
طرح کے فتنے ہر طرف سے پیدا ہوا چاہتیں اور پادشاہت کو
اہل فتنہ و فساد خراب کرتے ہیں * دوسرے کمینے اور رذالے
لوگ جب مرتبے پر چڑھتیں تو اپنی کم ظرفی اور بے ہمتی
سے سب طرح کے مال پر لالچ کریں اور ہر شخص سے طمع
رکھیں اور قدر و منزلت اکابر و اشراف کی نہ پہچانیں *
اور حرمت اور ادب بزرگوں کا چھوڑ دیں * لاچار دل
خلق اللہ کا ان سلوکوں کے سبب سے بیزار ہو جاوے * کہ
صاحب غیرت ایسوں کے منت دار نہیں ہوتے اور اپنی
آبرو نہیں کھوتے * بیت * جو اوچھے کے تو دسترخوان پہ
دیکھے دو چپاتی ہی * نہ کھا ہرگز کہ اُن کے کھانے سے دل کو چوٹ
آتی ہی * لاچار ہو کر متقرر دل جلادیں اور ہمت کو کام
فرمادیں کہ کسو تدبیر سے اُن کی بدی کے آسیب سے مخلصی
پاویں * اسی سبب سے کہہ گئے ہیں کہ زوال دولت کا

سفاہون کے برٹھانے کے سبب سے ہوتاہی * جب کمینے کو ترقی
اور مرتبہ دیا تب دولت اور اقبال نے اپنا مُنہہ کمی کی طرف
کیا * ابیات * مرتبہ گر کمینہ تک پاوے * سلطنت مین برآ
خلل لاوسے * سفلہ لایق نہین برٹھانے کے * بلکہ لایق ہی بند یخانے کے *
تیسرے عامل جب رعیت پر ظلم کرین تو نوبت اُن کی پادشاہ
سے بدبر ہووے اور بسنے اور کھیتی کرنے سے دل اُچاٹ
ہون اور بھاگتے پھرین * پس آمدنی خزانے مین کم آوے *
تو لشکر درماہہ ماہ درماہ نپاوے یہہ دیر طلبی دیکھہ کر فوج
گھبراوے اور روزگار سے ہاتھہ اُٹھاوے * ایسے وقت مین
اگر حریف کسو طرف سے پیدا ہوجاوے اور اُنکے رفیق اور
مددگار تھوڑے رہ جائین تو کیا جانیے کیا آفت آوے آخر ملک
قبضے سے نکل جاوے * ابیات * ظالم عامل کا کرے عالم خراب *
اور مظلومون کا دل کردے کباب * کار ملکی مین خلل لاتا رہے *
چین سارے ملک سے جاتا رہے * نوشیروان نے دانا کی
تعریف کی اور فرمایا کہ اِن کلمون کو سونے کی پانی سے لکھین *
اور خوب سمجھا چاہیئے کہ سلطنت کے محل کے چار ستون ہین
اگر اُنمین سے ایک نہو تو کام ملک کا جاری نہو سکے * پہلے ایسا

امیر کہ سرحد سلطنت کے جو مالک ہون اُنکی کمال محافظت
کرے اور بدی دشمنون کی پادشاہ اور رعیت سے باز
رکھے * دوسرے ایسا وزیر کہ پادشاہ اور ملازمون کو
فراغت اور آرام سے رکھے اور مال جس جگہہ سے لایق
لینے کے ہو لیوے اور خرچ کرنے کی جگہہ خرچ کرے * اور ایسا
بھاری بوجھہ جس سے عہدہ بر انہو سکین زبردستون اور ضعیفون
پر نہ رکھے * تیسرے جو حاکم پادشاہ کی طرف سے مقرر ہو
ضرور ہی کہ احوال خلق اللہ کا استفسار کرتا رہے اور انصاف
زیردست کا زبردست سے لیوے * اور فاسقون اور بدکارون
کو ذلیل و خوار رکھے اور سزا دیوے * چوتھے واقعہ نویس
ایماندار ہو جو روزمرّہ خبرین دار السلطنت کی اور نزدیک
و دور کے صوبون کی اور احوال غریبون اور عمدون کا
پادشاہ کے حضور مین عرض کیا کرے * حاصل کلام جن لوگون
سے کہ پادشاہ اور تمام سلطنت کو رونق ہی وے صاحب
سیف ہین * جیسے اُمرا اور ایلچی اور سپاہی اور مانند اُن کی
جو ہون یا اہل قلم * چنانچہ وزیر اور مستوفی اور نویسندے اور
عامل ہین * پس تربیت اور پرورش اِن دونون فرقون کی

عمل کی رو سے اِس ڈھب سے کرے کہ سب کو لطف و عنایت کی نظروں سے دیکھے * اور جو کچھ ہر ایک ضرور ہو اور وہ اُسکے محتاج ہوں اُن سے دریغ نہ رکھے * اور جو کوئی اُس کام کو جو اُسکے ذمے میں سپرد ہی بخوبی انجام دے اور حضور کی خدمت بہ آئین شایستہ جیسی منظور ہے بجالاوے تو وہ نوازش اور سرفرازی پاوے * اور جو شخص کام کرنے میں غفلت اور سستی مچاوے اُسکو نصیحت سے شرمندہ اور ہشیار فرماوے اگر اسپر بھی باز نہ آوے اور بدعملی نہ چھوڑے تو خوب طرح گوشمالی دے * دوسرے عیب اور بدیاں ملازموں کی ظاہر کرنے کے درپے نہ ہو * اور اُنکے خوش رہنے سے آپ بھی خوشی اور شادی کرے * اور اُن کی مصیبت اور الم سے خود بھی رنج و غم ظاہر کرے * اور ہر ایک کو قوت اور رتبہ اُسکے درجے اور لیاقت کے موافق بخشے اور اِس انداز سے بڑھاوے کہ دوسرے کو اُس درجے میں اُسکے ساتھ شریک نہ بناوے * تو آپس میں اُنکے دشمنی اور حسد پیدا نہو * اور اگر کسو سبب سے ملازموں میں جھگڑے اور فساد کی نوبت آجاوے تو جلد

فیصل کر دے * جو مادہ خصومت اور مخالفت کا اُنکے دل مین
مضبوط نہونے پاوے کہ تھوڑے سے تغافل سے بڑی بڑی
قباحتین پیدا ہوتی ہین * بزرگون نے فرمایا ہی کہ امیرون اور
وزیرون کے اختلاف سے سر رشتہ سلطنت کا برہم ہو
جاتا ہی * اور اُن کے اتفاق سے کاروبار ملک گیری اور
ملک داری کا انجام پاتا ہی * ابیات * جو ایک دل نہون
سلطنت کے امیر * تو ہو شاد ویران رعیت فقیر * امیرون کو
نہین خوب آپس مین بیر * کہ ہرگز نہین پھوٹ مین اولی خیر *
کہ جھگڑے سے ہوتا ہی یہان تک بگاڑ * پرانے گھرون کو وہ
دے ہی اُجاڑ * نصیحت * ایک حکیم سے سوال کیا کہ بنیاد
ملازمون کی تربیت اور تعلیم کی کس طور پر رکھا چاہیے * جواب
دیا کہ دو صورت پر ایک مہربانگی پر دوسرے چشم نمائی
پر * لازم ہی کہ ہمیشہ نگاہ مہر اور نظر لطف سے خدمون کو دیکھا
کرے * اور عنایات سے مہربانی کرتا رہے * اور غضب
کی ہیبت سے ڈراتا رہے تو نہ بہت نڈر ہوجاوین اور نہ نا اُمیدی
مزاج مین لاوین * نگارستان جو کتاب ہی اُس مین یہ نصیحت
لکھی ہی کہ راہ دانائی سے تربیت کرنے کی یہ ہی * کہ جب تک

نرمی اور سہولت سے کام چلے تب تک سختی اور گرمی
کو کام نفرماوے * اور جہان دُرشتی اور سختی ضرور ہو وہان
نرمی اور ملایمت نکرے * اِسلیئے کہ پھوڑے کو پہلے نشتر
کی احتیاج پڑتی ہی بعد اُسکے مرہم کی * قطعہ * ہمیشہ نجل مہربانی
کی راہ * جو غصے کا ہو وقت تیوری چڑھا * جو دیکھے کہ مرہم نہین
آتا کام * تو اُس گھاؤ پر جلد نشتر لگا * نصیحت * یکہون
کا حکم ہی کہ جسکو پادشاہ چاہے کہ سرفراز کرے اور اُسکو
درجے میں بڑھاوے * اول ضرور ہی کہ اُسکی خصلت کے سونے
کو اِمتحان کی کسوٹی پر کئی بار کسے * جب تک احوال اُسکی بانی
کا خوب نہ دریافت کرے ہرگز مہربانگی کی نظر سے اُسکی
طرف نہ دیکھے * کیونکہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہی کہ کمینے بد ذات
کو رتبہ دیکر چڑھایا ہی پر جب اُسکے قول و فعل سے خبردار
ہوئے ہین لاچار اُسی وقت اُسکو نظرون سے گرایا ہی *
پس جلدی بڑھانا اور شتابی گھٹانا سلطنت کے دبدبے کو
نقصان کرتا ہی * قطعہ * جس کو تو چاہے مرتبہ دیوے * آزما اُسکو
پہلے ہی کیسا * گر وہ لایق ہی اُس لیاقت کے * تو سمجھ بوجھ کر
تو اُسکو بڑھا * جیسے کہ سرفراز کئے ہوئے کو تُرت گرانا مناسب

نہین ویسے ہی جلد خوش ہو جاتا اُس شخص سے جسپر خفگی کی ہو لایق نہین کہ یہہ حرکت بھی سبب سُبکی کا ہی * اسواسطے کہ غصہ فرمانے کے بعد مہربان ہونے مین چاہیئے کہ ایک مدت گذرے تو عزم اور پختہ مزاجی پادشاہ کی عالم پر ظاہر ہو * حکایت * کہتے ہین کہ ایک خلیفہ کسو اپنے مصاحب کے ساتھہ کچھہ بات فرما رہا تھا عین گفتگو مین اُس سے ایک کلمہ سُنا کہ مناسب نہ تھا فرمایا کہ اِسکو مجلس سے باہر نکال دین * وہ بیچارہ زندگانی سے نا اُمید ہو کر اپنے گھر جا بیٹھا اور گوشہ گیری اختیار کی * اور لاچار شربت تلخ صبر اور تحمل کا پیا اور اپنے دل مین کہا * بیت * ای دل اپنے حال بد سے تو نہ گھبرا صبر کر * دیکھہ تو آخر بھلا ہوگا خدا پر رکھہ نظر * لیکن جب مدت جدائی اور بیکاری کی بہت ہوئی اور نوبت جان تانک اور چُھری اُستخوان تک پہنچی * تب اپنا احوال عرضی مین لکھہ کر کسو پادشاہی خواص کے ہاتھہ مین دی کہ فرصت کے وقت حضور مین جہان پناہ کے گذرانے * خلیفہ پڑھہ کر شُکر آیا اور فرمایا اُسکا کچھہ اِتنا بڑا گناہ نہین کہ سبب دربار کے آنے سے منع کرنے کا ہووے * یہہ سُنکر اُس امیر نے عرض

کی کہ جب آپ یون فرماتے ہیں اور فی الواقع یون ہی تو
اُمیدوار ہون کہ اِس بے تقصیر کو حضور پر نور میں آنے کا حکم
ہو * پادشاہ نے فرمایا کہ جو کام ہی اپنے وقت پر موقوف ہی
اور ہر ایک بات اپنے موقع کے لایق ہی * جب تک وقت اُس
کام کا نہ آوے اور ساعت اُس بات کی نہ پہنچے سعی
اور کوشش کچھ کام نہین آتی اور کوئی صورت انجام نہین
پاتی * بیت * کام کا پہنچے نہ جب تک وقت کام آتا نہین * یارون
کی یاری سے کوئی کچھ نفع پاتا نہین * آخر ایک برس کے
بعد اُسکو بلوایا اور خلعت دیکر سرفراز فرمایا * نصیحت * دانا کہتے
ہین کہ اگر کسو کو مرتبے پر چڑھاوے تو جس نظر سے اُسکو پہلے
دیکھتا تھا اب نہ دیکھے * اس خاطر کہ جب مال اور اسباب
اور اختیار اور مقدور پایا تو اُسکو اول کے درجے پر لیجانا مشکل
ہی * اور اگر چاہے کہ اُسکا درجہ گھٹاوے تو اُسکی فکر مین رہے *
اور سمجھ وہ خیال جو دل مین ہی عمل مین لاوے نہین
تو بہت سے نقصان پیدا ہوینگے * بیت * نہ غیرت کی آتش
مین اُسکو جلا * کہ لاچار ہوکر وہ جی دیویگا * نصیحت * نوشیروان
نے حکیم بزرجمہر سے پوچھا کہ لایق تربیت کرنے کے کون سے

شخص ہیں * التماس کیا کہ اُن کو تربیت کیا چاہیے اور مرتبہ
دیا چاہیے جو ادب رکھتے ہوں یا نسب اُنکا عالی ہو * کیونکہ
جو کوئی نسب ادنا رکھتا ہی تو موافق حدیث شریف کے
کہ جو چیز ہی رجوع کرتی ہی اپنی اصل کی طرف * وہ اپنے
خاندان پر جاویگا * حکایت * حکایات میں لائے ہیں کہ ایک مرد
تھا ذکی نام خاندان بھی اُسکا بزرگ اور نسب عالی اور
نہایت صاحب ادب * اُسنے ایک کنیزک رومی نوشت
نام خرید کی وہ بدخو اور نہایت ترش رو تھی * ذکی نے بہ سبب
مالک یمین کے کہ مملوکہ مالک کو حلال ہی اُسپر تصرف کیا
اُس سے بیٹا تولد ہوا * ایک روز کوئی حکیم ذکی کی
صحبت میں بیٹھا تھا کہ وہی لڑکا آگیا * ذکی نے اُسکو کچھ کام
فرمایا * وہ فرزند جلدی اُٹھا اور چلا جب کتنے ایک قدم
گیا پھر آیا اور مجلس میں بیٹھ گیا * اہل مجلس متعجب
ہوئے کہ پہلے کام کرنے کا کیا سبب تھا اور پھر آنے کا اور
کام نکرنے کا کیا باعث پیش آیا * ہنسا اور بولا ذکی نے چاہا کہ
حکم بجا لاوے پر نوشانے نہ کرنے دیا اثر دونوں جوہر کا اِس
میں معلوم ہوا * جیسا کہ گورے اور سانولے رنگ میں پیدا

ماباپ سے مشابہ ہوتا ہی ویسا ہی نجابت اور رزالت مین بھی یون ہی قیاس کیا چاہیے * چنانچہ حکیم فردوسی فرماتا ہی *
ابیات * کڑوا پھل جس درخت کا ہووے * باغ جنت مین اُسکو گر بووے * اور کوثر کے پانی سے دے بتا * جڑ مین شہد اور شیر دیوے پتا * پروہ آخر کو پھول کر جو پھلے * وہی میوہ جو تلخ ہی سو لگے * کہتے ہین کہ کمینے ذات والے کو پالنا اپنی آبرو بتانی ہی اِس سبب سے کہ جسکی اصل مین خلل ہی اور نطفۂ بد سے پیدا ہوا ہی حرام ہی اُسپر کہ بدون بدی کئے اُسکے ساتھ جسنے اُسکے حق مین نیکی کی ہو دنیا سے رحلت کرے * قطعہ * کوئی پاجی کو تربیت کیا کریگا * گریبان مین کس طرح کوئی مار پالے * نہین ہوتا پھل اندراین کا میٹھا * چُنے پھول کیونکر جو کوئی خار پالے * اور دوسرا نکتہ نوکرون کی تربیت کرنے مین یہہ ہی * کہ ایک شخص کو دو کام نہ دے کہ جب اُسکے دل مین غرور آوے اور دو خدمتون مین شراکت ہو جاوے تو وہ کام موافق مطلب کے سرانجام نپاوے * قطعہ * نہ ایک شخص سے بن سکین کام دو * بھلا اُسکو نہین کہتے جن مین ہی ہوش * نہ دے ایک خدمت بھی دو شخص کو *

کہ ہانڈی بھی شرکت کی نہین کھانی بوش * اب تربیت کی
مجمل بات سے فراغت ہوئی لیکن تین نکتے اُسکی تفصیل کے
باقی ہین سو لکھنے مین آتے ہین * کہ پہلے سب پر مقدم تربیت
اولاد کی ہی ذخیرہ الملوک مین لکھا ہی * کہ فرزند خدا کی امانت ہی
جو ماباپ کو سپرد فرمائی ہی * کل میدان قیامت مین اُس
امانت کے حق مین پرسش ہوگی * اس لئے کہ یہہ امانت سب
نقصان اور کمال کی لیاقت رکھتی ہی * اور جوہر اُسکی حقیقت
کا ایسا ہی کہ جس طرف اُسکو چاہین مایل ہو سکتا ہی * پس
اُسکی تربیت مین خواہ مخواہ سعی کمال کیا چاہیے تو صفت
پسندیدہ سے آراستہ ہو اور بد خصلتون سے دل بر خاستہ
اور رو گردان رہے * اول یہہ ضروری کہ اسم اُسکا خوب رکھے
کہ اگر نامعقول نام دھریگا تو وہ ساری عمر اُسکے باعث
خجالت اور کراہت مین رہیگا * دوسرے اُسکی خاطر دائی
دودھ پلائی نہایت معتدل مزاج اور خوش خو اور پاکیزہ
سرشت لازم ہی * کیونکہ خبر مین آیا ہی کہ دودھ کا اثر مزاج اور
طبیعت بتدیل کر دیتا ہی * اور جب دودھ بڑھاوے تو ستھرے
آدمی نیک خو راست گو اُسکی خدمت کے لئے مقرر کرے * تو

اُسکی طبیعت اور رجحان دشمال منیں خادمون اور اتالیقون
کے مزاج کی خوبیون کے سبب الذت اور محبت اور رغبت
بھار پیدا ہو* اِسلیے کہ اکثر دل لڑکون کا ہنسی کھیل اور
کھانے پینے کی طرف مایل رہتا ہی* تو اُسی وقت سے روش
اعتدال کی اور قاعدے ہمواری کے رعایت کیا چاہیے* اور
اُستاد پرہیزگار دیندار صاحب لیاقت تجویز کرکے تعین کرنا
واجب ہی* تو اُسکو قرآن مجید باقرات پڑھاوے اور احکام شرع
شریف کے سکھاوے* اور جو علم کہ اُسکو دین و دنیا منین فایدہ
بخشے بتانے اور جتانے منین کمی نکرے* اور سب سے بہتر صورت
ادب دینے کی یہ ہی کہ اُسکو صحبت سے اُس جماعت کی کہ مفسد اور بدخو
اور کج فہم ہو باز رکھے* اور لوگ خوش ذہن لطیف طبع
صلاح و تقوی والون کی مجلس منین بٹھاوے تو وہ ہمیشہ اُسکے
روبرو عالمون اور خداپرستون اور صاحب کمالون کی تعریفین
کیا کرین اور اُنکی خوبیان سُناوین تو سُنتے سُنتے محبت
اُنکی اُسکے دل منین جگہہ پکڑے* اور بدکارون اور بدمعاشون
کی مذمتین کرین تو اُنکی طرف سے اُس کے جی منین نفرت
پیدا ہو* اور جب سن تمیز کو پہنچے ایک مرد بزرگ عالی

ہمت آزمودہ کار جسنے خدمت پادشاہون یا امیرون کی کی ہو مقرر کرین تو آداب نشست و برخاست اور آمد و رفت کے اُسے سکھاوے * اور اِس کوشش مین رہین کہ باتین ادب و حیا اور بلند ہمتی کی اور خصلتین اخلاق ملوک کی اُس سے ظاہر ہون * اور جب وقت آوے سپاہی جلد دست اور ہنرمند اور اُستاد کار جہاندیدہ اور گرم و سرد چشیدہ کو اُسکے لیئے پروا نگی دین تو آئین سواری اور سلاح پوشی کی اور جو کچھ سلاطینون کو لایق اور درکار ہو تعلیم کرین * جب جوان ہو مشایخ کی خدمت اور علما کی صحبت مین لیجاوین تو بزرگان دین کی نظر فیض سے بہرہ مند ہو کہ اُنکی توجہ کی نگاہ کو اثر کلی ہوتا ہی * ابیات * جسکے گھر مین کہ دولت آئی ہی * دل سے صاحب نظر کے پائی ہی * قصد مردون کا کام آتا ہی * کانٹے سے پھول پھول جاتا ہی * جو نظر صدق اور صفا سے ہو * کرے وہ کچھ جو کیمیا سے ہو * اور اُمرا اور سپاہی کہ وے ستون سلطنت کے اور بنیاد دولت کے ہیں اُنکی تربیت اِس صورت سے لایق ہی کہ اُنکی ترست کے قاعدون مین ... اور ... اور ... اور

مالی کامون مین قوی اور مختار رہے * اور سارے امور کہ
تحقیق کرنا اُن کا واجب ہی البتہ اُن سب مین اُنکو دخل دین *
تو کوئی مہم بغیر صلاح و تدبیر اُنکی جاری نہو سکے * اور روسے
جو صلاح کہ ملک اور مال کی بہتری کے حق مین عرض کرین
اُسے دل دیکے سُنین * اور اُن خدمتون کو جو اُن سے تعلق
رکھتی ہیئن مثلا کام حضور کی قور کا اور ایلچی کا اور لشکر اور
نوکرون کا اِن کامون کے زور دینے اور جاری کرنے کے لئے
جو کہین نہایت لطف و عنایت سے قبول کرین * خصوصا ایلچی
کے حق مین کیون کہ وہ زبان سلاطین کی ہوتا ہی اور احوال
ہر بادشاہ کا ایلچی کے اطوار و گفتار سے معلوم ہوسکتا ہی * اِس
لئے ایلچی چاہیے کہ مرد دانا اور خوش تقریر کلے جہہ والا
اور سخی اور عالی ہمت ہووے تو آبرو اور دباو اپنے
بھیجنے والے کا نگہ ہووے * اور ضرور ہی کہ جسکے پاس ایلچی
بھیجین اُسکی شخصیت کے موافق رسول کو بھی تجویز کر کے
روانہ کرین * چنانچہ حکیم فردوسی نے فرمایا ہی * بیت * توانا کے
یہان ایلچی بھیج کارہ * اور دانا کے یہان بھیج ویسا ہی دانا *
حکایت * کہتے ہیئن کہ جب مہلب نے خوارج کو شکست

دی اور لوٹ کا مال و اسباب بہت سا ہاتھہ لگا * ایک زسول جسکا نام مالک تھا حجاج کے پاس بھیجا * حجاج نے پوچھا مہلب کو کس حالت مین تونے چھوڑا * بولا اِس احوال مین کہ دوست اُسکے شادان ہین اور دشمن پشیمان * پھر سوال کیا سپاہ کے حق مین شفقت اُسکی کس قدر ہی * جواب دیا جیسے باپ کی فرزندون کے اوپر * پھر کہا کہ اُسکے لڑکون کا احوال کیون کر ہی * بولا سب خورسند اور خوش دل ہین * پوچھا کہ جنگ مین کیسے ہین کہا جان کا اُن کو خطرہ نہین * تب سوال کیا مجلس مین کیسے ہین * جواب دیا مال کو اُن کے حضور کچھہ قدر نہین * پھر پوچھا عقل اور فضل مین کس طرح ہین * کہا مانند دایرے کے کہ سر اور پانون اُسکا نہین ملتا اور اول و آخر اُسکا سمجھہ مین نہین آتا * حجاج نے کہا اِس مرد نے سارے سوالون کا جواب پورا اُتارا اور مہلب کا میرے دل مین وقار اور میری نظرون مین اعتبار بڑھایا * اور اُس ایلچی کے سوال جواب کے ادب سے اور اُسکی عقلمندی اور ہشیاری کے باعث اُسکے بھیجنے والے کے ادب اور عقل کو مین نے دریافت کیا * قطعہ * ایلچی بھیجے تو

حکیم کو بھیج * کہ تیرے کام سب سنوار آوے * ہیں جو دانہ سوکھہ گئے ہیں یہہ * اُسکو مت بھیج جو بگاڑ آوے * اور نہایت تمام لشکر کی بھی اور ضروریات کی برابر ہی کیونکہ سپاہیوں کے سبب سے چار طرح کا فایدہ خاوند کو ملتا ہی * ایک تو قوت اور رہیبت پادشاہ کی زیادہ ہوتی ہی * دوسرے دشمن بھاگتے ہیں * تیسرے رعیت چین سے رہتی ہی * چوتھے چور ملک میں نہیں بچنے پاتے اور رستوں میں مسافر بے خطرے آتے جاتے ہیں * لیکن اُنکو بھی چار شرطیں بجا لانیں ضرور ہیں * پہلی یہہ کہ جسکے نوکر ہیں اُسکے حکم سے باہر نہ نکلیں اور سوا اُسکے فرمانے کے کوئی کام نکریں * دوسری یہہ ہی کہ پادشاہ کی خدمت میں یکدل و یک زبان رہیں * تیسری یہہ کہ آپس میں اتفاق کریں اور ملے رہیں * چوتھی یہہ کہ لڑائی کے وقت مردانگی اور دانائی کا خیال رکھیں * اور پادشاہ کو بھی اُنکے ساتھہ چار کام کرنے لایق ہیں * پہلے یہہ کہ ہتھیار اور گھوڑا اُنکا درست اور تیار رکھے * دوسرے ہر ایک کا مرتبہ اور درجہ سمجھے اور اُسکو اُسکے رتبے موافق رکھے * تیسرے ... اور سہارے جو انعام وُنکو تمام قومی میں سے چن کر نادہ میں۔

رکھے اور اُنکو خوب طرح سے جاگیر اور منصب دیکر سرفراز کرے * چوتھے غنیم کی طرف سے جو ضبطی اور لوٹ ہاتھ آوے اُسمین سے اُنکو بھی حصہ رسد عنایت فرماوے * نصیحت * قباد پادشاہ فرماتاہی کہ مین نے ایک دانا سے سوال کیاکہ لشکر کے ساتھہ کس طرح زندگی کرون * جواب دیاکہ ہر ایک کے احوال کی غم خوارگی اور اُسکی خاطرداری کیاکرو * جیسے باغبان بوستان کے احوال سے خبردار رہتاہی * اور پھرچل کے دیکھتا بھالتاہی جو گھاس کام نہین آتی بلکہ دوسرے جھاڑ بوٹون کو بڑھنے اور رونق کرنے ہونے نہین دیتی اُسکو کاٹ ڈالتاہی اور دور کرتاہی * اور جس سے نفع یا فائدہ منظور ہوتاہی اُسکو رکھتاہی اور مرمت کرتاہی * ایسے ان لشکریون مین بھی ایک جماعت ہی کہ اُن سے کچھ کام نہین نکلتا مقرر اُنکو برطرف کردیا چاہیے اور میدان کے مردونکی تربیت مین مشغول رہیے * تب قباد نے پوچھا اُنکو مواجب اور منصب کتنا دیا چاہیے * بولا موافق اُنکی گذران کے * اِسواسطے کہ اگر معیشت اُنکی فراخ ہووے اور رسالہ دار ہوجاوین تو نوکری اور خدمت مین کاہلی شروع کرین اور جی چھپاوین * اور اگر

معاش کی تنگی ہو تو رنجیدہ ہو کر بے دلی پکڑویں اور متفرق ہو جاویں * اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ دوسری جگہہ چلے جاویں * اِسی مضمون کو حکیم نظامی نے نظم کیا ہی * ابیات * سپاہی کو نقد و برات تو دے * خوشی سے وہ گذران اپنی کرے * کہ پیاسا کا جب پیٹ ہو جاوے سیر * چھپاوے دو جی کرپہ ہووے دلیر * نکر سیر اتنا کہ ہو جاوے مست * نہ کہہ کہانے اور پہننے سے تنگ دست * نہو جسسے کر خوش سپاہی کا دل * تو سب ملک جاوے عمل سے نکل * اور وزیر جو ہیں گویا زیور ملک اور خزانہ اور مال کے ہیں * کیونکہ اگر کاربار پادشاہوں کا بدون وزیروں کے جاری ہوتا تو حضرت موسی علیہ السلام خدا ے تعالی سے نہ درخواست کرتے کہ میری خاطر وزیر میرے اہل بیت سے مقرر فرما جو میرا بھائی ہارون ہی * اور اُسکے ہونے کے سبب سے میری پشت قوی کردے * بس معلوم ہوتا ہی کہ وزیر بنیاد مضبوط بنانے والے سلطنت کے اور آراستہ کرنے والے امور مملکت کے ہیں * لیکن بشرطیکہ نیک نیت اور عالی ہمت ہوویں * بیت * نیک خصلت وزیر سے ہر دم * ملک آباد راضی ہی عالم * اور اُنکی تربیت اور قدردانی یہہ ہی کہ پادشاہ کے الطاف و عنایات سے حرمت

و آبرو پانے اور توجہ اور مرحمت سے شہنشاہ کی سربلند
ہوتے رہیں تو خاص و عام کی نظروں میں معزز اور مکرم
دکھلائی دیں اور سب پر اُنکا حکم جاری رہے کوئی سرتابی
نکر سکے اِس میں اُنکی بات کو اعتبار ہوتا ہی * اور دوسرا
شخص معاملات ملکی و مالی میں بغیر اُنکی صلاح کے دخل
نہ کرسے تو اور اُنکی تدبیر کو سب عمدہ کاموں میں بہتر اور
مناسب جاننا چاہیے * اِس لئے کہ ممکن ہی کہ جو کام قلم سے
درست پڑتیں شمشیر سے نہ بن آویں * بیت * پہنچ سکتا ہی
جس جگہہ پر قلم * نہیں پڑتا شمشیر کا وہاں قدم * ایک روز کسو
میر بخشی اور وزیر کے درمیان درجے کی کمی زیادتی پر تکرار
ہوگئی امیر الامرا نے کہا میں مالک شمشیر آبدار کا ہوں اور تو
صاحب قلم بے وقار کا * اور ملک گیری شمشیر سے ہوسکتی ہی
نہ قلم کے نیزے سے * مصرع * مارے جو تلوار اُسکے نام کا سکہ
پڑھیں * وزیر نے جواب دیا کہ تمام ملک کا کام قلم راست سے راست
ہوتا ہی نہ شمشیر کج سے * اِس گفتگو کا احوال سلطان کے
گوشش گذار ہوا دونوں کو حضور اعلا میں طلب فرماکر وزیر
سے ارشاد کیا * کہ قدیم سے اہل قلم خدمتگار صاحب شمشیر

کے چلے آئے ہیئن تو کیون نویسندے کو سپاہی پر فوقیت دیتا ہی * وزیر نے التماس کیا ای خداوند جہان سبب واسطے مدعیون کے کام آتی ہی نہ دوستون کے * اور قلم دوستون کے بھی نفع کی خاطر ہی اور دشمنون کے دفع کرنے کو بھی حاضر ہی * اور صاحب شمشیر کو دعوا ملک گیری کا دل مین آتا ہی آخر اپنے خاوند ولی نعمت سے سرکشی کرنے کو موجود ہو جاتا ہی * اور اہل قلم سے ہرگز ایسی حرکت بد ظہور مین نہین آتی * اور دوسرے یہہ کہ سپاہی پادشاہی خزانے کو خالی کرتے ہیئن اور اہل قلم خزانے کو اور بھی بھرتے ہیئن * پس جو کوئی مال جمع کرتا ہی وہ خاوند کے نزدیک بہت پیارا ٹھہرتا ہی خرچ کرنے والے سے * قطعہ * حرمت سے تو قلم مین وزیرونکے کر نظر * باغ جہان مین ایک وہ پودھا ہی معتبر * جو احتیاط کیجئے لایق ہی اور دیکھ * اس شاخ کی کہ میوے کے بدلے دے سیم و زر * لیکن تربیت مقربون اور اہلچیون اور خدمت کے محرمونکی یہہ ہی کہ ہر ایک کو ایک خدمت خاص پر نامزد فرماوین * اور جس مین کہ ایک کو مقرر کرین اُس مین دوسرے کو دخل ندین اور ہر ایک کی نمک حلالی اور خدمت گذاری کی قدر سمجھین * اور لایق اُسکے کام کے انعام دین اور

موافق اُسکی خدمت کے غور و پرداخت منظور رکھین * اور اُنکو اتنا دلیر نہ کر دین کہ جو کچھ چاہین وقت بے وقت کہہ بیٹھین اور حجاب اور دید بہ دل سے اُٹھا دین * سب کو ادب کے مقام مین اور حیا کے مرتبے مین رکھا چاہیے اگر کوئی اُنمین سے بے محل سخن کہے اُسکو نہ سُنین جب تک اُسکو خوب امین اور صاحب دین نہ معلوم کرین * اور جسے کئی بار نہ آزمایا ہو اُسے معتمد نہ جانیے اور اپنے دل کا بھید اُسکے ساتھہ نہ کہا چاہیے * کیونکہ البتہ پاشاہ کے مُلازمون مین ایک کو دوسرے سے رشک اور حسد ہوتا ہی * اِس لئے کسو کی بات کسو کے حق مین نہ سُننی مناسب ہی بلکہ سب کو دوستی اور موافقت پر ایک دوسرے کی ترغیب فرمایے اور دشمنی اور مخالفت کرنے سے خوب ڈرایئے کہ ملے جُلے رہنا اور متفق ہونا امیرون کا سلطنت کے قیام مین اور خلقت کے آرام مین اثر تمام رکھتا ہی * چنانچہ تھوڑا سا مذکور اِس مقدمے کا آگے کہہ چُکا ہون *

قطعہ * جو بادشاہ کے سب نوکر ایک دل ہو دین * تو کام مُلک کا جتنا ہی پختگی پاوے * وگر نفاق سے آپس مین تکرو جہاہ کرین * تمام کامون کی بنیاد بودی ہو جاوے * لیکن غلام اور بندے

زر خرید خاوند کے گویا ایسے ہاتھہ پانو کے ہوتے ہین بلکہ بمنزلہ تمام اعضا کے * اِس سبب کر جو کام اپنے ہاتھہ سے کرنا پڑے تو البتہ محنت لگے * اور وہی کام اگر دوسرے کی مدد سے نکلے تو گویا قائم مقام اپنے ہاتھہ کے غیر کا ہاتھہ ہوتا ہی * اور جو کوئی ایسے کام کی سعی کرے کہ اُس مین اپنے پانون ہلانے پڑتے ہین تو گویا منفعت قدم کی کفایت ہوئی * اور جس چیز مین کر آپ نظر کیا چاہیے اور وہ دوسرے شخص کی آنکھہ کے سبب سے انجام پاوے تو فی الحقیقت زحمت سے نگاہ کرنے کی بچاؤ ہوا اور باقی کو بھی اُسی قیاس پر سمجھا چاہیے * پس جنکے باعث اپنے تئین آرام ملے اُن رفیقون کے ہونے سے شکرگذاری کرنی لازم ہی * اور سب طرح سے ملایمت اور دلاسا اور مہربانگی اور تسلی اُنکے حق مین ضرور ہی * اِس لئے کہ اُنکو بھی تکلیف اور تصدیع اور محنت اور ماندگی خدمت کرنے مین ہوتی ہی * پس کام فرمانے مین اُن کی خاطرداری اور رعایت کرنی ضرور ہی * جو اُن کی ضروریات مین اور کھانے پینے مین خلل نہ آوے اور تکلیف نہ پاوین * اور اصل یون ہی کہ اُنکو شفقت کی نظر سے خوش رکھین کہ جو خدمت اُنکو سپرد کیجئے وہ

خوشدلی اور چالاکی اور دلدہی سے بجالاوین اور کاہلی
سستی اور بیدلی نہ بجاوین * اور اکثر حکمت کی کتابون مین
لکھا ہی کہ خاوند کو مناسب نہین کہ ہر گناہ کے سبب اپنے
نوکر یا خادم کو مارے یا نکال دے کہ وہ اِس خاطر شرط نمک
حلالی اور وفاداری کی بجالاتا ہی کہ اپنے تئین صاحب کے غصے
سے پناہ مین رکھے * اور غلام کو ہر ایک سہو و خطا پر ہانک
نہ دیا چاہئے تو وہ بھی جو خدمت کرتا ہی اُسے عاریتی نہ سمجھے *
اور مسافرون اور اجنبون کی طرح گذران کرے اور دل
دل مین یہہ بوجھے کہ مین آج ہون کل نہین جس صورت
سے نبھے کوئی دن کاٹون * تو جب اُس کا دل اُچاٹ رہا
پھر کسو کام مین جی نہ لگاوے گا اور نہ کسو خدمت
مین شرط نمک حلالی کی بجالاوے گا * اِس لئے کہ بندون
مین صفت حیا اور وفا کی نادر ہی اور اُنھین صفتون سے
دے پیارے لگتے ہین اور میان کے بھی کام آتے ہین * اور
اگر غلام سے اثر مکر اور بہانہ یا چوری کا دریافت مین آدے
تو جلدی اُسے دفع کرنا صلاح ہی * اور جو بندہ خیانت
اور گناہ بد سے بدنام ہو جاوے اور ڈانٹنے اور مارنے سے

اور اذیت دینے اور عذاب کرنے سے اپنی خو چھوڑے
تو یہی بہتر ہی کہ ترت اُسکو قتل کر ڈالے * تو اور بندے اُسکی
ریس کر کے وہ چالین نہ سیکھین اور اُسکی صحبت سے
خراب نہون اور اُسکی بدی اوڑون مین اثر نکرے اور بے
لحاظ نہو جاوین * قطعہ * نیک ہر چند آدمی ہو پر * صحبت بد نے
اُسکا گھر گھالا * جو کوئی سنّھا ہی دیگ کے پاس * کپڑون
کو اپنے کرتا ہی کالا * اور اگر ایک بندہ کسو صاحب دولت کا
کہ وہ ملازم پادشاہ کا ہو اپنے خاوند کا گلہ پادشاہ کے حضور آکر
کرے اور اُسکے مالک کا ایسا گناہ نہو جس مین حکم شرع کا
جاری ہو * تو سنتے ہی پادشاہ کو لازم ہی کہ اُسکو خوب ادب
دے * چنانچہ سلطان محمود غزنوی کی سیاسات مین یہہ
حکایت لکھی ہی * کہ ایک روز نماز کے واسطے سوار ہوئے تھے *
ایک ترکی غلام کہ نہایت صاحب حسن و جمال تھا سلطان کی
سر راہ آکر کھڑا ہوا * جب پادشاہ اُس جگہہ پہنچے غلام
نے زمین کو بوسہ دیا * سلطان نے مہربانی اور کرم کے رو سے لگام
گھوڑے کی تھانبی اور حد لطف و مرحمت سے پوچھا کہ تیری کیا حاجت
ہی * بولا ای شہنشاہ جو شخص اِس غلام کو ترکستان

سے لایا تھا نام رکھا . وہ نسے یہی کہتا آتا تھا کہ تجھے سلطان کی
خدمت کے لئے لئے جاتا ہون وہان تو بادشاہ کی عنایت اور
شفقت کے سائے مین پرورش پاوے گا * اِس خوشخبری
اور اپنی خوش نصیبی کی امید پر سختی اتنے بڑے سفر کی اور محنت
اُسکی خدمت کی برداشت کرتا تھا اور ہمیشہ دل مین اِس
بات پر خوش رہتا تھا * بیت * اگر ہزار مجھے غم زمانے سے
پہنچین * جو پادشاہ کا منہہ دیکھون دل مین چین آوے *
اب جو اِس شہر مین آیا خواجہ حسن نے مجھے دیکھا اور
ہزار دینار پر خرید کیا مدت گذری کہ مجھے اپنے گھر مین چھپائے
رکھتا ہی باہر نکلنے نہین دیتا * اِس وقت فرصت پاکر
خانہ زاد نے اپنے تئین پادشاہ کی راہ پر گھر اکیا * بارے
قسمت نے مدد کی اور خوش طالعی نے منہہ دکھایا جو حضور
کی دولت ملازمت مین حاضر ہوا * اور جو آرزو دل مین رکھتا
تھا عرض کی آگے قبلۂ عالم حاکم ہین جیسا حکم ہو * سلطان نے
فرمایا کہ اِسکو خوب سرزادین پھر نسقچی کے حوالے کیا کہ اِسکو
خواجہ حسن کے پاس لیجا * اور کہہ ہزار دینار کو تو نے
غلام خرید اکیون سو دینار دربان کو نہین دیتا جو تیرے گھر کے

دروازے پر بیٹھے اور تیرے غلام کو بغیر پروانگی گھر سے باہر پانوں نرکھنے دے * ایک خواص نے التماس کیا کہ اِس یتیم کے حق مین عجب طرح کے ادب دینے کا حکم ہوا * فرمایا اگر ایسا نکرتا تو ہزار دینار حسن کی ضایع ہوتین اور مفت جاتین اگر اُسکا نقصان منظور نہوتا تو فرماتا کہ اِسکو قتل کرین کیونکہ جو کوئی غلام کو فرصت دے تو وہ اپنے خواجہ سے رنجیدہ ہو کر یہی شیوہ سیکھے اور نامعقول شکایت کیا کرے * پس کام خاوندی اور بندگی کا خلل پاوے اور سبک ہو جاوے * ابیات * جو خاوند سے اپنے روپھے غلام * کہے سب سے اُسکی بُرائی تمام * اور کچھ جھوٹ بھی دو ملا کر کہے * کہ تو خوابہ بد نام سب مین رہے * ہو جس بندے کی ایسی ناپاک خو * نہووہ کسو کا نہ کوئی اُسکا ہو * دوسری قسم اِسی بات سے ادب دینے مین اُس جماعت کے جو پادشاہون کے حضور کی خدمت سے سرفراز ہوئے ہیں یعنے ارکان دولت کے اور امراے سلطنت کے اور خواص بارگاہ شاہی کے اور چوبدار درگاہ شہنشاہی کے اور جتنے گماشتے اور عملہ فعلہ سرکار کے ہیں * جانا چاہیے کہ جو شخص پادشاہی خدمت اُٹھایا چاہے اور کاربار سلطنت مین دخل پایا چاہے تو لازم ہی کہ

کہ خصلت اُسکی ایسے قانون پر ہووے کہ سبب نیک نامی اور
آبادی مملکت کا ہووے * اور یہہ بات اُسوقت میسر ہوتی ہی کہ
رعایت چار دفع کی اپنے اوپر واجب جانے * پہلے رعایت خدا کے
حکم کی * دوسرے پادشاہ کی خاوندی اور نمک کی رعایت *
تیسرے اپنی ذات کی رعایت * چوتھے رعیت کے حق کی رعایت
کرنی * لیکن خدا کے امر کی رعایت بجا لانے مین پانچ شرطین ہین *
پہلی یہہ کہ شکر خدا کی نعمت اور اُسکے فضل بے نہایت کا
جو اُسکے حق مین عنایت کی ہی بجا لاوے تو نعمت اور دولت
اُسکی روز بروز زیادہ ہوتی جاوے * بیت * شکر نعمت سے
تری دولت برھے * مفلسون کو گنج قارون کا ملے * دوسری
یہہ کہ عبادت اور بندگی کرنی نہ چھوڑے بلکہ اُسکو پادشاہ
کی خدمت پر مقدم جانے تو سب کی آنکھون مین حرمت پاوے
اور ہر ایک کے دل کا مقبول ہو جاوے * حکایت * کہتے ہین کہ ابو منصور
وزیر سلطان طغرل کا نہایت مرد دانا اور صاحب تدبیر تھا *
اُسکی عادت یہہ تھی کہ جب نماز صبح کی پڑھنا بعد اُسکے جب
تلک آفتاب نہ نکلتا درود اور وظیفے مین مشغول رہتا *
جب بالکل فراغت کرتا تب سلطان کی خدمت مین حاضر ہوتا

ایک دن کچھ کام ضروری پیش آیا* پادشاہ نے اُسے جلدی یاد فرمایا* حضور سے خواص ایک کے بعد ایک بہم چلے آتے تھے اور یہہ جانماز سے نہ اُٹھتا تھا* دیر جو لگی چُغل خور اور حاسدون نے وقت چُغلی اور غیبت کا پاکر زبان بدگوئی کی کھولی اور سلطان کے روبرو اُسکو بدی سے یاد کیا اور کہا* کہ اب بہت غرور رکھتا ہے حضور کی طلب کو کچھ نہیں سمجھتا* اور شہر یارون کے غضب سلطانی اور نامہربانی سے خوف نہیں کھاتا* اور بھی ایسے ہی ایسے گناہ آمیز کلمے کلام بہت سے درمیان لائے* یہان تک کہ سنتے سنتے نشان غضب اور بدمزاجی کا پادشاہ کے چہرے پر ظاہر ہوا* لیکن خواجہ جب روزمرہ کے اوراد سے فارغ ہو چکا تب دربار مین آیا* سلطان نے خفگی کر کے اُسے ڈانٹا اور فرمایا اتنی دیر کیون لگائی تجھے دہشت نہ آئی* وہ بولا پادشاہ سلامت مین بندہ خدا کا ہون اور چاکر آپکا جب تک خالق کی بندگی سے فارغ نہو نگا تمھاری نوکری مین حاضر نہو سکونگا* سلطان یہہ جواب صاف سُنکر آبدیدہ ہوا اور اُسکو سراہا اور نہایت تعریف کی*

ابیات* جس طرح ہو بندگی حق کی نہ چھوڑ* اُس سے خدا کی

بندگی سے منہہ نموڑے * جسکے در پر جو شہنشہ ہیں بڑے *
عاجزی سے ناک گھستے ہیں پڑے * تیسری شرط یہہ ہی کہ رضا
پروردگار کی پادشاہ کی رضامندی پر مقدم رکھے * کیونکہ جب
حق سبحانہ تعالی بندے سے خوش رہے تو اوروں کے خشم
سے اُسے زیان نہ آوے * اور پناہ خدا کی اگر خالق کسو مخلوق پر
عتاب فرماوے تو تمام خلق کے خوش ہونے سے ہرگز نفع پناوے
اور اُسکے کچھ کام نہ آوے * مثل ہی خدا مہربان توکل مہربان *
بیت * جو خدا تجھہ سے خوش ہی تو خوش رہ * اوروں کی
خفگی سے ہی کیا نقصان * حکایت * کوئی بزرگ کسو خلیفہ کی صحبت
میں بیٹھے تھے خلیفہ کسو کام میں ایسا مشغول ہوا کہ نماز اُسکی
خاطر سے فراموش ہو گئی وہ بزرگ اُٹھا تو نماز پڑھے * ایک شخص
بولا کہ اتنا صبر کیوں نہیں کرتے کہ پادشاہ نماز کو اُٹھیں * جواب
دیا کہ حکم خداوند عالم کا دوسرے کے حکم پر موقوف نہیں رکھا
جاتا * پھر وہ بولا کہ تمھو خلیفہ دیکھہ کر غصہ ہوگا * کہا کہ جب
خوشی خالق کی میسر ہوئی مخلوق کے خشم کا کیا اندیشہ ہی *
خلیفہ نے یہہ سوال جواب سنے اُس بزرگ کو بہت سی
نوازش کر کے مرتبے پر چڑھایا اور اُسے ماتب اکثر شیطان

خصلت کو مذہب سے گرا دیا * چوتھی بات یہہ ہی کہ خدا سے زیادہ
ڈرے اور پادشاہ سے کم خوف کرے * خبر مین آیا ہی کہ جو کوئی
خدا سے نہین ڈرتا اُس سے کوئی خوف نہین کرتا * پانچوین شرط
یہہ کہ جتنا پادشاہ سے متوقع ہو اُس سے زیادہ خدا سے اُمیدوار
رہے اِس خاطر کہ جو کچھ دیتا ہی وہ دیتا ہی * پس اُمید اُسکے کرم
کی رکھا چاہیے جسکی لاوبالی درگاہ سے کوئی محروم نہین پھرتا *
بیت * خدا کی جو چوکھٹ پہ تو سر دھرے * تو مشکل ہی جو ہاتھ خالی
پھرے * اور پادشاہ کی طرف کی رعایت مین پچیس شرطین
لازم ہین * پہلے ڈر سے کانپتے رہنا اور غریبی و عاجزی ظاہر کرنا اور
خدمت بخوبی بجالانا * اِس لیے کہ پادشاہونکی ایسی بلند ہمت اور
اِتنا بڑا درجہ ہی کہ اُس مین کوئی اُنکا شریک نہین اِسی باعث
ساری خلقت مین وہ یکتا ہین * اور اُسکا یہہ سبب بھی
کہ خدا کی سلطنت نے اُنکی ذات مین ظہور کیا ہی * اِسی لیے
خدا کا سایہ اُنکو کہنا درست اور بجا ہی اِن معنون سے کہ
مختاری کی صورت اُن مین سمائی ہی * جو تمام خدا کے بندون
سے اپنی خدمتگذاری اور بندگی چاہتے ہین اور اپنے تئین
لایق اُس بزرگی کے سمجھتے ہین * اور جو حرکت کرتے ہین

اُسس مین اپنی بلندی اور بے ہمتائی منظور رکھتے ہین * جتنی شان اور شوکت سلطنت کی زیادہ ہوتی ہی صفت جلال کی بہت ہوتی ہی * اِسس قدرت پر بے پروائی اُنکی یہہ چاہتی ہی کہ ساری خلقت حق تعالیٰ کی محتاج اُنکی ہی * پس ضرور ہی کہ ہرایک آدمی اپنی اِحتیاج اور غریبی اُنکی خدمت مین عرض کیا کرے * بیت * جو کچھ ہی سب وہ ترے پاس ہی میثن کیا لاؤن * مگر غریبی و عجز اور اِلتجا لاؤن * دوسرے محنت اور مشقت اور حاضرباشی کی برداشت کرنا اور خفگی پر صبر فرمانا * کیونکہ پادشاہون کی خدمت کی بنیاد رنج و زحمت پر دہری گئی ہی * چنانچہ مثل خراسان کی ہی * نا رنج نیستی گنج نبری * حکیمون کی کتابون مین مذکور ہی کہ سلاطین کی ملازمت کو بجاے دیوار کے سمجھا چاہیے کہ درمیان آدمیون کے اور آرام اور آسایش اور لذت کے بنی ہی * پس پادشاہون کی خدمت کو بھی از جملۂ محالات گنا چاہیے * تیسرے یہہ کہ جو کچھ اندیشہ دل مین لاوے ضرور ہی کہ اُس مین مرضی سلطان کی لحاظ رکھے ہم دنیا کے فایدے کے واسطے اور ہم عاقبت کی بھلائی کے لئے * لیکن آخرت کی طرف

کو سب پر مقدم سمجھے * چوتھے ملایمت اور خوشگوئی کی راہ سے ظلم کے نتیجون کو پادشاہ کی نظر مین بد دکھاوے اور عدل کی تعریف اور خوبی بیان کر کے سلطان کے دل مین شیرین بنا دے * یعنے جس طرح مصلحت جانے حکمت عملی کر کے اُنکو ظلم سے باز رکھے * اِس لئے کہ اگر پادشاہ ظلم کرے اور یہہ اُسپر راضی ہو تو خواہ نخواہ یہہ بھی اُس ظلم مین شریک ہو گا اور میدان قیامت مین جس وقت پکار ہو گی کہ جدا کر دو اُنکو جو ستمگار ہین اور جو اُنکے ساتھہ روادار تھے ظلم کرنے مین * تو اُس شخص کو بھی ساتھہ ظالم کے غضب اور پرسش کے مقام مین لاوینگے * حکایت * تواریخ مین یہہ مرقوم ہی کہ یحیی واسطی بڑا خطاط اور خوش نویس اور مشہر اُستاد تھا * چنانچہ پادشاہ زادے اور اُمرازادے سب شاگرد تھے خط لکھتے اور اِصلاح لیتے * ایک روز کسونے وزیر کے روبرو اُسکی تعریف کی کہ یحیی خوب قلم تراشتے ہی * وزیر الملک نے اُسے طلب فرمایا اور کہا کہ میرے واسطے قلم تراشو * اُسنے قلم کو ایکر بڑی احتیاط اور ہنرمندی سے تراشا * وزیر نے اُس قلم سے فرمان شاہی لکھا * اُسکی نظرون مین اپنا خط آگے سے بہت

شاندار معلوم ہوا * ایک خلعت عنایت کی اور ہزار روپے انعام فرمائے * یہی جوڑا پہن کر اور توڑا لیکر دربار سے باہر نکلا اپنے گھر کے دروازے تک نہ پہنچا تھا کہ وہین اُلٹے پاؤن پھر آیا اور وزیر سے کہنے لگا * کہ ایک نکتہ اُس قلم کے تراشنے مین بھول گیا ہون اگر حکم ہو تو اب بنا دون * وزیر نے قلم اُسکے ہاتھہ مین حوالے کیا * اُسنے قلم تراش لیکر نوک قلم کی کاٹ ڈالی اور خلعت اور تھیلی روپیونکی وزیر کے آگے دھر دی * وزیر نے کہا تجھے کچھ خبط ہو گیا یہہ کیا حرکت کی * جواب دیا کہ جب مین غریب خانے کے نزدیک پہنچا یہہ آیت میرے گوش دل مین سنائی دی جسکے یہہ معنے ہین * کہ حاضر کرو ظالمون کو اُنکے شریک اور مددگارون کے ساتھہ * اِس خاطر مجھے خوف آیا کہ شاید آپ اِس قلم سے بطور ظلم و ستم کے کوئی حکم کسو پر لکھین * اور مین نے یہہ قلم تراشا ہے کہین اُس دن اُس کام مین تمھارے شریک نہو جاؤن اور عتاب و خطاب مین گرفتار ہو کر سرا پاؤن * بیت * مت ہو بھائی ظالمون کا آشنا * تو بجا دے تو بھی اُن سب مین گنا * پانچوین یہہ کہ پادشاہ کے مزاج کو خیر کی طرف

مائل رکھے اور ایسا کرے کہ نفع اُس خیر و نیکی کا سب کو پہنچے * اور
سب سے بہتر وہی بخشش کہلاتی ہی کہ یکسان اور عام ہو جیسے
دھوپ آفتاب کی کہ سب کو لگتی ہی اور مانند مینہہ کے بوندونکی کہ سب
جگہہ پرتی ہین * ایک بزرگ سے پوچھا کہ خیر کس طرح کیا چاہیے
اور سب مین بہتر کون ہی * فرمایا کہ جو خاص و عام اور ہر کدام
کو پہنچے * اور خیرات کرنے کا مزا یہہ ہی کہ خندہ رو رہے اور
احسان کسو پر نہ رکھے اور منت دار نہ بنا دے * نکتہ * کہتے ہین
کہ معین بن زایدہ کرم عام رکھتا تھا اور بخشش کے وقت
خندان اور تازہ رو رہتا * کسو دانا سے ایک عزیز نے سوال
کیا کہ برسنے والا بادل بڑا سخی ہی یا معین بن زایدہ * جواب
دیا کہ سخاوت معین کی ابر سے بالا اور برتر ہی * پوچھا
کس دلیل اور حجت سے کہتے ہو * بولا ابر جو دیتا ہی
رو کر دیتا ہی اور معین جو بخشتا ہی ہنسکر بخشتا ہی * قطعہ *
جو سخی کوئی ہی اُسکو دینے وقت * خندہ رو ہونا سب سے
بہتر ہی * ہنستا چہرہ کشادہ پیشانی * اِس سخاوت مین
زیادہ خوشتر ہی * چھٹے یہہ چاہیے کہ جب ملک کسو پر
اعتماد خوب نہ رکھتا ہو اور اُسکی خو بو کو بارہا نہ آزمایا ہو

تب تک اُسکی تعریف اور ترتیب پادشاہ کے روبرو نکرسے
کہ آخر آزمایش کے وقت شرمندگی نہ کھینچے * حکایت * کہتے ہیں کہ
کوئی مکار اور عیار حاجی کی صورت بنا گیسو چھوڑتے اور تھوڑا
سا کپڑا کعبۃ اللہ کے غلاف کا لئے سلطان سنجر کے عرض بیگی کے
پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں سید ہوں اہل بیت رسالت کی
اولاد سے * اِس سال حج کو گیا تھا سلطان کے واسطے حج کر آیا
ہوں اور پیغمبر خدا کے روضے میں پادشاہ کے حق میں اور
ارکان دولت کے لئے تمام حاجیوں کے روبرو دعا مانگی ہی * اگر
سلطان کے حضور پہنچادو تو منت دار ہونگا اور احسان مند
رہونگا * اور یہہ خوش خبری جو لایا ہوں اور ایسا بڑا کام کر آیا
ہوں پادشاہ سُنکر تمکو بھی نوازش فرماویگا * اُسنے یہہ
بات خوب تحقیق نہ کی اور سلطان کے سامھنے جاکر اُس حاجی
علوی کی بہت سی تعریف کی * یہانتک کہ سلطان مشتاق
ہوا اور اُسکے حضور لے آنے کا حکم دیا * جب اُس شخص کو حاضر
کیا پادشاہ نے دست بوسی کی اور کنارے پر مسند کے بیٹھایا *
سلطان نے پوچھا وطن تمھارا کہاں ہی بولا اصفہان * پھر فرمایا
کہ بیت اللہ کی طرف کب گئے تھے * کہنے لگا امسال * خدا کا کرنا

ایلچی ایران کا جو آیا تھا کھڑا تھا اُسنے یہہ بات چیت سُنی اور اُسکو دیکھہ کر التماس کیا کہ قبلۂ عالم میں اِس بھلے آدمی کو خوب پہچانتا ہون یہہ سید نہین بلکہ اُس ولایت کی تولیون کے قرمساقون مین ہی اکثر یہہ لوگ سر پر بال رکھتے ہین * اور تمام سال مین اِسکو سپاہان مین دیکھتا رہا ہون * بلکہ بقرعید کے روز فدوی کے دروازے پر قربانی کا گوشت مانگنے آیا تھا * سلطان نے جب یہہ کیفیت سُنی خفا ہو کر خواص کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ خوب سید نام آور اور حاجی بزرگ تر میری خدمت مین تو لایا * وہ شرمندہ ہوا اور خجالت پا کر دربار سے نکلا * جب تک جیتا رہا پھر بادشاہ کے روبرو نہ آیا * پس اگر پہلے ہی اُسکا احوال تحقیق کرتا اور اُسکی زبان آوری اور لیاقت کو خوب سمجھہ لیتا تو غبار انفعال کا اُسکے چہرۂ حال پر نہ بیٹھتا اور نظر سے ایسے پادشاہ کی گر نہ پڑتا * قطعہ * نہ کر تعریف سلطان سے کسو کی * مگر جب تک اُسے خوب آزماوے * نہو وہ وصف جو تونے کیا ہی * تو تو شرمندگی کہنے سے پاوے * معنی تو ین یہہ ہی کہ جب تو واقف ہووے کہ پادشاہ کو فلانی چیز پسند ہی یا خواہش رکھتے ہین خواہ گھوڑا یا غلام اور نوکر

یا اسباب یا باغ یا بنات یا اور کچھ ہو تو اُسکو اپنے واسطے نرکھے * بلکہ یہہ خواہش اور آرزو دل مین رکھے کہ کسو طرح سے پادشاہ کی نظر قبول تک پہنچاوے اور حضور تک گذرانے * آٹھوین یہہ کہ جسوقت پادشاہ کوئی بات فرماوے دل اور جان و عقل و ہوش و گوش بلکہ تمام اعضا سے دھیان لگائے رہے * ایسا نہ کرے کہ ایک کلمہ اُس کلام سے فوت ہونے پاوے * کسو فکر یا کام کی طرف نہ مشغول ہو نہ نظر دوسری جگہہ ڈالے اور نہ کسو کی بات کے اوپر دھیان اور کان لگاوے اگرچہ وہ بات کیسی ہی ضروری ہو * اِس لئے کہ سلطان نہایت صاحب غیرت ہوتے ہین جب دیکھین کہ کوئی شخص اُنکی توجہہ کے وقت کسو اَور جگہہ نظر یا خواہش سخن کی رکھتا ہی وہین غیرت کے روسے اُسپر غضب ہو جاوین * اگر اُس دم غصّے کو پی لین اور ظاہر نکرین پر اثر اُسکا بعد مدت کے کدھو نہ کدھو کھلا چاہے اور وہ شخص آفت مین پڑتے ہی پڑتے * نوین قاعدہ یہہ ہی کہ پادشاہون کے دربار مین کاناپھوسی نکرے * یعنے چپکے چپکے آپس مین نہ بتیائین کیونکہ اُنکے حضور جو دو شخص باہم اپنا اپنا بھید کہین کہ اُسے پادشاہ

نہ سمجھے اور نہ سُنے اور نہ کچھ اُسنے فرمایا ہو تو سلطان کے
دل مین بہت سے خیال آوین اور تدبیر سے گمان جی مین
سماوین غالب ہی کہ اُنکو قید فرماوین * پس پادشاہون کے
دربار مین ایسی حرکتون سے بڑی قباحت پیش آتی ہی *
اور یہہ بھی ہو سکے ہی کہ حاسد جنکو فساد منظور رہی کہنے کی جگہہ
پاکر پادشاہ کی خاطر نشان کرین اور صاف صاف کہین کہ
فلانے کا دل آپ کی طرف سے برگشت ہو رہا ہی اور اُنکی نمک
حلالی مین کچھ خلل معلوم ہوتا ہی شاید ارادہ بد دل مین رکھتے
ہین * تسپر جب سلطان بھی دیکھے کہ میرے روبرو بھی وہ
دونون سر جوڑ کر کچھ کہتے سُنتے ہین * خدانکرے جب اُنکو یہہ
یقین ہوا تو اِس صورت مین کلام اُس چغلخور کا درست
پڑا اور کرسی نشین ہوا اور اُسکے کہنے نے اثر کیا * اور یہہ دونون
آدمی غضب سلطانی مین پڑے بلکہ دریاے ہلاکت مین
ڈوبے * ابیات * بیٹھہ کر مجلس مین باتین جُھکے آپس مین
مکر * عیب کرتے ہین اِسے دانا جو ہین صاحب نظر * اِس
لئے جو ہی ادب کی راہ سے یہہ بات دور * بلکہ ہرگا یہہ نشان
غفلت و مکر و غرور * دسوین انسان کو ضرور رہی کہ جب

پادشاہ کسواور سے جب سوال کرے یہہ سبقت نکرے اور جواب ندے بیٹھے جب تالک کہ وہ شخص جس سے پوچھا ہی جواب ادا کرے * اِس واسطے کہ جواب دینا اُس بات کا جو دوسرے کی طرف متوجہہ ہو کر پوچھی ہی اُسکی کم عقلی اور بہلاکاپن پر دلالت کرتا ہی * نصیحت * کسو عزیز نے ایک حکیم سے پوچھا کہ اگر مین پادشاہ کی مجلس مین رہون اور وہ دوسرے سے سوال کرین درست ہی کہ مین جواب کہون * فرمایا نہین تو جواب ندے کہ یہہ نشان بیوقوفی کا ہی * اِس لئے کہ تو نے سوال کرنیوالے کو بے شعور بنایا * یعنے اُسکو اتنا فہم نہ تھا کہ کس سے سوال کیا چاہیے * اور جواب دینے والے کو بھی تو نے نادان ٹھہرایا کہ وہ لیاقت اُس سوال کے جواب کی نرکھتا تھا جو تو بیچ مین تپ ویسی بول اُٹھا * اور سوائے اُس حماقت کے اُس حرکت مین اور بھی ایک وسواس ہی * کہ اگر سلطان سر دربار دانت کر فرماوے کہ تجھہ سے تو مین نے نہین پوچھا اُس وقت کیا جواب تجھہ سے بن آویگا مگر ہو ٹھہ پاٹ کر رہ جاویگا ناحق کی شرمندگی بات کی بات مین اُٹھاویگا * ایسا کون ساحب ہلاویگا جو آنکھین سامنے کرکے عرض کریگا * اور اگر کئی آدمیون سے

مخاطب ہو کر پوچھین کہ ایک انکے درمیان تو بھی ہووے تو بھی جواب دینے مین پہل مت کر کیونکہ وہی ساتھہ والے تیرے مدعی بن جاوینگے اور تیرے سخن کو عیب لگا دینگے * بلکہ تاخیر کر جبتک وہ سب جواب دے لین اور تو انکے کلام کا عیب و ہنر دریافت کر لے * سب سے پیچھے جو بات تیرے خیال مین آوے اور انکے سخن سے بہتر پاوے تو شوق سے کہہ نہین تو چپ کا پشتارہ * ابیات * مگر جواب مین تو بات کے پہل سب سے ضروری کہ نشیب و فراز کو دیکھے * اگر جواب ذرا خوب ہی تو شوق سے بول * کہ تیری بات جواہر کے سات لیوین تول * نہین تو عیب کو اپنے نہ سب مین ظاہر کر * کہ چپکے رہنا ز ابولنے سے ہی بہتر * گیارہوین یہہ چاہیئے کہ جب تک سلطان کچھہ احوال نہ پوچھے آپ سے آپ بات شروع نہ کرے اور جب پوچھے خاموش نرہے مناسب جو جانے کہے * مگر جس وقت پادشاہ سننے کی خواہش رکھتا ہو تب مرضی پہچان کر سخن کو طول کرے اور آب و تاب سے بات کو بڑھا کر عرض کرے * بارہوین اگر سلطان اسکو کسو راز سے واقف نکرے تو ہرگز اسکا تفحص مناسب نہین اور اسکے کھوج مین نرہے * اسس لئے کہ اگر اسکو قابل محرم کرنے کے جانتے تو البتہ اسکے ساتھہ کہتے

نے پادشاہ نے اِسے لایق نہ سمجھا اور نہ کہا اور یہہ واقعہ ہو نیکی نالاشش میں رہا نو خواہ مخواہ ایک نہ ایک روز وہ تاب پادشاہی میں پڑا چاہے * بیت * تجھہ سے سر اپنا نہیں کہتے ہیں نامحرم سمجھہ * اوپری کو بھید سے سلطان کے کیا کام ہی * پیر ہوین یہہ کام کرے کہ کسو تحفہ اور ہدیہ اور انعام میں کہ اسکو عنایت فرماوین بےپروائی نکرے * بلکہ سر آنکھوں پر رکھہ لے اگرچہ کم ہو اِسس خاطر کہ سلطان کی بخشش تھوڑی سی بھی بہت ہی اور نہ لینے میں دماغ کرنے سے یہہ دریافت ہوتا ہی کہ عنایت پادشاہی کو حقیر سمجھا کوئی عاقل یہہ نہیں کرتا کہ سایہ خدا کے فیض کا اُسکی طرف متوجہ ہو اور وہ اُسے اپنے اوپر سے دور کرے اور دولت آتی ہوئی دیکھہ کر لینے میں قصور کرے * بیت * ہی وہی خوب جو مقدر ہی * تھوڑا اور بہت اُسکا بہتر ہی * چودھوین ایمانداری کی راہ سے قدم باہر نرکھے اِسس خاطر کہ امانت ایسی صفت نیک ہی کہ ادنا آدمی کو اعلا کر دیتی ہی اور حرمت بخشتی ہی * اور خیانت ایسی خصلت بد ہی کہ نام آور انسان کو بدنام بنا کر ذلیل اور خوار کر دیتی ہی * ماپنہ ماموں کا قول ہی کہ میں ایماندار

آدمی کو دوست رکھتا ہون ہرچند وہ کمینہ ہو * اور جو کوئی دغا بازی اُس سے دشمنی کرتا ہون اگرچہ اشراف اور عالی خاندان ہو * اِس لئے کہ امانت نشان ایمان کا ہی * اور حدیث مین بھی فرمایا ہی کہ جو شخص ایمان نہین رکھتا اُسکو امانت نہین ہوتی * اور حق سبحانہ تعالی نے خاین کو اپنی محبت سے بے نصیب بنایا ہی * چنانچہ آپ فرمایا ہی کہ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا سارے خاین ناشکرون کو * پندرھوین جو کچھ پادشاہ کی سرکار سے اِسکا مدد خرچ مقرر ہو اُسپر قناعت کرے اور راضی رہے زیادہ طلبی کا خیال دل مین نہ لائے اور لالچی نہ بن جائے کہ مقرر حرص کو بے نصیبی لازم ہی * بیت * حرص سے بے نصیب رہتے ہین * حرص کو سب بُرا ہی کہتے ہین * حرص سے آدمی ذلیل بنا * اور قناعت سے سب کہین ہین بڑا * سولھوین روبرو یا پیٹھ پیچھے یعنے دربار مین یا اپنے گھر مین جب پادشاہ کا ذکر آوے خوبی و نیکی زبان پر لاوے * بلکہ اِس بات کی عادت اور خو بناوے کہ نہ بدی خاوند کی کسو سے سُنے نہ آپ سُناوے * اور اگر کسی غیر سے ایسا کلمہ نالایق سُنے جو پادشاہ کے ترک ادب پر دلالت کرتا ہو تو اُس شخص کو اُس خاطر

جھڑکے اور لعنت ملامت کرے اگر باز نہ آوے سخت کہے اور زبردستی چھڑاوے جو اسپر بھی نچھوڑے تو اُسکی صحبت اور دوستی یک قلم ترک کرنی مناسب اور بہتر ہی * پھر اُسسے کسو طرح تمام عمر بھر کلام نہو اور صاحب سلامت نہ کرے * مستعد ہووین جو کام اُسکے سپرد ہو اُسی مین رات دن لگا رہے اور جو خدمت کہ اُسکے ذمے ہو اُسکے سر انجام دینے مین ایک دم غفلت نکرے * بلکہ اِس سعی اور کوشش مین رہے کہ ہر وقت حاضر رہوں تو جس گھڑی سلطان یاد فرماوین جلد خدمت مین حاضر ہو جاؤن * انتہار ہوتین مہربانی اور رضامندی پر پادشاہ کی اِعتماد اور بھروسا نرکھے اور مغرور نہو بیٹھے اور اپنی خدمتگذاری اور حاضرباشی پر غافل اور بے پروا نہ بنے * کیونکہ غرور دولت اور مرتبہ کا محبت اور خدمت کو فراموش کر دیتا ہی * اور کسو سبب سے پادشاہ کے حضور مین ظاہر نہ کرے کہ آپ کی سرکار مین میرا برا حق ہی یا مین نے بہت خدمت کی ہی بلکہ اپنی نوکری کو ہمیشہ نیا سمجھے اور روز بروز نئی نئی جانفشانی اور دعاگوئی کرنے سے آداب فرمانبرداری کے اور حق نمک خوارگی کے پادشاہ کے دل

مین تار درگئے * اِسس صورت کی خدمتین آخر کی پہلی محنتون
اور نمک حلالیون کو یاد دلاتی رہتی ہین * کیونکہ سلاطین اُس
حق کو کہ انجام اُسکا اُنھد اسے علاقہ رکھتا ہو بھول جاتے ہین * اور
کسی کی خدمت کرنے کا احسان نہین مانتے اِسس لئے کہ یہہ
اپنے تئین لایق خدمت کروانے کے جانتے ہین * اُنیسوین جس
وقت کچھہ حاجت عرض کرنی ضرور ہو تو فرصت کا وقت نظر مین
رکھے کہ پادشاہون سے کچھ کہنا بکم نماز کا رکھتا ہی کہ اگر بروقت
ادا کرے قبول ہو اِسی طرح اپنی احتیاج بھی جو بروقت التماس
کرے روا ہو اسی واسطے دانا کہہ گئے ہین * بیت * حرام
اُسکو ہی پادشاہون کا مال * جو فرصت کے دم کا نرکھے خیال *
اور چاہئے اپنا مطلب اپنا عرض نکرے کہ نشان خفگی کا پادشاہ
کی پیشانی پر ظاہر ہو * بیسوین اگرچہ پادشاہ اُسکو عزیز
رکھے اور حرمت بخشے لیکن لازم ہی کہ اُس فرقے پر جو نزدیک
اُسکے آگے سے معتمد اور معتبر ہین یا قدیم خدمتون کا حق
رکھتے ہین سبقت نڈھونڈھے اور اپنے تئین اُنسے زیادہ
نہ سمجھے * کہ اِس حرکت سے حماقت اور سفاہت اور نادانی
اُسکی ثابت ہوتی ہی کیونکہ شاید پادشاہ کو اُس شخص سے

جس سے یہہ پیش دستی چاہتا ہی اُنس اور اُلفت
ہو یا اُسنے کچھ ایسی خدمتین کی ہون یا شرطین نوکری کی
ایسی بجالایا ہو کہ سلطان کے دل مین نقش ہون اور اُسکا
حق ضایع کرنا خوب نہ سمجھے تو اُسکی حرکت پسند نہ پڑے *
اور اگر وہ عزیز اِس کم ظرف شیخی باز کی جڑ کاٹنے کی فکر مین
مستعد ہو اور پادشاہ اُسکی طرفداری کرے تو البتہ وہ اِسکی
پیٹھ زمین پر لگا سکتا ہی * پس یہہ ساری عمر شرمندگی
اور خجالت مین رہیگا * قطعہ * جو بادشاہ کے نزدیک سب سے
ہوئے عزیز * تو اُس سے زیادتی داناؤن کا نہین پیشہ *
اگرچہ تیرے تئین مرتبا ملا لیکن * تو اُسکے درجے سے رکھہ
دل مین اپنے اندیشہ * اکیسوین لازم ہی کہ پادشاہ کے
غصہ کرنے اور برہم ہونے سے رنجیدہ نہ ہووے بلکہ خفگی اور
غضب اُنکی دل کی خوشی سے قبول کرے اور اپنی سعادت
جانے اِس خاطر کہ دانا کہتے ہین * کہ ہیبت فرماندہی کی اور دبدبہ
شہنشاہی کا بڑے سبب بھی لوگونکی روگردانی پر اُنکی زبان کھول
دیے ہی یہہ سمجھہ کر اُنکے حضور اِتنی ملایمت کیا چاہیے کہ اگر
باعث غرور کے کہ سلطنت کو لازم ہی کسو کو گالی دے پیشین

تو بھی وہ اپنے دونون ہاتھہ دعا کے لئے اُٹھاوے * مصرع * گالی نہ کہو یہہ ہین دعائین * اور اگر جھنجلاوین اُسکو مہربانی گنے * مصرع * ہرچند جفا دیکھی پر مین نے وفا سمجھی * بائیسوین اگر غصے اور غضب سلطانی مین پڑے تو ہرگز کسو اپنے بیگانے سے گلا نکرے اور دشمنی اور کینے کو اپنے دل مین راہ ندے * اُس گناہ کو اپنی طرف سمجھے اور دل مین قایل ہو کہ میری ہی تقصیر ہی * بیت * جانی کہ جفا کرے شکایت نکرون * بلکہ یہہ کہون کہ ہان گنہہ میرا ہی * اور بعد اُسکے اپنی محنت اور غریبی بجالاوے کہ جسکے سبب سے اُس خشم کو دور کرے * تئیسوین اگر کوئی پادشاہ کی خفگی مین پڑے یا کسو تہمت مین گرفتار ہو جاوے اور پادشاہ کے دل مین اُسکی طرف سے کینہ بیٹھے تو واجب ہی کہ اُس گنہگار سے کنارہ پکڑے اور اُس مرد سے جو متہم ہوا ہی دوستی چھوڑ دے * اُسوقت تک کہ غضب سلطانی اُسپر سے کم ہو جاوے اور مہربانگی اور رحمت کی توقع ظاہر ہو * تب ایسے عذر جو معقول اور پسندیدہ ہون درمیان لاکر اُسے راضی اور خوش کرے جس مین اُسکی تسلّی ہو * چوبیسوین یہہ کہ پادشاہ کی رضامندی اور خاطرداری کے یہان تک

در پی رہے کہ روز بروز اُنکو اپنے اوپر زیادہ مہربان رکھے اور
مزاج اُنکا اُس سے خوش رہے * لیکن یہہ بات یعنے دل مین جگہہ
پیدا کرنی چار طرح سے ہو سکے ہی * ایک اُنمین سے یہہ ہی کہ جو کُچھ
بادشاہ زبان مبارک سے فرماوین اُسکی بہت سی تعریف
کرے اور کہے درست ہی بشرطے کہ وہ بات خلاف دین
اور شرع کے نہو * دوسرے عقل و تدبیر کو اُنکی سراہے * تیسرے
خوبیان اُنکی ظاہر کرے * چوتھے بُرائیان اور بدحرکتین اُنکی پوشیدہ
رکھے * پچسوین بھیدونکا چھپانا ضرور ہی اور یہہ کام سب شرطون
مین بڑی شرط ہی اور جڑ تمام ادبون کی ہی * پس مقتضی
عقل کا یہہ ہی کہ رازہاے پادشاہی کے پوشیدہ رکھنے مین کمال
کوشش بجالاوے اور اس بات مین خبرداری اور ہوشمندی
کی راہ یہہ ہی کہ پادشاہ کا ظاہری احوال جس سے سارے نوکر
چاکر واقف ہین اُسکو بھی اپنے مقدور موافق چھپائے رکھے
اور اپنے مُنہہ سے نکہے تو اس عادت سے خود بخود رازپوشی
کی صفت پیدا ہوگی آخر سب بھید چھپانے اُسکو آسان
معلوم ہونے لگینگے * اور ایک فایدہ یہہ ہی کہ جب
سلطان نے اُسکی نصحات سے اطلاع پائی اور اُن کے

گوش گذار ہوئی تو اگر کوئی سر ظاہر بھی ہو پر اسپر بہتان
نہ لگے گی * اِس لئے کہ راز پوشیدہ اگر کوئی فاش نکرے
تو بھی اُسکی ظاہری چال ڈھال پر گمان کر کے معلوم کر سکئے *
یہہ احوال بعضی دلیلون سے دریافت ہو جاتا ہی * اِس صورت
مین وہ لوگ جو ہمراز اور محل اعتماد کے ہین وے بھی متہم
ہوتے ہین اور گمان بد اُن پر لیجاتے ہین * پس جب کوئی اِس
صفت سے مشہور رہوا کہ یہہ محرم اسرار کا ہی اور کوئی سر
اِس سے آشکارا نہین ہوتا تو وہ اُس گمان اور بہتان سے
بچ رہتا ہی * اگر بناہ خدا کی کوئی پرت کا ہلکا ہو اور اُسکے پیٹ
مین پانی نہ پچ سکے تو وہ راز کو سُنکر کب پچا سکے گا * آخر
ایک نہ ایک دن اپنا سر بھی نہ بچا سکے گا اُس سر کے ساتھہ
اِسکا سر خوف و خطرے کے مقام مین ہی * بیت * کہا دانا نے
جو ہی نیک خصلت * کہ گر سر چاہیئے تو سر کو کہہ مت * نصیحت *
کہتے ہین کہ کسو شہنشاہ اُولوالعزم نے ایک حکیم نام آور
عالیقدر سے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کرو * اُنھون نے فرمایا کہ ای
مالک ساری نصیحتین اِن دو کلمون مین تمام ہین * ایک تو یہہ
کہ حکم خدا کا سب پر بالا سمجھے * اور دوسرے شفقت اور رحم

دلی خدا کے بندون پر رکھے اسی معنے مین کہہ گئے ہین * قطعہ *
جو بات سب مین خوب ہی گر تجھہ کو چاہیے * تو ای جوان
بو رھون سے یہہ نکتہ یاد رکھہ * پہلے خدا کی بندگی کر اور ادب
سے رہ * اور بعد اُسکے بندون کو نیکی سے شاد رکھہ * پھر پادشاہ
نے پوچھا اب سیاست کے حق مین کوئی بات کہو * بولا کہ انسان
کے قتل کرنے مین سعی کرنی خوب نہین کہ آدمی کے بدن کی
عمارت کو ڈھانا اور خدا کے باغ کے اِس درخت کو کاٹ کر
گرانا سہج کام نہین * مگر تین قسم کے شخصون کو ذوق سے
مارئیے کہ اِس حرکت کو سُنکر دانا تمھین معذور رکھین گے *
ایک اُنمین سے دشمن ہی جو تمھارے ملک کے لینے کا
ارادے کرے * دوسرا وہ اہل خدمت جو سرکار کا مال
چُرا دے * تیسرا اُنمین کا جو بھید سُنے اور سب سے کہتا پھرے *
ایسے حرام زادونکو جلد زمین کا پیوند کیجئے یعنے خاک کے تلے
چھپا دیجئے تو تمھارا بھی راز چھپا رہے * قطعہ * بھید سلطان کا جو
کوئی ظاہر کرے * اُسکو مٹی کے تلے تو دے چھپا * سر چھپا رکھہ
جو تیرا بھی سر بچے * سر چھپایا جسنے اُسکا سر بچا * حکایت *
کہتے ہین کہ کسو پادشاہ نے اپنے ایک ملازم سے ارشاد

کیا کہ میں جو بات تیرے ساتھہ کہون خبردار تو کسو سے نہ کہیو * اُسنے کہا میری کیا طاقت جو مین کہین ظاہر کرون * تب فرمایا کہ مین اپنے بھائی کی طرف سے اندیشمند ہون * پس آگے اُس سے کہ وہ قابو پاکر دغا کا قصد کرے میں اُسکے دفع کرنے کی فکر مین رہتا ہون * اب تجھے لازم ہی کہ ہمیشہ میری محافظت اور خبرداری مین رہے اور میرے بھائی سے جو کچھہ دریافت کرے مجھہ سے وہ بات ٹھیک ٹھیک آکر کہے * اُسنے حضور مین پادشاہ کے تو قبول کیا لیکن فرصت پاکر یہہ تمام احوال اُسکے بھائی کے گوش گذار کر دیا * وہ اُسکا بہت منت دار اور شکر گذار ہوا اور بولا کہ تونے اپنا حق مجھہ پر ثابت کیا جو مجھے اِس دغا سے خبردار کر دیا اِسکا عوض خدا چاہے تو بہ شرط مقدور تجھہ سے کرونگا اُس روز سے ہوشیار ہو گیا اور اپنی احتیاط اور نگہبانی کرنے لگا * اتفاقاً پادشاہ نے رحلت کی اور سلطنت اُسکو پہنچی جون تخت پر بیٹھا اور چتر پھیرا گیا وہین بھائی کے اُس نوکر کے حق مین حکم کیا کہ اُسکا سر کاٹ ڈالین * وہ بولا ای پادشاہ ایسا مین نے کیا گناہ کیا ہی مین اُمیدوار انعام کا ہون * فرمایا یہہ کیسی تقصیر ہی کہ میرے

بھائی کا راز تونے آشکارا کیا باوجودا تنی بخشش اور نوازش کے کہ تیرے حق مین فرماتا تھا اور تجھے محرم سمجھکر ہمراز اپنا بنایا تھا * ہرگاہ تو اُسکا بھید دل مین نہ رکھہ سکا مجھے تجھہ پر کیا اعتبار باقی رہا * آخر اُسکی گردن ماری فقط اِسی باعث کہ سر نہ چھپایا اپنا سر کھویا * بیت * مین پیر میکدے سے پوچھی مخلصی کی راہ * پیالا اُٹھا کے بولا چھپانا بھیدون کا * لیکن اپنی خودداری کی رعایت مین سات شرطون کو عمل مین لانا ضروری ہی * پہلی یہہ کہ جس جگہہ سے نہ لیا چاہیئے نہ لیوے اور جس جگہہ نہ دیا چاہیئے نہ دیوے * تو دنیا مین بدنام اور بے قدر نہووے اور نہ عاقبت مین رسوا اور شرمندہ بنے * دوسری تا مقدور سب کی طرف کی بدی کو دل سے دور کرے اور سب سے نیکی تا مقدور کرے اور ہر ایک کو فیض پہنچاوے * تیسری بلند ہمت ہو کہ اعتبار ہر کسو کا موافق اُسکی ہمت کے ہوتا ہی * اور یہہ مقرر ہی کہ جو کوئی صفت عالی ہمتی کی رکھتا ہی وہ ہرگز اپنے دم کو کہ پاک ہی دنیا کے مال کی طمع مین کہ وہ نہایت حقیر ہی ذلیل اور خوار نہین کرتا اور تھوڑے سے جاہ یا مال کے فائدے کے لئے اپنی ذات شریف کو برباد نہین دیتا اِسواسطے کہ دولت و حشمت پایدار

نہین رہتی پر وہ ساری عمر خفت اور خواری کی قید مین گرفتار رہجاتا ہی * چوتھی نہ بہت سختی اپنے اوپر روا رکھ نہ اوٗرون پر * چنانچہ حجت الاسلام نے فرمایا ہی کہ وہ شخص عجب بدبخت ہوگا جو بندے کی رضامندی کے لئے اپنے تئین خدا کے خشم مین گرفتار کریگا * اور سلطان کی مہربانگی کے واسطے اِتنا مظلمہ اپنی گردن پر بار کریگا اور اپنے بدن کو دوزخ کا کُندا بنا تیار کریگا * قطعہ * آدمی کی خوشی کی خاطر تو * اپنے تئین قہر مین خدا کے نڈال * حیف ہی اوٗرون کی خوشی کے لئے * کھینچے بے فایدہ تو رنج و ملال * پانچوین قدر اپنے اختیار اور سرداری کی جانے اور غنیمت اپنے قابو اور قدرت کی پہچانے اور رکھہ ایسا کام کرے کہ آگے موت کے بھونچال کے صدمے سے اور پیش از غلبہ لشکر مرگ کے کہ وہ ڈھانے والا لذتون کا ہی * بیت * اُس سے آگے کہ اجل آکے اچانک پہنچے * سوچ اِس زندگی کو وفا تک پہنچے * ذکر نیک اور نشان خوب اُس سے یادگار رہے * چھٹی جتنا اختیار اور مرتبہ پادشاہ مغرور نہو جاوے اور بھروسا مصاحبت اور شان شوکت پر نکرے کہ زمانہ بے وفا مشہور ہی کہ عداوت کی عادت رکھتا ہی اور

فلک کا پاجی پنا سب کو معلوم ہی کہ فی لذت کی خصلت سے بد
نام ہو رہا ہی * تھوڑے سے عرصے مین فرمان دولت کا جسے اپنے
ہاتھین کا غذ کو واسطے کتابون کے لپیٹا جاتا ہی * اور طومار نا امیدی کا
طالعمندی اور مقصدوری کے صفحے کے اوپر کھینچا جاتا ہی * یعنے
دنیا کے کارخانے کو جلد زوال آتا ہی * ابیات * نہو تو مال پر
دنیا کے مغرور * کہان ہی آج دارا اور فغفور * تو مرتے وقت
سب کچھ چھوڑ دیگا * جو ہی کچھ پاس دشمن سارا لیگا *
ساتوین جتنا مقدور رہو اور ہو سکے خلق اللہ سے نیکی کرے کہ
فایدہ بادشاہون کی خدمت مین اختیار پانے کا اور سلاطینون
کے حضور مین اعتبار پیدا کرنے کا یہی ہی * کہ آپ بھی بخشش
کے فایدے اور احسان کے انعام خاص و عام کو پہنچاوے * اور
خورد و بزرگ کو اپنے جاہ و مرتبے کے نفع سے نوالہ فیض کا
چکھاوے * یقین سمجھا چاہیے کہ جو کوئی نیکی کرتا ہی اپنے ساتھ
کرتا ہی * پند * ایک بزرگ دیندار کا قول ہی کہ مین نے اپنی
ساری عمر مین کسو کے ساتھ نیکی نہین کی * ایک مصاحب نے
پوچھا کہ ہمیشہ فیض تمھارے انعام اور احسان کا عام ہی
اور بہت سے رودار اور نام آور آپ کی نعمتون سے

کھاتے ہیں اور تمھارے کرم کے خوان سے حصہ پاتے ہیں * پس یہہ کیا کلام ہی جو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کسو سے بھلائی نہیں کی اِسکے کیا معنے زبان مبارک سے بیان کیجے اور میرے دل کا دبدبا مٹا دیجیے * جواب دیا کہ میں سچ کہتا ہوں حق سبحانہ تعالی اِس صورت سے کلام مجید میں فرماتا ہی کہ اگر تم نیکی کروگے تو اپنی ذات سے نیکی کروگے * تو اِس سے معلوم ہوا کہ ثواب میرے احسان کا میری ذات کی طرف رجوع کریگا * پس میں نے جتنی نیکی کی ہی اپنے ساتھہ کی ہی * اور درجے بدی کے بھی ایسے ہی ہیں کہ اگر بدی کروگے تو اپنے دم سے کروگے کیونکہ عذاب اُسکا بھی تمھاری ہی طرف باز گشت ہوگا * ابیات * تو نیکی کر جواب ہی تجکو قدرت * بدی کو چھوڑ دے کر ہیگی امت * بھلا کرنے سے پیش آوے بھلائی * برا کرنے سے ملتی ہی برائی * لیکن رعیت کی طرف رعایت میں غور کیا چاہیے کہ اصل غرض جو دولت سے کچھ رضامندی پادشاہ اور امیروں کی نہیں * بلکہ خدا کا حکم یہہ ہی کہ قدرت اور دستگاہ پاکر رعایت میرے بندوں کی اور آبادی ملک کی کرو * پس رعیت کے حق میں رعایت رکھنی سب کاموں

مین بڑا کام ہی * پر یہہ رعایت دو شرطون سے ہوسکتی ہی * پہلے یہہ کہ اُنکی حالت کی محافظت مین کوشش بجالاوے تقاوی اور تسلی دیکر ایسا کرے کہ اپنے کام سے باز نرہین اور اپنی بستی سے جلاوطن نہونے پاوین * دوسرے ظلم ظالمون کا اُن سے دور رکھے کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ رعیت مانند بکری کی ہین اور عامل جیسے چرواہا * اور بادشاہ گویا مالک اُنکا جس طرح خاوند ایہ رکا ایور چرانے والے کو سونپ دیتاہی کہ وہ بانکہ بھیڑیے سے جو اُنکو پھاڑ کھائین نگاہ بانی کرکے بچاوے * اور اچھے تارے پر جہان خوب ہری گھاس ہو چراوے * تو خوب فربہ بناوے اور اُنکی نسل بڑھاوے اور دودھ حاصل کرے * ایسے ہی ارکان دولت کو لایق ہی کہ رعیت کو ظالم حاکمونسے کہ وہ بجاے بھیڑیون کے ہین پناہ مین رکھے * اور جس صورت مین اُنکی بہتری دین و دنیا کی ہو اُس طرح بساوے * اور اگر اُنکے احوال سے غافل ہو تو ظالم جو کچھہ چاہین سو اُنکے ساتھہ سلوک کرین * ابیات * تو ہی رکھوالا شکر کر اُسکا * بھیڑون کو بھیڑیون سے رکھہ تو بچا * نہین دانائی یہہ کہ تو سووے * بھیڑیا بھیڑیون مین جب ہووے * اب یہہ کئی کلمے امیرون کے ادب مین مجمل لکھے گئے * بہمن مین

نکتے اُمرا اور وزیروں اور نویسندوں اور مصاحبوں کو جو
آداب اور احتیاط واجب ہی سو کہتا ہوں وہ یہہ ہیں * کہ امیروں
میں ہر ایک کو چاہیے کہ بارہ قاعدے یاد رکھے اور اُنپر عمل کرے *
پہلے فرمان برداری خداے بزرگ کی لیکن اِس شرط سے
کہ جس قدر اپنے دل میں خواہش رکھے کہ خدا کے بندے ہماری خدمت
کریں آپ بھی بجا ہے کہ خدا کی بندگی اُس سے کم کرے کیونکہ
یہہ نیت نہایت بری ہی کہ اپنی سرداری کا مرتبہ خلق اللہ سے زیادہ
چاہے اُس درجے سے کہ جو خدا کی خاوندی کا آپ ادا کرے
پناہ مانگتا ہوں خدا سے اِس بات میں * بیت * تو خدا کی طرف
جو آویگا * تو خدا بھی تجھے بچاویگا * دوسرے یاد رکھنا نعمت کے
حق کا واجب ہی کہ حق اپنے ولی نعمت کا نہ بھولے اور راہ مخالفت کی
نچلے کہ کفران نعمت کا نتیجہ بہت بد ہی * ایک برائی اُسمیں سے
یہہ ہی کہ کسو پادشاہ کو ایسے پر اعتماد نہیں رہتا اور سب کی
نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا ہی * اور یہہ بھی مقرر ہی
کوئی ناشکر نمک حرام اپنے دل کے مطلب کو نہیں پہنچتا بلکہ آخر
کم بختی اور شرمندگی میں گرفتار ہوتا ہی * ابیات * حق انعام
پادشاہونکا * اور ادب اُنکا چاہیے رکھنا * بخت اور دولت اُسی پے

مُنہہ موڑتے * جو ولی نعمت اپنے کو چھوڑتے * اور کہتے ہیں کہ
نشان مردمی اور مردانگی کا یہہ ہی کہ اگر کچھہ بدی یا نقصان
خداوند نعمت کی طرف سے پہنچے تو اُسکو عوض اُس نیکی اور
فائدے کے جو اُس سے ملا ہی ناچیز سمجھے اور دل میں نہ لاوے *
یہہ بھی شکر نعمت کے ادا کرنے کا عوض ہی گویا شکر اُسکی نعمت
کا بجا لایا * بیت * گلی سے تیری جو ڑرون کے سبب ہم کیونکہ اُٹھہ
جاوین * کہ مردون کو نہین لایق ہی تنّاز خم کو کھاوین * حکایت *
کہتے ہیں کہ کسو خواجہ کے ایک خانہ زاد تھا بڑا ہوشیار اور
عقلمند * ایک روز وہ عزیز اُس غلام کو ساتھہ لیکر باغ
مین گیا سیر کرتے کرتے فالیز کی طرف جا نکلا وہان سے ایک
کھیرا توڑ کر غلام کے ہاتھہ مین دیا کہ کھا * غلام نے چھلکا چھیلا
اور برتنے مزے سے کھانے لگا * یہہ دیکھہ کر خواجے کو بھی ہوس
ہوئی ایک پھانک اُس سے مانگی جو آپ بھی کھاوے * جب
چکھا تو نہایت کڑوا معلوم ہوا بولا ای غلام ایسے کڑوے
کھیرے کو تو نے خوشی سے کس طرح کھایا یہہ کیا مزے جی مین
آیا * کہا میان صاحب اسکو تم نے مجھے عنایت کیا اور رہیشن
تمہارے ہاتھہ سے ہمیشہ تر نوالے سلونے میٹھے مزے مزے

کے بہت سے کھاتا رہتا ہون * اب میرے تئین شرم آئی
ایک کڑوے گھونٹ سے منہہ بناؤن اور اُسے اُگل دون *
بیت * سو بار تیرے ہاتھہ سے کر کھائی ہو شکر * جو ایکبار تلخ
بھی کھاتو نہین ہی ڈر * خواجہ کو یہہ بات نوش آئی اور
کہا میرا شکر نعمت تونے ادا کیا اب تجھے اپنی خدمت مین
نرکھونگا دہین اُسکو آزاد کیا اور ڈھیر سے انعام دیا *
تیسرے امیرونکے آداب مین سے یہہ ہی جتنا جاہ و جلال پادشاہ نے
اُن کو عنایت کیا ہی اُسی کے وسیلے سے کوشش کرکے مال پیدا کرین
نہ کہ پادشاہ کی ذات سے لینے کا ارادہ رکھین * یعنے خدمت
اور قدرت کے ہونے سے یہہ دُھن دوڑاوین کہ آپ
کماوین نہ کہ خداوند کے مال پر دل کو لبھاوین * اور جس طرح بنے
کھاجاوین اور آخر اُس حرکت کی سزا پاوین * کیونکہ مال
ہر ایک انسان کا محبوب ہی اور سب کی نظرون مین
پسند اور خوب ہی * پس جو کوئی دوسرے کے معشوق پر دل
دوڑائے یا طمع کو کام فرمائے آپ سے آپ سبب دشمنی
کا پیدا ہو جاوے * داناؤن کا قول و فعل ہی کہ سلاطین سے
اسباب روپی پیدا کرنے کے مانگا چاہیئے نروپی طلب کرنے * مثلاً

خدمت کی درخواست کیجئے کہ جسکے باعث مال پیدا ہو اور خاطر
جمع ہو جاوے سوال کرنا نہ پڑے اور دولت خود بخود ہاتھہ
آوے * پادشاہوںکی سرکار سے اِسی طور سے نفع ملتا ہی کچھہ
نقد تحصیلی حوالے نہین کر دیتے * چوتھے لازم ہی کہ جتنا اسباب
امرائی کا اور نقد خزانہ پیدا کرے وتناہی تجمل پادشاہ کا اور
بندوبست بارگاہ کا منظور رکھے نہ زیب و زینت اپنی ذات
کی لحاظ کرے * اِس لئے کہ یہہ حرکت اور یہہ نیت نمک حلالی
کے آداب سے بہت مناسب اور حق شناسی کے مرتبے سے
نہایت لایق ہی * بلکہ اگر اِسی صورت سے خیرخواہی اور جان
فشانی مین مستعد رہیگا تو عنایات پادشاہی مین بھی خلل
نہ آویگا * اور اگر اپنی خودداری خیال مین لاویگا تو آخر پچھتاویگا *
پانچوین پادشاہونکی ریس کرنے سے ڈرتا رہے کیون کہ
اُنکی ذات لاثانی ہی کھانے پینے اور رہنے اور پہننے مین سواے
اُن کے کوئی اُن کی برابری نہین کر سکتا * اور بہت سی باتین
ہین کہ وہ فقط اُنھین کو لایق ہین دوسرے کو نہین پھبتین *
اور اگر از راہ نادانی کے یہہ کوئی ایسی حرکت کریگا کہ
مشابہ پادشاہ کے چلن سے ہو اور یہہ خبر حضور تک پہنچے

تو بہہ اُسکے باعث ہلاکت کے دریاؤ مین ایسا غوطہ کھائے کہ
پھر نہ ترے * چھٹے جو قول یا فعل کہ بادشاہ سے ظہور مین آوے
اور وہ خلاف شرع کے نہو اور خود بادشاہ ہی اُسکی
تعریف کرے تو لایق ہی کہ یہہ بہی سراہے اور آمنا وصدقنا
کہے * بیت * جو شاہ دن کو کہے رات تو دم مارے * کہہ یہہ بارکہ اُگا
چاند چمکے ہین تارے * اور یہہ صاحب شعوروں کو معلوم ہی
کہ دنیا مین کوئی کام ایسا نہین جو دو صورت سے باہر ہویا
نیک ہی یا بد * بس اِسی سعی اور کوشش مین رہے کہ
اچھی بات جو ہوئی ہے اُسکو بادشاہ کی طرف سے سمجھے * اور
اگر وہ کام خوب نہو تو دانائی کی تدبیرون سے عرض کرکے
دل نشین کر دے * ساتوین اگر سلطان ایسی صلاح فرماوے
کہ برعکس اُسکی سمجھہ کے ہو یا کوئی بات ارشاد کرے کہ نا
پسند اُسکے مزاج کے ہو تو راضی رہے اور موافقت کرے *
اور ویسی ہی دلیل گذران کر اُسکی بالابش کرے اور
دل مین خوب سوچے کہ وہ بادشاہ ہی اور میرا حکم واجب
ہی کہ متابعت اور فرمان برداری اُسکی ہر دم منظور
رکہون * آٹھوین چاہیے کہ رتبے مانے اور منہہ لگے ہو جانے

سے مغرور نہو جاوے * اور عزت و حرمت دینے سے بادشاہ کے
اپنے درجے کی حد سے قدم آگے نہ برتاوے * آداب ابن المقفع
میں یہہ نصیحت مذکور ہی کہ اگر سلطان تجھے بھائی کہے تو اُسکو
خاوند جان اور اگر فرزندی کا نام تجھہ پر رکھے تو اپنے تئیں غلام
پہچان * ہر چند وہ تیری تعریف میں مبالغہ فرماوے تو خدمتگاری
اور عاجزی میں کمی نکر * بیت * شاہ جتنا کہ لطف فرماوے * اُتنی
یہہ بندگی بجالاوے * اور یہہ بھی سمجھنا ضرور ہی کہ جو بڑا امیر ہو کہ
نہایت اختیار اور بہت مقدور رکھتا ہو اور اُس سے کوئی
حرکت ایسی واقع ہو کہ بادشاہ کی حکم رانی اور سیاست
فرمانے سے مشابہت رکھتی ہو تو البتہ بادشاہ کے مزاج
مبارک کے ناگوار اور ناپسند ہو گی * اگرچہ ظاہر میں مُنہہ
پر لا کر شرمندہ نکرین پر دل میں گرہہ رکھیں گے اور جلد اُسکی
کسر نکالینگے * بیت * نکر تو ملک میں شہ کے حکومت بیجا *
کہ بادشاہ مقابل کو دیکھہ نہیں سکتا * حکایت * کہتے ہیں
کہ سلطان محمود غازی کے بھائی نے اپنے زرخرید غلام کو کہ
اُس سے کچھہ برا گناہ صادر ہوا تھا باندھہ کر لٹکا دیا اور حکم کیا کہ
کف پائیان اُنکا توڑو وہ غلام بعد مار کھانے کے سلطان کے روبرو

فریاد کرنے کو آیا * سلطان نے حقیقت سُنکر فرمایا کہ جھنڈا اور
نقارہ اور چھتر اور تخت بلکہ تمام اسباب سلطنت کا بھائی
کے دروازے پر لیجاویں * اُسنے جب یہہ احوال دیکھا خوف کے
مارے ڈرتا کانپتا بلے تامل سلطان کے حضور دوڑا آیا اور عاجزی
اور غریبی سے زمین پر ناک گھسنی اور ہاتھہ جوڑکر عرض کرنے
لگا کہ بندے سے ایسا کونسا گناہ عمل میں آیا اور کیا جرم واقع
ہوا جسکے سبب خاطر اشرف پر ملال گذرا * اور جہان پناہ نے
سارا لوازمہ پادشاہت کا اِس عاجز کے مکان پر بھجوا دیا *
سلطان نے فرمایا کہ اگر سلطنت میرا حق ہی اور میں صاحب حکم
ہون تو تجھے لڑکانے اور باندھنے سے غلاموں کے کیا علاقہ * تجھے لازم
تھا کہ وہ احوال حضور میں ظاہر کرتا میں تحقیق فرماتا اور مالک
کا ظلم مملوک پر اور مملوک کی شوخی مالک کے ساتھہ ہونے دیتا *
حق تعالی نے اپنے بندے میرے سُپرد کئے ہیں اُنکا اُنکا جواب
مجھے دینے پڑیگا نہ تجھے * آخر بہت شفاعت کرنے سے گناہ اپنے
بھائی کا معاف کیا * ابیات * سیاست پادشاہونکو ہی لایق *
کرے گر دوسرا تو ہی وہ احمق * دلبری حکم میں شاہون کے
مت کر * جو کام اُنکا ہی رکھہ موقوف اُن پر * نوین کار بارسپاہ

کا امیروں کے سپرد ہی* چاہیے کہ اُمرا پادشاہ کو اِس بات کی رغبت دین اور مزاج اُنکا اِسپر لاوین کہ ہمیشہ لشکر تیار اور آراستہ رہے اور لڑائی پر مستعد اور موجود تیار رہے* اِس واسطے کہ دنیا جگہہ فتنہ اور فساد کی ہی اور کسو کو معلوم نہین کہ کسو وقت کیا حادثہ ناگہانی پیش آویگا اور کس طرف سے پیدا ہوگا* پس اگر سلطان مال ہی اکٹھا کرنے مین مشغول رہے اور فوج جمع نکرے تو ضرورت کے وقت لاچار ہو جائے اور عاجز بنے* کیونکہ جمع کرنا آدمیونکا مال سے میسر ہوتا ہی اور سارا ملک مردونکی نمک حلالی اور جانفشانی کے باعث عمل مین آتا ہی اور فرمان بردار بن جاتا ہی* اِسی مطلب مین قول بزرگونکا ہی کہ نہین ملک ہاتھہ آتا مگر فوج سے اور نہین فوج اکٹھی ہوتی مگر مال سے* بیت* تمام ملک میسر ہو زور لشکر سے* یہ فوج ہو ہی اکٹھی خزانۂ زر سے* حکایت* کہتے ہین کہ کسو پادشاہ نے اپنے ایک امیر سے صلاح پوچھی کہ مال اور لشکر کے قصے مین حیران ہو رہا ہون* اگر مال جمع کرنے کا خیال کرتا ہون تو لشکر تباہ ہو جاتا ہی اور اگر فوج کو تیار رکھا چاہتا ہون تو خزانہ خالی نظر آتا ہی* امیر نے مصلحت دی کہ روپیہ جمع کیجیے* سلطان نے جواب

دیا کہ سپاہی پریشان ہو جائینگے * تب اُسنے التماس کیا
کہ اگر یہ اب چلے جائینگے پر جس وقت اُنکا کام پڑیگا او رخزانے کا منہہ
کھول دیجیے گا سب دوڑے آئینگے * فرمایا اِس بات کی کچھ
دلیل ہو تو عرض کر * اُسنے کہا ایک یہہ حجت تو ظاہر ہی کہ
اِس گھڑی اِس مکان مین ایک مکھی دیکھنے کو بھی نہین
حکم کیجیے کہ ایک باسن شہد کا لادین * پادشاہ نے فرمایا کہ
جلد حاضر کرین شہد کے آتے ہی ڈھیر سی مکھیان بھنکنے لگین *
تب وہ بولا مین نے جو کچھ کہا تھا اُسکا یہہ نمونہ موجود ہی * سلطان
بھی دیکھہ کر بہت سی شاباشی دینے لگے اور بولے تو نے سچ
کہا تھا * پھر اُس بات کی دوسرے امیر سے مشورت کی * اُس
نے کہا شاکر کو بلائیے اور اُسکو اپنے پاس سے علیحدہ نفرمائیے *
اِس واسطے کہ جسوقت آپ چاہینگے تُرت کام کے لوگ جمع
ہو وینگے * پادشاہ نے اُس سے بھی پوچھا کہ تیری اس بات
کی کچھ حجت ہی * عرض کی کہ قبلۂ عالم ہی پر رات کو التماس
کرونگا * جب رات ہوئی بولا کہ شہد کا باسن منگوائیے جب
آیا ایک مگس بھی اُسپر نہ آبیٹھی * تب وہ کہنے لگا جہان
پناہ جب انسان کا دل کسو سے ٹوٹ جاتا ہی اور رنجیدہ ہو جاتا ہے

هین پھر ہر چند اُنکو مال کا لالچ دیجئے اور خاطرداری کیجئے لیکن گرد نہین پھرتے اگر حکم ہو تو مین اسبات مین ایک حکایت کہون * بادشاہ نے فرمایا بیان کر * اُس نے یہہ حکایت کہی * کہ مصر مین کوئی بادشاہ تھا کہ مال کے جمع کرنے مین کوشش کرتا اور سپاہیون کے احوال کی نہ پرسش تہا * تمام ملک سے جو خزانہ آتا صندوقون مین رکھتا جاتا اور نہایت خبرداری اور نگہبانی اُسکی کرتا رہتا * اتفاقاً شام کا حاکم لشکر جمع کرنے لگا کہ جنگ کے ارادے پر مصر کی طرف متوجہ ہووے یہہ خبر مصر مین آ پہنچی * ایک امیر نے مصر کے سلطان سے کہا کہ یون سُننے مین آیا ہی کہ امیر شام تمھاری لڑائی کے واسطے لشکر لیے چلا آتا ہی روپیہ دیتا ہی اور لگاہٹ پر قلم جاری کیا ہی * اب آپ کی فوج اور رفیق کہان ہین * بادشاہ نے خزانے کے صندوقون کی طرف اشارت کی اور کہا لڑائی کے جوان تھیلیون مین ہین اور میرا سارا لشکر صندوقون مین چھپا بیٹھا ہی جب چاہونگا باہر نکل کر کام آویگا * اِسی عرصے مین حریف کوچ درکوچ آ ہی پہنچا اور بے لڑائی غالب ہو کر سارے صندوق اپنے تصرف مین لایا * اور بولا اگر تو اِس مال سے سپاہی

جانباز اور لڑنیوالے جمع کرتا تو اِسقدر حیرانی اور بےبسی مین
نہ پڑتا * بیت * جو مال خرچ کرو تو سپاہی ہاتھ آوے * نہ دو تو
جاندوہ میدان سے بھاگ ہی جاوے * دسوین اپنے ملک کی
آبادی اور چَین اگرچاہے تو لازم ہے کہ جاسوس اور خبردار
باہوش متعین کرے کہ وہ چارون طرف سے روز مرّے کی
بھلی بُری خبرین جیسی کی تیسی لگاوے * تو جس طرف کہ
فتنے کے سر اُٹھانے کی سُنسُن پاوے جلد اُسکے
تدارک کی کوشش فرماوے * حکایت * کہتے ہین حاجب جو
عباد نوکر فخر الدولہ دیلمی کا تھا جو اکثر اوقات شیراز مین
مقام رکھتا * ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ تین روز پیہم حضور مین
نگیا پھر چوتھے دن صبح کو دربار مین آکر حاضر ہوا * فخر الدولہ
نے پوچھا کہ تین شبانہ روز غیر حاضری کا کیا باعث تھا * حاجب نے
کہا پرسون ہرکارہ میرا ملک خطا کی طرف سے پہنچا اُسنے کہا
کہ خطا کا حاکم جس وقت فراش خانے کو جاتا تھا ایک اپنے امیر
معتبر سے گوشش بگوش کچھ بات کہنے لگا * سو اُس روز
سے مجھے اندیشہ اور فکر تھی کہ کیا جانے کیا ہو گا * اِس خیال پر
لشکر کی موجودات لیتا تھا اور اُسکے دفع کرنے کا اور اپنے ملک

مجھے مخفی ظاہر ہونے کا منصوبہ کر رہا تھا آخر آج صبح کو دوسرا
خبردار آیا اور یہہ خبر لایا کہ وہ تیاری فوج کی کر کے اپنی ہی سلطنت
میں کسو سمت بھیجتا ہی * اب میری خاطر جمع ہوئی مجرے میں
آ کر عرض ہوا * اس نقل سے دھیان کیجئے کہ امیرون اور
وزیرون کو پادشاہون کے کام کی اس مرتبہ سعی اور
جستجو ضروری باوجودیکہ خطا کہان اور شیراز کہان لیکن از
بسکہ ہوشیار تھا ذرا سی بات سُنکر چوکنا ہوا * چنانچہ میں نے
آگے بھی اخبار نویسون اور جاسوسون کے حق میں دو تین
کلمے لکھے ہیں * بیت * جو ملک کا ہوا مختار تو تو کوشش کر *
کہ چارون طرف سے تو باخبر رہے ہر وقت * گیارھوین لازم
ہی کہ فقیرون اور محتاجون کا وسیلہ بنے اور انکو سلطان
تلک پہنچاوے * اور مظلومون اور دادخواہون کا پادشاہ
کے حضور تک لیجانے کا مربی ٹھہرے * تو وے اپنا درد دل عدالت
کے دارالشفا کے حکیم سے بیان کر کر مراد کی شفا کا شربت
نوش کرین * اور جو ایسا امیر مختار ہو کہ رعیت اسکی
دہشت سے پادشاہ کی خدمت تک نہ پہنچ سکین اسکی یہہ
مثل ہی کہ دریا کا پانی خوب نتھرا اور میٹھا ہی لیکن مگرمچھ

آسی مین رہتا ہی کہ پیاسے اور بھوکے ہوئے آدمی پینے
کو چاہیے ہیں پر اسکے ڈر سے اُس پانی کے گرد پھر نہین سکتے*
بیت * جو اختیار ملا تجھکو تو تو ایسا کر * کہ تجھہ سے ملک کے
درویش پاوین سب آرام * بارہوین زیردستون کے
ساتھہ ایسی زندگی کرے کہ زیردست بھی اُسکے ساتھہ خوشی
سے اپنی زندگانی کاٹین * چنانچہ حدیث مین لکھا ہی کہ جو کوئی
خلق اللہ پر رحم نکریگا اُسپر بھی رحم نکرینگے * اور اخبار مین
آیا ہی کہ جو کوئی تم سے زیردست ہو اُسپر کرم اور بخشش
کرو تو تم پر بھی عنایت و بخشش کرے جو تم سے زبردست
ہی * ابیات * زیردستون کا غم نہ کھایا کر * اور زبردستی
سے فلک کی ڈر * کر سلوک ایسا خلق سے جیسا * چاہے
تو تجھہ سے بھی کرین ویسا * لیکن وزیرونکو ادب بادشاہون
کے بجالانے اور دوسرے امیرون کی نسبت زیادہ لحاظ رکھنا
لازم ہی * اِس لئے کہ کوئی کام سلاطین کے دربار مین وزارت
سے سخت اور مشکل نہین * کیونکہ اُسکے حاسد بہت ہوتے
ہین اور اُسکا رشک سب بادشاہی نوکرون کو رہتا ہی * خصوصا
اُن محمد ونکو جو منصب اور مرتبے مین اُسکے ہمچشم اور دو بدو

ہے امیر مقرر اسکے رتبے پر ریس اور ہوس کرنے ہیچ
اور مجال نکر دھیلے کا کچھا کر امیدوار اسپر قابو کئے رہتے ہین
کہ اسکو کسو نہ کسو پیچ سے اُس مین ایسا پھنسا دین کہ پھر کسو
طرح مخلصی نپاوے * اِس صورت کی صحبت مین وزیر کو کوئی
تدبیر بچاو اور سُبک خرد رہنے کی راستی اور کم طمعی سے بہتر
نہین * اور لازم ہی کہ ہوشیاری سے کوئی نکتہ آداب سلطنت
مین اور وزارت کی شرطون مین چوک نجاوے اور اپنے عہدے کی
خدمت کو راستی و درستی سے سرانجام دے تو اُسکے
حرف پر کوئی انگلی نرکھہ سکے اور انگشت نمانہ ہووے * چنانچہ
داناؤن کا قول ہی کہ جو شخص اُس کام کو جو اُسکے ذمّے مقرر
ہی دین و دیانت اور عقل و امانت سے بجالاوے تو ہرگز
عیب جو اور چغل خور کی مجال اور طاقت نہین پڑتی جو زبان
ہلاوے یا کچھ بات بناوے جس مین اُسپر تک الزام آوے *
بیت * مجال کسکی کرے عیب پاک باز و زکا * کہ برگ گل پہ جو
شبنم پڑی تو کیا نقصان * نصیحت * حکیم بزرجمہر سے پوچھا کہ لایق
وزارت کے کون شخص ہی اور یہہ کام کیسے انسان سے
بخوبی سرانجام پاوے * بولا کہ جس کسو مین چار اور تین

اور دو اور ایک ہون * پوچھنے والون نے کہا ہم اِس پہیلی کو بوجھے نہین اور اِس معمے کو سمجھے نہین کھول کر مفصل بیان فرماؤ * تب کہنے لگا چار مین سے ایک یہہ ہی کہ انجام ہر ایک کام کا پہلے دریافت کرے * دوسرے ہوشیار اور خبردار رہے جو اپنے تئین اپنے ہاتھون ہلاکت مین نہ ڈالے * تیسرے ہر ایک برتے کام مین دلیل اور دلیر ہو * چوتھے جوانمرد اور صاحب جرات ہو * اور تین مین سے پہلے یہہ کہ جب معلوم کرے کہ فلانے شخص نے یہہ خدمت خیرخواہی اور نمک حلالی سے کی تو جلد اُسکے عوض تسلی اور دلاسا دیوے * دوسرے جو لوگ اُسکے حکم سے سرکشی کرین اور گردن موڑین ترت اُسکی سزا دے اور گوشمالی کرے * تیسرے زمانے کی اونچ نیچ پر حاضر اور موجود رہے * اور اُن دو مین سے ایک یہہ ہی کہ پادشاہ کے نمک کی رعایت منظور رکھے دوسرے رعیت کے حق کی طرف سے بھی غافل نہو جاوے * اور ایک جو کہا سو یہہ ہی کہ کسو وقت کسو کام مین اپنے خالق اور رازق کو نہ بھولے * چنانچہ حدیث شریف مین فرمایا ہی کہ جب خداے تعالی کسو صاحب حکم اور خداوند فرمان کی بہتری اور بھلائی چاہتا ہی تو اُسکو وزیر نیک کردار اور راست گفتار عطا کرتا ہی ا

اِس خاطر کہ اگر پادشاہ کوئی نکتہ عدالت کے قانون کا فراموش کرے تو وزیر اُسکو بروقت یاد دلادے اور جو یاد ہو تو وہ اُسکی پالایش کرے * اور البتہ جس حاکم کو بگاڑا چاہے اور دوسرے کو اُسکی جگہہ پر قایم مقام کیا چاہے تو اُسکو وزیر ایسا بدکار اور مردم آزار دیوے کہ مطلق انصاف کے قاعدون سے واقف نہو تو پادشاہ کو کیا یاد دلاویگا * اور اگر خود بدولت کو معلوم بھی ہون تو صلاح نیک نہ دے بلکہ بری ہی بات سمجھاوے * بس جو وزیر کہ راستی اور دیانت کی صفت سے موصوف ہو تو گویا وہ مددگار پادشاہ کا ہی کہ اُسکے سبب سے ستون عدل اور احسان کے قایم رہتے ہین * ابیات * وزیر ایسے ہی ملکون کو کرتے ہین آباد * جو کہ رحم غریبونکا عال رکھین یاد * جو سمجھین وہ کہ کرین ظلم تو یہہ کام رہے * تو پادشاہ کا کب اُن سے نیک نام رہے * اب وزارت کے آداب کی تمام شرطون مین سے اُنیس نکتے لکھنے مین آتے ہین * اول رعایت خدا کے حکم کی بجالاوے اور یہہ بات سب کامون پر مقدم ہی * اِس لئے کہ جب انسان خدا کا خوف جی مین رکھے تو البتہ اپنے احوال کا ملاحظہ کرتا رہیگا اور نالایق حرکت سے احتراز اور پرہیز کریگا *

دوسرے پادشاہ اور سپاہ اور رعیت کے درمیان اندار ہر ایک کے حق اور درجے کا لحاظ مین رکھے خاطرداری کسو طرف کی نکرے تو کسو کا حق تلف نہو * یہہ بات وزارت کے بندوبست مین نہایت مشکل اور یہہ کام بہت نازک ہی * تیسرے جو کام شروع کیا جاے پہلے اُسکے انجام کو خوب دریافت کرلے * کیونکہ اگر بگڑ جانے سے اُسکے اول اندیشہ کرے تو آخر کو پشیمانی نہ کھینچے اور افسوس کی اُنگلی حسرت کے دانتون سے نہ کاٹے * ابیات * تو نے ہی کیا قبول جو کام * پہلے تو سمجھ لے اُسکا انجام * گر نیک ہی وہ تو اُسے تمین کر * ور بد ہی تو ترک کر مقرر * چوتھے واجب ہی کہ نیک قاعدونکو رواج دے اور بد رسمونکو موقوف کرے * اِسلئے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی نیک راہ اور اچھے قاعدے جاری کریگا اُسکو ثواب اُسکے عوض ملیگا * اور جو شخص نالایق بدعتون کا حکم دیگا یا آپ عمل مین لاویگا اُسکو عذاب ہوگا اور اُسکے بدلے سزا پاویگا * ابیات * خدمت مین جو شاہونکی کرے اُنکا کام * اور چاہے نہون اہل جہان مین بدنام * تو رسم زمانے مین وہ ایسی رکھے * جو خوش ہو خدا خلق بھی پاوے

آرام * پانچوین کاربار سلطنت مین اپنی کفایت ظاہر کرے * کیونکہ کفایت وزیرون کی ملک کی کارروائی اور آبادی مین اِتنی ضرور ہی کہ بیان سے باہر ہی * حکایت * کہتے ہین کہ عضد الدولہ ابو علی حضری سے جو وزیر کسو آل بویہ کا تھا رنجیدہ ہوا * اُسکے پاس ایک ایلچی بھیجا اور اُسکے ساتھہ ایک ننگی تلوار کر دی اور کہہ دیا کہ اُسکے آگے اِسے رکھہ دیجو * رسول نے ویسا ہی کیا اور مُنہہ سے کچھہ نکہا * وزیر نے قلم اُسکے آگے ڈال دیا اور کہا جا میرا جواب یہی ہی * اور اُسی وقت سے عضد الدولہ کی فکر مین لگا اور فرمان لکھنے مین مشغول ہوا اور سب امیرون اور صاحب لشکرون کو جمع کرکے باہر نکالا کہ اُسکو پکڑ کر قید کر لیا * اور جلدی سے تمام ملک اُسکا اپنے پادشاہ کی سلطنت مین شامل کیا * بیت * شہنشاہون کے جو در پیش مشکل کام آتے ہین * وزیرون کی ہی تدبیرون سے وہ انجام پاتے ہین * چھٹے اگر سلطان کوئی ایسا منصوبہ دل مین لاوے کہ ملک کی یا مال کی بہتری کے کام نہ آوے تو دیوان اعلا کو لایق ہی کہ راضی نہو * لیکن سر دربار پسند کرے سب کے روبرو اُسکی قباحت بیان نکرے اور خوب سمجھے کہ ملوک مانند

ڈھنگے کے ہیں جو پہاڑ کے اوپر سے جاری ہوتا ہی اُسکو اگر
کوئی ترت چاہے کہ ایک طرف سے دوسرے سمت بہاوے تو
یہہ نہیں ہو سکتا ہی آپ ہلاکان ہوگا اور سب کے نزدیک
نادان ہوگا * اور جو یہہ تدبیر کرے کہ پہلے اُسکا زور گھٹنے
دے پھر آہستہ آہستہ احتیاط سے ایک طرف مٹی اور
کوڑے سے باندھ بناوے تب جیدھر چاہے اُس طرف ذوق
سے لیجاوے * اِسی طرح مرضی اور تدبیر پادشاہ کی جو فتنے اور
فساد سے ملی ہوئی ہو اُسکو بھی نرمی اور ملایمت سے راہ
پر لاوے نہ کہ پند و نصیحت مچاوے * بالمہ دونوں ہاتھہ جوڑ کر نہایت
عاجزی سے جو صلاح نیک اُسکے خیال مین آوے اگرچہ خلاف
اُنکی سمجھہ کے ہو پر کہہ سُناوے * اور سہج مین خلوت کے
وقت فرصت پاکر مثالین اور حکایتین اُس مطلب کے موافق
کہہ کر پادشاہ کی خاطرنشان کرے اور وہ دُھن جو اُنکے دل مین
سمائی ہی اور اُنکے مزاج کو بھائی ہی کسو خوش آیندہ تدبیر
اور حیلے سے اُنکی طبیعت سے باہر نکالے * اور جو قباحتین اور
خلل اُس بات مین ہین نڈھڑک جتاوے * ابیات * جو چاہے تو
نرمی و دانائی سے * تو سلطان کی راے کو پھیر دے * وگر تو

تو درستی سے ایک بول اُٹھے * مشکل ہی جو بات اُنکی تلے * تو پہلے یہہ بہتر ہی تکم اُنکا مان * جو رخصت ملے فکر کر جو تو جان * ساتوین منصب اور رتبے اور مصاحبت پر باد شاہون کی اور اپنی مختاری پر مغر بیالانہ کرے اور غرور مین نہ آجاوے * کیونکہ مزاج سلاطین کا کبھو مانند پانی کے نرم ہی اور کبھو آگ کی طرح گرم ہو جاتا ہی اُن پر اعتماد نرکھے * اور یہہ بھی یقین جانے کہ جو خدمت پاعمل ہی ایک نہ ایک روز اُسکو تغیری کا خلل ہی اور مال کو زوال لگا ہوا ہی * نکتہ * ایک دانا سے کسونے پوچھا کہ تم گھر کیون نہین بناتے جواب دیا کہ اِس شہر مین دو گھر ہین ایک تو مکان کچہری کا جب خدمت پر جاتا ہون تو وہان رہتا ہون * اور دوسرا گھر بندیخانے کی کوٹھری ہی جب بیکار ہو آتا ہون وہان گذران کرتا ہون * بیت * غرور اور فکر نہین اقبال اور ادبار مین لازم * کہ جب تک تو پلک مارے نہ یہہ دیکھے نہ وہ دیکھے * آٹھوین جب تک ہو سکے نیکی اور احسان کرے اور یہہ یاد رکھے کہ یہہ زمانہ یکسان نہین رہتا اور کسوسے وفا نہین کرتا * ابیات * اُس سے پہلے جب کہ ساقی دہر کا * زہر دے دولت کے شربت مین ملا * ٹوپی اور پگڑی کو تو سر سے اُتار *

دل کسو کا کر خوشی ای میرے یار * سر سے تیرے تاج کو ہوگا زوال * چاند سا مکھڑا اپنے کا جون ہلال * تو بین بیکسون اور امیدوارون کی حاجت روا کرنے مین کوشش دل و جان سے کرے * کہ پادشاہون کی ملازمت اور خدمت کرنے کے گناہ سے اگر پاک ہوا چاہے تو محتاجون کی احتیاج اور آرزو برلادے *

روایت * امیرالمومنین امام حسین علیہ السلام اکثر یہہ فرماتے کہ اگر کسو ایماندار مسلمان کی حاجت کو مین روا کرون تو میرے نزدیک ستر برس تک مسجد مین بیٹھہ کر خدا کی بندگی کرنے سے بہتر ہی * اور حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اکثر فرماتے کہ کتنے برس تک رکاب پادشاہ کی جب وہ سوار ہوتا مین تہامتا * اس حرکت سے میرے دل کا یہہ مطلب تھا کہ کسو طرح خلق اللہ کی احتیاج میرے ہاتھہ سے بر آوے * چنانچہ اکثر ولیون اور حکیمون نے یہی بات سوچ کر خدمت سلاطین کی اختیار فرمائی ہیں *

نصیحت * شیخ کبیر پاک کرے اللہ اُنکی جان کو آپ بیان کرتے ہیں * کہ ایکدن مین کسو مسلمان کے کام کی خاطر ستر دفع عضد الدولہ کے روبرو گیا پر وہ کام نہ بن آیا * آخر عضد الدولہ نے کہا ای شیخ تم عجب آدمی ہو اتنی بار

ایک بات کے واسطے تم آئے گئے پروہ پوری نہ پڑی * پھیر بھی تم دور سے آتے ہو اور خالی پھر جاتے ہو * اب تو باز آؤ اور میرا مغز نہ پھراو * شیخ بولے ای خلیفہ میرا کام پورا ہو چکا کیونکہ میری نیت فقط رضاے خدا پر ہی * اور مین یقین جانتا ہون کہ اللہ اسس میری آمد و شد سے راضی ہوا لیکن تو اپنے جی مین سوچ کہ تیرا کام ادھورا رہا جو ایک کام مسلمان کا تو نے نہ سنوارا اور محتاج کو ناامید رکھا * اور یہہ بھی تو خوب جانتا ہی کہ جب تک اہل دولت اور صاحب قدرت خدا کے بندون کے کام جی نہ بناوینگے اُنکے بھی کام نہ بنینگے * بیت * کر فقیرون کے کام کو انجام * کہ تجھے بھی بہت سے ہین گے کام * عضد الدولہ پشیمان ہوا اور سر دُھنا اور بہت سا رویا اور وہین جس کام کے واسطے شیخ سعی کرتے تھے دستخط کر دیا اور روا کیا * بیت * کام مین اورون کے تو کوشش کر * کہ تیرے کام بھی ہون سب بہتر * دسوین پادشاہ کے مزاج کو نیک کامون کی طرف لادے اور اچھی باتون کی چونپ دلادے یہان تک کہ اُنکے سبب سے خیر ایک عالم کو پہنچے * حکایت * کہتے ہین کہ وزیر اتابک کا مرد نیک اور خیّر تھا بہت سا مال پادشاہ کے خزانے سے

خیرات کرنا * آخر اور کاربادیون نے ایک روز حضور مین
یہہ احوال عرض کیا کہ جہان پناہ کا روپیا وزیر تمام برباد دیتا ہی
اور بجا بیجا صرف کیا کرتا ہی * کوئی اُسکے مُنہہ پر کہہ نہین سکتا *
اتابک نے سُنکر خزانچی کو بلایا اور فرمایا کہ خبردار اب اُسکے
حکم سے کسو کو کچھہ نہ دیجو نہین تو تیرے پٹے نکلوا ڈالونگا یا ہاتھہ
کٹوا دونگا * اتفاقاً اُسی روز کسو درویش نے وزیر سے
سوال کیا مستوفی کو فرمایا کہ فلانی خیرات اور اتنا نقد اُسکے نام خیرات
مین لکھہ * مستوفی نے ذرا تامل کیا دیوان اعلٰے نے ٹوکا * کہ کیون
تامل کرتا ہی شاید ڈرتا ہی کہ تیرے ہاتھہ قلم ہونگے کیا اِس سے
نہین خوف کھاتا کہ ابھی فرماتا ہون کہ اُلٹا ٹنگوا دین اور مارے
پاپوشون کے درست کر ڈالین * یہہ خبر حضور تک بجنسہ پہنچی
وزیر کو یاد فرمایا اور خفگی سے کہا کہ مشرف کو کسواسطے لٹکواتا تھا *
عرض کی کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ پادشاہ کے سراپردۂ دولت
کی طناب کو پایداری کی میخ سے مضبوط باندھون پر وہ نہین
چھوڑتا اور نہین سمجھتا * آپ غور فرمایئے کہ لایق تنبیہہ اور
تعزیر کے ہی یا نہین * پادشاہ وزیر سے یہہ نکتہ سُنکر رویا اور
وزیر کا مرتبہ بلند کیا * اور یہہ بھی تواریخ مین حکایت لکھی ہی کہ

سلطان ملک شاہ سے لوگون نے عرض کی * نظام الملک ہر سال
لاکھہ دینار خزانۂ عامرہ سے عالمون اور صالحون اور صوفیون
اور گوشہ نشینون کو بانٹتا ہی * اِس صورت مین آپ کے
فیض کا نام نہین ہوتا اِتنے روپیون سے بہت سا لشکر جمع ہو
سکتا ہی جو ایک وقت کام بھی آوے * سلطان نے یہہ بات
خواجے کے مُنہہ پر رکھی اُسنے جواب دیا کہ راست ہی اگر اِتنے
روپئے کو دین تو البتہ دن کی ایسی فوج تیار ہو سکتی ہی کہ
دشمنون کو شمشیر سے کہ طول اُسکا دیڑھ ہاتھہ ہی اور تیر
سے کہ میدان اُسکا تین سو قدم ہی آپ کی ذات سے دفع
کرینگے * لیکن فدوی جہان پناہ کی خاطر سے شب کا لشکر اِس ڈول
کا تیار کرتا ہی کہ شام سے صبح تک خدا کی بارگاہ کے دروازے
پر راستی اور درستی کے قدم سے کھڑے رہتے ہین اور
تمھارے واسطے زبان دعا کی اور ہاتھہ حاجت کے مانگنے کے لیے
کھولے ہوئے شمشیر سے ہمت کی ابر کی چادر پر وار اور تیر آہ
کا ساتون سپہر سے آسمان کی پار کرتے ہین * اور سرکار کا تمام
لشکر اور ہر سارے نانہ زاد اُنکی پناہ مین امن چین سے
خوش اور محفوظ رہتے ہین * بیت * کدہ خوبہ کر آسو کی پناہ

مین ہی فقیر * کہ بادشاہ بھی درویش کی پناہ مین ہی * مالک
شاہ سُنکر بے اختیار زار زار رویا اور بولا شاباش تو
میری حفاظت کے لئے ایسا ہی شکر دعاگویون کا اور بھی جمع
کر * گیارھوین جب کچھ خدمت یا حکومت پاوے تو اُس درجے
کی قدر سمجھے اور اُس سے کچھ فایدہ اُٹھاوے اور دوستون
اور آشناؤن سے رعایت اور مروت کرنے کی کوشش
بجاوے * بلکہ سب سے موافقت کرے کسو کو آزار نہ پہنچاوے *
نہین تو جس روز اُس خدمت سے تغیر ہو جاوے سوا اُسے
افسوس اور شرمندگی کے کچھ اور ہاتھہ نہ آوے * مصرع *
کیا فایدہ مقدور کو گر تو نے نہ سمجھا * حکایت * سُنا ہی کہ کوئی امیر
خدمت سے بے کار ہوا گھر بیٹھا تا بلکہ آنکھون مین آنسو بھر
لاتا * آشناؤن نے کہا کہ تجھہ سا عزیز پختہ مزاج معزول ہونے
کا غم کرے اور ایسا پھوٹ بہے * بولا کہ مین تغیری سے نہین
کُڑھتا اور نہین روتا ہون کہ یہہ یقین جانتا ہون کہ عمل کو عزل
اور خدمت کو تغیری لگ رہی ہی * پر اتنی میری بے قراری اور
نالہ و زاری فقط اِس خاطر ہی کہ اگر اُسوقت مین مین نے
کسو کے ساتھہ نیکی کی ہی تو دل مین پچتاتا ہون کہ کاشکے زیادہ

بھلائی کرنا * اور کسو سے بدی کی ہی تو اسکا اندیشہ دل مین آتا ہی کہ مین جانتا تو بدی نکرتا * بیت * آخر تو ملے گا نیک و بد کا بدلا * ای کاش مین سب سے زیادہ نیکی کرتا * بارہوین خاقت کی رجوع سے اور غرض مند آدمیون کے آنے سے تنگ ناوے اور اُن سے ملنے وقت نہ کھنچا وے * اور اگر وہ کچھ کہین تو تیوری نہ چڑھاوے * اور یہہ یقین سمجھے کہ جو شخص خدمت یا اختیار پاتے ہین اُنکے دروازے پر لوگ بے اختیار چلے آتے ہین اور اپنے دل کا مدعا کہہ سُناتے ہین اور خوشی بخوشی دعائین دیتے چلے جاتے ہین * بس خدانے اپنے فضل سے جسکو مختار بنایا خاص اللہ کی ہجوم اور بھیڑ سے اُسے چھٹکارا نہین * زمیحت * کہتے ہین کہ فضیل بیٹا سہیل کا اپنی وزارت کے دنون مین ایک روز کسو صاحب ہوش سے کہنے لگا کہ مین آمد شد سے آدمیون کی نہایت بہ تنگ آیا ہون اور فریادیون اور داد خواہون کے ساتھہ ضق ضق بق بق کرتے کرتے ناک مین دم آیا ہی اسکا کیا علاج کرون * اُس نے جواب دیا کہ ای وزیرالممالک تہہ عزت اور رتبے کا اپنی مسند کے نیچے سے اُٹھا ڈالو اور مسند وزارت اور حکم رانی کی تہہ کر رکھو

آج سے میں اپنا ذمہ کرتا ہون اگر پھر کوئی تمھیں ستاوے یا کوئی کام کے لئے ایک چڑیا بھی تمھارے پاس آوے * قطعہ * جسکو ہی اختیار اُسکے پاس * لوگ بے اختیار آتے ہیں * جب کہ وہ اختیار جاتا رہا * وہین سب اُسکو چھوڑ جاتے ہیں * تیرہوین اچھے اچھے دوست جانی پیدا کرے جو ظاہر و باطن مین یکسان ہون * کیونکہ دنیا کی ساری نعمتون مین یہہ بڑی نعمت ہی کہ یکدل اور یکرو آشنا ہاتھہ لگین * چنانچہ بزرگون کا قول ہی کہ ایک دوست بااخلاص بہتر ہی زر خالص کے گنج سے * چودہوین جو عامل پیشہ اور حاکم بے اندیشہ ظالم ہون یا کچھ اُنکی خیانت ظاہر ہوئی ہو سوایسون سے غفلت نکرے بلکہ ہمیشہ اُنکے احوال کی تلاش اور خبرگیری مین مشغول رہے * اور دُکھہ دہندے موذیون کو رعیت اور غریبون پر حاکم نہ بناوے * اور جس وقت دغابازی یا چوری اور بدعت اُنکی معلوم ہووے تو ایسی سزا دے کہ اُنکے گناہ سے بھی زیادہ ہو * تو دیکھہ کر سب کے کان کھڑے ہون اور کانپ جائین * پس ایسی جگہہ سیاست کرنے مین دیر نہ کرے * پندرہوین عاملون اور اہل خدمات سے رشوت نلے * اِسواسطے کہ جب تک

کوئی دوسرے سے کچھ مسَس نہ لیوے ممکن نہین کہ وہ دو
کو رشوت دیوے * پس دیوان اعلا کو در رشوتی ہوا تو گویا اس نے
کچھ مس لیکر سب کو پروانگی رشوت کھانے کی دی * اور دیانت
داروں کے نزدیک رشوت لینی اور دینی دونوں حرام ہین * اور
ظاہر مین یہہ قباحت ہی کہ رشوت لینے والا رشوت دینے والے
کا کنوندا ہو جاتا ہی * پس کنوندا ہونا دربار کا تراختلل رکھتا ہی *
پھر وہی مثل اسپر ٹھیک ہوتی ہی * جیب کی کھون یا تاوسے
کی مختار کو لالچ مناسب نہین * سو کھوین اگر حاسد اور مفسد کے
کار و حیلے سے یا مخالف اور دشمن کی دغا اور بدی سے مطلع
ہووے تو اسطرح ظاہر کرے کہ سننے والا سمجھے کہ اسکے دل
مین کچھ خوف آیا * اور پادشاہ کے روبرو دشمنی اور فساد
منہہ پر نالاوے کہ یہہ حرکت بھی شاہ اور موافق اُنکی بات
کے ہووےگی * اور اگر وقت سوال جواب کے تکرار اور قضیہ
بڑھ جاوے تو بوجھ بھار اور ہوشمندی سے قایل کرے
اور جلدی ہمارکاہن کو کام نہ فرماوے * کیونکہ یہہ مقرر ہی کہ جسکے
مزاج مین حلم اور بردباری ہی وہ ہرطرح غالب رہتا ہی اور
جو کچھ کہنا ضرور پڑتا ہی سمجھہ بوجھہ کر کہتا ہی * سترہوین اپنے

نہیں سلطان کی نظر میں ایسا دکھلاوے اور اُسکے گوشۂ خاطر
میں گھر نہ کرے کہ وہ اُسکو اپنا خاص خادم سمجھیں اور یہہ
بھروسا رکھیں * کہ جب ہم تک حکم کرینگے یا اشارت فرماوینگے
تو یہہ اپنا تمام مال اور گھر بار بلکہ جان تک نثار کر دیگا * جس
وقت یہہ ڈر پیدا کیا تو وہاں اسباب اُسکا پادشاہ کی طمع
سے محفوظ رہا * جو کچھ اُسکے پاس ہی پادشاہ نے معلوم کیا
کہ یہہ سب سرکار کا مال ہی اور گویا اپنے ہی تصرف میں تھا *
اٹھارہوین جس آدمی کو خدمت دیوے چاہیے کہ خوب تامل
اور غور سے پہلے اُسکی چال ڈھال روبرو اور غایبانہ دریافت
کرلے تب جو کام اُسکے لایق ہو دیوے اور جب تک بارہا
نہ آزماوے ہرگز اُسپر اعتماد نہ فرماوے جو آخر کو اپنی حرکت
سے نہ افسوس کھاوے اور نہ پچھتاوے * ابیات * اُسے پہلے دانائی
میں آزما * وہ جتنا ہو تناہی درجا بڑھا * بہت دن تلک جو نجانچے
اُسے * نہیں چاہیے غور اُسکی کرے * اُنیسوین جس کام کو دیکھے کہ
اُسمیں دخل کرنا اور در آنا آسان ہی لیکن اُس سے
عہدہ برا ہونا اور بے الم رہنا اور اُس میں سے اپنا قدم
رکھنا مشکل نظر آتا ہی تو اُس میں ہرگز ہاتھ نہ ڈالے کہ دانا دن

نے کہا ہی * بیت * ہوں ہیں ہرا ک کام میں تو ئس بجا * را
زلفے کی تو پہلے بنا * اور صاحب نظم متصعدی کے ڈرنے کو کہتے ہیں
جو پادشاہوں کی سرکار میں علاقہ دفتر کا اور نوشت خواند
کا رکھتے ہیں * اُن لوگوں کو خواہ نخواہ ضرور ہی کہ دیانت دار
اور خوش مزاج ہوں جو خاوندکی کو ٹری پر نظر رکھیں
اور سارا معاملہ اُن سے راضی اور شاکر رہے * اور قابل اور
ہوشیار ہوں اور محاورہ اور اصطلاحوں سے خبردار * نصیحت * ارسطو
حکیم سے کسو نے سوال کیا کہ عرض بیگی پادشاہ کا بہتر یا منعدی *
جواب دیا کہ ناظر فقط خبر دینے والا ہی اور دیوان مختار کل
سلطنت کا * اور اگر وزیر لطیف طبع اور بے طمع ہو تو بہت مہمی کفایتیں
آسکے ہاتھوں سے ہو سکتی ہیں * حکایت * کہتے ہیں کہ ایران
کے پادشاہ کی عادت تھی کہ جب حریف سے لڑائی روبکار
ہوتی تب اپنے لشکر میں سے ایک غول کو سیاہ جامے
پہنواتا جوں صفیں مقابل ہوتیں تو اُنکو فرماتا وہ ہلا کرتے اور
لڑائی کو اُٹھا لیتے ایک دفعہ یوں اتفاق ہوا کہ توران کے
پادشاہ نے پچاس ہزار سوار سے قصد اُسکا کیا * جب
دونوں فوجیں ستمکہ ہوئیں اور پرے آراستہ ہو نے

اُسوقت شاہ ایران تھوڑے سے خواصون کو ساتھہ لئے
ایک ٹیکرے پر کھڑا تھا * حریف کے لشکر کی بھیڑ اور بہتایت
دیکھہ خیال مین آیا کہ آج کے روز جنگ کو موقوف رکھون تو بہتر
ہی * قلمدان یاد فرمایا اور وہین دستخط خاص سے ایک رقعہ
میر بخشی کو لکھا کہ سپاہ داروناو کہو کہ پیچھے کھڑے ہون * منشی
دانا تھا دل مین سوچا کہ اگر لشکر مُنہہ موڑے گا اور کھیت
چھوڑیگا حریف کی فوج بھی اور منگری ہوگی شاید ہماری طرف
شکست پڑے * جلدی ایک خطہ سپاہ دارون کے نیچے دھر دیا
سپاہ دارون ہو گیا * جب یہہ حکمنامہ سپہ سالار کو پہنچا جتنے سردار
لشکر کے تھے سمجھے کہ مدد آئی اِس بھروسے پر سب کے دل چوگنے
ہو گئے لشکر آگے بڑھایا اور آپ پیچھے ہو کر دشمن کی سپاہ پر جا گرے *
اور تاو اِرادون کے نیچے دھر لیا * طرف ثانی کے لشکر نے اِدھر کی
فوج کی بہہ جرات اور دلاوری جو دیکھی کھو بگت کھایا اور مُنہہ پر
سے تل گیا * غرض ایک خطے کی مدد سے جو اُس فہمیدہ محرر
نے اُس رقعہ پر زیادہ کیا پچاس ہزار مرد جنگی شکست فاش
کھا گئے * اور نویسندو ہی دانائی کے حق مین ایک نقل اور ہی *
حکایت * لکھتے ہیں کہ ایک پادشاہ نے دوسرے پادشاہ

کو یہہ عبارت لکھی تھی کہ بیشتر اُس سے کہ تو مجھپر گرے مین
اپنے تئین تجھپر گراؤن گا * جب یہہ نامہ پڑھا گیا سب امیر و دبیر
سُنکر حیران رہ گیے کہ اِسکے جواب مین کونسا نکتہ لکھا چاہیے اِسکی
غور اور فکر مین سب سر جھکائے کھڑے تھے * ایک متصدی
ہوشمند بھی پادشاہ کے دربار مین حاضر تھا آداب بجا لاکر
عرض کرنے لگا اگر حکم ہو تو مین اِس بات کا جواب ایسا لکھون
کہ سب کو پسند آوے * پادشاہ نے فرمایا اس سے کیا بہتر تب
اُسنے پادشاہ کی طرف سے لکھا * کہ مین مانند پتھر کے ہون اور تم
بجائے شیشے کے خواہ تم مجھپر گرو یا مین تمپر گیرون ظاہر ہی کہ کون
شکست پاویگا * سب ارکان دولت نے اِس جواب معقول
کو سراہا اور پسند کیا پادشاہ نے اُسکو بڑا کام دیا * بیت *
عقلمندی سے بات جو لکھین * عاقلون کو پسند آتی ہی * اور ایک گروہ
عمل دارون کا ہی جنکو خدمت پیشہ کہتے ہین یہے بھی وزیرون
سے علاقہ رکھتے ہین * پس جو کوئی عامل کہلاوے اور خدمت
کماوے ضرور ہی کہ نیک ذات اور خوش مزاج ہو اور لالچ
اور رشوت سے پاک ہووے * نصیحت * نوشیروان اکثر فرماتا کہ
عامل پیشے کو لازم ہی کہ اپنا ہاتھ کھلا بھی رکھے اور بند بھی یعنے

ظلم مین بستہ اور بخشش مین کشادہ رکھے * کوئی نئی رسم یا قانون ایسا جاری نکرے جس مین رعیت دکھہ پاوے اور قاضی کی موج ہو جاوے کہ ایسی بدعت سے پادشاہ کو بھی بدنامی آوے اور اُسکی بھی گردن مین طوق لعنت ملامت کا پڑے *

حکایت * کہتے ہین کہ کسو وزیر نے ایک عامل کو خدمت پر بھیجا اُسنے پرگنے پر سے عرضی کی کہ اگر فلانا کام کرون تو روپیہ بہت سا ہاتھہ لگتا ہی * وزیر الملک نے جواب مین لکھا کہ رعیت پر خوش باش بیچارے غریب اور رنجور ہوتے ہین * چنانچہ باقی اُنکی کو نگاہ رہا تھہ اُنکے نہایت کوتاہ ہین * چہ دون کے واسطے جو تو اس کام پر گیا ہی غنیمت سمجھ اور ایسی چال مت چل اور ایسا خیال مت کر کہ باعث میری بدنامی کا اور موجب لعنت اور خواری کا میری ہووے * اور لازم ہی کہ انسان خوب اپنے دل مین غور کرے کہ اگر پادشاہ یا وزیر یا امیرون کو اپنی طرف سے راضی رکھا چاہے تو مرفہ داری رعیت کی منظور رکھے اور اُسکی ناخوشی کو اپنی ناخوشی سمجھے * کیونکہ یہہ یقین ہی کہ جس کسو کی گھاتی ہزار غفلت دشمن ہووے کیونکر سلامت رہیگا اور آفت سے بچیگا * اور برعکس اُسکے اگر رعیت پرجا

خوش وقت ہو تو خفگی اور بےمزگی بادشاہ کی سہج ہی ٭
حکایت ٭ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے ایک شخص کو خدمت پر متعین
کیا اُس کم بخت نے وہان پہنچتے ہی جتنی نیک رسمین قدیم
سے چلی آتی تھین ایک قلم اُٹھا دین اور ظلم کے نئے نئے قاعدے
اور قانون جاری کئے ٭ اِس باعث سے بہت خزانہ تحصیل کرکے
حضور مین روانہ کیا ٭ لیکن جب آپ خلیفہ کے روبرو آیا نہایت
خفگی مین پڑا اور عجائب مین گرفتار ہوا ٭ یہان تک کہ ایک
مدت بندیخانے مین قید رہا ٭ بعد اُسکے بادشاہ کا حکم ہوا کہ فلانا پھر
اُسی کام پر جاوے اور دس پندرہ سال کا مال حضور مین لا دے ٭
وہ شخص حیران ہوا اور کسو بزرگ سے اِس بات کی
مصلحت کی ٭ شیخ نے اُسے صلاح دی کہ اب شوق سے
قبول کر کچھ خوف نہیں ٭ لیکن اِس مرتبہ محاق پر جا کہا نعمان
کی رسمون کو رواج دیجیو اور بدعتون کو مطلق اُٹھا دالیو
اور رعیت کا دل ہاتھ مین لائیو ٭ اور درویشون اور
مستحقون کا وظیفہ روزینہ اور ملک آئمہ بالکل چھوڑ دیجیو
میرا ذمہ جو کچھ آفت یا ملامت تجھے پہنچے ٭ وہ سرفراز ہو کر گیا
اور جو کچھ اُس مرد خدا نے فرمایا تھا اُسے عمل مین لایا ٭ جب

پھر حضور مین آیا جتنا خزانہ سالگذشتہ مین لایا تھا دو تنا نہ لایا* باوجود اِس کمی کے مہربانی اور سرفرازی غایۃ نے اُسپر بہت سی فرمائی* اُس عامل نے اِس صورت کے سبب کا شیخ سے سوال کیا کہ اگلے برس مین نے نہایت کفایت کی تھی اور خزانہ بہت داخل کیا تب پر غضب سلطانی مین گرفتار رہا اور بہت سے عذاب دیکھے* اور اِس سال نقد خزانہ کم آیا اور مرتبہ بڑا پایا* اُنھون نے فرمایا کہ اگلی دفعہ کئی ہزار بندے خدا کے تیرے مدعی تھے اُسکا وہ نتیجہ ملا* اور اِس برس ... تیری شفیع اور دوست ہی جسکا یہ پھل پایا* بیت* بدی نہ کر کہ یہہ دنیا کی کھیتی جب پکے درانتی سے تو زمانے کی کاٹے جو بووے* اور مصاحب اور ندیم جو بادشاہ کے حضور کی صحبت مین سرفراز ہو گئے ہون اُنکو بھی سلاطینون کے آداب کی رعایت اور اُنکی حرمت کے قاعدون کو ملحوظ مین رکھنا واجب ہی* پس شرط ہوشمندی کی یہہ ہی کہ جو چیز بادشاہ کے مزاج کے پسند ہو اور جو بات اُنکے نزدیک نا پسند اور مکروہ ہو دریافت کرکے ایکو ظاہر نہ کرے* اِس لئے کہ اگرچہ وہ ہی ایک چیز ہی

اوروں کے نزدیک بد ہی لیکن پادشاہ کی رنجھ ہی * اور یہہ
بھی پادشاہ کے ہم صحبتوں کو واجب ہی کہ اپنے دل پر نقش
کا لحجر کریں کہ خدا کی عبادت منیں اور بندوں کی خدمت منیں
کوئی چیز فایدہ مند نہیں مگر اپنے دل کی خواہش اور تن کی
آسایش کو مطابق اُٹھاوے * جب اِس بات پر اُسنے عمل کیا
توجہات یا کام اُسکے اور پادشاہ کے درمیان آجاوے اپنی
خوشی کو ترک کردے اور رضامندی سلطان کی سب پر بالا
رکھے تو اِس حرکت کا جو فایدہ ہوگا سو اُسی کو ملیگا * اور اگر
پہلے اپنے ہی فایدے کو دورتے گا اور اپنی ہی بہتری منیں مشغول
رہیگا تو ایک نہ ایک دن اُس کام منیں خلل آویگا * اور
اِس لئے کہ بہہ حضور منیں مُنہہ لگا اور گستاخ ہو رہا ہی
لحاظ رکھے کہ کسی وجہہ سے کسی کام منیں پادشاہ پر قصور
نہ ٹھہراوے اگرچہ حق بجانب اُسکی ہو * اور اگر سلطان سے
کوئی نالایق حرکت دیکھے کسی صورت ظاہر نہ کرے * اور اگر
اتفاقاً بھول کر کہہ دے تو اقرار نکرے اگرچہ پادشاہ غُصّہ ہوگا ہو
اِس لئے کہ اقرار اور انکار منیں بہت فرق ہی * اور اگر کسی منیں
اور پادشاہ منیں کچھ ایسا حال واقع ہو کہ جو اُسکی اُنس ر

یا پادشاہ پر پھرے تو اُسکو اپنے سر لے اور ضروری کہ پادشاہ کے حضور میں آنکھ اور دل اور ہاتھ اور زبان سے رجوع رہے اور انھین طرف خیال رکھے * ابیات * لازم ہی رکھے بات پہ شاہون کے کان * اور اُن کی طرف لگا رکھے آنکھ اور دھیان * جو بات ہی بیک اُسکو البتہ کہے * جو ذکر ہو بد اُس سے بچاوے دل و جان * حکایت * اصمعی کہتا ہی کہ ایک روز مین ہارون رشید کے پاس گیا دیکھتا ہون کہ تخت پر بیٹھا ہی اور ایک لڑکی برس پانچ ایک کی نزدیک اُسکے کھڑی ہی مجھے دیکھ کر بولا کہ تو جانتا ہی کہ یہ کس کی بیٹی ہی مین نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہین * تب فرمانے لگا کہ میرے بیٹے کی بیٹی ہی آکر اُسکا ماتھا چوم * یہ سُنکر مین گھبرایا اور حیران ہوا اور دل مین غور کی کہ اگر حکم اُسکا نہین بجالاتا تو خفگی مین پڑتا ہون اور اگر اُسکا کہنا کرتا ہون تو شاید غیرت کو کام فرماوے اور مجھکو قتل کرواوے * لاچار ہو کر اپنی آستین اُس لڑکی کے سر کو چھوائی اور آستین کے سرے کو بوسہ دیا * خلیفہ نے یہ حرکت جو دیکھی میرا ادب کرنا اُسے خوش آیا * بولا کہ تو یہ دانائی نہ کرتا تو اجل مرے مین تیرے قتل کا حکم کرتا

یہہ بات کہہ کر رکھا اور دس ہزار دینار بطریق انعام کے عنایت کین * مینن نے وہ سب کی سب اپنے سلامت رہنے کے شکرانے مینن فقیرون اور بے کسون کو تصدق کین اور بانٹ دین * اور یہہ حکایت آداب ندما مینن لکھی ہی کہ کسو پادشاہ کی سرکار مینن ایک جوان نوکر تھا نہایت صاحب جمال اور خوش خصال * بیت * چاند سورج سے چہرہ بہتر تھا * مشک سے اُسکا خط معطر تھا * ایک روز سلطان اپنے ایک مصاحب سے فرمانے لگے کہ یہہ جوان خوب صورت اور خوش سیرت ہی * اُسنے عرض کی کہ درست ہی حسن اُسکا بھولا اور رنگین مزاج بھی پاکیزہ خوش گوئی اور خوش روئی کی دونون صفتین رکھتا ہی * تب پادشاہ نے کہا تو اُسکو چاہتا ہی بولا نہین * پوچھا کیا سبب التماس کیا کہ جو شخص جہان پناہ کو دوست رکھے فدوی بھی اُسکو دوست سمجھے * جس کسو کو قبلۂ عالم پیار کرین غلام کی کیا طاقت کہ اُس سے دوستی کا دم مارے * سلطان کو یہہ لحاظ اور ادب اُسکا خوش آیا اور اُسکی بات کو پسند فرمایا اور رتبہ اُسکا بڑھایا * قطعہ * جسکو دولت ادب کی دیوے خدا * مرتبے پر چڑھے تو

دور نہین * جو ادب ہی حسب کی کیا ہی کمی * گر ادب ہی حسب ضرور نہین * اگرچہ یہہ رسالہ نہایت طول ہوا پر ادب یہہ چاہتا ہی کہ بس زیادہ اس سے لنبی فرش پر قدم نرکہون یعنے دعاء دولت روز افزون کے قایم رہنے کی کر کے تمام کرون * ابیات * جو مختصر کیا اس بات کو تو ہی یہہ بھلا * لپیٹون نامے کو وقت اب دعا کا آپہنچا * بیت * الہی آسمان جب تک کھڑا ہی * بترونکو مرتبا تونے دیا ہی * چمک نیزون کی جو آسمان تک پہنچے ہیَن اور جھلک نشانون کی جو فلک کے مانند ہاند ہیَن * اس پادشاہزادے صاحب عقل اور جہان کے آباد کرنے والے کے * ابیات * چمکتا برج شاہی کا ستارہ * خدا نے اپنے ہاتھون سے سنوارا * ابوالمحسن ہی وہ شاہ جوان بخت * مبارک ہووے اُسکو تاج اور تخت * جب تک یہہ چرخ چرخ مین ہی یعنے روز قیامت تک چمکتی اور جھمکتی رہے اور شان بزرگی کی اور دبدبہ سرداری اور بختیاری کا اُسکی پیشانی نورانی سے ظاہر ہوتا رہے * اور دشمنون پر غالب اور دوستون کا طالب ہو کر صدہا برس سال کی عمر پاوے * مصرع * یہہ دعا مجھ سے ہو اور سب خلق سے آمین ہو * جو ختم ہوا یہہ رسالہ جس مین بہت سے بعید

دانائی کے اور حقیقہ میں جو صاحبان دولت و اقبال کی کارروائی اور حکم رانی کو لایق تعلیم ہین * اور نام اِس کتاب کا کہ اسم مبارک پر اُس بزرگ کے ہی اُسی سے تاریخ اُسکے تمام ہونے کی معلوم ہوتی ہی *

* تاریخ * میں نے کہا قلم سے کیا تونے سر کو پانو * تیرے قدم سے چشم سخن کو ہی روشنی * اخلاق محسنی تو تمام اب لکھی گئی * تاریخ اِسکی لکھہ لے تو اخلاق محسنی ۹ * فضل الٰہی سے اِس ترجمے نے بخوبی انجام پایا * اب دعا پر اُس والی ملک اور صاحب جاہ و جلال کے جسکی نیت خلق اللہ کی رفاہیت پر مصروف ہی تمام کرتا ہون * قطعہ * جب تلک آسمان کو ہی گردشں * اور رہائی پہ ہی زمین کو قرار * لارڈ صاحب ہون اور دنیا ہو * رہین اقبال و تخت و دولت یار * اب اُمید ہی کہ جو منصف پر مغز ہین دیکھہ کر محظوظ ہووین اور اگر کہین چوک پاوین پردہ پوشی فرماوین * اور جو خود پسند بے مغز ہون اُنکی نگاہ بد سے محفوظ او رپوشیدہ رہے * قطعہ * گنج خوبی یہہ جب ہوا معمور * تب دعا مانگی مین نے یا اللہ * دوست تو ان کے تئین مبارک ہو * نہ پڑے حاسدون کی اُسپہ نگاہ *

هو الآخر

## * خاتمہ *

شکر خدا کا کہ کتاب سعادت انتساب گنج خوبی اخلاق محسنی کا
ترجمہ کیا ہوا امیرامن دلی والے کا اہتمام سے خاکسار گنہگار غلام حیدر
ساکن ہوگلی کے دار الحکومت شہر کلکتے کے درمیان احمدی
چھاپے خانے میں جناب حاجی سید عبداللہ صاحب کے سنہ ۱۲۶۲
ہجری میں موافق سنہ ۱۸۴۶ عیسوی کے بخوبی تمام قواعد اردو کی رعایت
کے ساتھ چھاپی گئی تا کہ اردو آموز زبان اردو با آسانی سیکھیں *
اور جو کوئی اِس کتاب کو عاصی غلام حیدر کی مہر سے خالی پاوے
خریدنے کا قصد نہ کرے * بالفرض اگر اُس بیچنے والے کو پکڑ کر
اِس عاصی کے پاس لاویگا تو لانے والا ایک کتاب انعام پاوے گا *

## * فہرست گنج خوبی کی *

# * فہرست گنج خوبی کی *

## فہرست گنج خوبی کی